''فرہنگِ محمد قلی قطب شاہ مع حواشی و تعلیقات''

مقالہ برائے

پی ایچ ڈی، اُردو

۲۰۰۹ء

مقالہ نگار

نثار احمد

لیکچرر گورنمنٹ خان بہادر محمد صدیق ڈگری کالج، حیدر آباد

نگرانِ مقالہ

ڈاکٹر سیّد جاوید اقبال

پروفیسر اور صدر شعبہ اُردو

شعبۂ اُردو، سندھ یونیورسٹی، جام شورو

تصدیق نامہ

تصدیق کی جاتی ہے کہ جناب نثار احمد ولد شمس الدین نے پی ایچ۔ڈی اُردو کے لیے مقالہ

بہ عنوان: ''فرہنگِ محمد قلی قطب شاہ مع حواشی وتعلیقات''

میری نگرانی میں تحریر کیا ہے۔ یہ ایک اوریجنل مقالہ ہے۔ برصغیر کی کسی بھی جامعہ میں اس موضوع پر اب تک کوئی تحقیقی کام نہیں ہوا۔ یہ اپنے موضوع پر ایک جامع اور علمی لحاظ سے عالمانہ مقالہ ہے۔ سفارش کی جاتی ہے کہ جناب نثار احمد کے اس تحقیقی کام کو جانچ پڑتال کے لیے بیرونی ممتحن کے پاس بھیج دیا جائے۔

ڈاکٹر سیّد جاوید اقبال

نگراں اور صدر شعبۂ اُردو

سندھ یونیورسٹی، جام شورو

تاریخ: 9 فروری 2009ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

میں اپنی اس علمی کاوش کو

مرشدِ گرامی محمد اقبال شاہ معینی

اور

اپنے والدین کے نام منسوب کرتا ہوں

جنھوں نے پسماندگی اور ظلمت کے ماحول میں مجھے نورِ علم سے آشنا کیا

اور

میرے قدم جب بھی علم وعرفان کے جادۂ مستقیم سے ڈگمگانے لگے۔

تو ان کی دعاؤں اور تربیت نے ثابت قدم رکھا۔

ترتیب

			صفحہ نمبر
		دیباچہ	ه
☆ باب اوّل	:	محمد قلی قطب شاہ: دور اور ادبی خدمات	1-33
☆ باب دوم	:	تحقیقی طریقہ کار	34-49
☆ باب سوم	:	فرہنگِ محمد قلی قطب شاہ	50-395
☆ باب چہارم	:	حواشی و تعلیقات	396-429
		نتائج تحقیق	430-431
		امکانات	431-432
		کتابیات	432-435

دیباچہ

شکر ہے اُس خدائے بزرگ و برتر کا کہ جس نے میرے اِس پی ایچ ڈی کے مقالے بہ عنوان ''فرہنگِ محمد قلی قطب شاہ مع حواشی و تعلیقات'' کی تکمیل فرمائی۔

راقم نے ایم فل اردو کے کورس ورک میں کامیابی کے بعد مقالے کا خاکہ بہ عنوان ''فرہنگِ محمد قلی قطب شاہ'' پیش کیا۔ جس کی رجسٹریشن ۲۷راگست ۲۰۰۴ء کو ہوئی اور نگراں ڈاکٹر سیّد جاوید اقبال مقرر ہوئے۔ چناں چہ مذکورہ موضوع کے تحت کام شروع کر دیا گیا بعد ازاں پہلے شعبہ جاتی مدافعتی سیمینار منعقدہ ۱۱رنومبر ۲۰۰۵ء کو تین ابواب پر مشتمل مقالے کی تلخیص پیش کی گئی۔ شرکاء سیمینار میں سے ڈاکٹر حافظ عبدالغنی (صدر شعبۂ عربی)، ڈاکٹر نورافروز خوجہ صاحبہ (صدر شعبۂ سندھی) اور عتیق احمد جیلانی (شعبۂ اُردو) کی جانب سے موضوع کی وسعت کے پیشِ نظر یہ تجویز دی گئی کہ ایک باب حواشی و تعلیقات کا شامل کر کے ایم فل کے اِس موضوع کو پی ایچ ڈی میں تبدیل کیا جانا چاہیے۔ چناں چہ اُس وقت کے ڈین فیکلٹی آف آرٹس ڈاکٹر قاضی خادم حسین نے اس تجویز کو منظور فرماتے ہوئے پی۔ ایچ۔ ڈی کے لیے نیا موضوع ''فرہنگِ محمد قلی قطب شاہ مع حواشی و تعلیقات'' کی سفارش کی لیکن جاوید صاحب نے مقالے کے نئے عنوان پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ عنوان کے ساتھ حواشی و تعلیقات نہیں ہونا چاہیے۔ بعدازاں اسکروٹنی کمیٹی نے سیمینار کے شرکاء کا تجویز کردہ موضوع برقرار رکھا۔ چناں چہ زیرِ تحقیق مقالے کو اسی موضوع کے تحت مکمل کیا گیا ہے۔ یہ مقالہ چار ابواب پر مشتمل ہے جس کی تفصیلات باب دوم میں پیش کی گئی ہیں۔

اُردو کے اس پہلے صاحبِ دیوان شاعر کی فرہنگ پر کام کرنا راقم کے لیے بے حد مشکل تھا مگر اُستادِ محترم ڈاکٹر سیّد جاوید اقبال صاحب کی دوربین نگاہیں شاید یہ دیکھ چکی تھیں کہ کام مشکل سہی ناممکن نہیں ہے۔ چناں چہ میرے فرار اور انکار کی تمام کوششوں کو آپ نے بڑی مہارت سے ناکام بنایا اور یہ ہی نہیں بلکہ زیرِ تحقیق موضوع سے متعلق ایسے ایسے ذرائع کی طرف رہبری فرمائی جو میری دسترس سے یقیناً باہر تھے۔

ناشکری ہوگی اگر ان علماء، فضلاء، بزرگوں، دوستوں، عزیزوں کا شکریہ ادا نہ کروں جن کی امدادی اعانت کسی نہ کسی صورت شاملِ حال رہی۔ جس کی تفصیلات مقالے کے باب دوم میں دی جا چکی ہیں۔

محترمی و مکرمی پیر و مرشد محمد اقبال شاہ معینی، جناب ڈاکٹر فرمان فتح پوری، ڈاکٹر معین الدین عقیل، ڈاکٹر رؤف پاریکھ، جناب مرزا نسیم بیگ، پروفیسر ریحانہ عرسانی، جناب محمد اکبر آرائیں، جناب نسیم احمد (انجمن ترقی اُردو)، جناب سلیم الدین، محمد مرتضیٰ میو (کمپوزر) محمد عظیم کا ممنون ہوں اللہ تعالیٰ ان تمام کو اپنی بارگاہ سے اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین

نثار احمد

لیکچرر

شعبۂ اُردو گورنمنٹ خان بہادر، ڈگری کالج

حیدرآباد، سندھ

باب اوّل:

''محمد قلی قطب شاہ: دور اور اَدبی خدمات''

حالاتِ زندگی

- ☆ پیدائش
- ☆ نام اور تخلص
- ☆ تعلیم و تربیت
- ☆ حُلیہ
- ☆ شادی
- ☆ اولاد
- ☆ وفات

محمد قلی قطب شاہ کا دور

- ☆ تخت نشینی
- ☆ مذہبی رجحانات
- ☆ سیاسی صورتِ حال
- ☆ سماجی اور اخلاقی حالت
- ☆ امن و امان
- ☆ محمد قلی کے ہم عصر شعرا

ادبی خدمات

- ☆ محمد قلی کی شاعری
- ☆ غزل
- ☆ مرثیہ نگاری
- ☆ ریختی
- ☆ قصیدہ نگاری
- ☆ رُباعی

حوالے اور حواشی

خاندانی پس منظر:

بہمنیسلطنت کے خاتمہ یعنی 1567ء کے بعد دکن میں پانچ آزاد سلطنتیں قائم ہوئیں۔ برار میں عماد شاہی، بیدر میں برید شاہی، احمد نگر میں نظام شاہی، بیجاپور میں عادل شاہی اور گولکنڈہ میں قطب شاہی۔ دکنی ادب کی تاریخ میں بریدشاہی اور نظام شاہی سلطنتوں کا بہت کم حصہ رہا ہے۔ درحقیقت دکنی ادب کی پوری تاریخ عادل شاہی اور قطب شاہی کی مرہونِ منت ہے۔ قطب شاہی حکومت دکن کی ان یادگارِزمانہ حکومتوں میں سے ہے جسے تاریخ کبھی بھلانہیں سکتی۔

ڈاکٹر جمیل جالبی قطب شاہی سلطنت کے بارے میں رقم طراز ہیں:

> ''قطب شاہی سلطنت ایسی بڑی سلطنت نہیں تھی کہ دوسری کوئی سلطنت اس کا مقابلہ نہ کرسکے لیکن اس سلطنت نے علم وادب اور تہذیب وتمدن کے چراغ کو اس طور پر روشن کیا کہ آج تک تاریخ میں خود اس کا نام روشن ہے''۔[1]

ڈاکٹر سیّدہ جعفر کے ''مقدمہ کلیات محمد قلی قطب شاہ'' کے بعض اقتباسات ملاحظہ ہوں، جن میں خاندانِ قطب شاہی سے متعلق بہت اہم معلومات فراہم کی گئی ہیں۔

قطب شاہی خاندان کا بانی سلطان قلی قطب شاہ تھا۔ جو ترکستان کے ایک مشہور قبیلے قراقریوں لی سے تعلق رکھتا تھا۔ اس قبیلے کا پہلا سردار اغر خان بن قراخان تھا۔ جس نے اسلام قبول کرکے اپنے قبیلے میں ترقی پسندی کی نئی روح پھونک دی تھی۔ سلطان قلی ''اویس قلی'' کا بیٹا اور ''اللہ قلی'' کا بھتیجا تھا۔ اس کے دادا پیر علی امیرزادہ الوند کے بیٹے تھے۔ ''حدیقۃ السلاطین'' میں ''سلطان قلی'' کا یہی سلسلہ بیان کیا گیا ہے جب کہ ''گلزارِ آصفی'' کے مصنف ''غلام حسین'' نے سلطان قلی کو قریہ سعد آباد ہمدان کا باشندہ اور قوم قراقوں لی کا رکن بتایا ہے، لیکن انھوں نے اس کے سلسلۂ نسب پر روشنی نہیں ڈالی ہے۔

قطب شاہی بادشاہوں کے سلسلۂ نسب کا سب سے زیادہ مستند بیان سلطان محمد قطب شاہ کی تحریر میں موجود ہے۔ بادشاہ نے ''کنز اللغات'' پر اپنے قلم سے یہ تحریر لکھی تھی۔ سلطان محمد قطب شاہ ابن مرزا محمد امین بن ابراہیم قطب شاہ ابن سلطان قلی قطب الملک ابن اویس قلی ابن پیر قلی ابن الوند بیگ ابن مرزا اسکندر ابن قرا یوسف ابن قرا محمد ترکمان، سلطان محمد

قطب شاہ، محمد قلی قطبؔ شاہ کے بھائی مرزا محمد امین کا فرزند تھا۔ سلطان محمد قطبؔ شاہ کے بیان کے مطابق محمد قلی قطبؔ شاہ کا سلسلۂ نسب حسبِ ذیل قرار پاتا ہے:

قرا محمد ترکمان

قرا یوسف

مرزا اسکندر

الوند بیگ

پیر قلی

اویس قلی

سلطان قلی قطبؔ الملک

ابراہیم قطب شاہ

محمد قلی قطبؔ شاہ

اس شجرے کی توثیق ''کلامِ الملک'' مرتبہ سعادت علی رضوی سے بھی ہوتی ہے۔ ''حدیقۃ السلاطین'' کے مصنف لکھتے ہیں کہ چوں کہ قطب شاہی بادشاہوں کا سلسلہ باپ کی طرف سے قرا یوسف اور ماں کی طرف سے شاہ جہاں تک پہنچتا ہے اس لیے اس خاندان کو ''قرا یوسفیہ'' اور ''جہاں شاہیہ'' بھی کہا گیا ہے۔

''تاریخ قطب شاہی''، ''تذکرۃ الملوک'' اور ''تاریخ فرشتہ'' سے ظاہر ہوتا ہے کہ سلطان قلی کے دکن آنے کا سبب قراقوں لی قبیلے کی تباہی اور انتشار تھا۔ ترکستان میں اس قبیلے کا مدِ مقابل قبیلہ آ تو نیلو تھا جس کا دیار ابوبکر پر قبضہ تھا۔ اس کے سردار حسن بیگ نے جہاں شاہ پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا تو قبیلہ قراقویوں لی اور خاندان قرا یوسفیہ کا شیرازہ بکھر گیا۔ اس وقت ہمدان میں پیر قلی حکمران تھا۔ حسن بیگ نے اس کی جان بخشی کی کیوں کہ وہ ایک مذہب پرست، رحمدل شخص تھا۔ حسن بیگ کے انتقال کے بعد اس کا بیٹا امیر یعقوب حاکم بنا تو اس نے حالات کا نئے سرے سے جائزہ لیا۔ اسے اویس قلی کا بیٹا سلطان قلی ایک غیر معمولی صلاحیتوں کا مالک نوجوان نظر آتا تھا۔ ''تاریخ قطب شاہی'' اور ''حدیقۃ العالم'' کے بیان سے پتا چلتا ہے کہ امیر یعقوب نے جب سلطان قلی کے زائچے میں اس کے سر پر بادشاہت کا تاج دیکھا تو گھبرا گیا۔ اور اس سے نجات حاصل کرنے کے منصوبے باندھنے لگا۔ اویس قلی نے اب مصلحت اسی میں سمجھی کہ ہونہار سلطان قلی کو کسی بہانے ایران سے باہر بھیج دیا جائے، چناں چہ اس نے سلطان قلی کو اپنے بھائی اللہ قلی کے سپرد کیا اور قیمتی تحفے دے کر ہندوستان روانہ کیا۔

بہمنی سلاطین کے ترکستان و ایران سے اچھے تعلقات تھے۔ اس وقت پایہ تخت میں کئی ترک اور ایران باشندے موجود تھے۔ اس لیے شاہانِ بہمنی ان کی بڑی قدر کرتے اور ان کی بہترین صلاحیتوں سے مستفید ہوتے تھے۔ چناں چہ سلطان قلی اپنے چچا کے ساتھ وارِدِ دکن ہوا اور محمد آباد بیدر میں قیام کیا اس وقت یہاں محمود شاہ بہمنی کی حکومت تھی۔ دربار میں باریابی ہوئی تو سلطان قلی

بادشاہ کا منظورِ نظر بن گیا۔ اپنی ذاتی قابلیت اوراعلیٰ صلاحیتوں کی وجہ سے سلطان قلی نے بہت ترقی کی۔ اور سلطنت میں اثر ورسوخ پیدا کرلیا۔ 1487ء میں بادشاہ کی جان بچانے اور 1494ء میں پنہالہ کی بغاوت فرو کرنے کے صلے میں ''قطب الملک'' کا خطاب پایا۔ 1518ء میں محمود شاہ کا انتقال ہوگیا اور سلطنت میں انتشار کے حالات پیدا ہوئے تو سلطان قلی نے تلنگانہ میں خودمختاری کا اعلان کردیا۔ چوں کہ سلطان قلی کو قطب الملک کے خطاب سے سرفراز کیا گیا تھا، اس لیے خودمختار ہونے کے بعد وہ ''قطب شاہ'' کہلایا۔ اس نے گولکنڈہ کو اپنا پایۂ تخت [2] قرار دیا۔ اور ایسی سلطنت کی بنیاد رکھی جو کم وبیش 180 سال تک سرزمین دکن پر قائم رہی۔ اس خاندان کے 8 شخص یکے بعد دیگرے حکمراں ہوئے۔ جن کی فہرست درج ذیل ہے [3]:

1- سلطان قلی 924ء سے 950ء
2- جمشید قلی 950ء سے 957ء
3- سبحان قلی 957ء سے 957ء
4- ابراہیم قلی 957ء سے 988ء
5- محمد قلی 988ء سے 1020ء
6- محمد قطب شاہ 1020ء سے 1035ء
7- عبداللہ قطب شاہ 1035ء سے 1083ء
8- ابوالحسن تاناشاہ 1083ء سے 1098ء

گوکہ سلطان قلی کی ساری عمر معرکوں اور سلطنت کو مستحکم بنیادوں پر قائم کرنے کی کوششوں میں گذری لیکن بقول ڈاکٹر محی الدین قادری زورؔ:

> ''وہ (سلطان قلی قطب شاہ) علم وفن کی ترقی سے غافل نہ رہا۔ اس نے ''آش خانہ'' کے نام سے ایک خاص محل تعمیر کیا تھا۔ یہاں شعراء، ادیب جمع ہوتے اور سلطان قلی ان کے کلام سے مستفیض ہوتا تھا۔'' [4]

سلطان قلی نے 26 سال حکومت کی۔ اس کی وفات کا باعث اس کا فرزند جمشید قلی تھا جو اپنے باپ کو قتل کرکے (950ء سے 957ء) تخت پر بیٹھا۔ لیکن اس کے زمانے میں امن وامان تھا اور نہ رعایا خوش تھی۔ بادشاہ سے عوام بدگمان تھے اس لیے کہ اس نے تخت و تاج کی ہوس میں باپ کو قتل کروادیا۔ جمشیدؔ شاعر تھا، فارسی میں طبع آزمائی کرتا تھا اس کا تخلص جمشیدؔ تھا اور دربار میں ملک الشعراء ملا محمد شریف وقوعی تھا۔ جمشیدؔ کے بعد سبحانؔ قلی کو حکومت کی ذمہ داریاں سونپی گئیں۔ لیکن کم سنی کے باعث چند ماہ ہی حکومت کرسکا۔ بالآخر امراء نے ملک نے جمشیدؔ قلی کے بھائی ابراہیمؔ قلی قطب شاہ کو مسندِ قطب شاہی پر متمکن کیا۔ ابراہیمؔ قلی قطب شاہ کے دورِ حکومت میں علم وادب کو خوب ترقی ہوئی۔ کیوں کہ بادشاہ خود بھی کئی زبانوں پر قدرت رکھتا تھا۔ عربی، فارسی اور دکنی کے علاوہ تلنگی بھی روانی سے بول سکتا تھا۔ اس کے دربار میں علماء وفضلاء کا مجمع رہتا جو سفر وحضر میں اس کے ساتھ رہتے۔ ابراہیم قطب شاہ نے اپنے تیس سالہ دورِ حکومت میں نہ صرف علم وفنون کو ترقی دی بلکہ ملک کی امن وامان کی صورت کو بھی بہتر بنایا۔ اسی لیے عبدالمجید صدیقی تاریخ گولکنڈہ میں کہتے ہیں:

"ملک میں امن وامان تھا، سوداگر تو سوداگر ایک بڑھیا بھی سارے قلم رو قطب شاہی میں بغیر تعرض کے سونا اچھالتی جاسکتی تھی۔ کیوں کہ ابراہیم نے چوروں، ڈاکوؤں اور لٹیروں کی بیخ کنی کردی تھی"۔ ۵

ابراہیم قطب شاہ نے تعمیر سلطنت اور رفاہ عام کے بھی بہت کام کیے۔ گولکنڈہ میں کٹورہ حوض، گلشنِ باغ، ابراہیم باغ اور ابراہیم پٹن اسی کی یادگاریں ہیں۔ ابراہیم قلی کا انتقال 5 جون 1580ء ۶ کو ہوا اور اس نے اپنے جانشینوں کے لیے ایک مستحکم حکومت چھوڑی۔ سلطان ابراہیم کے پس ماندگان میں چھ لڑکے تھے۔ عبدالقادر اور حسین قلی محمد قلی سے بڑے اور تین اُس سے چھوٹے تھے۔ تخت نشینی پر عبدالقادر کا حق تھا مگر تخت محمد قلی قطب شاہ کو نصیب ہوا۔ ۷

پیدائش:

محمد قلی قطب شاہ 14 اپریل 1565ء مطابق 14 رمضان المبارک 973ھ بروز جمعہ پیدا ہوا ۸ اس کی پیدائش کے وقت تمام ہندوستان مسلمانوں کے زیرِ نگیں تھا اور یہاں کی اسلامی سلطنتیں اپنے تمدنی اور سیاسی عروج کو پہنچ چکی تھیں۔ فاتحوں کے کشور کشائی اور جنگ وجدل کے ولولے دب چکے تھے اور وہ اس ملک کے باشندے بن کر ایک مشترکہ تہذیب ومعاشرت کے بنانے میں سرگرم تھے۔ ہندوستان کی سرزمین نے تاتاریوں، مغلوں، افغانیوں، ایرانیوں اور ترکوں کو اس طرح اپنالیا تھا کہ یہ پردیسی اس کو اپنا وطن سمجھنے لگے۔ یہی وجہ تھی کہ محمد قلی اور اس کے معاصرین جلال الدین اکبر بادشاہ اور ابراہیم عادل شاہ نورس ہندوستانیت کی طرف اتنے مائل ہوئے کہ یہاں کی تہذیب ومعاشرت تک اختیار کرلی اور ایک ہندلمانی یعنی (ہندو+مسلمان) ثقافت کے بانی ہوئے جو ان کی زندگیوں تک پورے عروج پر رہی۔

محمد قلی کا باپ گولکنڈہ کا مشہور تعمیر کار ابراہیم قلی تھا جس نے اپنا عنفوانِ شباب بیجانگر کی ہندو راج دھانی میں ایک شاہی پناہ گزیں کی حیثیت سے گذارا تھا۔ وہ اپنے باپ سلطان قلی قطب شاہ کے مارے جانے کے بعد 950ھ میں اپنی جان بچا کر گولکنڈہ سے بھاگا اور اپنے ظالم بھائی جمشید قلی قطب شاہ کی وفات تک بیجانگر ہی میں رہا۔ آخر کار 957ھ میں واپس آکر گولکنڈہ پر قبضہ کیا اور قطب شاہی سلطنت کے استحکام میں 23 سال تک مصروف رہا۔

محمد قلی کی ماں کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ ایک ہندو عورت تھی اور اس کا نام بھاگ رتی ۹ تھا۔ لیکن اُس دور کی قطب شاہی تاریخوں میں بھاگ رتی کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔ اہلِ دربار کی سازشوں کی وجہ سے اس کے دو بڑے بیٹے عبدالقادر اور حسین قلی تخت سے محروم رہے اور محمد قلی قطب شاہ جو مشکل سے پندرہ سال کا تھا اپنے باپ کا وارث ہوا ابتداء میں اس کو جنگ وجدل سے سابقہ پڑا کیوں کہ جنگ تالی کوٹ کے بعد دکن کی مسلمان سلطنتیں خود آپس میں دست وگریباں ہوگئیں تھیں اور سلطان ابراہیم اپنی مصلحت کوشیوں کے باوجود آخر عمر تک لڑائیوں میں مصروف رہا تھا۔

نام اور تخلص:

کلیات کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ محمد قلی قطب شاہ کو بحر ووزن کے مطابق جیسی ضرورت پڑتی وہ اپنا تخلص لے آتا

تھا۔اس کو فخر تھا کہ وہ ازل سے محمد ؐ کا قلی یا غلام ہے۔اور اسی غلامی کی وجہ سے وہ دنیا میں سرخرو ہوا۔اسی امتیاز اور فخر کے اظہار سے پورا کلیات بھرا پڑا ہے۔

کلیاتِ محمد قلی قطب شاہ میں حسبِ ذیل 17 تخلص ملتے ہیں:

۱۔	محمد	۲۔	محمد شاہ	۳۔	محمد قلی
۴۔	محمد قطب	۵۔	قطب	۶۔	قطب زماں
۷۔	قطب شہ	۸۔	محمد قطب شہ	۹۔	محمد قطب شاہ غازی
۱۰۔	محمد قطب راجہ	۱۱۔	محمد قطب شاہ سلطان	۱۲۔	قطب شہ نواب
۱۳۔	معانی	۱۴۔	قطب معنی	۱۵۔	قطب معنا
۱۶۔	قطب معانی	۱۷۔	ترکمان۔ ۱۰		

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ محمد قلی قطب شاہ نے جس نام سے مختلف لوگ اس کو پکارتے تھے ان سب ناموں کو اپنے کلام میں تخلص کے طور پر لکھ ڈالا۔لیکن ان تمام تخلصوں میں سب سے زیادہ معانی،قطب،قطب شہ اور ترکمان استعمال ہوئے ہیں۔

تعلیم و تربیت:

محمد قلی قطب شاہ کی تعلیم و تربیت کے بارے میں ڈاکٹر جمیل جالبی رقم طراز ہیں کہ:

''باپ ابراہیم قطب شاہ نے اس (محمد قلی) کی تعلیم کا معقول انتظام کیا تھا''۔ ۱۱

اِسی طرح ''بستان آصفی'' میں مانک راؤ وٹھل محمد قلی کے بارے میں ان ہی خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔

''تعلیم بھی اچھی پائی اور سن بلوغ کو پہنچنے پر حضور شاہ سے جو کام اس (محمد قلی) کے سپرد ہوئے ان کو نہایت کوشش کے ساتھ بجالایا۔سچ ہے ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات''۔ ۱۲

اسی میں آگے چل کر لکھتے ہیں:

''علم دوست تھا اور اہلِ کمال کی قدردانی میں وہ کسی طرح اپنے اجداد سے کم نہیں رہا''۔ ۱۳

لیکن ڈاکٹر زور محمد قلی قطب شاہ کی تعلیم و تربیت کے بارے میں مختلف رائے رکھتے ہیں:

''معلوم ہوتا ہے کہ محمد قلی اپنے دوسرے بھائیوں سے تعلیم میں کم درجہ تھا'' اور آگے چل کر تحریر کرتے ہیں

''محمد قلی کے علم و فضل کی تعریف کسی مؤرخ نے نہیں کی۔'' ۱۴

ڈاکٹر زور نے اپنے اس خیال کی تائید میں کہ محمد قلی علم و فضل سے بے بہرہ تھا اس کے کلیات سے ایسے اشعار منتخب کیے ہیں جن میں اس نے خود کو ''اُمّی'' کہا ہے۔مثلاً:

میں اُمّی کر گنتے ہیں سب اُمیاں تو علم میں
مو زبانی کا قلم تج وصف لکھ ناسک بھگیا

عالم منجے تعلیم کریں علم و ہنر کا
لکھے ہیں ازل تھے ہمنا عشق قرارا
سب فقیہاں مل الف نا پڑک کہتے بے پڑو
میرے دل کے شہر کوں دایم رکھے محورتوں ۱۵

اگر ہم مندرجہ بالا اشعار کے سبب محمد قلی قطب شاہ کو ان پڑھ تسلیم کر بھی لیں تو پھر ہم اُن اشعار کے بارے میں کیا رائے قائم کریں گے جن میں محمد قلی قطب شاہ نے اپنے علم وفضل پر ناز کیا ہے۔ مثلاً:

نہ لکھ سکے گا کنے شرح منج کتاباں کا
ہمارا علم ہے سب عالماں میں جیوں اعجاز ۱۶

ڈاکٹر سیّدہ جعفر رقم طراز ہیں کہ:

''ڈاکٹر زورؔ نے محمد قلی کے بعض اشعار کی بناء پر اس کو ان پڑھ اور جاہل قرار دیا ہے۔ شاعری اور وہ بھی غزل کے اشعار کے ذریعے سے جو من کی موج اور تخیل کی نیرنگی کے بھی مظہر ہوتے ہیں''۔ ۱۷

محمد قلی قطب شاہ کی تعلیم وتربیت سے متعلق یہ بات بڑی عجیب معلوم ہوتی ہے کہ ابراہیم قلی نے دوسرے شہزادوں کی تعلیم و تربیت پر تو توجہ کی ہو اور محمد قلی کو بادشاہت کے لیے نامزد کیا جا چکا تھا اس سے محروم رکھا ہو۔ اگر ابراہیم نے تخت نشینی کے لیے شہزادہ محمد قلی کا انتخاب کیا ہوگا تو یقیناً اس کی تعلیم وتربیت پر بھی توجہ دی ہوگی۔

حُلیہ:

وجہیؔ نے اپنی مثنوی ''قطب مشتری'' میں محمد قلی قطب شاہ کا جو حُلیہ بیان کیا ہے وہ خیال کیا جاتا ہے کہ صداقت پر مبنی ہو کیوں کہ وجہیؔ نے اپنی اس مثنوی کے ہیرو کو بچشمِ خود دیکھا تھا۔ اس کے علاوہ محمد قلی قطب شاہ کی جو تصویریں دستیاب ہوئی ہیں اُن سے بھی وجہیؔ کے بیان کی تصدیق ہوتی ہے۔ وجہیؔ کہتا ہے کہ اُس کا ہیرو ایک خوش رو جوان تھا۔ یہ جوان رعنا وجاہت میں بے مثال سمجھا جاتا تھا۔ اس کی آنکھیں بڑی اور دہانہ چھوٹا تھا۔ اس کے سیاہ بال اس کے سرخ وسفید چہرے پر بڑے نظر فریب دکھائی دیتے۔ محمد قلی کا بدن مضبوط لیکن چھریرا تھا۔ ۱۸ اور اعضاء متناسب تھے۔

شادی:

محمد قلی قطب شاہ نے شاہ میرؔ ۱۹ کی بیٹی سے 991ھ میں شادی کی ۲۰ یہ شادی دراصل سیاسی اسباب کی بناء پر ہوئی کیوں کہ محمد قلی، شاہ میرؔ کے ساتھ اپنے تعلقات زیادہ استوار رکھنا چاہتا تھا تاریخوں میں اس شادی سے متعلق کہا جاتا ہے کہ ایک مہینے تک اس کا جشن منایا گیا اور جشن کے اختتام پر بادشاہ نے جملہ خدم وحشم کو انعام واکرام سے سرفراز کیا۔ کیوں کہ یہ شادی سیاسی اسباب کی بناء پر ہوئی تھی اس لیے شادی کہ کچھ عرصہ بعد ہی محمد قلی اپنے خسر سے کسی مسئلے پر ناراض ہو گیا تھا گو کہ چند ماہ بعد ہی محمد قلی

نے اس سے صلح کر لی تھی اس کے باوجود بھی محمد قلی یہ سمجھتا تھا کہ شاہ میرؔ کا گولکنڈہ میں رہنا خطرے سے خالی نہیں اس لیے اس نے شاہ میرؔ کو ضروری مال واسباب کے ساتھ اصفہان کے لیے روانہ کر دیا [21] اور بہت ممکن ہے کہ محمد قلی نے شاہ میرؔ کے ساتھ اُس کی بیٹی کو بھی اصفہان بھیج دیا ہو۔ چوں کہ قطب شاہی تاریخوں میں اس ملکہ سے متعلق کوئی ذکر نہیں ملتا۔

اولاد:

ڈاکٹر محی الدین قادری زورؔ کے مقدمہ کلیات محمد قلی قطب شاہ کے بعض اقتباسات ملاحظہ فرمائیے، جن میں اولاد سے متعلق بحث کی گئی ہے۔

''محمد قلی قطبؔ شاہ کو عرصے تک کوئی اولاد نہ ہوئی۔ کسی تاریخ میں اس کی پیدائش یا موت کا تذکرہ نہیں ہے حالاں کہ دوسرے بادشاہوں مثلاً ابراہیم قلی قطبؔ شاہ، محمد قطب شاہ اور عبداللہ قطب شاہ کے ذکر میں مؤرخوں نے شہزادوں اور شہزادیوں کی ولادت کا تذکرہ اور قطعاتِ تاریخ وغیرہ درج کیے ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ محمد قلی کو پہلے تو اولاد ہوئی ہی نہیں اگر ہوئی بھی تو جلد انتقال کر گئی جس کی وجہ سے خوشی کے جشن منانے اور شاعروں کو مبارکباد پیش کرنے کا موقع نہ ملا اس لیے خود محمد قلی قطب شاؔہ نے ایک موقع پر دعا کی تھی کہ:

بار دے میرے جھاڑ کون یارب
پھول پھل ہوئے تا سبھی گلزار

یہ شعر اس کے دیوان میں موجود ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اے خدا میرے درختِ زندگی کو باثمر بنا تاکہ اس کی وجہ سے ملک بارونق ہو جائے۔

عجیب بات یہ ہے کہ حیدرآباد کی تعمیر کے بعد اس کی اکلوتی شہزادی حیات بخشی بیگم پیدا ہوئی تھی لیکن مؤرخوں نے اس کا بھی کوئی ذکر نہیں کیا۔ اس کی وجہ غالباً یہ ہوگی کہ وہ لڑکی تھی اور دوسرے یہ کہ وہ بھاگ متی کے بطن سے پیدا ہوئی تھی۔ جو اس وقت شاہی رقاصہ تھی۔ لیکن محمد قلی قطبؔ شاہ کے کلام سے اس کا ثبوت ملتا ہے کہ اُس کے یہاں ایک سے زیادہ بچے موجود تھے چناں چہ کہتا ہے:

راکھو تمہارے چھانو تل دایم خوشیاں سوں قطب کوں
قطب ہور فرزند قطب کے بندے تمہارے ہیں علی

(یعنی اے علی: قطبؔ شاہی اور اُس کے فرزند تمہارے بندے ہیں اس لیے ان کو اپنے سایہ میں خوش وخرم رکھیے)۔

یہ بھی ممکن ہے کہ محمد قلی نے اپنے برادر زادے شہزادہ محمد سلطان کو جو کہ اس کے چھوٹے بھائی محمد امین کا بیٹا تھا۔ اپنی اولاد سمجھ کر بارگاہِ ایزدی میں اُس کے لیے دُعا کی ہو۔

حیات بخشی بیگم کی شادی اسی شہزادے مرزا محمد سلطان کے ساتھ 1016ء میں ہوئی۔ شادی کے بعد محمد قلی قطبؔ شاہ نے اپنی بیٹی اور داماد کے لیے ایک عظیم الشان محل بنوایا۔ حیات بخشی بیگم اپنے شوہر کے ساتھ 1035ء تک جب مرزا محمد سلطان کا انتقال

ہوا اسی محل میں قیام پذیر رہی۔

حیات بخشی بیگم کے دو ہی بچے تھے ایک عبداللہ قطب شاہ جو محمد قلی قطب شاہ کی وفات کے تین سال بعد پیدا ہوا اور دوسری خدیجہ سلطان شہر بانو بیگم جو اپنے بھائی سے تقریباً تین سال چھوٹی تھی۔اس کی شادی سلطان محمد عادل شاہ والی بیجاپور سے ہوئی'' ۔۲۲

وفات:

محمد قلی قطب شاہ کی زندگی کے آخری ایام سخت بیماری کے عالم میں گذرے۔شہزادگی اور بادشاہت کا سارا زمانہ شبانہ روز تعیشات میں گذرا تھا۔کثرت مے نوشی اور بدنی طاقتوں کے بے دریغ استعمال نے اسے وقت سے بہت پہلے صحت سے محروم کردیا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس کا جگر بری طرح متاثر ہو چکا تھا جس سے وہ مسلسل بخار کا شکار رہنے لگا تھا۔ان ایام میں وہ اکثر اپنی شاعری میں خدا سے صحت کی دعا کرتا ہے،مگر زندگی کے آخری دو مہینے بہت بھاری تھے وہ آخری وقت تک ایک خوش باش انسان کی طرح زندہ رہا۔اُس کی آخری حسرت یہ تھی کہ وہ صحت مند ہو کرے پیے مگر وقت گذر چکا تھا اور بالآخر ۱۷ ذیقعدہ ۱۰۲۰ھ مطابق ۱۱ جنوری ۱۶۱۱ء ۲۳ کو وہ اپنی پیاریوں کو ان کے برجوں میں اُداس چھوڑ کر اپنے قطب شاہی بزرگوں کی ارواح سے جاملا۔

تخت نشینی:

محمد قلی قطب شاہ 5 جون 1580ء کو تخت سلطنت پر پندرہ برس کی عمر میں بیٹھا ۲۴۔تخت سلطنت پر عبدالقادر کا حق تھا

تخت سلطنت پر عبدالقادر کا حق تھا۔ ۲۵ مگر اس نے چوں کہ اپنے باپ کے خلاف علَم بغاوت بلند کیا تھا اسی لیے ابراہیم نے چند امراء کو مامور کیا کہ وہ شہزادے کو زہر دے کر ہلاک کر ڈالیں مگر امراء نے عبدالقادر کو روپوش کردیا اور بادشاہ کو یہ اطلاع دی کہ ہم نے عبدالقادر کو ٹھکانے لگا دیا۔اس کے بعد حسین قلی کو جو محمد قلی سے تقریباً پانچ سال بڑا تھا۔ولی عہد سلطنت قرار دیا گیا۔ابراہیم قلی کے وزیر میر جملہ میر شاہ میرؔ کی لڑکی حسین قلی سے بیاہی گئی تھی اسی لیے میر جملہ کی دوررس نگاہوں نے اس امر کو دیکھ لیا تھا کہ دکن میں اسلامی سلطنت کے استقلال کے لیے مسلمانوں کی تعداد کا بڑھانا ضروری ہے۔اس لیے وہ غیر ملکی مسلمانوں کی سرپرستی کرتا تھا کہ دکن میں قیام پذیر ہو جائیں مگر مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد سے ہندوؤں کو خطرہ پیدا ہوا اور انھوں نے یہ پیش بندی کی کہ مسلمانوں میں ملکی غیر ملکی کا جذبہ پیدا کیا۔اس گروہ کا سرغنہ راؤ برہمن تھا ابراہیم کو اس پر ضرورت سے زیادہ اعتماد تھا۔اتفاق سے شاہ میرؔ جلدرگ کے معرکہ میں اُلجھا ہوا تھا اور اس کے طرفداروں کی جماعت گولکنڈہ میں بہت کم تھی اِسی دوران ابراہیم بیمار ہو کر وفات پا گیا۔رائے راؤ برہمن نے مرض الموت میں ابراہیم سے محمد قلی کی جانشینی کا وصیت نامہ مرتب کر کے اس کی طرف منسوب کردیا۔رائے راؤ برہمن کا یہ خیال تھا کہ حسین قلی خود بھی پختہ کار ہے اور اس کا مشیر میر جملہ شاہ میرؔ مسلمانوں کی سلطنت کے استحکام وبقا کی کوشش میں کامیاب ہو جائے گا جب کہ محمد قلی جو ابھی ناسمجھ بچہ ہے اور اس کی تربیت بھی ناقص ہے وہ رائے راؤ برہمن اور اُس کے رفقاء کے ہاتھ کھلونا رہے گا۔اور اس کے ذریعے سے مسلمانوں کی سلطنت کو کمزور کردیا جائے گا۔بہر حال ماہ ربیع الثانی ۹۸۸ھ میں محمد قلی قطب شاہ کو گولکنڈہ کا بادشاہ بنایا گیا اور میر جملہ شاہ میرؔ کو شہر بدر کردیا گیا۔چوں کہ محمد قلی جائز حقدار نہیں تھا صرف سازشوں کی بدولت تخت پر پہنچا

تھا دوسرے کم عمر تھا اس لیے جشن تاجپوشی کے موقع پر ضرورت سے زیادہ داد ودہش سے کام لیا اس کا مقصد یہ تھا کہ حریفوں کا زور ٹوٹ جائے اور لوگ حسین قلی کی طرف داری کا خیال نہ کریں۔ محمد قلی کی یہ تدبیر نہایت کامیاب رہی اور عمر بھر اس طریقہ سے وہ کامیاب رہا۔ ادھر رائے راؤ برہمن اپنی تدبیروں میں کامیاب ہوا اور نوعمر شہزادے کو عیش وعشرت کا چسکا لگا دیا اس طرح محمد قلی اپنے جداعلیٰ جہاں شاہ کا جانشین ہوا۔ ۲۶

مذہبی رجحانات:

گولکنڈہ کی رعایا میں ہندوؤں کی اکثریت تھی، لیکن مسلمانوں کے دو فرقوں سنیوں اور شیعوں کا ذکر تاریخ میں موجود ہے لیکن دکن میں اوّل الذکر فرقے سے تعلق رکھنے والوں کی اکثریت تھی اور ان کا تعلق خطۂ دکن سے تھا۔ اس کے برخلاف ترکستان اور زیادہ تر ایران سے آئے ہوئے نو واردوں میں سے اکثر اثنا عشری عقائد کے حامل تھے ۲۷۔ محمد قلی بھی شیعہ عقائد کا پیرو تھا ۲۸۔ اس نے محرم منانے کے لیے ایک رسمی ماحول پیدا کیا جس سے شہری تمدن میں واضح طور پر ماتمی فضا کا احساس ہوتا ہے۔ ۲۹ تاریخوں سے جو واقعات معلوم ہوتے ہیں وہ یہ ہیں۔

ا۔ محرم:

ماہِ محرم کا چاند نظر آتے ہی شاہی نقار خانوں اور دوسرے جاگیرداروں کے ڈیوڑھیوں کی نوبت نوازی بند ہو جاتی۔ گانا بجانا، عیش وعشرت یک لخت موقوف کر دیے جاتے۔ تمام شہر میں نشہ آور اشیاء، شراب، سیندھی وغیرہ کی خرید وفروخت بند کر دی جاتی۔ شاہی باورچی خانے میں گوشت کا استعمال موقوف کر دیا جاتا حتیٰ کہ عام طور سے بھی رعایا گوشت ترک کر دیتی۔ قصاب دکان بند کر دیتے تھے۔ پان کھانا، حقہ پینا موقوف ہو جاتا تھا۔ شہر کے تمام لوگ سیاہ پوش ہو جاتے۔ شاہی جام دار خانے سے تمام مقربین شاہی اور ملازمت شاہی کو کالے رنگ کے کپڑے تقسیم ہوتے تھے۔ جاگیرداوں اور امراء کو ماتمی خلعت مرحمت ہوتا اور مراسم عزاداری شروع ہو جاتے، مجالس کا آغاز ہوتا۔ شاہی عاشور خانوں میں جو بیجاپور اور حیدرآباد میں ایک سے زیادہ تھے، ان کی بڑے اہتمام سے آراستگی ہوتی۔ بیش قیمت قالین کا فرش ہوتا، بہت زیادہ روشنی کے دس قطار ہوتے تھے۔ پہلی محرم کو ایک قطار کی روشنی ہوتی۔ دوسری کو دو قطار کی روشنی ہوتی۔ تیسری کو تین قطار کی۔ اسی طرح دسویں محرم کو پوری دس قطاریں روشن ہوتیں۔ بڑے بڑے چراغ دان تھے۔ جس میں سو سو بتی کے چراغ روشن ہوتے۔ والانول میں قد آدم بڑی بڑی شمعیں جلائی جاتی تھیں۔ حوضوں کے اطراف بھی روشنی ہوتی۔ اس طرح عاشور خانے روشنی سے منور ہو جاتے۔ نذرانہ دیتے اور مراد کے لیے منتیں مانگتے بلا تفریق مذہب جمع ہوتے۔ تلنگی زبان میں محرم کو 'پیرا پنڈو'۔ پیروں کی عید کہا جاتا تھا۔ اور امام حسنؓ و امام حسینؑ کو 'آشنا و اوشنا' کہا جاتا تھا۔ اس طرح تمام اہلِ تلنگانہ محرم کی تقاریب میں شریک ہوتے۔ گویا ایک قومی تقریب ہوتی۔

قطب شاہی دور میں حیدرآباد میں دو عاشور خانوں کے علاوہ حباب آباد، کلثوم پورہ، خریت آباد۔ لنگر فیض اثر کے علم اور مجالس مشہور تھے۔ بی بی کا علم اور حسینی علم بھی قطب شاہی دور کی یادگار ہیں۔ اس زمانے میں بادشاہ کے مختلف کارخانے مثلاً فیل خانہ،

رتھ خانہ، اصطبل شاہی، فراش خانہ وغیرہ کے ملازم محرم میں قسم قسم کے تازیئے اور تابوت بناتے جو دس محرم کو ٹھنڈے کیے جاتے تھے عاشورہ خانوں میں صبح اور شام مجالس عزا منعقد ہوتیں دونوں عاشور خانوں میں چودہ معصومین علیہم السلام کے نام سے سونے اور چاندی کے خوبصورت علم استادہ کیے جاتے۔ خوش آواز دوز دل سوز انداز میں واقعات شہادت بیان کرتے اور سوز خوان پرالم آواز میں مرثیہ اور نوحے سناتے تھے۔ روزانہ عصر کے وقت خود بادشاہ وقت (محمد قلی قطب شاہ) سیاہ ماتمی لباس میں گھوڑے پر سوار ہوکر یا سنگھاسن میں بیٹھ کر محل سے برآمد ہوتے۔ تمام امراء اور وزراء، معززین شاہی ہمراہ رکاب ہوتے۔ آہستہ آہستہ عاشور خانے میں سواری پہنچتی، یہاں پہنچ کر اپنے ہاتھ سے علموں پر پھول باندھتے۔ مغرب تک یہاں قیام ہوتا۔ واقعات شہادت اور مرثیے سنتے۔ سر مغرب خاص طاقچوں کے چراغ خود بادشاہ روشن کرتا اور اس کے بعد پھر شاہی ذاکر اور مرثیہ خوان واقعات شہادت بیان کرتے اور مرثیے سنائے جاتے۔ پھر فاتحہ پڑھی جاتی اور شاہی سواری واپس ہوتی مگر امراء اور دوسرے اصحاب واعظ۔ ذاکر اور مرثیہ خواں عاشور خانے میں ہی شاہی پرتکلف ضیافت کھاتے۔ جس میں بغیر گوشت کی غذا ہوتی تھی۔ مصری اور گلاب کا شربت پلایا جاتا کھانے کے بعد پھر عزاداری شروع ہوجاتی جس کا سلسلہ آدھی رات تک جاری رہتا تھا۔ چھٹی محرم کی رات سے روزانہ عاشور خانہ کے علم اور تازیئے دار محل (جو ایک شاہی محل تھا اور موجودہ ہائی کورٹ کے پاس تھا) کے وسیع میدان میں لائے جاتے۔ روشنی ہوتی اور مرثیہ خوان نوحے پڑھتے ہوئے ساتھ ساتھ ہوتے اور محل کے نیچے جمع ہوکر ماتم کرتے۔ بادشاہ کی جانب سے سکے مٹھ تقسیم ہوتا۔

ساتویں محرم کی صبح کو بادشاہ ندی محل (جو میر عالم کی بارہ دری کا امام باڑہ تھا) تشریف لاتے اور حیدرآباد کے تمام علم ایک خاص راستے سے جو دروازہ بارہ امام سے موسوم تھا محل کے اندر لائے جاتے۔ ان کے ساتھ انبوہ کثیر ہوتا جس میں بلاتفریق مذہب سب لوگ ہوتے تھے۔ ماتم ہوتا اور بادشاہ کی طرف سے اشرفیوں کی تھیلیاں علموں کے مجاوروں کو دی جاتیں۔ بادشاہ خود بھی تقریباً پانچ سو قدم علموں کے ساتھ جاتے تھے۔

دس محرم کی صبح کو سب لوگ (بلاتفریق مذہب) سیاہ پوش برہنہ پا دولت خانہ (شاہی محل) کے عاشور خانے میں جمع ہوتے۔ بادشاہ بھی سیاہ لباس اور برہنہ پا ہوکر عاشور خانہ کی متصل مسجد میں قیام کرتا۔ یہاں مجلس عزا ہوتی۔ مصائب اہلِ بیت بیان کیے جاتے۔ فاتحہ خوانی کے بعد مجلس برخاست ہوتی اور بادشاہ مسجد سے نکل کر دولت خانۂ عالی میں داخل ہوتے اور تمام حاضرین کو کھانا کھلایا جاتا تھا۔ سادات کے دوسو یتیم لڑکے بادشاہ کے حضور میں پیش کیے جاتے ان کو لباس اور روپیوں کی تھیلیاں دی جاتیں۔

قطب شاہی دور میں مجلسِ عزا اور علموں کی استادگی صرف شہر حیدرآباد تک محدود نہیں تھی بلکہ قلم رو قطب شاہی کے تمام شہروں، قصبات اور دیہات میں بھی علم استادہ ہوتے اور مجالس عزا منعقد ہوتی تھیں۔ تمام مصارف حکومت کی جانب سے ادا ہوتے تھے اور علموں کی زیارت مجالس عزا کی شرکت صرف شعیہ اصحاب یا تمام مسلمان نہیں کرتے بلکہ ہندو بھی پوری سرگرمی اور اعتقاد سے شریک ہوتے تھے۔

ہندو مرد، عورتیں اور بچے کیا امیر کیا غریب ایام عاشورہ خصوصاً دس محرم کو غسل کر کے پاک کپڑے پہن کر علموں کی زیارت

کرتے مکانات کی صفائی کرتے اور نہایت خلوص اور اعتقاد سے نیاز کرتے۔[30]

ڈاکٹر زور رقم طراز ہیں:

''محرم کے مراسم کو محمد قلی نے اس خوبی سے رائج کیا کہ شیعوں، سنیوں اور ہندوؤں نے بھی ان ایام کو خاص اہتمام سے منانا شروع کیا اور خاص کر محرم کی ابتدائی دس بارہ روز تو ایسی مصروفیتیں رائج ہو گئیں جن میں سلطنت قطب شاہیہ کا ہر متنفس (خواہ وہ کسی مذہب و ملّت سے تعلق کیوں نہ رکھتا ہو) حصّہ لیتا تھا۔''[31]

محمد قلی قطب شاہ کے دور میں محرم کی تقریبات جس جوش و خروش اور اہتمام سے منائی جاتی تھیں اس کی مثال ملنی دشوار ہے محرم کی مصروفیات اور مذہبی رسومات خواص و عوام کی دلچسپی کا مرکز بن گئی تھیں۔ محرم کی سرگرمیاں کو اس نے صرف رنج و ماتم اور عزاداری تک محدود نہیں رکھا تھا بلکہ دیدہ و دل کی وابستگی کا وسیلہ بھی بنا دیا تھا۔ علَم کے ٹیکوں پر زر کا کام پنجوں پر مرصع کاری، عاشور خانوں میں سجاوٹ اور روشنی کے نت نئے انتظامات ان افراد کو عاشور خانوں میں لے آتے جو آرٹ کے دلدادہ ہوتے۔ اس مذہبی ماحول سے متاثر ہونا اور شعر کہنا ایک فطری بات معلوم ہوتی ہے۔ حُبِّ اہلبیت اور غمِ حُسین جو محمد قلی کے لیے حاصل ایمان تھا شعر گوئی کا محرک کیسے نہ بنتا۔ اُس زمانے میں بادشاہ کے مرثیوں نے اتنی مقبولیت حاصل کر لی تھی کہ وہ زبان زدِ خواص و عوام ہو چکے تھے۔ بار بار مجالسِ عزا میں اُنھیں پڑھا جاتا تھا اِس لیے لوگ اُنھیں اَزبر کر چکے تھے جو کلام ہر کس و ناکس میں اتنا مقبول ہو اس کو ضبطِ تحریر میں لانے اور محفوظ کرنے کی ضرورت ہی نہ سمجھی گئی ہو گی قیاس کیا جاتا ہے کہ محمد قلی کے جو مرثیے قلمبند کر لیے گئے تھے وہی کلیات کی ترتیب کے وقت محمد قطب شاہ کے پیشِ نظر رہے ہوں۔

چند اشعار ملاحظہ ہوں:

محرم مہینے میں آیا اماماں کا سو غم پھر کر
زمیں ہور آسماں میانے بھریا سر تھے الم پھر کر[32]

آؤ مل کر ماتمیاں تھے لھو روئیں
وا اماماں یا اماماں یاد کر کہ دل کھوئیں[33]

دو جگ اماماں دکھ تھے سب جیو کرنے زاری ہائے ہائے
تن روکی لکڑیاں جالکر کرتے ہیں خواری وائے وائے[34]

مختصر یہ کہ محرم میں سماجی اور تہذیبی زندگی میں بڑی گہما گہمی اور گرمی پیدا ہو جاتی تھی۔ محرم کے مراسم عزاداری نے ایک طرح سے عوامی تقاریب کی حیثیت اختیار کر لی تھی جن میں سلطان اور رعایا دونوں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیتے۔

۲۔ مولودِ نبی:

ماہِ ربیع الاوّل میں مولود کی مجلسیں ہوتیں، وعظ کی محفلیں ہوتیں اور بارہ ربیع الاوّل کی نیازیں ہوتیں۔ مولودِ نبی کے لحاظ سے

اس مہینے میں مبارک اور مسعود ہونے کی بناء پر شادیوں کی کثرت ہوتی۔ اچھی تاریخ اور اچھے دن خصوصاً جمعہ، پنجشنبہ اور دوشنبہ کو بعض مرتبہ کئی کئی سوشادیاں ہوتیں۔ محمد قلی نے اپنی کلیات میں عید میلاد النبیؐ، میلاد النبی کا جشن اور عید بعثت نبی کے عنوان سے کئی نظمیں لکھیں ہیں۔ چند اشعار ملاحظہ ہوں:

فرشتے سُرگ ساتو کوں ستاریاں سوں سنوانرے ہیں
شہہ دنیا و دیں کے تئیں عرش کرسی سنگارے ہیں
نبی صدقے گنایا ہے تر کتاں آج میزوانی
علی صدقے سے دو جگ میں بلند اس کے ستارے ہیں
جگت سب جگمگایا بھی خوشیاں کا غُل اُچایا بھی
اُجالا دین پایا بھی تو پھانکے کفر اندھارے ہیں
سدا توں راج کر قطبا انند کا ساج کر قطبا
نبی کا کاج کر قطبا کہ تج بخشا نہارے ہیں ؎۳۵

۳۔ گیارہویں شریف:

ماہ ربیع الثانی میں سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ کی فاتحہ اور نیاز ہوتی۔ دوستوں، رشتہ داروں اور فقیروں کی ضیافت ہوتی۔ بڑے بڑے جاگیرداروں کے یہاں سے ان کی متوسلین کو ربیع الاوّل میں بارہ دن تک اور ربیع الثانی میں گیارہ دن تک بریانی وغیرہ کے حصے تقسیم ہوتے۔

۴۔ شب معراج:

ماہ رجب کی ۲۷ویں شب کو معراج کی خوشی منائی جاتی۔ کلیاتِ محمد قلی قطب شاہ میں شب معراج سے متعلق نظم بھی ملتی ہے:

شاہ مرداں و محمد ہمارے سرتاج
خدا باتاں حبیب اپنے سوں کیا شب معراج
چاند ہور سور انن نور تھے پیدا ہوئے
دین ہور دنیا انن اسلام تھے پایا رواج ؎۳۶

۵۔ شب برات:

قطب شاہی دور میں شعبان کو شب براَت ہی کہتے تھے۔ اِس ماہ میں عام طور سے اپنے مرحوم بزرگوں اور رشتہ داروں کی فاتحہ ہوتی قطب شاہی دور میں اس کو بڑی اہمیت حاصل تھی سلطان نے کئی نظمیں شب براَت سے متعلق لکھیں۔ چند اشعار ملاحظہ ہوں:

خدا کے کرم سیتی شب برأت آیا
خوشیاں کا اُجالا جگت میں دِکھایا
جو شبِ برأت ات جھلک سوں جگ میں آیا
تو سب جگ اس جھلک تھے جگمگایا ۳۷

۶۔ رمضان المبارک:

قطبؔ شاہی دور میں ماہِ رمضان کی عظمت کا بھی بہت خیال رکھا جاتا رمضان کے چاند کے ساتھ ہی لہو ولعب کے جلسے ختم ہوجاتے۔ رقص وسرور کی محفلیں برخاست ہوجاتیں، شراب خانے بند کردیے جاتے۔ شاہی محل میں بھی رقص وسرور، شراب نوشی اور عیش وعشرت موقوف ہوجاتا۔ سلطان محمد قلی قطب شاہ باوجود یہ کہ رند مشرب اور عیش وعشرت کا دلدادہ تھا لیکن وہ بھی اس ماہ میں پابندی سے روزہ رکھتا اس کی تقلید میں تمام شاہی بیگمات اور محل کے ملازمین بھی روزہ رکھتے۔ سلطان محمد قلی قطبؔ شاہ نے اگرچہ ماہِ رمضان کے متعلق کوئی نظم نہیں لکھی مگر عیدالفطر کے متعلق کئی نظمیں ملتی ہیں۔ جس سے واضح ہوتا ہے کہ ماہِ رمضان کی کس طرح حُرمت کی جاتی تھی۔ قطبؔ شاہی دور میں عیدالفطر کو عیدِ رمضان بھی کہا جاتا تھا۔ ماہِ رمضان کی وجہ سے عیش وعشرت لہو ولعب جو بند ہوجاتے تھے پھر سے آغاز ہوتے۔ عیش وعشرت کے شادیانے بجنے لگتے، مصری، پستے، بادام، دودھ اور کھجور کا ہر گھر میں اہتمام ہوتا، شیر خُرما اور سیویوں سے دوستوں کی ضیافتیں ہوتیں چناں چہ محمد قلی قطبؔ شاہ کا ایک شعر اس کی تفسیر کرتا ہے:

عید سیوی لیایا خوشیاں آنند
اس انندان سوں کریں خوباں آنند ۳۸

قطب شاہی دور میں میلوں، عرس اور جاتروں کا ذکر بھی اہمیت رکھتا ہے۔ صوفیاء کرام اور مشاہرین بزرگانِ دین کے عرس دکن کے کئی شہروں میں منعقد ہوتے۔ جس طرح مسلمان صوفیائے مزاروں پر عُرس ہوا کرتے۔ اسی طرح ہندو دیویوں کے مندروں پر سالانہ جاترہ ہوا کرتی۔ جس میں ہندو مسلمان سب ہی شریک ہوتے۔ اور بعض تقریبات نے تو باقاعدہ قومی تہوار کی حیثیت اختیار کرلی تھی۔

سیاسی صورتِ حال:

محمد قلی قطبؔ شاہ کی رنگین مزاجی اور اُس کے معاشقوں کی بہت سی روایتیں دکن میں مشہور ہیں۔ ۳۹ لیکن تاریخ کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ وہ ایک مدبّر اور ماہر سیاست دان بھی تھا جس کی وجہ سے اُس نے کامیاب بادشاہت کی اور اپنی سلطنت کو ایک عرصے تک امن وامان کے ساتھ ترقی کی شاہراہ پر گامزن رکھا۔

عبدالمجید صدیقی ''تاریخ گولکنڈی'' میں تحریر کرتے ہیں:

''اس کی (محمد قلی) تمام عمر انتہائی عیاشی میں گذری تھی لیکن وہ سلطنت کے بست وکشاد سے کبھی غافل نہیں

رہا وہ بہت بیدار مغز بادشاہ تھا اس کی نظر سلطنت کے چاروں گوشوں پر پڑتی تھی ۰۰۰ اس نے ہمیشہ اِس بات کی کوشش کی کہ سلطنت کے دور دراز حدود ایسے مستحکم رہیں جیسے خود مرکزی حکومت ہوتی ہے اور بیرونی خطروں کی روک تھام ہو"۔[۲۰]

سلطان محمد قلی قطبؔ شاہ، قطب شاہی سلسلے کا ایک ایسا حکمراں گذرا ہے جس کے عہدِ حکومت میں امن وامان کا دور دورہ تھا۔ چند بغاوتوں سے قطعِ نظر محمد قلی کو زبردست اور فیصلہ کن جنگوں سے سابقہ نہیں پڑا۔ محمد قلی کے عہد کی مہمات عظیم الشان جنگیں نہ تھیں بلکہ چھوٹی چھوٹی بغاوتیں تھیں۔ محمد قلی کو اپنے والد ابراہیم کی طرح تالی کوٹ جیسی زبردست لڑائی کا سامنا نہیں کرنا پڑا تھا۔ اس لیے اگر یہ کہا جائے کہ سیاسی اعتبار سے محمد قلی کا عہدِ حکومت پیشرو قطب شاہی سلاطین کے مقابلے میں پُر اَمن رہا تو غلط نہ ہوگا۔ ان بغاوتوں کو فرو کرنے میں محمد قلی ہمیشہ کامیاب و کامران رہا اور اقبال مندی اس کے قدم چومتی تھی۔ محمد قلی کے عہد کی سب سے بڑی بغاوت علی خان لُرکی سازش تھی۔ ابراہیم نے اِس کو طبل وعَلَم عطا کر کے گنٹور کی فوجوں کا سپہ سالار بنایا تھا۔ وہ گنٹور پر مطلق العنان بادشاہ کی طرح حکومت کرنا چاہتا تھا۔ محمد قلی اُس وقت نوعمر اور ناتجربہ کار تھا لیکن جیسا کہ "تاریخ قطب شاہی" اور "حدیقۃ العالم" میں لکھا ہے کہ اس نے علی خان لُرکی کو دندان شکن جواب دیا۔ علی خان لُرکی اور اُس کے ساتھی میدانِ جنگ میں مارے گئے۔ علی خان کی قطب شاہی فوجوں کے خلاف صف آرائی سے بعض دوسرے باغیوں کی حوصلہ افزائی ہوئی تھی اور وہ بھی قطبؔ شاہی علاقوں پر دست درازی کرنے لگے تھے۔ وینکٹ پتی رائے وجیانگر نے بھی جسارت کی اور ۱۵۶۵ء میں ایسا یلغار کیا کہ محمد قلی وینکٹ پتی کے حملے کا جواب دینے کے لیے خود میدانِ جنگ میں آ پہنچا اور قلعہ موسلورگ فتح کرلیا۔ محمد قلی نے رام راج والی وجیانگر کے ایک اور فرو خاندان نرسم راج کی بھی سرکوبی کی۔ امین الملک ایک لشکر جرار کے ساتھ کنڈی کوٹ روانہ ہو گئے تھے۔ لیکن خود بادشاہ میدانِ جنگ میں آ پہنچا اور حیدری توپ کے گولے قلعے کی دیواروں سے ٹکرانے لگے۔ نرسم راج نے مایوس ہو کر صلح کرلی "تاریخ قطبؔ شاہی" کے مؤرخ نے پنکنڈے کے قلعے کی تسخیر کا حال مفصل بیان کیا ہے اور وینکٹ پتی کی شکست کو وہ محمد قلی کے فوجی اور سیاسی تدبر کا نتیجہ قرار دیتا ہے۔ میر ابوتراب "حدیقۃ العالم" میں لکھتے ہیں کہ ۱۵۹۴ء میں محمد قلی کو قاسم کوٹ کی مہم میں بھی حصہ لینا پڑا۔ سلطنت قطبؔ شاہی کے ایک باجگذار راجہ بلند راج کو بھی جو اطاعت سے روگردانی کر کے سرکش ہو گیا تھا، اس نے زیر کیا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد راجمندری کے مشہور لشکرِ جرار کا جو "رویار" کہلاتا تھا۔ محمد قلی قطب نے مقابلہ کیا۔ بادشاہ نے دریائے گوداوری عبور کر کے دشمن کی فوج پر حملہ کر دیا اور اس زبردست یلغار سے غنیم کی فوج پسپا ہوگئی۔ ۱۵۹۵ء میں بقول قادر خان مصنف "تاریخ قطب شاہی" محمد قلی نے علم خان کی طرف توجہ کی جو اپنی وسیع جاگیر میں خود مختار ہو گیا تھا اور مال دیوانی کے مطالبے پر بادشاہ کی شان میں گستاخی کرتا تھا۔ امین الملک نے اس کی جاگیر میں اینٹ سے اینٹ بجادی اور اس بغاوت کا خاتمہ کر دیا۔ اس سال شہزادے عبدالقادرؔ نے علمِ بغاوت بلند کیا جس کی خاطر خواہ سرکوبی کی گئی۔ ۱۵۹۹ء میں ایک فوجی افسر راوت راؤ نے بغاوت کی تو چنگیز خان اور زین العابدین نے اُسے شکست دی۔ راوت راؤ تیر سے زخمی ہو گیا اور بھاگ کھڑا ہوا۔ اس کی بہی خواہ دسنا دیو نے محمد قلی قطبؔ شاہ کی اطاعت قبول کرلی۔ ۱۵۹۹ء میں جلمور کا محاصرہ ہوا، سیّد حسن نے قلعہ جلمور پر قبضہ کرلیا اور کمندراج کو شکست دی۔ سلطان محمد قلی کی عہد کی آخری بغاوت ۱۶۰۷ء میں ہوئی

جب ''خدابندہ'' نے جو اس کا حقیقی بھائی تھا، اس کے خلاف سازش کر کے دعویدار تخت کی حیثیت سے ہنگامہ برپا کر دیا تھا۔ خدابندہ کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا اور اسے قلعہ گولکنڈہ میں قید کر دیا گیا اسی قید خانہ میں خدابندہ کا انتقال ہوا۔[41]

محمد قلی کے زمانے میں قطب شاہی سلطنت کی حدود دریائے تنگھدار کے نیچے پنکنڈہ اور کنڈی کوٹہ تک پہنچ گئی تھی اور شمال مشرق میں دریائے گوداوری کے اوپر سکا کول تک جا ملی تھی۔ محمد قلی نے سرحدوں کی حفاظت کے لیے یہاں بھاری فوج متعین کر دی تھی۔ راجمندری اور شمال سے سکا کول قطب شاہوں کا بڑا فوجی مستقر تھا۔ مشرق میں مرتضٰی نگر یا گنٹور زبر دست فوجی چھاؤنی تھی۔ وجیا نگر کی سرحد فوج کا ایک اہم مرکز تھی محمد قلی نے قطب شاہی سلطنت کے حدود اتنی وسیع کر دیے تھے کہ بقول عبدالمجید صدیقی:

''وہ چھوٹی سی شہنشاہیت معلوم ہوتی تھی۔ اس وقت کئی راجدھنیاں قطب شاہی سلطنت کی باج گذار تھیں''۔[42]

محمد قلی اپنی مہمات میں ہمیشہ کامیاب و کامران رہا۔ اس میں اس کی بیدار مغزی، اس کے سیاسی شعور اور ذہنی صلاحیتوں کا بڑا ہاتھ تھا۔ عیش و عشرت کی فراوانی کے باوجود وہ امور ملکی سے غافل نہیں رہتا تھا۔ ملک کے جس حصے میں ہنگامہ برپا ہوتا یا جہاں باغی سرکش ہو جاتے وہ اس طرف فوری توجہ کرتا، بروقت فوجیں بھیجتا، مخبروں اور جاسوسوں کے ذریعے بدلتے ہوئے حالات کا جائزہ لے کر فوج کی پیش قدمی کے متعلق فیصلے صادر کرتا تھا۔ محمد قلی نے اکثر مہمات میں بذاتِ خود شرکت کی تھی۔ محمد قلی کے عہد میں میدانِ کارزار کی مصروف جنگ فوجیں بروقت پایۂ تخت سے امداد اور فوجی کمک حاصل کرتی تھیں، سستی غفلت اور نااہلی کی وجہ سے قطب شاہی فوجیں کبھی ناکام نہیں رہیں۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ بادشاہ اُمورِ سلطنت سے گہری دلچسپی لیتا اور شہری و فوجی انتظامات اس کی توجہ کا مرکز بنے ہوئے تھے۔ ان حالات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اگر ہم محمد قلی کو محض ایک عیش پسند، لاپرواہ اور رنگیلا بادشاہ سمجھیں تو یہ درست نہ ہوگا۔[43]

محمد قلی کے عہد کے تاریخی واقعات اور مہمات سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ کبھی ہوس ملک گیری کا شکار نہیں ہوا۔ اس کی لڑائیاں مدافعتی نوعیت کی تھیں۔ جب کسی راجہ یا امیر نے علَمِ بغاوت بلند کیا تو اس کو فرو کرنے اور رعایا کے تحفظ اور جان و مال کی سلامتی کی خاطر اس نے فوج کشی کی تھی لڑائی کے اختتام پر مفتوحین کے ساتھ رحم دلی اور شرافت و ہمدردی سے پیش آتا اور ان کی جان بخشی کر دیتا تھا۔ لڑائی سے پہلے وہ مخالفین کو سمجھا، بجھا کر جنگ کو ٹالنا چاہتا تھا لیکن جب فوج کشی ناگزیر ہو جاتی تو محمد قلی بڑی بہادری اور بے جگری کے ساتھ میدانِ جنگ میں بہ نفسِ نفیس آ پہنچتا۔

الغرض حیرت اس بات پر ہے کہ محمد قلی قطب شاہ کو امورِ سلطنت کی مصروفیات، بغاوتیں، جنگیں اور امن و امان کے اس قدر مسائل تھے تو پھر وہ ان سارے امور کو انجام دینے کے بعد عیش و طرب کے لیے وقت کہاں سے لاتا تھا۔ یا بہ صورتِ دیگر عیش و طرب کے بعد ان اُمور کے لیے وقت کہاں سے ملتا تھا۔ ملکی اُمور اور ذاتی تعیشات کی بے پناہ کثرت کے بعد اس کے لیے نیند کا وقت کہاں سے آتا ہوگا؟ معلوم ہوتا ہے کہ اُس نے اپنے ذہن اور بدن کو نہایت کثرت سے استعمال کیا تھا اور اِسی کثرت کے سبب ہی وہ اپنی صحت سے ہاتھ دھو بیٹھا۔

سماجی اور اخلاقی حالت:

قطب شاہی سلاطین ایک جامع اور بھرپور تمدن کے نمائندے تھے انھوں نے مختلف عناصر کے امتزاج سے اپنے معاشرتی تصورات میں تنوع اور رنگارنگی پیدا کی تھی اور اہلِ دکن کی ذہنی، سماجی اور اخلاقی تربیت کا اچھا سامان فراہم کیا تھا۔ محمد قلی قطب شاہ نے بطورِ خاص اس امر کا خیال رکھا تھا کہ قطب شاہی تمدن، ترکستانی، بہمنی اور مقامی عناصر یعنی آندھرا و تلنگانہ کے تمدنی رجحانات سے مرکب ہو۔

پروفیسر عبدالمجید صدیقی لکھتے ہیں کہ:

''شاہانِ قطبیہ آندھرا راجگان معلوم ہوتے ہیں''۔۴۴

قطب شاہی سلاطین نے ترکستانی لباس ترک کیا اور مقامی لباس اور طور طریق اختیار کیے، مقامی زبان تلنگی سیکھی اور قومی ہم آہنگی کے احساس کو تقویت پہنچانے کے لیے ہندو عورتوں سے شادیاں کیں ہر طبقے کو مذہبی آزادی عطا کی اور اس طرح ایک ایسے کلچر کو پروان چڑھایا جو تلنگ آندھرا تمدن اور اسلامی معاشرت کے بہترین عناصر کا نچوگ تھا۔ اس ہندوانی تہذیب نے دکنیوں کی ذہنی تربیت اور ان کے سماجی مطمعِ نظر کو ایک خاص سانچے میں ڈھال دیا۔ قطب شاہی دورِ حکومت میں ہندو مسلم باہم متحد اور شیر و شکر تھے۔

ڈاکٹر سیّدہ جعفر بادشاہوں کی خانگی زندگی سے متعلق لکھتی ہیں کہ:

''قطب شاہی دور میں بادشاہوں کی خانگی زندگی اور درباری زندگی اتنی شاندار تھی کہ دوسرے ہم عصر شاہی خانوادے ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے۔ عظیم الشان اور آراستہ دربار، فلک بوس محلات، پرشکوہ عمارتیں اور پرلطف علمی و سماجی محفلیں محمد قلی قطب شاہ کے پاکیزہ ذوق اور نفیس طریقۂ بود و باش کی شاہد ہیں بادشاہ ہاتھی پر باہر نکلتا، امراء اور وزیر گھوڑوں اور پالکیوں میں موجود ہوتے۔ شیشے اور بلور کی آرائش اشیاء سونے اور چاندی کے ظروف اور قیمتی قالین اور فاخرہ لباس سے محمد قلی کے دور کی خوش حالی کا ثبوت ملتا ہے۔۴۵

محمد قلی ایک آزاد منش اور روایت شکن شخص تھا۔ اس کا شاعرانہ مسلک جس طرح ایران اور ہندوستانی عناصر کے امتزاج کا مظہر ہے اس طرح اِس کی شخصیت بھی متنوع تھی۔ وہ بہ یک وقت ایک منصف مزاج حکمراں اور ایک بہادر نبرد آزما تھا۔ جہاں انتظامِ مملکت اور اُمورِ سیاست میں اس کی نکتہ رسی اور معاملہ فہمی کے ثبوت ملتے ہیں وہیں فنونِ لطیفہ سے اس کی وابستگی کی مثالیں بھی موجود ہیں۔ جہانگیری، جہاں بانی، تقسیم کاری، ادب نوازی، علم پروری، ہنر دوستی اور رفاہِ عام کے کاموں سے اس کی دلچسپی اس کی شخصیت کو ایک بھرپور شخصیت بنا دیتی ہے۔ اس کی شخصیت کے ان پہلوؤں کے سبب ہی محمد قلی قطب شاہ کے بسائے ہوئے شہر میں نئی نئی مصنوعات کا فروغ ہوا ملک میں باکمال صناع اور اہلِ حرفہ جمع ہونے لگے، اہلِ شہر کے لطیف ذوق نے پارچہ بافی کی صفت کو معراجِ کمال پر پہنچایا۔ ورنگل میں جو مہین تن زیب تیار کیا جاتا تھا وہ سمندر کے راستے سے باہر کے ملکوں کو بھیجا جاتا تھا۔ لوہے کی صنعت نے بھی خوب ترقی کی تھی اور اوزار اور اسلحہ بنانے کے مرکز حیدرآباد اور اس کے اطراف و اکناف میں تھے۔

عوام کی اخلاقی حالت بہتر تھی، مذہبی رسومات اور صوم وصلوٰۃ کا بے حد شوق تھا۔ شہر اور اُس کے نواح میں قطب شاہوں کی تعمیر کی ہوئی مساجد اِس بات کا ثبوت ہیں کہ مذہبی فرائض سے اِس دور کے لوگ غافل نہ تھے لیکن محمد قلی قطب شاہ جیسے رنگین مزاج بادشاہ کے دورِ حکومت میں تعیشات کی فراوانی کوئی تعجب خیز بات نہیں معلوم ہوتی کیوں کہ جس بادشاہ کے لیے محلات میں دنیا بھر کے سامانِ طرب فراہم کیے جاتے ہوں، اعلیٰ سے اعلیٰ شراب، بے مثال ملبوسات، خوش ذائقہ طعام اور سلطنت بھر کے منتخب گل فام چہرے اس کی نگاہ کے منتظر رہتے ہوں اُس بادشاہ کی رعایا میں بھی پُرتعیش عوامل کا در آنا لازمی جز وتھا چناں چہ دور دراز علاقوں سے طوائفیں بلائی جاتیں اور رقص وسرور کی محفلیں پوری آب وتاب کے ساتھ منعقد ہوتیں جن میں جوق در جوق لوگ شامل ہوکر محظوظ ہوتے۔ اس کے علاوہ اُس دور میں تہواروں، میلوں اور مختلف کھیل تماشوں اور جشنوں وغیرہ کا بڑا اہتمام ہوتا اور عوام کو ان کھیل تماشوں اور اس قسم کی دیگر تفریحوں سے طبعی لگاؤ تھا۔ محمد قلی کے اشعار سے بھی اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ خود بادشاہ بھی بہ نفسِ نفیس اِن کھیلوں اور رنگ رَلیوں میں شریک ہوتا اور اس کی پیاریاں بھی اس کے ساتھ ہوتیں چند اشعار ملاحظہ فرمائیے:

جو ڈھان ڈھکنی کے کھل کھیلن آئی دھن
نہ سک پھوکڑی پھو کھیل مسکتی کھڑی ۴۶

☆

عجب کھمڈی ہے دو جگ میں کہ اس کھمڈی کی دولت تھے
اپن دل کے انداں کے کریں جگ سروراں کھمڈی ۴۷

☆

سائیں کھیلے نیہہ سوں چوگان خوش
پیو تھے بن گردپے میدان خوش ۴۸

’’محمد قلی ہندوستانیت کا پرستار تھا، محمد قلی نے جس دکنی کلچر کی اپنی شاعری میں عکاسی کی ہے اس کی تشکیل وتعمیر میں خود اس کا بھی حصہ تھا۔ اس نے دکن کے تہواروں، جشنوں اور میلوں کو ایک نئی زندگی عطا کی تھی۔ دکن کے رسوم وعقائد، یہاں کے رہن سہن، وضع قطع اور پوری سماجی وتہذیبی زندگی کے مرقعے محمد قلی کی شاعری میں نظر آتے ہیں۔ مذہبی اور لسانی اختلافات کے باوجود ہندوستانیوں کی سماجی زندگی میں ایک وحدت نظر آتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ وطنیت اور قومی یکجہتی کے جذبے سے سرشار نظر آتا ہے۔ اس کی شاعری کا اصل مزاج ہندوستانی ہے۔

وہ اپنے خالص ہندوستانی طرزِ فکر کا اس طرح اظہار کرتا ہے:

محبت آرتی یوں وارتے جیوں ڈھال
سو موتی ڈھال دریا کاں جھمکایا برس گانٹھ ۴۹

امن و امان:

سلطان محمد قلی قطب شاہ کے زمانے میں جنگ و جدل، لڑائی جھگڑوں کی خونی فضا بدل گئی۔ امن و امان صلح اور آشتی کا دور دورہ رہا محمد قلی میں چند ایسی باتیں جمع ہوگئی تھیں جو بہت کم بادشاہوں کو نصیب ہوتی ہیں۔ یعنی محمد قلی اپنے بھائیوں کو بے حد عزیز رکھتا تھا اور ان کو اپنا مصاحب و ہم نشیں بنا کر بے خوف و خطران سے ملتا اور باتیں کرتا تھا۔ حکومت کے طویل زمانے میں وہ اپنے بھائیوں سے کبھی ناراض نہیں ہوا دوسرے یہ کہ میر محمد مومن استر آبادی جیسے قابل اور لائق شخص اس کے دربار میں معزز و محترم بنے رہے پچیس سال تک وکیل سلطنت کی خدمت انجام دی۔ ان کی مسلمہ قابلیت اور ہمہ گیر لیاقت کے باعث نظم و نسق حکومت میں کوئی خرابی نہیں آئی۔

سلطان محمد قلی کے زمانے میں شمالی ہند سے مغلوں کے حملے دکن پر شروع ہوگئے۔ یورشوں کی روک تھام اور دکن کی آزادی سلطنت گولکنڈہ کا مطمع نظر بنا رہا۔ سلطان محمد قلی کی نظر سلطنت گولکنڈہ کے چاروں طرف پڑتی رہی۔ اس کی کوشش رہی کہ سلطنت کے دور دور حدود بھی مستحکم رہیں۔ چناں چہ وہ اس کوشش میں کامیاب رہا۔ اس نے سلطنت کی اچھی تنظیم کی، جس میں اس کو میر محمد مومن کی وجہ سے بخوبی کامیابی ہوئی۔ سلطان محمد قلی کا طویل عہد حکومت ارتقائے تمدن و تہذیب اور کلچر کے لحاظ سے ایک زریں دور کہا جاسکتا ہے۔ ابراہیم قطب شاہ کے عہد میں جس دکنی تمدن کا آغاز ہوا تھا اس کا ارتقاء اس کے عہد میں ہوا اور دکنی کلچر یعنی قطب شاہوں کا تمدن پیدا ہوا، جس میں آندھرا پردیش ہمیشہ فخر کرسکتا ہے۔ بقول ڈاکٹر جمیل جالبی:

> ''قطب شاہی بادشاہوں کی ایک مشترکہ خصوصیت یہ تھی کہ وہ سب کے سب اعلیٰ تعلیم سے بہرہ ور تھے۔ انھوں نے ایک طرف اپنے نسلی خصائل باقی رکھے اور اسلامی علوم کو ترقی دی اور دوسری طرف اپنے ملک کے تہذیب و تمدن کو اپنا کر ''تیسرا کلچر'' پیدا کیا جس میں دونوں کلچروں کے صحت مند عناصر موجود تھے۔ محمد قلی اور ابراہیم عادل شاہ ثانی جگت گرو کا سال تخت نشینی (۹۸۸ھ/۱۵۸۰ء) ایک ہے، علم و ادب کا ذوق دونوں میں مشترک تھا۔ دونوں شاعر تھے۔ دونوں امن پسند تھے۔ اور ایک ایسا تہذیبی ماحول پیدا کرنے کے خواہش مند تھے۔ جس میں اہلِ علم اپنی صلاحیتوں کو پورے طور پر بروئے کار لاسکیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ پر امن ماحول اور مستحکم معاشرے میں کلچر کا پھول کھلتا ہے۔ دونوں بادشاہوں کے اس مزاج کے باعث بیجاپور اور گولکنڈہ کے درمیان صلح و امن کا معاہدہ ہوگیا۔ اور اس معاہدے کو پائیدار بنانے کے لیے محمد قلی قطب شاہ نے ۹۹۵ھ/۱۵۸٦ء) میں اپنی بہن چاند سلطان کی شادی ابراہیم عادل شاہ ثانی سے کردی''۔[۵۰]

محمد قلی ایک رحم دل بادشاہ تھا۔ اس کی رحم دلی کا یہ عالم تھا کہ جب کوئی حاجت منداس کے دربار میں پہنچتا تو خالی ہاتھ واپس نہ جاتا تھا۔ رعایا میں کسی کے یہاں شادی بیاہ کی تقریب ہوتی یا کوئی مذہبی تقریب منعقد ہوتی تو وہ شاہی دربار میں اطلاع کرواتا تو محمد قلی اُسے مال و زر سے سرفراز کرتا۔ اور بیرونی ممالک سے آئے ہوئے لوگ جب اپنے وطن واپس جاتے تو سفرِ خرچ، زادِ راہ اور خلعت

بادشاہ کی جانب سے عطا کی جاتی۔ ان باتوں سے اس کی فیاضی اور دریا دلی کا اندازہ ہوتا ہے۔ مؤرخوں نے لکھا ہے کہ محمد قلی کے دسترخوان پر ایک ہزار سے کم مہمان موجود نہ ہوتے۔ اس نے غریبوں اور مصیبت زدہ لوگوں کی فریاد کے لیے داد محل تعمیر کرایا۔ جس کے دروازے ہمیشہ کھلے رہتے۔ یہاں مظلوم اور آفت زدہ عوام بلا روک ٹوک پوری آزادی کے ساتھ بادشاہ سے اپنا عرضِ حال بیان کرتی اور بادشاہ بھی بڑے غور کے ساتھ اُن کی فریاد سنتا اور موقع پر ہی فیصلے صادر کرتا۔

ہم عصر شعراء:

محمد قلی کے ہم عصر شعرا میں فیروزؔ، اشرفؔ، جانمؔ، عبدلؔ بیجاپوری، مقیمیؔ، صنعتیؔ، حسن شوقیؔ، نصرتیؔ، رستمیؔ، محمودؔ، وجہیؔ، غواصیؔ اور احمدؔ گجراتی شامل ہیں۔ یہ محمد قلی قطب شاہ کے دور کے وہ شعرا ہیں جنھوں نے گولکنڈہ اور بیجاپور کی ادبی روایات کو آگے بڑھایا۔

۱۔ فیروزؔ بیدری:

درحقیقت فیروزؔ کا عہد لسانی تعمیرِ نو کا عہد ہے۔ اس کی لسانی بصیرت قابلِ ذکر ہے وہ زبان کے شعری باطن کی بنیاد ہندوی روایت پر مکمل طور پر نہیں رکھتا۔ بلکہ اس کے اسالیب میں مقامی روایت کے ساتھ ساتھ فارسی شعری لغت بھی برابر اثر انداز ہو کر اس کے لب و لہجے کو رواں بنانے میں کوشاں ملتی ہے۔ مثلاً:

پیا جیو تھے توں ہمن پاس ہے
تو ہم جیو کے پھول کی پیاس ہے
وہی پھول جس پھول کی باس توں
وہی جیو جس جیو کے پاس توں

فیروزؔ کا یہی شعری اُسلوب بعد میں دبستانِ گولکنڈہ کا نمائندہ اُسلوب قرار پاتا ہے اور اس طرح یہی اُسلوب محمد قلی قطب شاہؔ کی شاعری کا امتیاز بن جاتا ہے۔ [۵۱]

۲۔ اشرفؔ بیابانی:

جس وقت بہمنی سلطنت کا ستارہ بس ڈوبنے ہی والا تھا۔ اشرف بیابانیؔ اپنی مثنوی نوسرِ ہار مکمل کر کے دکنی اُدب میں ایک نئے باب کا اضافہ کرتا ہے۔ اشرفؔ ہمایوں کے دور میں پیدا ہوا تھا [۵۲]۔ نوسرِ ہار بہمنی دور کے آخری سالوں کا لسانی اور شعری تجربہ ہے۔ یہ مثنوی نو ابواب پر مشتمل ہے۔ اسی لیے اِسے نوہاروں کی تصنیف سمجھا جاتا ہے۔ یہ مثنوی سرزمینِ دکن میں اہلِ بیعت سے محبت کے اظہار کا اوّلین شعری نقش ہے۔

۳۔ برہان الدین جانمؔ:

حضرت برہان الدین جانم کی چھوٹی بڑی کئی تصنیفات کا پتا چلتا ہے [۵۳] لیکن ان میں ''ارشادنامہ'' اور ''کلمۃ الحقائق'' خاصی مشہور ہیں ان کی تمام تصنیفات کا موضوع تصوف ہے۔

۴۔ عبدلؔ بیجاپوری:

عبدلؔ کی مثنوی ''ابراہیم نامہ'' ابراہیم عادل شاہ ثانی کے عہد (۱۶۲۷۔۱۵۸۰ء) کی مثنوی ہے[۵۴] اس مثنوی میں ابراہیم کی تہذیبی وثقافتی زندگی کو پیش کیا گیا ہے۔

۵۔ مقیمیؔ:

مقیمیؔ دکن کے ان شعراء میں سے ہے کہ جن کے متعلق ہماری معلومات بہت محدود ہیں۔ لیکن تاریخ کے مطالعہ سے اتنا ضرور پتا چلتا ہے کہ یہ علی عادل شاہ کے زمانے (۱۶۷۲ء۔۱۶۵۶ء) میں زندہ تھا۔ مقیمیؔ کی شہرت مثنوی ''چندر بدن مہیار'' کی وجہ سے ہے۔[۵۵] غواصی کا مداح تھا، اِس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ وہ بیجاپوری شعراء کے مقابلے میں گولکنڈہ کے شعراء سے زیادہ متاثر نظر آتا ہے۔ اس شعر کو ملاحظہ فرمائیے:

تتبع غواصیؔ کا باندیا ہوں میں
سخن مختصر لیا کےساندیا ہوں میں
عنایت جو اس کی ہوئی مج اُپر
یو تب نظم قصہ کیا سر بسر [۵۶]

۶۔ صنعتیؔ:

صنعتیؔ کی وجہ شہرت اس کی مثنوی ''بے نظیر'' ہے جو اس نے ۱۶۴۵ء میں تصنیف کی۔ یہ مثنوی مقیمیؔ کی روایت کو آگے بڑھاتی ہے یعنی سادگی وسلاست کو فروغ دیتی ہے۔ یہ بیجاپور کے اُن اوّلین شعرا میں سے ہے کہ جن کہ ہاں فارسی شاعری کے آہنگ با آواز بلند سنائی دیتے ہیں۔ اِس کی زبان اس کے ہم عصر قطب شاہی شعراء کے مقابلے میں کم تر نہیں ہے یہ زبان بجا طور پر گولکنڈہ کا مقابلہ کرتی ہے۔[۵۷]

۷۔ حسن شوقیؔ:

ڈاکٹر زورؔ نے اِس شاعر کو ''جہاں گشت شاعر'' کہا ہے۔[۵۸] اس کی زندگی کے بھی حالات کا ابھی صحیح طور پر علم نہیں ہو سکا ہے۔ اتنا ضرور ہے کہ احمد نگر میں قیام کے دوران اس نے ایک مثنوی ''فتح نامہ نظام شاہ'' ۱۵۶۴ء میں لکھی۔ اور ایک مثنوی محمد عادل شاہ کی شادی کی تقریب میں لکھی جس کا نام ''میزبانی'' نامہ تھا۔

یہ محمد قطبؔ شاہ کے دور میں گولکنڈہ بھی آیا۔ بقول ڈاکٹر زورؔ:

> ''وہ (حسن شوقی) گول کنڈہ میں بھی بہت مقبول رہا اور یہاں کے شاعروں میں اپنا رنگ جما تا رہا''۔[۵۹]

۸۔ نصرتیؔ:

نصرتیؔ کا ایک اَدبی کارنامہ اُس کی عشقیہ مثنوی ''گلشنِ عشق'' ہے جو ۱۶۵۸ء میں مکمل ہوئی۔[۶۰] اس مثنوی میں نصرتیؔ نے

شہزادہ منوہر اور شہزادی مدھومالتی کی داستانِ عشق رقم کی ہے۔ اس مثنوی میں ہمیں مقامی شعری اُسلوب اور فارسی لغت کی امتزاجی شکلیں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ نصرتی کا بنیادی کام رزم نامے لکھنا ہے۔

۹۔ کمال خاں رستمی:

اِسی دور کا ایک شاعر کمال خاں رستمی ہے جسے اُردو کی سب سے طویل رزمیہ مثنوی ترجمہ کرنے کا اعزاز حاصل ہے۔

اس کی مثنوی ''خاور نامہ'' ابن حسام کے ''خاور نامہ'' کا دکنی ترجمہ ہے۔۶۱ رستمی کا کمال یہ ہے کہ اس نے ترجمہ کے ذریعے اُس دور کو ایک آسان اور سلیس اسلوب سے متعارف کرایا۔

گولکنڈہ میں قدیم اُردو کے شعری اُفق پر ہمیں تین اور شاعر بھی ملتے ہیں جن کے نام فیروز، خیالی اور محمود ہیں۔ یہ شعرا آج تاریخ ادب کے دھندلکوں میں گم ہیں مگر حقیقت میں ان شعراء کا اس گروہ نے وجہی، ابن نشاطی اور محمد قلی قطب شاہ کے لیے اَدبی روایت کا ایک نمونہ بنایا''۔

۱۰۔ محمود:

محمود دکنی شعراء میں وہ پہلا شاعر ہے جس نے غزل کو صحیح معنی میں ''غزل'' بنایا اور اس میں خیال وفکر کی دنیا تخلیق کی۔ محمود کی شاعری بہمنی اور قطب شاہی روایت کے مقابلے میں اپنے اسالیب کے لحاظ سے سادہ ہے۔۶۲

گولکنڈہ کے ابتدائی شعری دور میں اساتذہ کی بنائی ہوئی ادبی روایت مستقبل کی روایت کی بنیاد ان ہی اساتذہ فن کے اسالیب پر قائم ہوئی۔ اسی ماحول اور ادبی منظر نامہ میں دکن کا بڑا شاعر محمد قلی قطب شاہ اپنی شاعری شروع کرتا ہے جس سے گولکنڈہ کی اَدبی روایت مستحکم بنیادوں پر اپنے سفر کو آگے بڑھاتی ہے۔

۱۱۔ وجہی:

وجہی کی پیدائش ابراہیم قطب شاہ (۱۵۸۰ء۔۱۵۵۰ء) ۶۳ کے زمانے میں ہوئی یہ وہ زمانہ ہے جس میں گولکنڈہ کی اَدبی روایات کے ابتدائی نقوش اُستوار ہو چکے تھے اور ملا خیالی، فیروز، اور محمود جیسے بلند پایہ شعرا کے نغمے گونج رہے تھے۔ وجہی کا ادبی شعور بھی ان ہی شعراء کی روایت میں پروان چڑھا لیکن اس کی قسمت کا ستارہ محمد قلی قطب شاہ کے دور میں چمکا یہ اس کے عروج کا دور تھا۔ جب وہ درباری شاعر بھی تھا اور سلطان کا منظورِ نظر بھی۔ وجہی نے اپنی مثنوی قطب مشتری اُس وقت لکھی جب بادشاہ بستر علالت پر گر چکا تھا اُس کی صحت جواب دے چکی تھی ان حالات میں وجہی نے بادشاہ کا حوصلہ، ہمت اور توانائی بلند کرنے کے لیے اس مشہور زمانہ مثنوی کو لکھا۔ وجہی کی دوسری اہم تصنیف ''سب رس'' ہے جو ادبی، فنی اور لسانی اعتبار سے اُردو نثر کا اوّلین نمونہ کہی جا سکتی ہے۔

۱۲۔ غواصی:

یہ قطب شاہی ادب کا روشن ترین زمانہ تھا کہ وجہی اور خود محمد قلی قطب شاہ اُس دور کے اُفق پر آفتاب کی حیثیت رکھتے تھے۔ غواصی، محمد قلی قطب شاہ کے دبستان غزل سے تعلق رکھتا تھا۔ وہ ایک خوش باش شاعر ہے اس کی مثنوی ''مینا ستونتی''، محمد قلی

قطب شاہ کے عہد کی ادبی روایات کے پس منظر میں لکھی گئی جب کہ سیف الملوک و بدیع الجمال اور ''طوطی نامہ'' نے بھی خاصی شہرت حاصل کی۔

۱۳۔ احمد گجراتی:

یہ وہ خوش قسمت شاعر ہے جسے محمد قلی قطب شاہ نے بہ ذاتِ خود دعوت دے کر گجرات سے گولکنڈہ طلب کیا تھا۶۴۔ یہ اپنی مثنوی ''لیلیٰ مجنوں'' کی بدولت آج بھی زندہ ہے۔ لیکن ادبی دنیا میں احمد کی شہرت کا آغاز پروفیسر حافظ محمود شیرانی کے اس مقالہ سے شروع ہوتا ہے جو ۱۹۲۵ء میں اورینٹل کالج میگزین لاہور میں اس کی مثنوی لیلیٰ مجنوں پر شایع ہوا تھا۔

محمد قلی قطب شاہ کا دور تاریخ میں خاص امتیاز رکھتا ہے۔ بقول ڈاکٹر جمیل جالبی:

> ''محمد قلی کا تینتیس سالہ دور اپنی ادبی سرگرمیوں علمی کاوشوں اور فنی و تخلیقی کاموں کی وجہ سے ہمیشہ یاد رہے گا، قطب شاہی دور کا یہ زریں دور ہے جس پر اُردو و تلنگی شاعری کی تاریخ ہمیشہ فخر کرتی رہے گی''۔۶۵

محمد قلی کی شاعری:

محمد قلی قطب شاہ نے جس اَدبی ماحول میں آنکھ کھولی اُس میں فیروز، ملا خیالی اور محمود جیسے بلند پایہ شاعروں کی صدائیں گونج رہی تھیں ان شاعروں کا مجموعی تجربہ ابتدائی طور پر اس شعری دبستان کا خاکہ بنا رہا تھا جس میں رنگ آمیزی کا بیشتر کام محمد قلی قطب شاہ کو کرنا تھا قلی قطب شاہ نے ابتدائی زمانے ہی سے ان شعراء کے طرز احساس اور مزاج سے اپنی شناخت کر لی تھی اور ان ہی کی بنائی ہوئی روایات پر عمل پیرا ہو گیا تھا۔ اس عہد کی زبان اور شعری رویوں کا مطالعہ بہت دلچسپ معلوم ہوتا ہے۔ اس عہد میں ہندوی اور فارسی ملاپ اور تضادات کے سلسلے مسلسل جاری ملتے ہیں صرف لسانی عمل ہی نہیں بلکہ تہذیبی عمل بھی اسی ڈھنگ سے کارفرما رہتا ہے ہندوی جب بڑھتی ہے تو اس کا مطلب مقامی تہذیبی رویوں کا غلبہ ہے اور جب فارسی کا اثر زیادہ ہوتا ہے تو ایرانی اور وسط ایشیائی اثرات غالب معلوم ہوتے ہیں لیکن اس دور میں ایک بات یقینی طور پر غالب ہے اور وہ ہے ہندی طرزِ احساس کا غلبہ، ہندوی طرزِ احساس کا غلبہ پورے قطب شاہی دور پر مسلّط چلتا ہے۔ طرزِ احساس کی یہ ہی روایت محمد قلی قطب شاہ کو ملی تھی اور قلی قطب شاہ کے ذرخیز ذہن نے اس روایت کو نہ صرف استحکام بخشا بلکہ اس کی توانائی اور حرارت میں بہت اضافہ کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ محمد قلی قطب شاہ ہی ہے کہ جس کے ہاں دکنی روایت کی کلاسیکی تکمیل ہوتی ہے۔ اس کا شعری تجربہ اس دور کی جمالیاتی حساسیت کا سب سے خوب صورت اور جان دار نقش بناتا ہے اس کی بارہ پیاریاں وہ دیویاں ہیں جو اس کے بت پرستی کے شیوہ کو شانتی دیتی ہیں۔ بارہ پیاریوں کی صورت میں اس کے مثالی حسن کی تکمیل ہوتی ہے ہم بارہ پیاریوں کو خود نہیں دیکھ سکتے کہ وہ تاریخ کے پردے کے پیچھے ہیں۔ مگر ہم قلی قطب شاہ کی آنکھ سے ان کے حسن و جمال کو ضرور دیکھ سکتے ہیں ان کا اصل حسن و جمال قطب کی آنکھ میں ہے۔

جہاں تک لسانی شعور کا تعلق ہے تو قطب شاہی دور کے شعراء میں واضح طور پر اک نئے لسانی شعور کا سراغ ملتا ہے۔ زمانی تبدیلیوں کے عمل سے زبان کے اندر ایک نئی ساخت کی پرادخت شروع ہو جاتی ہے۔ ہندوی کی لسانی روایت اگرچہ

بدستور مسلّط رہتی ہے مگر فارسی زبان کی شعری لغت دھیرے دھیرے دکن کے اندر اپنے وجود کا اعلان کرنے لگتی ہے اگر چہ یہ اعلان نامہ پہلے ہی سے موجود تھا مگر قطب شاہی عہد میں اس کی آواز ذرا سی بلند ہونے لگتی ہے۔ غواصؔی اور وجہؔی کی غزلوں سے معلوم ہوتا ہے کہ فارسی شعری لغت مستقبل کی زبان تراشنے کے لیے کوشاں ہے۔ اور جہاں تک محمد قلی قطبؔ شاہ، وجہؔی اور غواصی کی زبان کا تعلق ہے ان میں محمد قلی قطبؔ شاہ دکنی روایت کا شاعر ہے اس پر فارسی اثرات نسبتاً کم دکھائی دیتے ہیں۔ ہندوستانی دیومالا میں گہری دل چسپی اور زمینی رشتوں سے گہرے طور پر منسلک ہونے کے سبب اس کا لسانی شعور بنیادی طور پر مقامی ہی رہتا ہے۔ یہ اس لسانی شعور کا بڑا شاعر ہے اس نے حافظؔ کی جو غزلیں فارسی سے ترجمہ کی ہیں ان میں فارسی لغت کا اثر زیادہ ملنا چاہیے تھا مگر ان غزلوں میں بھی اس کی مقامی روح پھڑ پھڑانے لگتی ہے اس کے ہاں فارسی روایت کا تجربہ دبا دبا ملتا ہے۔ قلی قطبؔ شاہ میں جہاں جہاں فارسی کی شعری لغت اُبھرتی ہے وہاں دکنی اسالیب اس کو غیر مؤثر کر دیتے ہیں اور یہ کش مکش قطب شاہی دور میں جاری رہتی ہے اور خود قلی قطبؔ شاہ کی شاعری اس کا نقطۂ عروج ہے"۔

اس کی کلیات میں کوئی معروف صنفِ سخن ایسی نہیں جو موجود نہ ہو آیئے اس کی چند اصنافِ سخن کا جائزہ لیتے ہیں۔

ا۔ غزل:

غزل سے اُس کی دل بستگی کا سبب یہ ہے کہ غزل کا موضوع عشق ہے اور قطب شاہؔ کے لیے شاعری کا مُحرک عشق کا مُحرک عشق اور صرف عشق ہے۔ باقی باتیں ذیلی حیثیت رکھتی ہیں یا پھر جذبۂ عشق سے ہی پیدا ہوتی ہیں۔ لیکن نظم اور غزل کی ہیئت ایک ہونے کے باوجود فرق یہ ہے کہ محبوب کی تعریف جب غزل میں آتی ہے تو یہاں محبوب مادی و حقیقی نہیں رہتا بلکہ حسن کا ایک ایسا اشارہ بن جاتا ہے جو بڑی حد تک مُجرد ہے اور جو مؤنث کے بجائے مذکر بن جاتا ہے نظم میں وہ ایک مخصوص زندہ جیتی جاگتی "پیاری" ہے جس کے حسن و جمال کی وہ واقعاتی تصویر پیش کرتا ہے۔

محمد قلی قطب شاہؔ حُسن کا شاعر ہے۔ وہ روایتی پابندی و تخیل کے لیے ضروری ہے، اُس کے ہاں نہیں ہے مگر غزلوں میں، وہ فارسی شاعری اور حافظؔ کے زیرِ اثر، روایت کے بہت قریب آ جاتا ہے۔ اس کے عشق میں درد و غم، آہ و بکا، اضطراب و ناکامی نہیں ہے۔ اُس کا عشق طرب آمیز ہے۔ طلب وصل کی خواہش بھی چوں کہ جلد ہی پوری ہو جاتی ہے۔ اس لیے اُس میں گہرائی نہیں ملتی، جو فراق سے پیدا ہوتی ہے۔ یہاں عشق کی نوعیت دراصل "عشقِ مجازی" کی ہے۔ جس کا اظہار بار بار کرتا ہے:

میں عاشق بیباک کھیلوں عشق بن آدھار سوں
پیرت کے لاکاں پر اپن دل جیو کنوں ناوار سوں ٦٦

اس کی ہر غزل ایک گیت کی طرح ایک جذبے، ایک موڈ کی ترجمان ہے۔ معلوم ہوتا ہے جیسے ایک چڑیا آئی، پیڑ پر بیٹھی اور بے ساختگی کے ساتھ گیت گا کر پھر سے اُڑ گئی۔ اس کی شاعری میں ایک ایسا قدرتی راز ہے جو آج بھی پڑھنے والے کو متاثر کرتا ہے۔ اس کا کلام خالص ترین سچی شاعری کا نمونہ ہے جس میں چڑیا کا راگ تو ہے لیکن فنی شور نہیں ہے۔ اَدب صرف محض "اپج" کا نام نہیں

ہے بلکہ فطری رجحانات، جب ایک خاص توازن کے ساتھ شعور کی سطح پر ملتے ہیں۔ تو وقیع اُدب ظہور میں آ جاتا ہے۔ یہ توازن خواہ روایتی اثر سے پیدا ہوا ہو یا شعور سے وجود میں آیا ہو، بہر حال ضروری ہے، محمد قلی قطب شاہ تک اُردو شاعری اس توازن تک نہیں پہنچی تھی۔ اس کے ہاں "امیجری" کا کوئی نظام پیدا نہیں ہوتا اُس کی شاعری زیادہ تر "فینسی" کے ذیل میں آتی ہے اور تخیل کا کرشمہ معلوم نہیں ہوتی۔ اس کا کلیات جنگل میں اُگے ہوئے پھولوں کا سماں پیش کرتا ہے۔ روایت سے اس کی شاعری کا تعلق ضرور ہے مگر اس کی طبع آزاد سطحی اثرات قبول کر کے رہ جاتی ہے۔

محمد قلی قطب شاہ نے کم وبیش اصنافِ سخن میں طبع آزمائی کی اور یہ اصنافِ سخن اُن کی بحور اور نظامِ عروض فارسی سے لیے گئے ہیں بادشاہ وقت کے اقبال واقتدار نے اسے سارے معاشرے کے لیے ایک وقیع رجحان بنا دیا۔

محمود شیرانی لکھتے ہیں کہ:

> "یہ فارسی عروض کی ہندی زبان میں اشاعت تھی جس نے اُردو زبان کے مستقبل میں ہمیشہ کے لیے ایک ہنگامہ خیز انقلاب برپا کر دیا۔ یہ انقلاب گیارہویں صدی ہجری (سترہویں صدی عیسوی) کے آغاز میں شروع ہوتا ہے اور اس کا پہلا نتیجہ محمد قلی قطب شاہ کا کلیات ہے۔ اس کلیات میں ہم دیکھتے ہیں کہ اُردو زبان، اوزان و بحور، جذبات وتخیل اور تشبیہ ومحاورے میں فارسی زبان کی تابع بنا دی گئی ہے اور ہندی جذبات وتخیلات واوزان ترک کر دیے گئے ہیں۔
>
> اس تبدیلی نے اُردو زبان کے دائرے میں بے حد وسعت پیدا کر دی اور اس میں ہر قسم کے مطالب و خیالات کی ادائیگی کے لیے استعداد آ گئی۔ دوہروں اور مثنوی کے اوزان محدود ہیں۔ اس پر طرہ ان زبانوں کی تہی دامانگی۔ بہر حال فارسی کے پیوند نے اُردو زبان کو ہر لحاظ سے مالا مال کر دیا۔" ۲۷

یہ انقلاب جس کا ذکر پروفیسر شیرانی نے کیا ہے، دراصل دسویں صدی ہجری میں ہی شروع ہو چکا تھا اور محمود، فیروز، خیالی اور حسن شوقی نے اسے ایک رُخ، ایک شکل بھی دے دی تھی لیکن محمد قلی نے اسے اتنی شدت سے اُبھارا کہ اس کا کلیات ان سب رجحانات کا مرکز بن گیا۔ اس کے کلام کی مقدار اور تنوع بھی قابلِ تعریف ہے۔

۲۔ مرثیہ نگاری:

محمد قلی قطب شاہ ایک مرثیہ نگار کی حیثیت سے بھی کچھ کم اہمیت کا حامل نہیں۔ محمد قلی نے مرثیہ نگاری کے ایک ایسے طرز کی بنیاد ڈالی جو جنوبی ہند میں سالہا سال تک اس خاص صنفِ سخن میں طبع آزمائی کرنے والوں کے لیے ایک مثالی چیز بنا دیا۔ اُس نے پہلے پہل مرثیے میں روایتیں نظم کیں اور بیان میں وسعت اور اثر انگیزی پیدا کرنے کی کوشش کی۔ اُن مختلف روایات کو جو غمِ حسینؓ کی عظمت کو ظاہر کرتی ہیں یا جن میں اہلِ بیت کی فضیلت کا بیان ہے پہلی مرتبہ محمد قلی نے اپنے مرثیوں کی زینت بنایا تھا حالاں کہ جنوبی ہند میں محمد قلی قطب شاہ سے قبل بھی واقعۂ کربلا کو نظم کیا گیا تھا۔ اشرف کی "نوسرہار" اس سلسلے میں بطورِ خاص قابلِ ذکر ہے۔ لیکن سولہویں صدی کے دوسرے نصف میں محمد قلی کے مرثیے ایک نئی آب وتاب کے ساتھ اُبھرتے نظر آتے ہیں۔ روایات کو نظم کرنے کا

رجحان سب سے پہلے ہمیں محمد قلی کے مراثی میں نظر آتا ہے۔ یہ اشعار ملاحظہ ہوں:

حضرت علی کے دو پتاں کاندھے نبی کر اونٹیاں
تس پر چڑھے وو شہ جواں اس دھات ساری وائے وائے
شہزادے کیے سب کے اونٹاں نمنے پکارے اس زماں
عفعت نبی تنکوں سناں کے دوی باری وائے وائے
جبرئیل آکر کہے تسری براں جو عف کیے
اس عفو تھے جگ پائے گا سب رستگاری وائے وائے ۶۸

دکنی مرثیوں میں جس نوعیت کے مضامین باندھے جاتے ہیں اور جس انداز میں انھیں پیش کیا جاتا ہے وہ فکر وفن کے نقوش ہیں جن کی صورت گری محمد قلی نے کی تھی اور جن میں بعد کے مرثیہ نگار رنگ آمیزی کرتے رہے اس طرح دکن کا دبستان مرثیہ محمد قلی کا رہینِ منت ہے۔ محمد قلی کے کلیات میں پانچ مرثیے موجود ہیں یہ مرثیہ اہلِ بیت کرام سے والہانہ عقیدت کے غماز ہیں ہیت کے اعتبار سے چار مرثیے غزل کے فارم میں ہیں اور ایک مثنوی کے روپ میں۔ ان میں سے دو ناقص الاول اور ایک مرثیہ ناقص الآخر ہے۔ ناقص الاوّل مرثیے میں محمد قلی ماتم کرنے والوں سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ حسین کی عزا شرط ایمان ہے اور اسی غم نے تمھیں نار دوزخ سے نجات دلائی ہے:

اگر دعوے دھریں ایمان کے تم سب مسلماناں
روؤ دم دم کہ دوزخ آگے تھے تمنا چھڑایا ہے ۶۹

محمد قلی قطب شاؔہ نے اس صنف کو اپنے مخصوص انداز میں برتا ہے مرثیے کی منفرد ہیئت، مرثائیہ مضامین کی نوعیت اور فن اظہار کے اچھوتے پن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس نے فارسی شعراء کی تقلید نہیں کی تھی۔ اس لیے کہا جا سکتا ہے کہ محمد قلی کے مرثیے اُردو شاعری میں ایک نئے باب کا آغاز ہیں۔

۳۔ ریختی:

محمد قلی نے ریختی کی صنف میں بھی طبع آزمائی کی ہے۔ ڈاکٹر زوؔر کے مرتبہ کلیات میں محمد قلی کی ریختی کے چار نمونے دیے گئے ہیں حقیقت یہ ہے کہ اس کے دیوان میں ایسی بہت سی غزلیں ہیں جن میں ریختی کے عناصر موجود ہیں۔ کچھ غزلیں ایسی ہیں جن میں مرد نے عورت سے اظہارِ عشق کیا ہے چند غزلوں میں مرد عورت کا مخاطب اور محبوب نظر آتا ہے۔ محمد قلی کے ہاں ہمیں بیس سے زیادہ غزلیں مل جاتی ہیں جن پر ریختی کی چھاپ گہری ہے۔ محمد قلی کی ریختی عورت کے جذبات اور احساسات کی بھرپور ترجمانی کرتی ہے۔ پیاریاں اپنے محبوب کے فراق میں تڑپتی، اُسے اپنی بے پایاں محبت کا یقین دلاتی اور ہجر کی اذیتوں کا ذکر کر کے اپنے دل کی بھڑاس نکالتی ہیں۔ محمد قلی کی ریختی میں جہاں دوری کا کرب ہے وہیں قرب کا نشہ بھی موجود ہے۔ چند اشعار ملاحظہ ہوں:

کہو رات کن سات کیتے من میں باتاں
کہ چوتا ہے تم نین تھے رنگ خماری
نین چت سوں دیکھی ہوں میں پنتھ تمارا
تمن بن منجے کیوں گے رات ساری •ے

ریختی دراصل غزل کی بدلی ہوئی کیفیت کا دوسرا نام ہے ظاہری اعتبار سے اس کی ہیئت غزل سے کسی طرح مختلف نہیں ہوتی لیکن طرزِ اُدا، مواد لب ولہجہ میں ایک بنیادی فرق نظر آتا ہے۔ ریختی میں عورت اپنے جذبات واحساسات کو نسوانی زبان اور عورتوں کے مخصوص انداز میں ظاہر کرتی ہے۔ اس کا مخاطب مرد ہوتا ہے عورتوں اور مردوں کے جذبات وخیالات میں فطری طور پر نمایاں فرق ہوتا ہے اس لیے ان کی زبان میں بھی قدرتی طور پر کچھ فرق ہونا چاہیے۔ اُردو زبان میں الفاظ ومحاورات کا ایک قابلِ لحاظ ذخیرہ ایسا ہے جو عورتوں سے مخصوص ہے۔ پردے کے رواج اور ہندوستانی سماج کی مخصوص نوعیت نے یہاں عورت کو مرد سے بہت دور رکھا تھا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عورتوں کی بول چال، ان کے محاورات اور مخصوص کنایوں نے مردوں کے طرزِ تکلم سے ایک مختلف انداز اختیار کرلیا جب عورتوں کی ایسی مخصوص زبان میں شاعروں نے طبع آزمائی شروع کی تو اس کا نام ''ریختی'' پڑ گیا جو ریختہ کی تانیث ہے۔ چوں کہ محمد قلی کی ریختی میں خیال کے ربط وتسلسل کی کمی ہے اور مختلف اشعار مختلف جذبات کے تحت کہے گئے ہیں اس لیے خالصتاً انھیں ریختی کا نام نہیں دیا جا سکتا۔

۴۔ قصیدہ نگاری:

محمد قلی دکن کا پہلا قصیدہ نگار ہے۔ اُس کے یہاں موضوعات کی رنگارنگی اور متنوع نظر آتا ہے اُس نے نعت، منقبت، مختلف عیدوں، تہواروں اور دیگر موضوعات پر اچھے قصیدے کہے ہیں۔ محمد قلی نے مدحیہ اور بیانیہ دونوں انداز کے قصائد کہے ہیں مدحیہ قصائد میں نعت اور منقبت کا عنصر نمایاں ہے یہ قصیدے مذہبی محرکات کے تحت لکھے گئے ہیں۔ محمد قلی کے قصیدے عید نوروز، عید قربان، عید میلاد النبیؐ، باغ محمد شاہی اور بسنت بیانیہ قصیدے ہیں۔ محمد قلی نے قصیدے کے بعض اجزائے ترکیبی تو فارسی سے لیے ہیں لیکن موضوعات کو مقامی خصوصیات اور دکنی تمدن کے سانچے میں ڈھال لیا ہے۔ عربی اور فارسی کے اکثر مذہبی قصیدوں میں بھی تشبیب کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا گیا ہے محمد قلی کے قصیدوں میں یہ جدّت نظر آتی ہے کہ اس نے قصیدے کے لیے تشبیب، گریز، مدعا اور دعا کے بندھے ٹکے مضامین اور اسالیب کو ضروری نہیں سمجھا اور اپنے مخصوص ومنفرد انداز میں اس صنف کو برتنے کی کوشش کی ہے۔ محمد قلی کے قصیدوں میں تشبیب کے عناصر موجود ہیں اور مدح کا جزو بھی شامل ہے لیکن اس نے ان اجزاء کی پیشکشی میں تاخیر وتقدیم کو روا رکھا ہے اور قصیدے کے اجزائے ترکیبی سے من مانے انداز میں استفادہ کیا ہے۔ عید میلاد النبیؐ پر محمد قلی نے جو قصیدہ لکھا ہے اس میں قصیدہ نگاری کے روایتی انداز سے انحراف کرتے ہوئے تشبیب اور گریز سے پہلے مدح کی ابتداء کی ہے اس قصیدے کا آغاز اس طرح ہوتا ہے:

نبی مولود لیایا ہے خبر سر تھے خوشی کا
مرا صلوٰۃ بھیجو سب محمد ہور علی کا اے

محمد قلی کی قصیدہ نگاری کا کمال اس کے دو قصیدوں میں نظر آتا ہے ان کا موضوع ''عیدنوروز'' اور ''روز عید'' ہے۔ نوروز کے موضوع پر محمد قلی کا قصیدہ دوسرے قصائد سے زیادہ طویل ہے اس قصیدے کی اہمیت یہ ہے کہ اس میں محمد قلی کی بہترین شاعرانہ صلاحیتیں بروئے کار آتی ہیں ربط و تسلسل زور تخیل اور مضمون آفرینی کے اعتبار سے بھی یہ قصیدہ اہمیت رکھتا ہے۔ محمد قلی کے قصیدوں میں بعض ایسی تشبیہات اور استعارے موجود ہوتے ہیں جن میں چاند، سورج، ستارے، آسمان اور اُس کے برجوں کی طرف اشارے موجود ہیں۔ مولوی عبدالحق نے اپنی کتاب ''نصرتی'' میں لکھا ہے کہ:

''دکنی قصیدوں کی ایک قسم چرخیات سے موسوم کی گئی ہے''۔ ۲ے

یہ ایسے قصائد ہوتے ہیں جن میں تشبیب کے اشعار فلکیات سے متعلق ہوتے ہیں مثلاً محمد قلی کے یہ اشعار ملاحظہ ہوں:

پریاں حوراں سبد چند ناچتیاں ہیں عرش اوپر
اکٹھے تال دھارے تال لے کر مشتری کا ۳ے

☆

بدل نمنے گرجتا ہے منڈل تِلتل خوشیاں سوں
الاپیں مشتری ہور زہرہ سرلے پنچمی کا ۴ے

☆

فلک ساتو بندھے آئیں ستارے چاند سورج
وہ آئیں طرح دیکھ حیران ہوا عقل آدمی کا ۵ے

☆

محمد قلی خود بادشاہ تھا اس لیے اس نے اس صنف کو سلاطین و امراء کی مدح سرائی اور حصولِ قرب کا ذریعہ نہیں بنایا ہے بلکہ اپنے زورِ طبیعت کو حقیقت نگاری میں صرف کیا ہے۔ اپنے قصائد میں وہ ایک حقیقت پسند شاعر نظر آتا ہے اس نے پھولوں، پرندوں، درختوں اور اُن مناظر کی عکاسی کی ہے جنھیں اُس نے دکن کی سرزمین پر بہ چشم خود دیکھا ہے۔ مقامی رنگ نے حقیقت نگاری کے عناصر کو جلا بخشی ہے۔

۵۔ رباعی:

رباعی اپنی منفرد خصوصیات اور اپنی انفرادی رنگ و آہنگ کی وجہ سے اَدب میں ایک خاص امتیاز رکھتی ہے۔ دکنی شعرا نے رباعی کو نہ صرف اُردو شاعری سے روشناس کروایا بلکہ اس صنف میں وہ تنوع، بوقلمونی اور رنگارنگی پیدا کی جو بعد کے دور کی رباعیوں میں کم نظر آتی ہے۔ دکن کے شاعروں نے رباعی کے موضوعات کا دائرہ وسیع کیا اور زندگی و محبت کے گونا گوں تجربات کو بڑی خوبی کے ساتھ رُباعی میں سمودیا ہے۔ ان کے یہاں رُباعی کی صنف بندھے ٹکے مضامین، تنگ محدود ہوکر نہیں رہ پاتی۔ دکن کے رُباعی گو شعرا نے اخلاق و حکمت، پندوموعظت، فلسفہ، تصوف، ضمریات وعشق و محبت کو اپنا موضوع بنایا اور رباعی کے مواد میں قابلِ لحاظ اضافہ کیا ہے۔ رُباعی کی صنف میں رنگارنگی جاذبیت اور گہرائی پیدا کرنے کا سہرہ محمد قلی کے سر ہے۔

محمد قلی وہ پہلا شاعر ہے جس نے رُباعی کی صنف سے غیر معمولی دلچسپی کا اظہار کیا ہے اور اسے ایک نیا رنگ و آہنگ عطا کیا ہے دوسری اصنافِ سخن کی طرح محمد قلی نے رُباعی کو بھی اپنے گردوپیش کے ماحول اور مقامی و سماجی اثرات کا آئینہ دار بنادیا اور اُسے ہندوستانی مزاج بخشا رُباعی جو زیادہ تر پندوموعظمت یا اخلاقی مضامین کے اظہار کا ذریعہ تھی محمد قلی کے کلام میں پہلی بار عشقیہ مضامین کی حامل نظر آتی ہے۔

محمد قلی نے اپنی رباعیوں میں معاملات حسن و عشق کی بڑی اچھی مصوری کی ہے۔ موجودہ دور میں جس انداز کی شبابیاتی رباعیاں جوشؔ اور فراقؔ وغیرہ کے یہاں ملتی ہیں اسی طرح کی پُر کیف رنگیں اور سرشار رُباعیاں محمد قلی قطب شاہ کے دیوان میں موجود ہیں عشقیہ رباعیوں کی تعداد سترہ تک پہنچتی ہے۔ ان رباعیوں میں حسن کا سراپا، خمریاتی کیف، وصل کی تمنا اور عشق کی سرمستی جھلکتی ہے:

انند منگے تو کدہیں جاناں کوں نہ چھوڑ
پیکن منگے تو زلف کے پیکاں کوں نہ چھوڑ
جب عیش جوتوں کرنے منگے دھن سنگات
جیوتن میں اچھے لگوں توں ہونٹاں کوں نہ چھوڑ ۷۶

محمد قلی قطبؔ شاہ نے رباعی کے روایتی موضوعات کی طرف بھی توجہ کی ہے۔ اس کے دیوان میں پانچ رباعیاں مذہبی موضوعات سے متعلق ہیں۔ آٹھ رباعیوں میں حضرت علیؓ کی منقبت موجود ہے اور ان میں اپنے مخصوص عقائد کا اظہار کیا ہے۔ ایک رباعی ملاحظہ ہو:

انپڑیا ہے علی یت تھے مدن جام منجے
متوال کہ اس تھے رکھے جگ نام منجے
دو جگ منے نہیں کام کسی دھیاں سوں منجے
ہے دھیان سوں حیدر کے سدا کام منجے ۷۷

محمد قلی قطب شاہؔ کی اڑتیس رباعیوں کو موضوع کے لحاظ سے جب تقسیم کرتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ اس نے پانچ مذہبی رُباعیاں، آٹھ منقبتی، تین اخلاقی، سترہ عشقیہ اور چار خمریاتی رباعیاں کہی ہیں۔ مختصر یہ کہ محمد قلی نے رباعی کی صنف میں بھی اپنی انفرادیت کا لوہا منوایا ہے اس نے دکنی شاعری میں رباعی کی صنف کو مختلف موضوعات کے لیے استعمال کر کے اسے نئی وسعتوں سے ہم کنار کیا۔

☆☆☆

حوالے اور حواشی

۱۔ ڈاکٹر جمیل جالبی، تاریخ ادب اُردو، جلد دوم، لاہور، مجلس ترقی ادب، ۱۹۸۷ء، ص ۳۸۲۔

۲۔ ڈاکٹر سیّدہ جعفر، مقدمہ: کلیاتِ محمد قلی قطبؔ شاہ، دہلی، ترقی اُردو بورڈ، ۱۹۸۵ء، ص ۱۷ تا ۲۰۔

۳۔ نصیر الدین ہاشمی، دکن میں اُردو، نئی دہلی، قومی کونسل برائے فروغ اُردو زبان، ۲۰۰۲ء، ص ۷۵۔

۴۔ ڈاکٹر محی الدین قادری، زورؔ، اُردو شہ پارے، مکتبۂ ابراہیمیہ، ۱۹۲۹ء، ص ۸۰۔

۵۔ عبدالمجید صدیقی، تاریخ گولکنڈہ، دکن حیدر آباد، مکتبۂ ابراہیمیہ، ۱۳۲۷ھ، ص ۸۲۔

۶۔ ڈاکٹر تبسم کاشمیری، اُردو ادب کی تاریخ، لاہور، سنگ میل پبلیکیشنز، ۲۰۰۳ء، ص ۱۵۳۔

۷۔ ایضاً، ص ۱۵۳۔

۸۔ عبدالمجید صدیقی، تاریخ گولکنڈہ، ص ۱۱۰۔

۹۔ ڈاکٹر محی الدین قادری، زورؔ مقدمہ کلیات سلطان محمد قلی قطب شاہ، حیدر آباد دکن، مکتبۂ ابراہیمیہ، ۱۹۴۰ء، ص ۲۳، ۲۴۔

۱۰۔ تفصیلی مطالعے کے لیے ملاحظہ فرمایے۔ از ڈاکٹر محی الدین قادری زورؔ، مقدمہ: کلیاتِ سلطان محمد قلی قطب شاہ، ص ۲۸۔۳۳۔

۱۱۔ ڈاکٹر جمیل جالبی، تاریخ ادب اُردو، جلد دوم، ص ۴۱۰۔

۱۲۔ مانک راؤ وٹھل راؤ، ''دبستانِ آصفی''، مطبع نور الاسلام، سنہ ندارد، ص ۲۷۔

۱۳۔ ایضاً: ص ۲۹۔

۱۴۔ ڈاکٹر زورؔ، دیباچہ کلیات سلطان محمد قلی قطب شاہ، ص ۳۴۔

۱۵۔ ایضاً: ص ۳۶۔

۱۶۔ ایضاً: ص ۳۷۔

۱۷۔ ڈاکٹر سیّدہ جعفر، مقدمہ کلیات محمد قلی قطب شاہ، ص ۳۳۔

۱۸۔ ایضاً: ص ۳۵۔

۱۹۔ اس کا اصل نام ''میر شاہ تقی''، تھا اور اس نے محمد قلی قطبؔ شاہ کا پہلا وزیر مختار یا ''میر جملہ'' ہونے کا اعزاز بھی حاصل کیا یہ بڑا بہادر اور نڈر سپہ سالار تھا۔ اس نے کئی جنگوں میں اپنی بہادری کے جوہر دکھائے۔

۲۰۔ ڈاکٹر سیّدہ جعفر، مقدمہ کلیات محمد قلی قطب شاہ، ص ۳۵۔

۲۱۔ ڈاکٹر زور، مقدمہ کلیات محمد قلی قطب شاہ، ص ۳۰۷۔

۲۲۔ ایضاً: ص ۳۱۰ تا ۳۱۶۔

۲۳۔ نصیر الدین ہاشمی، دکن میں اُردو، ص ۷۶۔

۲۴۔ تبسم کاشمیری، اُردو ادب کی تاریخ، ص ۱۵۳۔

۲۵۔ ایضاً: ص ۱۵۳۔

۲۶۔ پروفیسر حبیب اللہ غضنفر ''زبان وادب (مطالعہ وتحقیق)''، کراچی، غضنفر اکیڈمی، ۱۹۸۳ء، ص ۱۷۵، ۱۷۶۔

۲۷۔ ڈاکٹر سیّدہ جعفر، مقدمہ کلیاتِ محمد قلی قطب شاہ، ص ۴۲۔

۲۸۔ ایضاً: ص ۴۲۔

۲۹۔ تبسم کاشمیری، اُردو ادب کی تاریخ، ص ۱۵۵۔

۳۰۔ محمد نصیر الدین ہاشمی، دکنی کلچر، لاہور، مجلس ترقی ادب، ۱۹۶۳ء، ص ۳۳۷ تا ۳۴۰۔

۳۱۔ ڈاکٹر زورؔ، مقدمہ کلیاتِ سلطان محمد قلی قطبؔ شاہ، ص ۱۴۳۔

۳۲۔ ڈاکٹر سیّدہ جعفر، کلیاتِ محمد قلی قطبؔ شاہ، ص ۷۴۶۔

۳۳۔ ایضاً: ص ۷۴۹۔

۳۴۔ ایضاً: ص ۷۵۰

۳۵۔ ایضاً: ص ۳۱۴۔۳۱۵۔

۳۶۔ ایضاً: ص ۳۲۴۔

۳۷۔ ڈاکٹر زورؔ، کلیات محمد قلی قطبؔ شاہ، پہلا حصہ، ص ۸۴۔

۳۸۔ ایضاً: ص ۱۱۰۔

۳۹۔ ڈاکٹر سیّدہ جعفر، مقدمہ: کلیات محمد قلی قطب شاہ، ص ۴۵۔

۴۰۔ عبدالمجید صدیقی، تاریخ گولکنڈہ، ص ۱۱۳۔

۴۱۔ ڈاکٹر سیّدہ جعفر، مقدمہ کلیات محمد قلی قطبؔ شاہ، ص ۴۶۔

۴۲۔ عبدالمجید صدیقی، تاریخ گولکنڈہ، ص ۱۲۵۔

۴۳۔ ڈاکٹر سیّدہ جعفر، مقدمہ: کلیات محمد قلی قطب شاہ، ص ۴۸۔

۴۴۔ عبدالمجید صدیقی، تاریخ گولکنڈہ، ص ۳۳۵۔

۴۵۔ ڈاکٹر سیّدہ جعفر، مقدمہ کلیات محمد قلی قطب شاہ، ص ۶۳۔

۴۶۔ ڈاکٹر زور، کلیات: محمد قلی قطب شاہ، پہلا حصہ، ص ۱۸۶۔

۴۷۔ ایضاً: ص ۱۸۷۔

۴۸۔ ایضاً: ص ۱۸۵۔

۴۹۔ ایضاً: ص ۱۵۷۔

۵۰۔ ڈاکٹر جمیل جالبی ''تاریخ ادب اُردو''، جلد دوم، ص ۳۸۳، ۳۸۴۔

۵۱۔ ڈاکٹر تبسم کاشمیری، اُردو ادب کی تاریخ، ص ۹۶۔

۵۲۔ ایضاً: ص ۹۹۔

۵۳۔ ایضاً: ص ۱۱۰۔

۵۴۔ ایضاً: ص ۱۱۳۔

۵۵۔ ایضاً: ص ۱۱۳۔۱۱۴۔

۵۶۔ مقیمی، چندر بدن مہیار، محمد اکبرالدین صدیقی، مرتب: حیدرآباد، مجلس اشاعت، دکنی مخطوطات، ۱۹۵۶ء، ص ۸۳۔

۵۷۔ ڈاکٹر تبسم کاشمیری، اُردو ادب کی تاریخ، ص ۱۱۶۔

۵۸۔ ڈاکٹر زور، دکنی ادب کی تاریخ علی گڑھ، ایجوکیشنل بک ہاؤس، ۱۹۹۵ء، ص ۳۷۔

۵۹۔ ایضاً: ص ۷۶۔

۶۰۔ ڈاکٹر تبسم کاشمیری، اُردو ادب کی تاریخ، ص ۱۳۰۔

۶۱۔ ایضاً: ص ۱۴۰۔

۶۲۔ ایضاً: ص ۱۲۰۔

۶۳۔ ایضاً: ص ۱۶۷۔

۶۴۔ ایضاً: ص ۱۹۲۔

۶۵۔ ڈاکٹر جمیل جالبی، تاریخ ادب اُردو، ص ۳۸۴۔

۶۶۔ ڈاکٹر سیّدہ جعفر، کلیاتِ محمد قلی قطب شاہ، ص ۶۳۹۔

۶۷۔ مقالاتِ حافظ محمود شیرانی: جلد اوّل، لاہور، مجلس ترقی ادب، ۱۹۶۶ء، ص ۲۰۰۔

۶۸۔ ڈاکٹر سیّدہ جعفر، کلیاتِ محمد قلی قطب شاہ، ص ۵۲۷۔

۶۹۔ ایضاً:ص۴۹۷۔

۷۰۔ ڈاکٹر زور، کلیاتِ محمد قلی قطب شاہ، تیسرا حصہ، ص۶۰۔۶۱۔

۷۱۔ ایضاً:ص۱۱۔

۷۲۔ ''نصرتی''، از ڈاکٹر عبدالحق، کراچی، پاکستان، انجمن ترقی اُردو، ۱۹۶۱ء، ص۲۷۲۔

۷۳۔ ڈاکٹر زور، کلیاتِ محمد قلی قطب شاہ، تیسرا حصہ، ص۱۲۔

۷۴۔ ایضاً:ص۱۲۔

۷۵۔ ایضاً:ص۱۲۔

۷۶۔ ایضاً:ص۱۵۔

۷۷۔ ایضاً:ص۴۳۔

باب دوم:

طریقِ تحقیق

☆ موضوع کا تعارف
☆ سابقہ تحقیق
☆ مقاصدِ تحقیق
☆ تحدیدِ کار
☆ طریقِ کار
☆ مقالے کا خاکہ اور ابواب کی تشریحات
☆ نتائج تحقیق اور امکانات
☆ کتابیات
☆ حوالے اور حواشی

"تحقیق کی تعریف اگر ہم ایک جملے میں کرنا چاہیں تو مختصراً یہ کہہ سکتے ہیں کہ تحقیق صداقت یا سچائی کا نام ہے۔ لیکن جب تک ہم یہ واضح نہ کریں کہ تحقیق میں صداقت یا سچائی تلاش کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ تو یہ بات مبہم سی رہے گی، وہ یوں کہ صداقت کی تلاش تو مابعد الطبیعات کا بھی اہم مقصد ہے لیکن اس صداقت تک رسائی کا ذریعہ روحانی عمل ہے جب کہ تحقیق میں صداقت یا سچائی تک پہنچنے کا ذریعہ منطقی اور معروضی عمل ہے۔ لہٰذا یہ بات طے ہے کہ تحقیق، صداقت یا سچائی کا نام ہے اور اس صداقت تک محققین منطقی اور معروضی عمل کے ذریعے ہی پہنچتے ہیں" (۱)

زیرِ تحقیق مقالے کا موضوع تاریخی اور لسانیاتی نوعیت کا حامل ہے لہٰذا اس کے تقاضوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے دستاویزی اور لسانیاتی طریقۂ تحقیق کو استعمال کیا گیا ہے۔ اس کے لیے جن مقالوں اور کتابوں سے استفادہ کیا گیا وہ درج ذیل ہیں:

۱۔ "ادبی تحقیق" از ڈاکٹر جمیل جالبی، مجلس ترقیِ ادب، لاہور، ۱۹۹۴ء۔
۲۔ "اُردو تحقیق کے لسانیاتی پہلو" از ڈاکٹر گوپی چند نارنگ، آزاد کتاب خانہ، دہلی، ۱۹۶۴ء
۳۔ "ادبی اور لسانی تحقیق، اُصول اور طریقہ کار"، شعبۂ اُردو، بمبئی یونیورسٹی، طبع اوّل، دسمبر ۱۹۸۴ء
۴۔ "ادبی تحقیق کے اُصول" از ڈاکٹر تبسم کاشمیری، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۹۲ء
۵۔ "تحقیق کا فن"، ڈاکٹر گیان چند، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۹۰ء
۶۔ "ادبی محققین، مسائل اور تجزیہ" از سیّد حسن خاں، اشاعت دوم، الفیصل ناشران، لاہور، ۱۹۸۹ء
۷۔ "تاریخی تحقیق، مشمولہ تحقیق کے طریقے"، از ڈاکٹر نثار احمد زبیری، طبع اوّل، کراچی، فضلی سنز، ۲۰۰۰ء
۸۔ "فنِ تحقیق"، ڈاکٹر غلام مصطفٰے خاں، "نقوش"، لاہور، جنوری ۱۹۶۱ء
۹۔ "جدید رسمیاتِ تحقیق"، از ڈاکٹر عطش درانی، اُردو سائنس بورڈ، لاہور، ۲۰۰۵ء

چناں چہ دستاویزی طریقۂ تحقیق کے حوالے سے ہی درج ذیل مدارج قائم کیے گئے:

۱۔ موضوع کا تعارف (Introduction of the topic)
۲۔ سابقہ تحقیقات (Previous research)
۳۔ مقصدِ تحقیق (Aims of object)
۴۔ تحدید (Limitations)

۵۔ ابواب کی خاکہ بندی (Explanation of the chapters)

۶۔ حاصلِ تحقیق (Results of the research)

۷۔ امکانات (Probability)

۸۔ کتابیات (Babliography)

موضوع کا تعارف (Introduction of the topic):

محمد قلی قطبؔ شاہ (1565ء تا 1611ء) ایک جامع الصفات شخص اور ایک ہمہ دان شاعر کا نام ہے۔ جو گولکنڈہ ریاست کا پانچواں فرمانروا ہونے کے ساتھ ساتھ **اُردو کا پہلا صاحبِ دیوان شاعر** بھی ہے۔ اس کے کلام کا مطالعہ آج سے تقریباً چار سو سال پہلے کے ہندوستان، خصوصاً اردو داں طبقے اور گولکنڈہ کی سماجی، تہذیبی اور تمدنی زندگی کا پتا دیتا ہے۔ محمد قلی قطبؔ شاہ کا کلام اپنی خاص زبان، اسلوب اور اندازِ بیاں کے اعتبار سے اہمیت کا حامل ہے۔ اس کے اُسلوب اور اندازِ بیاں کی خوبی یہ ہے کہ اس نے اپنی شاعری میں عربی، فارسی، سنسکرت اور مقامی بولیوں کے الفاظ کو خاص انداز میں برتا ہے۔ اس کا اسلوب سادہ اور رنگین ہے۔ جسے پڑھ کر قاری محظوظ ہو سکتا ہے لیکن دشواری یہ ہے کہ قلی قطبؔ شاہ کے کلام میں بہ کثرت الفاظ ایسے ہیں، جو اب اُردو میں مستعمل نہیں یا جن کی شکلیں حالات کے ساتھ ساتھ تبدیل ہو گئیں۔ چناں چہ محمد قلی قطبؔ شاہ کا کلام دستیاب ہونے کے باوجود قاری سے محروم ہے۔ اگر یہ کلام قاری کے فہم سے بالاتر نہ ہو تو چار سو سال قبل کی ان تخلیقات کو، مستقبل میں کی جانے والی شاعری کے لیے بطور نمونہ پیش کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس کے لیے اشد ضروری ہے کہ محمد قلی قطبؔ شاہ کے کلام کو قابلِ فہم بنایا جائے۔ چناں چہ اس اہم علمی، ادبی تقاضے کے پیشِ نظر ہی ''فرہنگِ محمد قلی قطب شاہ مع حواشی و تعلیقات'' کو موضوع بنایا گیا تاکہ یہ عظیم ادبی سرمایہ ہمارے مطالعے سے دور نہ ہو جائے۔

اس ضمن میں یہ بتانا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ اُردو ادب میں اس قبیل کی متعدد فرہنگیں (Glossaries) مرتب ہو چکی ہیں مثلاً فرہنگِ انیس۲، فرہنگ نظیر۳، فرہنگِ غالب۴ اور فرہنگِ اقبال۵ وغیرہم لیکن یہ تمام فرہنگیں (Glossaries) انیسویں اور بیسویں صدی کے شعراء کے کلام سے متعلق ہیں یہ امر قابلِ غور ہے کہ جب مذکورہ صدیوں کے شعراء کے کلام کی فرہنگوں (Glossaries) کی ضرورت اس لیے پیش آتی ہے کہ اِن شعراء کا کلام موجودہ دور میں فہم سے بالاتر ہوتا جا رہا ہے تو غور کرنے کی بات ہے کہ اس صورتِ حال میں ادب کے قاری کو قدیم شعراء کے کلام کے لغات یا فرہنگوں (Glossaries) کی کتنی ضرورت محسوس ہوتی ہوگی۔

سابقہ تحقیقات (Previous research):

مجموعی طور پر محمد قلی قطبؔ شاہ پر اب تک دو طرح کے کام ملتے ہیں:

۱۔ محمد قلی قطبؔ شاہ کے کلام کی بازیافت اور ترتیب و تدوین

۲۔ محمد قلی قطبؔ شاہ کی شاعری میں تہذیب و ثقافت کی بازیافت

محمد قلی قطب شاہ پر پہلا باقاعدہ کام ڈاکٹر محی الدین قادری زور نے ۱۹۴۰ء میں کیا۔ آپ نے اس عظیم شاعر کے ضخیم کلیات کی ترتیب و تدوین کی جسے سلسلۂ یوسفیہ، حیدرآباد دکن نے شایع کیا۔ اس کے بعد ۱۹۴۰ء ہی میں ڈاکٹر محی الدین قادری زور نے اس شاعر کے حالاتِ زندگی پر ایک کتاب ''سلطان محمد قلی قطب شاہ'' بھی لکھی جسے ادارۂ ادبیات حیدرآباد دکن نے شایع کیا۔ اس کے بعد ۱۹۵۸ء میں ڈاکٹر زور ہی نے ایک بار پھر محمد قلی قطب شاہ کو موضوع بنایا اور ''نذر محمد قلی قطب شاہ'' ۸ کے عنوان سے ایک کتاب مرتب کی جس میں ہندوستان کے اُس وقت کے ماہرِ لسانیات کے تحریر کردہ مضامین کو یکجا کیا گیا تھا۔ یہ کتاب ادارۂ ادبیات حیدرآباد دکن سے شایع ہوئی۔ مطالعہ محمد قلی قطب شاہ میں یہ کتاب نہایت اہم قرار دی جاسکتی ہے۔ اس کے بعد ۱۹۵۸ء میں ادارۂ ادبیات اُردو، حیدرآباد نے کتاب شایع کی جس کا عنوان ''ارمغان محمد قلی قطب شاہ'' ہے۔ زیرِ نظر کتاب یوم محمد قلی کے سلسلے میں منعقدہ ادبی اجلاس میں پڑھے گئے مقالوں پر مبنی ہے۔ اس کے بعد وقار خلیل نے ۱۹۶۰ء میں ''نذر معانی'' ۹ کے عنوان سے ایک کتاب مرتب کی جس میں محمد قلی قطب شاہ اور اس کے عہد کے متعلق قابلِ ذکر معلومات فراہم کی گئیں ہیں۔ یہ کتاب ادارۂ ادبیات اُردو حیدرآباد دکن نے شایع کی۔ پھر اس کے بعد محمد اکبرالدین صدیقی نے ۱۹۷۲ء میں کلیات محمد قلی قطب شاہ کے کلیات کا انتخاب مرتب کیا جسے مکتبۂ جامعہ لمیٹڈ دہلی نے شایع کیا۔ اس کتاب کو بے حد شہرت حاصل ہوئی اور اس کے کئی ایڈیشن مختلف شہروں سے شایع ہوئے۔ ان کتابوں کے بعد ماہ نامہ ''سب رس'' حیدرآباد دکن نے ۱۹۵۲ء، ۱۹۶۱ء، ۱۹۶۴ء، ۱۹۷۱ء، ۱۹۷۲ء، ۱۹۷۶ء، ۱۹۷۷ء، ۱۹۷۸ء اور ۱۹۷۹ء نے محمد قلی قطب شاہ سے متعلق مختلف موضوعات پر بکثرت مضامین شایع کیے۔ محمد قلی قطب شاہ پر آخری قابلِ ذکر کام ڈاکٹر سیّدہ جعفر کا سامنے آیا ہے۔ انھوں نے ''کلیاتِ محمد قلی قطب'' کی ایک بار پھر ترتیب و تدوین کی۔ ان کا یہ تحقیقی کام ۱۹۸۵ء میں ترقی اُردو بیورو، نئی دہلی نے شایع کیا۔

مقصدِ تحقیق (Aims of the research):

محمد قلی قطب شاہ کے کلام کی ایسی فرہنگ (Glossary) تیار کرنا، جو اُس کے کلام کی تشریحات میں مدد دینے کے ساتھ ساتھ اُس دور کی علمی، ادبی، تہذیبی اور ثقافتی تاریخ کو سمجھنے میں بھی معاون ہو۔

تحدید (Limitations):

یہ مقالہ ''محمد قلی قطب شاہ'' کے اُردو کلام کی فرہنگ کے علاوہ محمد قلی قطب شاہ اور اُس کے دور کی ادبی خدمات کے جائزے پر مشتمل ہے۔ فرہنگ (Glossary) کے لیے کلام درج ذیل کتب و رسائل سے حاصل کیا گیا ہے۔

1- کلیات سلطان محمد قلی قطب شاہ۔ مرتبہ: ڈاکٹر محی الدین قادری زور، حیدرآباد دکن، سلسلۂ یوسفیہ، 1940ء۔
2- کلیات محمد قلی قطب شاہ۔ مرتبہ: ڈاکٹر سیّدہ جعفر، نئی دہلی، ترقی اُردو بیورو، 1985ء۔
3- ماہ نامہ ''سب رس'' ادارۂ ادبیات، حیدرآباد دکن کے متعدد رسالوں میں شایع ہونے والا غیر مدوّن اُردو کلام۔

طریقِ کار (Methodology):

راقم الحروف نے اپنے تحقیقی منصوبے کے مطابق پہلے مرحلے میں مصادر کی جمع آوری کا کام شروع کیا۔ چوں کہ زیرِ تحقیق مقالے کا موضوع ''فرہنگِ محمد قلی قطب شاہ'' ہے اس لیے درج ذیل فرہنگ لغات کو بھی پیشِ نظر رکھا گیا ہے:

۱۔ ''اُردو لغت''، جلد ا سے ۲۰، کراچی، اُردو ڈکشنری بورڈ، ۱۹۷۷ء تا ۲۰۰۵ء۔

۲۔ ''پدماوت کی مختصر فرہنگ''، مرتبہ: محمد انصار اللہ، علی گڑھ، ۱۹۷۲ء۔

۳۔ ''پنجابی اُردو لغت''، مرتبہ: ''تنویر بخاری، لاہور، اُردو سائنس بورڈ، ۱۹۸۹ء۔

۴۔ ''جامع اللغات''، مرتبہ: خواجہ عبدالمجید، جلد اوّل تا دوم، لاہور، اُردو سائنس بورڈ، ۱۹۸۹ء۔

۵۔ ''دکنی اُردو لغت''، مرتبین: مسعود حسین خان و غلام عمر، حیدر آباد، آندھرا پردیش، ساہتیہ اکیڈمی، ۱۹۷۹ء۔

۶۔ ''دکنی فرہنگ''، مرتبہ: امید عارفی، حیدر آباد دکن، ادبی اکیڈمی، ۱۹۷۲ء۔

۷۔ ''دکنی لغت و تذکرۂ دکنی مخطوطات''، مرزا آغا حیدر حسن، حیدر آباد، انڈیا، آغا حیدر حسن، ریسرچ سینٹر، ۲۰۰۲ء۔

۸۔ ''دکنی لغت''، مرتبہ شعار احمد ہاشمی، دکن حیدر آباد، ادارۂ ادبیات اُردو، مکتبۂ ابراہیمیہ، سن ندارد۔

۹۔ ''فرہنگِ آصفیہ''، مرتبہ: سیّد احمد دہلوی، جلد اوّل تا چہارم، لاہور مرکزی اُردو بورڈ، ۱۹۷۷ء۔

۱۰۔ ''قدیم اُردو کی لغت''، مرتبہ: ڈاکٹر جمیل جالبی، لاہور، مرکزی اُردو بورڈ، ۱۹۷۳ء۔

۱۱۔ ''فرہنگِ نظیر''، مرتبہ: شریف احمد قریشی، فیض آباد، نشاط پریس، ۱۹۹۱ء۔

۱۲۔ ''فیروز اللغات''، مرتبہ: مولوی فیروز الدین، لاہور، ۱۹۵۷ء۔

۱۳۔ ''نور اللغات''، مرتبہ: مولوی نور الحسن، (جلد ا تا ۴) لاہور، سنگِ میل پبلیکیشنز، ۱۹۸۹ء۔

۱۴۔ ''علمی اُردو لغت''، مرتبہ: وارث سرہندی، لاہور، علمی کتاب خانہ، ۱۹۷۹ء۔

۱۵۔ ''ہندی اُردو لغت''، راجیشور راؤ اصغر، کراچی، انجمن ترقی اُردو، ۱۹۹۷ء۔

وہ الفاظ جن کے معنی کسی بھی لغات یا فرہنگ میں نہیں مل سکے انھیں دکنی بولنے اور جاننے والے درج ذیل فضلائے کرام سے دریافت کر کے لکھا گیا۔

۱۔ جناب ڈاکٹر فرمان فتح پوری، (ماہرِ لغت)[۱۰]
صدر، اُردو ڈکشنری بورڈ، کراچی

۲۔ جناب ڈاکٹر معین الدین عقیل (ماہرِ دکنیات)[۱۱]
صدر شعبۂ اُردو، اسلامک انٹرنیشنل یونیورسٹی، اسلام آباد
وزیٹنگ فیلو ''ایشیا افریقہ اسٹڈیز سینٹر''، ٹوکیو یونیورسٹی، جاپان۔

۳۔ جناب ڈاکٹر رؤف پاریکھ[۱۲]

سابق مدیر اعلیٰ، اُردو ڈکشنری بورڈ، کراچی

۴۔ جناب مرزا نسیم بیگ[۱۳]

سابق مدیر، اُردو ڈکشنری بورڈ، کراچی

۵۔ جناب رضی الدین صاحب[۱۴]

ماہرِ دکنیات، حیدر آباد کالونی، کراچی

۶۔ محترمہ صومیہ وارث (ماہرِ تعلیم)[۱۵]

دکنی اہلِ زبان، حیدر آباد، دکن

۷۔ عاقلا نسیم، صدیقی (دکنی اہلِ زبان)[۱۶]

حیدر آباد دکن، حیدر آباد۔

اب ذیل میں اُن منتخب اصحابِ علم و دانش کے اسمائے گرامی درج کیے جاتے ہیں جنھیں راقم الحروف نے زیرِ تحقیق موضوع سے متعلق خطوط ارسال کیے۔

۱۔ جناب مغنی تبسّم[۱۷]

(مدیر ماہ نامہ ''سب رس'')، حیدر آباد دکن، بھارت

۲۔ جناب ڈاکٹر جمیل جالبی (ماہرِ لسانیات و تاریخ نویس)[۱۸]

۳۔ جناب ڈاکٹر معین الدین عقیل (ماہرِ دکنیات)

۴۔ جناب ڈاکٹر سیّد معین الرحمٰن

گورنمنٹ کالج، یونیورسٹی، لاہور

۵۔ جناب ڈاکٹر سردار احمد خان

گورنمنٹ اسلامیہ آرٹس کالج، سکھر

۶۔ جناب محمد احسن (ماہرِ لغت نویس)

لاہور

اور اب فرہنگِ محمد قلی قطب شاہ کی ترتیب و تدوین مخففات اور رموز و اوقاف کی تفصیلات پیش کی جاتی ہیں۔ اس کی ترتیب میں اُردو ڈکشنری بورڈ، کراچی کے طے کردہ اُصولوں کو بھی پیشِ نظر رکھا گیا ہے جو درج ذیل ہیں۔

طریقہ تدوینِ فرہنگ / طریق اندراج

۱۔ فرہنگ (Glossary) میں سب سے پہلے محمد قلی قطبؔ شاہ کے کلام سے اُس لفظ کو درج کیا گیا ہے جو وضاحت طلب ہے۔ چوں کہ یہ محمد قلی قطبؔ شاہ کے کلام کی فرہنگ ہے۔ اس لیے لفظ کے معنی بھی وہی درج ہیں جو وہاں مراد ہیں۔

۲۔ ہر لفظ ترتیب تہجی کے جس مقام پر آتا ہے وہیں درج کیا گیا ہے۔

۳۔ جو ترتیب تہجی اختیار کی گئی ہے وہ اس طرح ہے:

ا، آ، ب، بھ، پ، پھ، ت، تھ، ٹ، ٹھ، ث، ج، جھ، چ، چھ، ح، خ، د، دھ، ڈ، ڈھ، ذ، ر، رھ، ڑ، ڑھ، ز، ژ، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ع، غ، ف، ق، ک، کھ، گ، گھ، ل، لھ، م، مھ، ن، نھ، و، ہ، ء، ی، ے۔

۴۔ عمودی بریکٹ میں یہ بتایا گیا ہے کہ یہ اصلاً کس زبان کا لفظ ہے مثلاً، عربی، فارسی، پنجابی، وغیرہ۔ جیسے:۔ اتبار [س] بریکٹ میں ''س'' سے مراد سنسکرت ہے۔ جو الفاظ پراکرتوں یا مقامی بولیوں / تحتی بولیوں سے بنے ہیں انھیں ''مقامی'' کے لفظ سے ظاہر کیا گیا ہے۔

۵۔ اِس کے بعد لفظ کی قواعدی حیثیت درج کی گئی ہے۔ جیسے:۔ اتبار [س] م ف۔ ''م'' سے مراد متعلق اور ''ف'' فعل ہے۔

۶۔ وہ الفاظ جو ہم شکل ہیں لیکن اُن کے معنی مختلف ہیں اور ایک ہی زبان سے متعلق نہیں ہیں۔ اُنھیں الگ الگ درج کیا گیا ہے اور امتیاز کے لیے اُن کے ساتھ (۱)، (۲) وغیرہ لکھ دیا گیا ہے۔ جیسے:۔ اتبار (۱) [س] م ف، اتبار (۲) [ع] امذ۔

۷۔ جہاں ایک لفظ دو طرح سے لکھا گیا ہے وہاں شکلِ ثانی / متبادل املا بھی درج کر دیا گیا ہے۔ مثلاً: اَچھر، اَنچھر؛ ابلُوج، ابلُوچ۔ وغیرہم

۸۔ معنی اور مطالب کے اندراج کے بعد قوسین میں اُس فرہنگ کا مخفف لکھا گیا ہے جس سے اُس لفظ کے معنی اور مطالب اخذ کیے گئے ہیں۔ جیسے:۔ ''اَچھر'' کے معنی ''کلمہ'' کے ہیں اور یہ ''اُردو لغت'' سے اخذ کیے گئے ہیں تو (ال) لکھ دیا گیا ہے۔

۹۔ جن الفاظ کے معنی کسی لغت میں نہیں مل سکے اُنھیں کم از کم تین دکنی بولنے اور جاننے والے فضلاءِ کرام سے دریافت کر کے لکھا گیا ہے۔ اُس کے لیے مخفف ''دَر'' = (دریافت کر کے لکھے گئے) لکھ دیا گیا ہے۔

۱۰۔ آخر میں سند کے طور پر ''محمد قلی قطبؔ شاہ'' کے کلیات سے اُس شعر یا مصرعے کو لکھا گیا ہے جس میں یہ لفظ آیا ہے۔

مثلاً: **اَبادان**

○ اَبادان کر ملک میرا سو توں
بسا سوتوں دے میرا سن یا سمیع

(ک ۱:۶، زورؔ)

مخففات (Abriviations)

قواعد

ج	=	جمع
جج	=	جمع الجمع
در	=	دریافت کر کے لکھے گئے۔
رک	=	رجوع کیجیے
عو	=	عوام
عور	=	عورتوں کی زبان
ف	=	فعل
فر	=	فرہنگ
ف مر	=	فعل مرکب
ک	=	کلیات
ل	=	لغت

لغات

ال	=	اُردو لغت (اُردو لغت بورڈ)
پ ال	=	پنجابی اُردو لغت
ج ل	=	جامع اللغات
د ال	=	دکنی اُردو لغت (مسعود، غلام عمر)
د ل، آغا	=	دکنی لغت (آغا حیدر حسن)
د ل، ہاشمی	=	دکنی لغت (شعار ہاشمی)
فر آ	=	فرہنگِ آصفیہ
ق ال	=	قدیم اُردو لغت
فر نظیر	=	فرہنگِ نظیر
ف ل	=	فیروز اللغات
ن ل	=	نور اللغات
ع ال	=	علمی اُردو لغت
ہ ال	=	ہندی اُردو لغت (راجیشور)

متفرق

اف	=	افعال
امث	=	اسم مؤنث
امذ	=	اسم مذکر
مع	=	معروف
صف	=	صفت
مذ	=	مذکر
مث	=	مؤنث
م ف	=	متعلق فعل
ف ل	=	فعل لازم
ف م	=	فعلِ متعدی

دیگر

زورؔ	=	کلیاتِ محمد قلی قطب شاہ مرتبہ: محی الدین قادری، زورؔ
سیّدہ	=	کلیات محمد قلی قطب شاہ مرتبہ: سیّدہ جعفر

زبانیں

ار	=	اُردو	انگ	=	انگریزی
پ	=	پراکرت	پا	=	پالی
پن	=	پنجابی	د	=	دکنی
تر	=	ترکی	س	=	سنسکرت
سند	=	سندھی	سر	=	سرائیکی
ع	=	عربی	ف	=	فارسی
گج	=	گجراتی	ہ	=	ہندی
یو	=	یونانی			

اوقاف ورموز وعلامات

سکتہ: Comma (،)

۱۔ مثال کے سلسلے میں کتاب یا مصنف کا نام درج کرنے کے بعد۔

۲۔ تشریح میں لفظ کے معنی درج کر کے ان کا مترادف لکھنے سے پہلے۔

وقفہ Semicolon(؛)

۱۔ لفظ کی متبادل شکل کے اندراج سے پہلے۔

۲۔ ایک زبان سے لفظ کا تعلق ظاہر کرنے کے بعد دوسری زبان سے اُس کا تعلق درج کرنے سے پہلے۔

۳۔ ایک ہی معنی کی تشریح میں ایک کتاب کا حوالہ درج کرنے کے بعد، دوسری کتاب کا حوالہ درج کرنے سے پہلے۔

رابطہ Colon (:)

۱۔ ہر جگہ زیرِ نظر لفظ یا ترکیب کے معنی درج کرنے سے پہلے۔

۲۔ مثال کے حوالے میں صفحہ نمبر سے پہلے جب کہ وہ کسی کتاب یا رسالے سے ماخوذ ہو جو دو یا دو سے زائد مجلدات پر مشتمل ہو۔ (جیسے: قلی قطب شاہ، ک، ۲: ۱۰)

قوسین یعنی ہلالی بریکٹ Small Bracket ( )

۱۔ لفظ کی قدامت ظاہر کرنے کے لیے۔

۲۔ ان مقامات پر جہاں تشریح کے درمیان مزید وضاحت کے لیے کوئی بات درج کی گئی ہو۔

۳۔ فرہنگ کا مخفف ظاہر کرنے کے لیے۔

عمودی بریکٹ Large Bracket [ ]

زبان کی صراحت درج کرنے کے لیے۔

آڑا خط Oblique (/)

چند کلمات کا متبادل لفظ درج کرنے کے لیے۔

(جیسے: آبلُوج / اَبلوچ)

متبادلہ Alternate (~)

یہ بات ظاہر کرنے کے لیے کہ اس کے بعد لکھا ہوا لفظ یا فقرہ اصل لفظ کی متبادل صورت ہے۔

(جیسے: اَبول~ ابولا)

علامتِ تسویہ Equal to (=)

یہ علامت بریکٹ میں ہو یا بغیر بریکٹ مراد یہ ہے کہ اس کے بعد کا کلمہ سابق کلمے کا مساوی یا مترادف ہے۔

(جیسے: لگاؤ (= تعلق، یا نسبت)

زیرِ تحقیق مقالے کے لیے جن کتب سے استفادہ کیا گیا اُن کے نام یہ ہیں۔

قانون

کتب خانے

۱۔ اُردو ڈکشنری بورڈ، کراچی۔

۲۔ انجمن ترقی اُردو، کراچی۔

۳۔ بیدل لائبریری، کراچی۔

۴۔ خان بہادر محمد صدیق لائبریری، گورنمنٹ کالج، حیدر آباد، سندھ۔

۵۔ دیارام گدومل لائبریری، گورنمنٹ کالج حیدر آباد، سندھ۔

۶۔ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں سیمینار لائبریری، شعبۂ اُردو، سندھ یونیورسٹی، جام شورو۔

۷۔ شمس العلماء عمر بن داؤد پوتا لائبریری، حیدر آباد، سندھ۔

۸۔ بیدل لائبریری، کراچی۔

۹۔ کتب خانہ گورنمنٹ پاکستان کالج، سعید پور، بدین۔

۱۰۔ لیاقت نیشنل لائبریری، کراچی۔

۱۱۔ غالب لائبریری، کراچی۔

۱۲۔ مولانا حسرت موہانی لائبریری، حیدر آباد، سندھ۔

شخصی کتب خانے

۱۔ ڈاکٹر جمیل جالبی (ماہر لسانیات، تاریخ نویس)

۲۔ ڈاکٹر فرمان فتح پوری (ماہر لغت نویس)

۳۔ ڈاکٹر معین الدین عقیل (ماہر دکنیات)

۴۔ ڈاکٹر رؤف پاریکھ (سابق مدیر اعلیٰ اُردو ڈکشنری بورڈ)

۵۔ ڈاکٹر شفیق احمد (پروفیسر اسلامیہ یونیورسٹی، بھاولپور)

۶۔ ڈاکٹر سیّد جاوید اقبال (پروفیسر اور صدر شعبۂ اُردو سندھ یونیورسٹی)

مقالے کا خاکہ

دیباچہ
باب اوّل : محمد قلی قطب شاہ: دور اور اَدبی خدمات۔
باب دوم : تحقیقی طریقۂ کار۔
باب سوم : فرہنگِ محمد قلی قطب شاہ۔
باب چہارم : حواشی و تعلیقات۔
خلاصۂ تحقیق۔
امکانات۔
کتابیات۔

ابواب کی تشریحات:

باب اوّل: محمد قلی قطب شاہ: دور اور ادبی خدمات

اس باب میں محمد قلی قطب شاہ کے دور اور اس کی ادبی خدمات پر متعدد ذیلی عنوانات مثلاً: خاندانی پس منظر، حالاتِ زندگی، تخت نشینی، حُب الوطنی، امن پسندی، مشاغل، رحم دلی، منصف مزاجی، اخلاقی حالت، فنون لطیفہ سے دل چسپی، تہواروں کی ترویج، مذہبی میلان، رسم و رواج، محمد قلی کی شاعری اور ہم عصر شعرا کے بارے میں معلومات پیش کی گئی ہیں ان کا حاصل یہ ہے کہ:

محمد قلی قطب شاہ نے اپنی 46 سالہ مختصر زندگی میں تقریباً 33 سال ایک مطلق العنان بادشاہ کی حیثیت سے گذارے اس کے دور میں قطب شاہی سلطنت کے تہذیبی، ثقافتی، ادبی اور مذہبی خدوخال بہت واضح طور پر اُبھر کر سامنے آتے ہیں کیوں کہ محمد قلی قطب شاہ کے آباؤ اجداد کا زمانہ تو زیادہ تر جنگ و جدل، استحکام اور انتظامِ سلطنت کی نذر ہو گیا تھا چناں چہ اسے سلطان قلی (قطب شاہی خاندان کا بانی) سے لے کر اپنے والد ابراہیم قلی تک کے عہد کے تہذیبی اور سیاسی ثمرات سے فائدہ اُٹھانے کا موقع ملا۔ یہی وجہ تھی کہ اس دور میں علوم و فنون کو خاصی ترقی ہوئی۔

محمد قلی قطب شاہ کی شخصیت بڑی متنوع اور پہلو دار تھی کیوں کہ ایک طرف تو اس نے خوبصورت تعمیرات سے شہری تمدن میں دلچسپی لیتے ہوئے، جنوبی ہند کا سب سے عظیم الشان شہر حیدر آباد تعمیر کیا۔ اس کے علاوہ چار مینار، گگن محل، محلِ کوہ طور، بجن محل، خداداد محل جیسی عالی شان عمارتیں تعمیر کیں۔ تو دوسری طرف بادشاہ کے منصب سے نیچے اُتر کر محض ایک شاعر نظر آتا ہے اور شاعر بھی کیسا! جس کا اُٹھنا بیٹھنا عوام کے ساتھ ہے۔ اس کی کلیات میں نظم، غزل، قصیدہ، مثنوی، رباعی، مرثیہ، سلام اور ریختی شامل ہے۔ اسی طرح موضوع کے اعتبار سے اس کے یہاں ایسا تنوع ہے کہ حیرت ہوتی ہے کہ ایک بادشاہ کا مشاہدہ ایسا قوی کس طرح ہوا؟ اس نے تخیل کی بجائے زندگی کو اپنی شاعری کا موضوع بنایا۔ اور عشق و محبت کے ساتھ ساتھ انسانی معاشرت اور قدرت کی صناعی پر بھی مشاہداتی نظر ڈالی حتیٰ کہ پھلوں، میووں پر بھی

متعدد نظمیں تصنیف کیں۔ اُس وقت کے رسم ورواج اور تیوہاروں کو بھی حلقۂ تحریر میں لایا۔ یہی نہیں بلکہ وہ بڑی صاف گوئی سے اپنی نجی زندگی کے اہم پہلوؤں کا بیان کرتا ہے، اپنے رومان ہمیں بتاتا ہے، اپنی پیاریوں سے ہمارا تعارف کراتا ہے حتیٰ کہ مستی وصل ورازِ شبانہ کو بھی نہیں چھپاتا اور حقیقت تو یہ ہے کہ اس کا کوئی مخفی باطن تھا ہی نہیں جو کچھ بھی تھا ظاہر ہی ظاہر تھا چوں کہ وہ تہذیبی جبر ظاہرداری کے خوف سے ایام شہزادگی ہی میں نجات پاچکا تھا اس لیے اگر ہم یہ کہیں کہ محمد قلی قطبؔ شاہ کی شاعری اس کی زندگی سے مکمل طور پر ہم آہنگ تھی تو غلط نہ ہوگا۔ کیوں کہ اس نے بچپن سے جوانی اور جوانی سے موت تک زندگی کو نشاطیہ رنگ ہی میں دیکھا، اسی لیے قلی قطبؔ شاہ اور اُس کے بیشتر معاصرین میں شعری کلیت کا وہ تصور نظر نہیں آتا جو ایک طرف ہمیں زندگی کے مظاہر کی تفہیم عطا کرتا ہے اور دوسری طرف ہمیں باطنی مرکز کی طرف ترغیب دیتا ہے۔ اچھی اور خوبصورت شاعری محسوسات اور جذبات سے تخلیق ہو سکتی ہے لیکن اس کی عدم موجودگی میں کسی شاعری کو عظیم شاعری کہنا مشکل ہے اور یہی دقت اس دور کی شاعری میں پیش آتی ہے۔ لیکن جو چیز اس دور کی شاعری کو ایک ارفع مقام دیتی ہے وہ اس کی تخلیقی صداقت ہے وہ جو بھی تجربہ کرتے ہیں اسے پوری سچائی کے ساتھ بیان کر دیتے ہیں۔

☆ باب دوم: طریقِ تحقیق

اس باب کو تحریر کرنے کا مقصد تحقیقی طریقِ کار کی وضاحت کرنا ہے۔ چناں چہ سب سے پہلے موضوع کا تعارف کرایا گیا ہے۔ اس کے بعد سابقہ تحقیقات کی روشنی میں نئے موضوع کا تعین، جواز اور اس سے متعلق مقاصدِ تحقیق متعین کیے گئے ہیں۔

تحقیقی مقاصد ہی کی بنیاد پر ابواب کا تعین کیا گیا ہے اور انھی کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے تحقیقی طریقۂ کار کی وضاحت کی گئی ہے۔

ماخذات کے حصول کے لیے جن نجی اور سرکاری کتب خانوں سے استفادہ کیا گیا ہے ان کی فہرست بھی شامل کی گئی ہے۔

باب سوم: فرہنگِ (Glossary) محمد قلی قطبؔ شاہ

یہ باب محمد قلی قطبؔ شاہ کے اُردو کلام کی فرہنگ (Glossary) پر مشتمل ہے۔

تحقیقی کارڈ کا نمونہ (Sample of Research Card)

بَھانْ	[س] اند۔
	:سورج۔ (دال)
	○ ساتو سو ملک میانے مانند نہیں ہے اُس کا اُس اَنگے تار نمنے ہے بھان کا اُجھالا (ک ۱۰: ۲۲۰، زورؔ)

تحقیقی کارڈ کی وضاحت

کارڈ میں جس لفظ کے معنی درکار ہیں وہ ''بَھانْ'' ہے۔ اس [ ] عمودی بریکٹ میں زبان کی صراحت کی گئی ہے۔ لہٰذا ''س''

سے مراد سنسکرت ہے۔ بریکٹ کے باہر اند سے مراد "اسمِ مذکر" ہے۔ نیچے والے حاشیہ میں لفظ "بھانؔ" کے معنی تحریر کیے گئے ہیں۔)
(قوسین میں جس لغت سے معنی اخذ کیے گئے ہیں اُس کا مخفف درج کیا گیا ہے۔ یعنی "دال" سے مراد "دکنی اُردو لغت" ہے۔ کارڈ کے آخری حاشیے میں محمد قلی قطب شاہ کے کلام سے "شعر" سند کے طور پر تحریر کیا گیا ہے۔ جس میں لفظ "بھانؔ" آیا ہے۔ آخری قوسین میں "ک" سے مراد "کلیات"، صفحہ نمبر سے پہلے Colon (:) لگایا گیا ہے۔ "زورؔ" سے مراد "محی الدین قادری زورؔ" ہیں جن کے مرتب کردہ کلیات سے یہ شعر سند کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

باب چہارم: حواشی وتعلیقات

اس باب میں کلامِ محمد قلی قطبؔ شاہ میں پائے جانے والے ایسے الفاظ کو یکجا کیا گیا ہے جنھیں اگر فرہنگ (Glossory) میں شامل کیا جاتا تو اس کی حیثیت انسائیکلوپیڈیا کی ہوجاتی۔ اس لیے انھیں علیحدہ سے باب میں شامل کیا گیا ہے۔

مثلاً:

۱۔ اللہ تعالیٰ کے نام اور صفات: (مثلاً: ذوالمنن = یہ اللہ کی خاص صفت ہے جو بخشش اور معاف کرنے والے کے معنی دیتی ہے۔ غفار اور غفور اس کے ہم معنی الفاظ کہلاتے ہیں)۔

۲۔ قرآنی آیات: (مثلاً: الحمدللہ = لغوی معنی ہر طرح کی تعریف اللہ ہی کو سزاوار ہے اور اصطلاحی معنوں میں اللہ کا شکر، اللہ کی عنایت ہے، کہا جاتا ہے)۔

۳۔ حضرت محمد ﷺ کے نام اور القاب: (مثلاً: خیرالبشر = بہترین انسان، حضور پاک ﷺ کا لقب)۔

۴۔ احادیثِ مبارکہ: (مثلاً: من کنت مولا = یہ ترمذی کی حدیث ہے۔ زید بن ارقم سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "میں جس کا دوست ہوں علی بھی اس کے دوست ہیں)۔

۵۔ حضرت علی کے نام اور القاب: (مثلاً: حیدرِ کرار = لفظی معنی بڑھ چڑھ کر حملہ کرنے والا، بہادر۔ حضرت علی کا لقب)

۶۔ شخصیات: (مثلاً: ارسطو = مشہور عالم، فلسفی، ریاضی دان، ماہرِ فلکیات کا نام)

۷۔ تلمیحات: (مثلاً: تختِ سلیمان = حضرت سلیمانؑ کا مشہور تخت جس کو جن ہوا میں اُٹھا کر اڑتے تھے)۔

۸۔ لباس: (مثلاً: تشریف = وہ پوشاک جو بادشاہ اور حاکم وغیرہ کسی کو انعام و اعزاز کے طور پر عطا کرتے ہیں)۔

۹۔ بناؤ سنگھار کی چیزیں: (مثلاً: توتیا = وہ پتھر جسے پیس کر سرمہ بنایا جاتا ہے)۔

۱۰۔ راگ اور آلاتِ موسیقی: (مثلاً: پکھاوج = ایک قسم کا ڈھول)۔

۱۱۔ زیورات: (مثلاً: بھلوی = لونگ یا کیل کی شکل کا چھوٹا سا (سونے یا چاندی) کا زیور جو ناک یا کان میں پہنا جاتا ہے)۔

۱۲۔ رسومات: (مثلاً: آرتی = پوجا کی ایک رسم جسے مندر کا پوجاری بتیاں روشن کر کے صبح و شام دیوتاؤں کے آگے پھراتا ہے)۔

۱۳۔ جسم کے اعضاء: (مثلاً: سیس (سر)۔ ادھر (ہونٹ) دَسن = دانت وغیرہم)۔

۱۴۔ عمارات: (مثلاً: خداداد محل = یہ ایک عظیم الشان محل تھا جس کی آٹھ منزلیں تھیں)۔

۱۵۔ پرندوں اور جانوروں کے نام: (مثلاً: راویں = ایک طوطے کا نام ہے اور ''گج'' ہاتھی کو کہتے ہیں)۔

نتائج تحقیق اور امکانات

ابواب کو مدِ نظر رکھتے ہوئے آخر میں تحقیقی نتائج اور ان نتائج کی روشنی میں محمد قلی قطب شاہ سے متعلق مزید تحقیقی امکانات پیش کیے گئے ہیں۔

کتابیات:

ہر باب کے آخر میں حوالے اور حواشی کا اہتمام کیا گیا ہے۔ جب کہ مقالے کے آخر میں حتمی کتابیات شامل کی گئی ہے۔

حوالے اور حواشی

١۔ ڈاکٹر تبسم کاشمیری: ''اَدبی تحقیق کے اُصول''، اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۹۲ء، ص ۱۹۔

٢۔ نائب حسین نقوی: ''فرہنگِ انیس''، دہلی، مکتبہ جامعہ، ۱۹۷۵ء۔

٣۔ شریف احمد قریشی: ''فرہنگِ نظیر''، فیض آباد، نشاط پریس، ٹانڈہ، ۱۹۹۱ء۔

٤۔ امتیاز علی عرشی: ''فرہنگِ غالبؔ''، رام پور، ۱۹۴۷ء۔

٥۔ نسیم امروہوی: ''فرہنگِ اقبال''، لاہور، اظہار سنز، ۱۹۸۴ء۔

٦۔ ڈاکٹر محی الدین قادری زورؔ: ''کلیاتِ سلطان محمد قلی شاہؔ، حیدرآباد، دکن سلسلہ یوسفیہ، ۱۹۴۰ء۔

٧۔ ڈاکٹر محی الدین قادری، زورؔ: ''سلطان محمد قلی قطبؔ شاہؔ''، حیدرآباد دکن، ادارۂ ادبیات، ۱۹۴۰ء۔

٨۔ ڈاکٹر محی الدین قادری، زورؔ: ''سلطان محمد قلی قطبؔ شاہؔ''، حیدرآباد دکن، ادارۂ ادبیات، ۱۹۴۰ء۔

٩۔ وقار خلیل، نذر معانی، دکن حیدرآباد، ادارہ ادبیات اُردو، ۱۹۶۰ء۔

١٠۔ آپ نے راقم الحروف کی مسلسل ہمت افزائی فرمائی اور جلد کام مکمل کرنے پر زور دیا۔

١١۔ ڈاکٹر صاحب نے نہایت محبت اور شفقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے کئی کتابوں کی نقول فراہم کیں مثلاً: ''دکنی لغت و تذکرہ دکنی مخطوطات''، وغیرہم۔

١٢۔ ڈاکٹر صاحب نے موضوع سے متعلق اس طرح روشنی ڈالی کہ راقم الحروف کے لیے اس راہ پر چلنا آسان ہوگیا۔

١٣۔ مرزا صاحب نے کلام سے الفاظ کو نکالنے، معنی اور مفہوم کو سند کے ساتھ لکھنے، اور تحقیقی کارڈ بنانے کے طریقہ کار کی وضاحت فرمائی۔

١٤۔ آپ کا اسمِ گرامی ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب نے تجویز کیا تھا۔

١٥۔ آپ کا تعلق حیدرآباد دکن سے ہے اور آپ کی دو بیٹیاں حیدرآباد دکن میں ہی بیاہی گئی ہیں۔ آج کل آپ حیدرآباد دکن میں رہائش پذیر ہیں اور ایک مقامی (پرائیوٹ) اسکول کی سربراہ ہیں۔

١٦۔ آپ محترمہ صومیہ وارث کی بڑی صاحبزادی ہیں اور دکن میں رہائش پذیر ہیں۔ آپ سے زیادہ تر ٹیلی فون پر رابطہ کیا گیا۔

١٧۔ آپ کو مورخہ ۶ رمارچ ۲۰۰۴ء کو خط روانہ کیا گیا لیکن راقم جواب سے محروم رہا۔

١٨۔ مورخہ ۱۸رفروری ۲۰۰۴ء کو ڈاکٹر صاحب کے گھر پہنچا تو آپ سے ملاقات تو نہ ہوسکی لیکن گھر پر مقالے کا خاکہ ملاحظے کے لیے چھوڑ آیا تھا۔ اُس کے بعد ۱۹رفروری ۲۰۰۴ء کو خط بھی ارسال کیا لیکن خوش قسمتی سے شام کو ٹیلی فون پر بات ہوگئی۔ آپ نے زیرِ تحقیق مقالے سے متعلق گفتگو کرتے ہوئے راقم سے فرمایا کہ ''آپ صحیح Angle پر چل رہے ہیں''۔

☆☆☆

باب سوم

فرہنگِ محمد قلی قطبؔ شاہ

(Glossory of Mohammad Qoli Qutub Shah)

الف تا ے

ا

اَب [ار] ظرف زماں۔

:اِس وقت، اس دم، اس لمحے۔ (ال)

کن طرے کا باس اب بادِ صباحت بھیج منج
اِس دماغ باورے کوں باس دے مسرور تھے
(ک ۱:۱۱، زور)

اَبادان صف۔

رک: آبادان

: آباد کرنا (دال)

اَبادان کر **ملک** میرا سو توں
بسا سوتوں دے میرا سن یا سمیع
(ک ۱:۶، زور)

اُباری [س] صف۔

: بچاہوا، جھوٹن، پس خوردہ (ال)

مُج تیرے لال لب کے چمن سوں سو کام دیت
خوش دل مو ہوگا تٹ سو **اُباری** کا جام دیت
(ک ۲:۴۶، زور)

اُباڑیا صف۔

رک: اُباری۔

ساقی اُباریا جام دے ہے او مجھے آب حیات
پی کر او جھوٹا میں کروں رقاصی جنت بام پر
(ک ۲:۱۱۵، مرتبہ: زور)

اَبتَر [ع] صف۔

: پریشان وحیران۔ (ال)

عشق کے پنتھ منے بلیجے ہے مانی منگل
عاقلاں دیکھ انوں کوں ہوے ہیں سب **ابتر**
(ک ۲:۱۱۱، زور)

اَبجد [ع] امث۔

: کسی زبان یا رسم الخط کے مفرد حروف، حروفِ تہجی
اصلاً فینیقی رسم الخط ہجائی کے پہلے چار حرف ا ب ج د۔
(ال)

ترے مکھ صفحہ کے خط تھے جتے علمان سو بسریا
پڑن اَبجد پٹے سب عالماں مکتب میں بہ نشست
(ک: ۵۰۵، سیّدہ)

اَبَد [ع] امذ۔

: وہ زمانہ جس کی انتہا مستقبل میں نہ ہو، غیر متناہی
زمانہ (عموماً ازل کے مقابل) ہمیشگی۔

(ف آ)

نہ جانوں کس وضا سوں اس وضا کا نقش لکھیا ہے
کہ ہرگز نیں لکھیا ہے یوں ابد لک بھی ازل نقاش
(ک ۲:۱۳۵، زور)

اَبر چھانا ف م۔

: فضا میں ہر طرف بادل کا گھر آنا، بادلوں سے
آسماں کا چھپ جانا۔ (ال)

نہ اُردھنگ سوں سیس اپر بائے انچل
کہ جیوں **ابر چھاتا** ہے سور و قمر
(ک ۱:۲۸۸، زور)

اَبرِ رحمت امذ۔

: ہر وقت برسنے والا بادل، (مجازاً)
اللہ تعالیٰ کا بے پایاں کرم، عنایتِ الٰہی۔ (ال)

جب وو ابرِ رحمت اس جگ پر ہوا ہے فیض بار
شیعیاں کے تیں اتھا وہ دن نگر بہبود کا
(ک ۱:۶۳، زور)

اَبْرَن رک: اَبَرَھن۔

سہاگن رات شبرات آ سجن گھر آئے بھی سر تھے
جھلک جوتاں کے ابرن تن چڑا جھلکائے بھی سر تھے
(ک ا: ۹۰، زور)

اَبْرُو [ف] اند، امث، ~ ابھرو۔

: آنکھ کے اوپر کی محراب نما ہڈی پر دو طرفہ بالوں کی لکیر، بھوں، بھویں۔ (ال)

ابرو کا اُتم ریکھ سو عیدی کا ثمر ہے
اوچند دیکھت منج میں غلامی کا ثمر ہے
(ک ا: ۱۰۵، زور)

اَبْرِی [ف] صف۔

: جھلابور، جھل مل کرتا، زرق برق (لباس) (ال)

موہنیاں تازے طراوت سوں سرنگ انگ رنگ کی ابری
جھونے بند چھند سوں لٹکتیاں جو بناں لے جو بناں میں
(ک ا: ۲۰۳، زور)

اَبْرَھن [س] اند؛ ~ اَبَرَہَن، اَبھَرَن۔

: زیور، گہناپاتا، سنگھار کا سامان، قیمتی لباس (ال)

عید مجلس میں کریں آؤ رقیباں کوں سپند
او سپند جالے اوپر سہاتا ہے ابرھن عید کا
(ک: ۲۸۷، سیّدہ)

اَبْلُوج / اَبلُوچ [ف] اند؛ ~ آبلوج، آبلوچ۔

: سفید شکر، قند، مصری۔ (ق ال + ع ال)

تری اس آنچ تھے دل ہے جیسا ابلوج کا کلا
کہ جوں نابات توں گھٹ ہے اپس کوں پگلا دے تا
(ک ا: ۲۴۴، زور)

اِبُوتی [س] امث۔

: جنگلی گائے کے گوبر کی راکھ اور سیل کھڑی کا سفوف جسے ہندو فقیر بدن اور چہرے پر ملتے ہیں، بھبوت۔ (ال)

دھری ہے کان میں مدرے چڑائی ہے ابوتی تن
کہ پتلیاں میانے دستی ہے سو چلی تپلی جیوں دیوا
(ک: ۴۵۹، سیّدہ)

اَبولا [س] صف: اند۔

: جو نہ بولے، خاموش، چپ، گم صم۔
کنایۃً، خود پسند، مغرور۔ (ال)

ترختا (سو) چولا منجے باجے ڈھولا
ہوا ہے اَبولا مرا سائیں بالا
(ک: ۴۲۷، سیّدہ)

اَبھال : بادل۔ (دال)

اندھارے شہر پر خورشید تاباں تک منور کر
اُبھالاں آہ کے ڈالے ہیں منج سینے منے در کر
(ک: ۵۶۹، سیّدہ)

اَبْھَرن [س: اَبھَرَݨ] اند؛ ~ اَبْرَن۔ اَبْرَھن۔
رک: اَبْرَھن۔

خوباں کے زلف سیتی نسبت ہے اس رین کوں
تو اس کوں سوہتا ہے سب تن پہ نور ابھرن
(ک ا: ۹۴، زور)

اُبھک [س] اند۔

:بہاؤ، روانی۔ (ال)۔

قطبؔ کے صبر سوں انجھواں دیئے دریا کوں اُبھک
کیا کروں عشق نہیں دیتا ہے یو بات چُھپن
(ک:۶۱۹، سیّدہ)

اَپ(۱)[س] ضمیر۔

:آپ، خود۔(ال)۔

سورج ولایت کُھن کے ہور صاحب سو دنیا دین کے
جگ کے سنگار ہور عرش کے اَپ گوشوارے ہیں علی
(ک ا:۱۷، زورؔ)

اَپ(۲)[س] ضمیر۔ :اپنا، اپنی، اپنے۔(ال)

پیا کوں بلا لیائے ہوں اَپ مندر
دو تن من میں اس تھے ہمن دند ہے
(ک۲:۲۳۲، زورؔ)

اَپارا [س] صف، مذ، ~اپار

:ناقابلِ عبور، جسے پار نہ کیا جاسکے، ناپیدا کنار۔

(ال)

○ چلے چندنی میں جب لگ پیو ہمارا
اونن عکس دپے چند رتھے اَپارا
(ک ا:۲۹۶، زورؔ)

اَپاری [س] صف۔

:رک: اَپارا۔

اسمان جھجھ جالا ہوا سورج اگن والا ہوا
چندر سو جل کالا ہوا ہے دکھ اپاری وائے وائے
(ک۳:۵۷، زورؔ)

اُپجانا [س] ف ل۔

:اگنا، پھوٹ نکلنا، نشو ونما پانا۔ پیدا کرنا۔

(ال+دال)

دکھائی عیش شبرات آ کے اپنے حسن جھلکا راں
جیون کا جوت جگ کے جیو میں اُپجائیا سر تھے
(ک ا:۹۴، زورؔ)

اُپجت [س] اسٹ؛ ~اُپچت۔

:مخلوق، تخلیق۔(دال)۔

ہوا پرگٹ جدھاں سیتے دنیا ہور دین قدرت سوں
سکل اُپجت میں توں فاضل نہ کوئی تیرے برابر ہے
(ک ا:۸۰، زورؔ)

اُپجنا [اُپج+نا، لاحقہ مصدر] ف ل: ~اُپجنا

:اُگنا، پھوٹ نکلنا، نشو ونما پانا، تولد ہونا، جنم لینا،
پیدا ہونا۔(ال)۔

یک لک اسی پیغمبراں اُپجے جگت میانے ولے
تج پر نبوت ہے ختم سب تھے توں ہی پیارا ہوا
(ک ا:۹، زورؔ)

اُپَر [پا] حرفِ ربط، ~اوپر۔

:پر۔اوپر۔(ال)۔

صدقے نبی کے قطب کوں قایم اچھو شاہی انند
جب لگ دریا میں نیر ہور انبر اُپر چند بھان ہے
(ک ا:۱۲۲، زورؔ)

اُپرال [پن] م ف۔

:اوپر کی جانب، اوپر، بالا۔(پ ال)۔

لہو روتیں ہیں بی بی فاطمہ اپنے حُسیناں تیئں
اولہو لالی کا رنگ ساتو لگن اُپرال چھایا ہے
(ک:۲۴۷، سیّدہ)

اَپَس [س] ضمیر۔
:خود اپنے آپ، اپنی ذات۔(ال)۔
منج جیو کے پُھل بن کوں کر آپ شوق سوں تازہ
منج نین کے درپن کوں اَپس مُکھ تھے صفا بخش
(ک:۲۹۸،سیّدہ)

اَپَس میں آپ م ف۔
:اپنے آپ میں۔(ال)۔
دیکھت تیری نِچھل صورت نورانی ہور شکل نقاش
گنواں سُد بد ہوے ہیں کم اپس میں آپ سکل نقاش
(ک۲:۱۳۵،زور)

اَپسے [مقامی] ضمیر۔
:ازخود، اپنے آپ کو۔(ال)۔
ترا مکھ دیکھ کر اَپ سے غلاماں میں چندر لکھیا
جتے ہیں عاشقاں لکھ لے کہ پڑتے ہیں نِچھل مطلع
(ک۲:۱۵۵،زور)

اُپمان [س] امث، ~ اُپما۔
:تشبیہ، تمثیلی، استعارہ۔(ال)۔
لعل خوباں بنب جب اپماں جو پائے
تب تھے ہوی جگ میں کندوریاں کی عید
(ک۱:۱۴۳،زور)

اَپَن [د] ضمیر۔
:خود۔اپنا۔اپنے سے متعلق۔اپنا پن۔ہم۔
اپنا کی تخفیف۔(ق ال)
اپن بخت حقیرے تھے کدیں دِلیں نکر غم
تجے داردئے صحت سوں شفا جام دیویگا
(ک۲،۱:زور)

اَپنا [س] مذ؛ ~ اپناں۔(واحد حاضر کے لیے)
:تیرا۔(ال)
قطباً بندا ہے ترا دو جگ میں یا محمدؐ
دایم نظر رکھ اُس پر اپنا ادک دیا کا
(ک، ۱:۴۶، زور)

اُپھالی۔ ف م؛ ~ اُپہال، اُچھال۔
:اُکھاڑنا۔(دَر)
پلک پر میں پلک جتا موندوں
دوں بھی نکلے بھر اُپہالی مار
(ک:۱۷۵،سیّدہ)

اَپی [ار] ضمیرِ تاکیدی؛ ~ اَپیں۔
:اپنے آپ۔خود۔خود ہی (ق ال)
چند سور تیرے نور تھے نس دن کوں نورانی کیا
تیری صفت رکن کرسکے توں اَپی میرا ہے جیا
(ک:۲۹۷،سیّدہ)

اَپے [ار] ضمیر۔
:آپ۔خود(زور)
فرش ہریئے پر موتیاں کے بچھانے
اَپے فراش ہودھایا مرگ سال
(ک:۴۰۸،سیّدہ)

اَپے آپ
:آپ ہی،خود ہی۔(دال)
تجے ڈر نہیں گج ہور سکیاں سوں
اَپے آپ تیرا بجن ہے متابع
(ک۲:۱۵۳،زور)

اپیں [ار]ضمیرِ تاکیدی؛ ~ اَپی۔

رک: اَپی۔

قسمت کر نہارا اپیں جس دیس تھے قسمت کیا
اس دیس تھے اے قطبؔ شہ تقسیم تج آیا انند
(ک:۳۱۷، سیّدہ)

اَت [س]صف۔

:بہت، زیادہ۔(دال)

سب جگ کرے آنند کہ عید غدیر ہے
عیداں منے یو عید بڑا ات گھنبیر ہے
(ک،۱:۸۲، زورؔ)

اِت [مقامی]اسم اشارہ۔

:یہ۔اِس(دال)

عرش حق کا لگیا جھلکن اوک مولود حیدر تھے
گگن ہور دھرت پائے ہیں جھلک ات سور چندر تھے
(ک،۱:۶۹، زورؔ)

اِتّا [د]م ف۔

:اتنا۔(دال)

صبر سوں کام دُنہ جگ کر تو اپنا
اِتّا لا دیو گُن گھنبیر دھیرا
(ک۲:۲۹، زورؔ)

اُتالا اند:~ اُدتالا۔

:(مجازاً) مشتاق، بےقرار، جلدباز، بےضمیر(ال)

منج من اُتالا ہے اوک اے نارتج سنگرام کا
لٹ پٹ ہوا ات پیم سوں منج بانہہ کے گلہار خذ
(ک۲:۱۰۵، زورؔ)

اُتالے۔ رک: اُتالا۔

ناری سہے تج اتالے چالا
جھلکار سُہی کرم خوردہ
(ک:۴۳۹، سیّدہ)

اِتبار(۱)[س]م ف۔

:اس مرتبہ، اب کے، اس دفعہ(ال)

قربان ہوے شہ اپر آئی اہے اتبار عید
عشرت کے پردے لیارچے مہترسوں شہ کے وار عید
(ک۱:۱۴۴، زورؔ)

اِتبار(۲)[ع:اعتبار کی تخریب]اند۔

:اعتماد، ساکھ، بھروسے کے قابل ہونا(ال)

جگ خون کر بھی خوں کرن ٹیلا پشانی لای لال
نا جانو کس عشاق تیئں اتبار پکڑی ہور روش
(ک۲:۱۴۱، زورؔ)

اُتّم [س]صف۔

:اونچا، بڑھیا، عظیم، برتر، افضل۔(ال)

بوسیاں کے بینچ پیرتا ہوں اس ہونٹ باغ میں
پھولاں پُھلاں سو پنجا ہے اتم نہال عید
(ک:۳۵۷، سیّدہ)

اِتے/اِتّے [د]صفتِ مقداری، م ف۔اند۔

:اتنے =(اتنا کی جمع یا محرف حالات)
اس قدر(خاص، معین یا غیر معین، تعداد یا مقدار
وغیرہ کے لیے مستعمل)۔(ال)

کعبہ میں تولد مرتضیٰ شیرِ خدا
کوئی نبی نا پایا اے حرمت اتے چاواں سیتی
(ک۱:۶۸، زورؔ)

اُٹر گھلنا محاورہ۔

:کسی سبب سے پیدا شدہ کیفیت کا پورے شباب پر ہونا۔(ال)

رین سب شہ سوں مل جاگی سو چھب نیکا ہے پیاری کا
نین ماتے الک بکھرے اٹر گھلتا خماری کا
(ک ا:۳۰۷،زور)

اِجَارت [ع] امذ۔

:اجارہ کی تخفیف۔

اِجارہ (=ٹھیکا، ایک معین مدت تک کے لیے اُجرت یا معاوضہ دے کر کسی شے پر تصرف)(ال)

کروں سیو یک چت سوں مد پیر کا میں
کہ میخانے کا مج اجارت دکھایا
(ک ا:۱۰۲،زور)

اُجالی امث۔(اُجالا کی تانیث)

:روشنی، نور، چمک دمک (ال)۔

محمد فتح کیتے ہیں احد جھگڑا علی سوں مل
تو تن کے کھرگ اجالیاں تھے گئی بھگ فوج اندھاریاں کی
(ک ا:۸۸،زور)

اجت [س] امذ۔

:سورج، آفتاب (ال)۔

تج مکھ اجت کی جوت تھے عالم دیپن ہارا ہوا
تج دین تھے اسلام لے مومن جگت سارا ہو
(ک:۳۰۰،سیّدہ)

اُجھو/اُجھوں۔ظرف۔

:اب، ابھی، (ال)۔

اُجھو دستیاں ہے تج مکھ میں نشانیاں سائیں انگ سنگ کیاں
اجھوں گھلتی اہیں تیری نین نس کی خماری سوں
(ک ا:۲۵۵،زور)

اُجھُوں [س] م ف؛ ~ اُنجوں۔

:آج تک، اب تک، اس وقت تک، ابھی تک (ال)

تج عشق کا میں برہمن ہوکر سو آیا تج گنے
اجھوں کتے ہیں کے منجے منج زلف تھے زُنار خذ
(ک، ۲:۱۰۵، زور)

اُچ [س: اُچّ (=اونچا)] صف۔

:اونچا، بلند (مجازاً) اعلیٰ، برتر، اشرف (ال)

نبی صدقے محمد قطب سوں مل اچ گڑی اب توں
چندا ایسی سہیلیاں تیئں سورج سا مکھ دکھاتی ہے
(ک ا:۲۷۸،زور)

اُچانا [ا: اُونچا، سے وضعی فعل] ~ اوچانا۔

:اُچایا=اُٹھایا۔اونچا کیا۔بلند کیا۔

کرے نازنیں ناز سوں منج کرم
عشق ہات سوں مو اچایا علم
(ک ۲:۱۶۹،زور)

اَچْپَل [س] صف، ~ اچپلا، اچھپل۔

:چنچل، شوخ، بے قرار، چلبلی، چاق و چوبند، شگفتہ، نہ ٹلنے والی، شریر، نخرے کرنے والا، (ق ال)
وہ شخص جو نچلا نہ رہے، مضطر، (ف آ)

دو بردایت کڑایت ہور چالاک اچپل ہے
نظر میں کس نہ آوے تیوں رکھے ہے دو جوبن تعویذ
(ک:۵۵۲،سیدہ)

اَچَرج [پا]صف، مذ، مث۔
:حیرت خیز، تعجب انگیز، عجیب، انوکھا(ال)
نہ دیکھوں پیو چھن آدم نمن مج لاگ دوری ہے
رھیا پانسو برس آدم جدا اچرج صبوری ہے
(ک:۶۸۶،سیّدہ)

اَچکل :شوخ۔(دال)
ناریاں میں جو ناز بھاگ اَچکل
انگ سنگ سوں کرے پیا نہالا
(ک ا:۲۶۸،زور)

اَچنبھا [س]صف؛~اچمبا،اچمبھا،اچنبا،اچنبک،اچھنبا۔
:تعجب خیز، حیرت انگیز، عجیب وغریب(ال)
سکیاں منج مستی کیاں ماتیاں عشق کا کھیل منج سہتا
جگت اے عشق کوں دیکھت اچنبھا ہو لبھایا ہے
(ک ا:۱۱۵،زور)

اچھ/اچھ:رہ۔(زور)
نبی صدقے قطب عاشق ہے تیرا
سدا مل اچھ نہو یک تل بی نیارا
(ک:۴۲۶،سیّدہ)

اُچھا صف؛~اونچا۔
بلند، بالا، اوپر، (مقام یادرجہ وغیرہ)
مکھ دکھایا اہے رنگ روپ عجب لالی تھے خوب
قد اوچایا ہے ہریا سرو تھے بھی اُچھا علم
(ک ۲:۱۷۱،زور)

اچھپلی [س]صف،مث؛~اَچپَلی۔
:شوخ، چنچل معشوقہ(ال)
بکھایاں پھوی سوں چولے سب ... کے بیں ہنڈولے سب
لگیاں کھانے کوں جھولے سب نویلیاں اچھپلیاں بالیاں
(ک ا:۱۹۸،زور)

اَچھّر امذ؛~اُچھّر، اَچھَر۔
:کلمہ، لفظ، حرف (ال)
اَچھّر کسی کے مکتب نا لکھیا بت پرست او
دل گھر میں چتر کر کر صورت دکھائے طالب
(ک ۲:۳۵،زور)

اَچھَر [س:اَکشَر (=حرف)]امذ۔
:رک : اَچھّر۔
نین پتلی لکھن ہارے سیاہی کاجل انکھیاں لے
اچھر تج حسن کے اس کو سفیدی سونین کاغذ
(ک ۲:۱۰۳،زور)

اچھراں (اَچھر کی جمع)
:حروف۔(زور)
کراب عاشقاں دل گھٹ بچن معشوق کا یک ٹھیں
وفا کے اچھراں جو تھے سو اپنے دل تے دھوتی جوں
(ک:۶۳۱،سیّدہ)

اچھریاں (اچھری=حور) کی جمع۔
:اپسرا،حوریں۔(دال)
جو خبر خوشی کی پرگٹ ہوئی جب تھے دو جگت تو
ملک اچھریاں بشر دل بسے دل نگر خوشی کے
(ک ا:۴۹،زور)

اَچھل [س]صف۔

:صاف شفاف، نِتھرا ہوا، خالص، بے میل،
پانی یا مشروب۔(ال)

صورت لکھنے میں جب لیکھے نمونہ زلف کا تیرا
بھونگ یو ہے بسالا کر پری جھل جھل اُچھل نقاش
(ک:۵۸۵،سیّدہ)

اَچھنا [س]ف ل؛ ~اچنا۔

:رہنا، ٹھہرنا، قیام کرنا(دَر)

عاشق کوں سدا وصل سوں اچھنا نہیں لذت
پیرت کی مٹھائی سوں دو نو میانے روٹھائی
(ک:۲۰۷،سیّدہ)

اچھو :رہے۔(سیّدہ)

جم مراداں جام ساقی بھر اچھو نت بزم میں
نامراداں کوں مرادِ جام دے اُس حور تھے
(ک:۳۰۲،سیّدہ)

اَچھوتا [اچھوت+ا : ا، لاحقہ فاعلی]:صف، مذ، مث،

:تنہا، اکیلا۔(ال)

نین بت خانہ پتلیاں کوں اچھوتا کرتا ہوں سیوا
سندور ٹیلا پشانی راکھے تل تل ریت ادے نیوا
(ک۱:۳۰۰،زور)

اچھیگا :ہوگا۔(ق ال)

ہاں توں ناأمید نہ ہو کو نجانے سرِ غیب
کیا اچھیگا پردے اوجھل کھیل پتلیاں غم نکھا
(ک۲:۹،زور)

اچھے گی

:کیسی ہوگی۔(دال)

میں نہ جانوں کیوں اچھے گی حور جنت
حسن تیرا مُج عجب دیوانہ کیتا
(ک:۶۸۶،سیّدہ)

اچھیلیاں۔اچھل=(شوخ) کی جمع۔

بگھایاں پُھوی سوں چولے سب(مل) کے بیں ہنڈولے
لگیاں کھانے کوں جھولے سب نویلیاں اچھیلیاں بالیاں
(ک:۴۰۳،سیّدہ)

اِحتیاج[ع]امث ،امذ۔

:حاجت،ضرورت،خواہش۔(ع ال)

موخاک کوں تمھاری محبت سیتیں گھڑے
ہم تم میں اس تھے نیں اہے پیاں کا احتیاج
(ک۲:۷۲،زور)

اِحداث[ع]امذ۔

:کسی شے یا بات کو عدم سے وجود میں لانے کا عمل،
اختراع وایجاد، نئی بات کا نکالنا یا پیدا کرنا(ال)

خداوندی اسے سیتی دو جگ کی
کیا اپ پیار سوں سنسار احداث
(ک، ۲:۵۶، زور)

اِحرام باندھنا :ف مر۔

(مجازاً) کسی خاص کام، یا سفر کی تیاری کرنا(ال)

باندیا احرام کہ تیرا کروں گا جیوں سوں طواف
لعل رنگ انجھوہمن کوں نہیں ہوتا ناصر
(ک۲:۱۰۹،زور)

اِحسان [ع] اند۔

:(کسی کے ساتھ) نیکی کا عمل، اچھا سلوک، مہربانی کا برتاؤ (ال)

اُس شاہ کی سودوراں دنیا و دین کوں رجھا
خوان خلیلی احساں اپ عہد میں دکھایا
(ک ۱:۴۵، زور)

اَحمری [ع] صف۔

:سرخ رنگ رکھنے والا، سرخ رنگ کا (ال)

کر کسوت احمری سب سرپاٹو لک مکلل
سورج شفق میں جیوں تیوں ہر یک دیاؤ سکیاں
(ک:۴۰۵، سیّدہ)

اَختر [ف] اند۔

:ان چھوٹے چھوٹے نقطوں میں سے ہرایک جو شب میں آسمان پر چمکتے نظر آتے ہیں، ستارہ، سیارہ، تارہ۔ (ال)

صفا مکھ تھے پتیا ہوں ے ارغوانی
تو دندیاں سوں لڑنا ہے مریخ اختر
(ک ۲:۱۲۰، زور)

اِختیاری [ع: اختیار+ا: ی، زائد] اند۔

:حکم چلانے کی اہلیت، کسی بات یا معاملے پر پورا پورا تصرف حاصل ہونے کی حیثیت، آئینی طور پر حل وعقد یا تصرف کا استحقاق، اقتدار حاکمیت۔ (ال)

دکھ آگ سوں جگ بن جلے آ کاس تا دھرتی ہلے
کھن پر فرشتے کھلبلے سٹ اختیاری وائے وائے
(ک:۷۵۱، سیّدہ)

اُخضَر [ع] صف۔

:سبز، ہرا، نیلا، نیلگون (ال)

علی جس دن تھے سر جسے ہیں اس دن تھے طراوت پا
ہوا گلشن اُدک تازہ سراسر چرخ اخضر کا
(ک:۳۳۰، سیّدہ)

اِخلاص [ع] اند۔

:بے لوثی، نیک نیتی، خلوص، غرض کے شائبے سے نیت کا پاک وصاف ہونا۔ (ال)

ازل تھے ہے مجے خوباں سوں اخلاص
ابدلگ مج ہے محبوباں سوں اخلاص
(ک، ص۵۹۱، سیّدہ)

اَخی [ع] اند۔

:میرا بھائی، میرا عزیز، میرا دوست (ال)

پیار سوں حضرتؐ کہے "بیٹھو اخی"، کر، جبرئیل
تب کہے "خدمت تمن کرنے تھے پاؤں گا رواج"
(ک ۱:۴۷، زور)

اَدِک [س] صف؛ ~ ادکھ، ادھک۔

:بڑھ کر، بیش تر، زیادہ۔ (ال)

قطبا بندا ہے تیرا دوجگ میں یا محمدؐ
دایم نظر رکھ اس پر اپنا ادک دیا کا
(ک ۱:۴۶، زور)

اَدِکھ ۔صف، م ف (قدیم)

:رک: ادک۔

مبارک باد دینے آئیا نو روز تج، دربار
ادکھ سکھ تھے کریں تارے قراں ہم عید و ہم نوروز
(ک:۱۹۷، سیّدہ)

اُدنا (س: اُدے)۔

:طلوع ہونا۔ (دال)

عیدی کا سُدہا کر اُدیا کر نہ کہو کوئی

اوسوم تجلی کی گھرے گھر میں خبر ہے

(ک ا:۱۰۵، زور)

اِدّے [س: اِدَم] کلمۂ تخاطب۔

:مترادف: یہ دیکھو۔ (دال)

نین بت خانہ پتلیاں کوں اچھوتا کرتا ہوں سیوا

سیندور ٹیلا پشانی راکھے تل تل ریت ادے نیوا

(ک ا:۳۰۰، زور)

اُدھارا [س: آدھار] اند؛~ ادہارا۔

:رک: آدھار۔

سہارا، آسرا، بھروسا۔ (ال)

ایسے رتن رس سوں دریا تھے قطب کاڑے

دو جگ میں اس کوں دائم ہے مرتضٰی ادھارا

(ک ا:۲۴۳، زور)

اُدھاری [س: آدھارن]

:سہارا رکھنے والا۔ (ال)

نکھرتے لاکھ دشواری نکھر شہ مج مرن کاری

ولے پیویار کی یاری ہمن جیوتن **ادھاری** ہے

(ک:۶۷۵، سیّدہ)

اُدھان [س: آدھان] اند۔

:عہد، پیان۔ (دال)

بُت خانہ نین تیرے ہورتِ نین کیاں پتلیاں

مجھ نین ہیں پوجاری پوجا **اُدھان** ہمارا

(ک۲:۲، زور)

اَدَھر [س] اند۔

:ہونٹ۔ لب (خصوصاً نیچے کے) (ال)

چو کہ کیا دیکھے کہ بائے لعل اَدھر پر دانت رنگ

نکلے ہیں یک کھان تھے یاقوت و نیلم بے نظیر

(ک:۳۰۷، سیّدہ)

اَدھراں۔: ادھر (ہونٹ) کی جمع۔ (سیّدہ)

عشق میں مست متوالی ہوں لالا

توں اَپ **ادھراں** تھے مج کو دنیا پیالا

(ک:۴۲۷، سیّدہ)

اِذن۔ [ع] اند۔

:حکم (ال)

نُجھل جل آرسی تج مُکھ میں قُوت روح دسے

ہمن حیات سو جاگا کیا با **اِذن** غفور

(ک۲:۱۱۴، زور)

اَر [ف: اگر کی تخفیف] حرفِ شرط۔

:اگر۔ (عموماً نظم میں مستعمل) (ال)

دشمن **ار** مج پر کرے گا دشمنی کی جب نظر

مرتضٰی کے کھرگ تھے گھر بار اس ہوگا تباہ

(ک ا:۲۴، زور)

اُر۔ [س: اُرس] اند۔

:سینہ، دل (ال)

پرم کی رنجھا **اُر** بے ہنس ہنس

کلیاں نیہ کی سب کھلاتے اہیں

(ک۲:۱۸۶، زور)

اَرَت / اَرٗت [س: ارتھ (=مطلب)] اند؛~ ارتھ۔

:(رقص میں) ہاتھ، چہرہ آنکھوں اور انگلیوں کے اشارے، بھاؤ (بتانا) (ال)

عشق کے طبلاں بجے دایم بہشتی عدن میں
بھید اولی کر دکھاتے ہیں **ارت** اپنے نین
(ک ا:۲۳۰، زور)

اَرٗجمند [ف] صف۔

:دل پسند، محبوب، پسندیدہ (ال)

پیا کوں سچا نیہہ بھاتا رہے
دوتن اس کے ٹیں پیو انگے **ارجمند**
(ک ۲:۸۵، زور)

ارجوں آرزو کا بگاڑ۔

:اُمید، آشا، آس، خواہش، تمنّا۔

تیری میٹھی بات تھے پنجی شکر دو جگ منے
تو جہاں میں **ارجوں** چاووں سوں بکا تا ہے رواں
(ک: ۶۲۶، سیّدہ)

اَرٗدھنگ ۔[س] اند؛~ اَرٗدَ نگ۔

:آدھا جسم، اوپر کا دھڑ، فالج جس میں آدھا جسم رہ جائے۔ (ال)

نہ **اردھنگ** سوں سیس اپر باے انچل
کہ جیوں ابر چھاتا ہے سور و قمر
(ک ا:۲۸۸، زور)

اَرٗزانی ہونا محاورہ۔

:عطا ہونا، دستیاب ہونا، ملنا (ال)

گر کریں گے عدل یک ساعت تمیں بر حکم شرع
بے حساب **ارزانی** ہووے گا تمن کوں بخت و جاہ
(ک ا:۲۴، زور)

اَرٗغوانی [ف] صف۔

:ارغواں کی طرف منسوب: ارغواں کے رنگ کا، سرخ۔ (ال)

عاشقاں مل عاشقی سوں سب نوے غمزے دکھاویں
ساقیاں پھراؤ تم مجلس منے مے **ارغوانی**
(ک ا، ۲۸، زور)

اَرٗگَج [س] اند؛~ ارگجا، ارگج۔

:صندل، اگر، بنفشہ، کافور، گلاب وغیرہ خوشبوؤں کا مرکب (جو عموماً پان کے ساتھ مہمان کے سامنے پیش کیا جاتا ہے)۔ (دکن) ایک منجمد خوشبودار زرد رنگ مرکب (جو عطر) کی طرح کپڑوں پر اور ویسیلن کی طرح جسم پر ملتے ہیں، مرکب عطر، غالیہ۔ (ال)

پرم پھول بن میں سگندباس مہکا
پرم آپنے ہات **ارگج** کلایا
(ک ا:۳۱۷، زور)

اِرَم [ع] اند۔

:بہشت، پُر فضا باغ، جنت۔ (ق م)

ترے مکھ کے پھل بن کوں دیکھ لاج تھے
چھپایا ہے مکھ آپنے کوں **ارم**
(ک ۲:۱۷۰، زور)

اَرٗواح [ع] امث، اند، طور جمع۔

:فرشتے، ملائک، (ال)

پائے ہیں لطافت ترے مکھ تھے **اَرواح**
جے تھے اہیں تج جیو جیون تھے اشباح
(ک: ۴۴۷، سیّدہ)

اَڑا [س: آڑا کی تخفیف] اند۔

: آڑ، ٹیک، ستون، اڑواڑ۔ (ال)

پچ نیر کوی نا آئے کر، کوی آگ پھرنا جائے کر
باڑی سو پلکاں لائے کرسو کا کرے **آڑا آڑا**
(ک ا: ۲۸۵، زور)

اَڑراؤ نا [حکایت صوت] ف ل؛ ~اڑانا۔

: بلند آواز میں لگاتار شور و غل مچانا، چیخنا، چلانا،
زبردستی گھسا چلا آنا، اڑانا۔ (ال)

لوح ہور قلم، کرسی، عرش، قدسیاں، ملک، غلمان سب
بجلیاں بدل **اڑراوتے** ہیں رات ساری وائے وائے
(ک ۳: ۵۷، زور)

اَزَل [ع: (ازل)] ظرف۔

: آغاز آفرینش، ابتدائے زمانہ۔ (ال)

سودھن جا عیش کوں پوچھے کہ توں آیا ہے کس خاطر
کھیا ہنس عیش **ازل** تھے میں قطب شہ خاطر آیا ہوں
(ک ا: ۳۰۶، زور)

اُس [س=تسی] اشارۂ بعید۔

: "وہ" کی مغیرہ حالت جو "وہ" سے پہلے پر،
تک سے، کا، کو، میں، نے، وغیرہ
(حرف ربط، علامت ظرف یا حرف اضافت)
آجانے سے پیدا ہوتی ہے، جیسے: اُس نے، اُس
پر، اُس کو، اُس کا، اس پار، اُس طرف۔ (ال)

گل کھلے تارے نمن کنولے رنگیلے سروکوں
چندسرج **اس** پھل لگے سب سرو کے بن میں عجب
(ک ا: ۲۹۴، زور)

اُساس [س] اند: امث؛ ~اوساس۔

: سانس، دم، آہ۔ (ال)

اُساس آس کا باٹ باندھے ہیں سب
نزاکت چپل چلبلی نین نار
(ک: ۵۶۰، سیّدہ)

اُساس بانا: آہ کرنا۔ (دال)

سرو نہ بھائے دیکھنے یک تل اگر او قد دکھوں
باؤں **اُساس** دمبدم شوق سوں ہات چور کر
(ک ۲: ۱۱۶، زور)

اُساساں: اُساس (آہ) کی جمع۔ (س ج)

آساں اساساں تھے سب ہونٹاں سوکھے میں تج نین
نیں ہے صواب پانی دنیا تمن ولایت
(ک: ۴۴۰، سیّدہ)

اَسْپ [س] اند۔

: گھوڑا۔

لے چابکست ابرشت اے ناز کے سوار
منج سینہ میانے **اسپ** ترا تازیانہ کر
(ک: ۵۶۴، سیّدہ)

اِسپند اُتارنا۔

: نظر بد سے بچانے کے لیے کالا دانہ صدقے کر کے
آگ میں جلانا، (مجازاً) نظر بد سے بچانے کا
ٹوٹکا کرنا۔ (ال)

خوشی خوشبوی خوش ہے **اسپند اتار**
عشق باس کے جلوہ میں بھید ہے
(ک ا: ۳۰۲، زور)

اِشتُت / اَشتُت [س] امث۔

:حمد وثنا پر مشتمل گیت اور گانا، منتر جو پرستش کی غرض سے 'پڑھا' یا 'گایا' جائے، پرارتھنا، مناجات، بزرگانِ دین کی ثنا و ستایش (منظوم) (ال)

کرن استت علی شاہ ولایت کا سو ہر ٹھارا
کھڑے قطار کر رضوان استت کر نہارے بھی
(ک۱:۸۳، زور)

اِستخارہ [ع] امذ۔

:طلبِ خیر، فالِ نیک شگون، کسی کام کے نیک انجام کے لیے فال دیکھنا، کسی بات کے کرنے نہ کرنے میں ایک خاص عمل کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ سے اشارہ چاہنا۔ (ف آ)

جب توں بلائی ہمنا پیرت میں آپنا کر
جوسی نہ کر توں پھر کر ہم خاطر استخارہ
(ک۲:۱۳، زور)

اِسترِی [س] امث۔

:عورت، زن، بیوی، زوجہ، جورو، (پ ال)

پہلی گھڑی سانتی کے مُنہ موتیاں سیتی نھانے پری
دُسری گھڑی عشق چادر اُوڑے ہے او استری
(ک:۳۹۱، سیّدہ)

اِستفہام [ع] امذ۔

:سوال، استفسار، دریافت کرنا پوچھنا، تحقیقات کرنا، تفتیش کرنا۔ (ف آ)

نیناں کے پانی میں سدا مجھ دل تراوے مین کر
کوڑیال پتلیاں سوں چرالے جائے استفہام پر
(ک۲:۱۱۵، زور)

اُستواری [ف] امث (استوار کا اسم کیفیت)۔

:مضبوط، مستحکم، پائیدار۔ (ف آ)

نبی صدقے قطبا توں اے رتبہ پایا
کہ تج دور میں دین کوں ہے استواری
(ک۲:۲۶۳، زور)

اَسرار [ع] امذ۔

:راز، بھید، پوشیدہ باتیں (ف آ)

دنیا و دیں کے حق کا سنگار یا علی توں
سب اولیا کے من کا اسرار یا علی توں
(ک۱:۲۲، زور)

اِسلیمی [ف: غالباً (=منسوب بہ سلیم)] امذ۔

:ایران کی سات قسم کی نقاشیوں میں سے ایک نقاشی، ایک طرح کا زنجیرا جو نقش کے گرداگرد بنایا جاتا ہے۔ (ال)

گندائے پھول ہاراں میں خطائی ہور اسلیمی
پھلارے سب خطا کے ہیں تہاں ہم عید و ہم نوروز
(ک۳:۲۶، زور)

اِسم [ع] امذ۔

:نام، وہ لفظ جو کسی شخص، شے کیفیت وصف یا کلام وغیرہ کا نام ہو۔ (ال)

یے سرفرازی بس ہے دوجگ منے معانی
منج سیس پر لکھیا ہے اسمِ محمدؐ اللہ
(ک۲:۲۲۱، زور)

اِسی تھے [اشارہ قریب، ''اِس'' اور ''ہی'' کا مخفف] تھے (=سے) (قدیم)

:اِسی غرض یا وجہ سے، اسی لیے۔ (ال)

ہمن میل باندھے تمن میل سیتی
اسی تھے ہمن میل ہے سوئے فرخ
(ک ا:٦٧، زور)

اَسّی [س: اَشیتِ] اند۔
:ستر اور دس کا مجموعہ، چار بیسی، بیس کم سو
(ہندسوں میں) ٨٠۔ (ال)
یک لک اسی پیغمبراں اپجے جگت میانے ولے
تج پر نبوت ہے ختم سب تھے توں ہی پیارا ہوا
(ک ا:٩، زور)

اُسے اشارہ بعید۔
:رک: اُس، جس کی یہ مفعولی حالت (= بے اُس کو)
مرادات کا جم ترنگ سار قطب
اسے سارہت دے عنین یا سمیع
(ک ا:٦، زور)

اِشارت [ع] اند، امث۔
:اشارہ کی تخفیف، خصوصاً معشوقانہ ناز و انداز کے
چشم و ابرو کی محبت آمیز حرکت، غمزہ، کرشمہ۔
(ال)
چندا عین عیدی بشارت دکھایا
بھنواں سیتی ساقی اشارت دکھایا
(ک ا:١٠٢، زور)

اَشباح [ع] اند۔
:اجسام، اشخاص، متعدد قالب یا کالبد۔ (ال)
پائے ہیں لطافت ترے مکھ تھے ارواح
جسے تھے اہیں جیوجیون تھے اشباح
(ک:٤٧، سیّدہ)

اَضحیٰ [ع] امث۔
:قربانیاں، قربانی۔
(عموماً ترکیب میں مستعمل)۔ (ال)
سنگار اضحیٰ چلے سو نورانواراں بھرے
پُھل سو طوا کن لگا تر جگ میں جھمکاراں بھرے
(ک:٣٦٦، سیّدہ)

اَعالی [ع] صف؛ ~ اعلیٰ۔
:اعلیٰ کی جمع (اکثر 'ادانی' کے ساتھ مستعمل) (ال)
شاہاں میں رتبہ عالی قطب شہے موالی
مبعث رسول اعالی چھند بند سوں گنایا
(ک ا:٤٥، زور)

اِعجاز [ع] اند۔
:عاجز کرنا، معجزہ، کرامات، کرِشمہ، خرقِ عادت۔
(ف آ)
نہ لکھ سکے گا کنے شرح مخ کتاباں کا
ہمارا علم ہے سب عالماں میں جیوں اعجاز
(ک ٢:١٢٤، زور)

اِعراب [ع] اند۔
:حرکات، زیر، زبر، پیش وغیرہ۔ لگ ماتر لگ مات،
ماترا، وہ علامات جن سے حرکات ظاہر ہوں۔
(ف آ)
بے نقط اعراب سوں کرتا ہے تعلیماں منجے ان
میں اگر چوکوں گا اس میں تم نہ پکڑو ہم پہ ایراد
(ک ٢:٨٨، زور)

اِعراضی [ع] صف۔

:مُنہ موڑنے والا، کنارہ کش۔(ال)

جو **اعراضی** ہوا عاشق کہ سن یو سارے معشوقاں
دیئے تو آس کا وصل اُس، اگر نیں تو بلاتیاں کی
(ک۲:۲۴۵، زور)

اَعراف [ع] امذ۔

:(اسلامیات) دوزخ اور جنّت کے درمیان ایک مقام (جہاں کے رہنے والے دوزخیوں اور جنتیوں کو پہنچا ئیں گے)۔(ن ل)

جنت ہور دوزخ ہور **اعراف** کچ نیں ہے مرے لیکھے
جدھر توں واں مرا جنت، جدھر نیں واں سقر منج کوں
(ک۲:۱۷۶، زور)

اَغیار [ع:(غ ی ر) واحد، غَیر] امذ۔

:حقیقت سے بیگانہ، ناواقف، ناآشنا۔(ال)

درد جانے حکیم خوب دانا
ہمارا درد کیا بوجھیں گے **اغیار**
(ک۲:۱۱۸، زور)

اُف [ع:(ا ف ف)] امث، امذ؛ ~ اوف۔

:پھونک مارنے یا کچھ پڑھ کر دم کرنے کی آواز یا عمل پھونک۔(ال)

سیّدے کر ہنراں ستی دکھلاتے اس کا نور سب
نور جاتا **اف** سیتی اس تھے سدا ہے بے نوا
(ک۲:۱۵، زور)

اُفتاد [ف] امث۔

:ناگہانی آفت، سانحہ۔(ال)

جنے رکھے قدم اب کام بھی نکو فریاد
جہ کوئی قدم رکھے کج باٹ میں سو اُن **افتاد**
(ک:۵۴۶، سیّدہ)

افتخاراں [ع=افتخار] امذ۔

:اعزاز، امتیاز، عزت، (ال)

جو کوئی تج یاد عشقاں سوں رکھے سرسجدہ یک چت سوں
اُسے دونوں جگت میانے سرا ہے **افتخاراں** خوش
(ک۸:۳، سیّدہ)

اَفزوں [ف] صف؛ ~ فزوں۔

:وافر، زیادہ، بکثرت، بہت، (حالت، مقدار یا تعداد کے لیے)(ال)

معآنی کے بچن تے پنچے نا بات
دِسے سب شعر میں میٹھائی **افزوں**
(ک۲:۳۱۸، مرتبہ، زور)

اَفسانہ [ف] امذ؛ ~ فسانہ۔

:سرگذشت، روداد، حال احوال۔(ال)

نین کی چلبلائی میرے دل کے بن منے پنچیا
پڑے بلبل فسانہ کی منج او **افسانہ** ہے باعث
(ک۲:۵۹، زور)

اَفسَر [ف] امذ۔

:تاج، کلاہ شاہی۔
(مجازاً) صاحب تاج، حکمراں، حاکم، سردار، سربراہ۔(ال)

کھلیا ہے سب پھلاں میں آج سر تھے ایک پُھل تازا
طرہ اس پھول کا گند کر رکھیں اب زیب **افسر** کوں
(ک:۲۹۹، سیّدہ)

اَفسون [ف] امذ؛ ~ فسوں۔

:جادو، منتر، سحر، ٹونا، ٹوٹکا، پڑھنت، فریب، کرتوت، (ف آ)

تج خوبی سوں یک آیت سکیا تو ہوں اب مطلق
افسون سحر ٹونے منتر تھے ہوا فارغ
(ک ۲:۱۶۱، زور)

اَفضَل [ع] صف۔
:زیادہ فضیلت رکھنے والا، بہتر، نہایت عمدہ۔
(ف آ)
دنیا کو بیچ کر جے کوئی خدا کی بات پکڑے ہیں
اونو **افضل** ہیں ساریاں میں ان کا بے بدل طالع
(ک ۲:۱۵۰، زور)

اَفلاک [ع] اند۔
:(متعدد) آسمان، آکاش۔(ال)
دیکھن شہ بزم کی تماشا رواں ہو
ملک لک لک **افلاک** تھے آویں شاداں
(ک ۱:۴۲، زور)

اِقبال [ع] اند۔
:بختیاری، خوش نصیبی، سازگاری وقت و زمانہ
اِدبار کی ضد۔(ال)
نبی صدقے قطبؔ جم عیش کر عیش
کہ تج در پر کھڑے ہیں فتح و **اقبال**
(ک ۲:۱۶۶، زور)

اَقداح [ع] اند۔
:پیالے، قدح، کوزے (عموماً پانی وغیرہ پینے کے)
(ال)
ہمن سیتی نہ کرو ہٹ میا کرو ساقی
خیال بزم میں یک دو پلاؤ منج **اقداح**
(ک ۲:۷۶، زور)

اِک [س=ک] صف۔
:ایک کی تخفیف، عموماً اشعار یا مرکبات میں مستعمل۔
(ال)
انبر ہوا منور، درپن نمن ہوا دھر
ہوے سور چند کے سر بر تارا ہر **اِک** سا کا
(ک ۱:۴۶، زور)

ایک پانو پڑ کھڑا (محاورہ)۔
:انتظار میں محو ہو جانا، سراپا انتظار بن جانا۔
تمن بن دیس منج نس ہے تمن سوں رین منج دن ہے
کھڑی اک پانو پر جوں سرو ملنے کی اوتالی میں
(ک ۲:۱۹۵، زور)

اگ :آگ۔(دال)
کھا نشتر اس دل رگ منے، جلتے خوارج **اگ** منے
منج کوں سو دونو جگ منے، تج بن نہیں کوئی یا علی
(ک ۱:۱۹، زور)

اِگارہ [س: ایک دش] صف۔
:گیارہ، دس اور ایک (ہندسوں میں) ۱۱۔(ال)
اگارہ مہینے کے نمنے محرم کیوں نہیں ہے توں
سبھی مہینے میں خوشیاں کرتے توں اب دکھ بسایا ہے
(ک ۳:۵۶/۲، زور)

اَگل [س: اگر (=آگے)] م ف۔
:سامنے، روبرو، بالمقابل (ال)
چندر کھیاں پی جام اول، تارے لیاں نقلاں بدل
مست ہو پھریں یوں شہ **اگل**، سوراں کے جوں بھاراں بھرے
(ک ۱:۱۲۳، زور)

اَگن (۱) [س: اگن] امث۔

: آگ، دوزخ۔ (ال)

مرے دوستاں کوں توں نت دے جنت
مرے دشمناں کوں **اگن** یا سمیع
(ک ۱: ۶، زور)

اَگن (۲): آنگن۔ (دال)

بجز کا جو انگن تیرا بھولا دے ناکیتاں کے دل
ترے پگ کی نشانیاں کا جو پینا ہے **اگن** برقع
(ک: ۱۰۶، سیّدہ)

اُگھانا [ا: اگھانا] ف م۔ (قدیم)

: اگانا، پیدا کرنا۔ (ال)

انعام تیرے سوں **اگھائے** گئے زمیں ہور آسماں
انبر کیا روشن سورج چندر ہلالاں عید کا
(ک ۳: ۴، زور)

اگھایا۔ [س= اَ+ گھر] اند۔

: (اُگھانا، سیر کرنا) سیر ہوا، مطمئن ہوا۔ (دال)

عید اگر عیدی کا دیوے دان سب کوں کیا عجب
تیری مجلس تھے **اگھایا** ہے سو دکاں عید کا
(ک: ۲۶۷، سیّدہ)

اُگھٹانا ف م۔

: اگھٹنا/ اگٹنا (= نہ کہنے کی بات زبان پر لانا) کا تعدیہ: کھولنا، ظاہر کرنا۔ (ال)

دور خسارے ہے خوں والے غرانے تانو **اگھٹالے**
ہے پلکاں تیرا نبالے سونا مذے دل اپر میرے
(ک ۲: ۲۹۰، زور)

اَلاپن [س] اند۔

: خوشی کا گیت سرور و نشاط کی باتیں۔ (ال)

عید کی خوشحالی اوہے جو پڑے پگ شاہ کے
اس خوشی تھے ہے ہوس سوں سب **الاپن** عید کا
(ک ۳: ۹، زور)

اُلالا اند: ~ اُلالی۔

: ولولہ، جوش، جذبہ۔ (دال)

میں گاؤں یللا ئلے مَن تللا
ہوا من **اُلالا** اپیں آگلے لا
(ک: ۴۲۷، سیّدہ)

اُلالی [س: الول (= موج)] اند۔

: مستی، امنگ۔ (ال)

اُلالیاں سوں جوانی کے نول شہ سوں رلیاں آنے
کریں لک چھند بند تل تل تین کے یک سین میانے
(ک ۱: ۱۱۹، زور)

اُلجانا [الجھانا (= الجھنا کا تعدیہ] ف م؛ ~ اُلجھانا،

: دھاگے وغیرہ کے تاروں کا ایک دوسرے میں لپٹ جانا، گرہ در گرہ ہونا، سلجھنا کی ضد۔ (ال)

بھواں کماناں، تیر پلکاں، ساند کر مارے جوتوں
ہر تیر سوں سو لاک جیو سوتن میں **الجاویں** بعث
(ک ۲: ۵۷، زور)

اِلحاح [ع] امث۔ اند۔

: طلب یا گذارش سے موقع پر منت سماجت، عاجزی رو رو کر اور گڑگڑا کر عرضداشت۔ (ال)

لوچن کی پتلیاں کے بُت خانہ کوں کیا سجدہ
فقیر و ناتواں ہوں میں کروں اسی **الحاح**
(ک: ۵۳۲، سیّدہ)

اِلحان [ع:(ل ح ن)] اند۔

:ترنم، خوش گلوئی، لے یا سُر میں ادا ہونے کی کیفیت، خوش نوائی، سریلی آواز۔

جب نغمۂ داؤد توں گاوے سونیہ کے بن منے
سن کوئلاں **الحان** تج سجدا کریں فرمان کوں
(ک ۲:۱۸۷، زور)

اَلَذ [ع:(ل ذ ذ)] صف۔

:لذیز تر، زیادہ یا سب سے زیادہ مزے کا (اکثر ترکیب میں مستعمل)۔(ال)

ترے دو کچاں پر بجن نکھ کی لکھ
سہاتی بچتر چتر تھے **الذ**
(ک ۲:۱۰۰، زور)

اَلَک [س] امث؛ ~ الکھ۔

:ان چھلّوں میں سے ہر ایک جو بالوں میں پڑ جاتے ہیں، گھونگر، (مجازاً) زُلف، گیسو۔(ال)

سودھن لٹک کے جب جھلک، دونو **الک** کے سو مہک
مہکیا فلک پر تھے ملک، بے سُد ہو لٹ لٹ آئے ہیں
(ک ۱:۹۶، زور)

اَلَم [ع] اند۔

:ذہنی کرب، جس کا اثر دل و دماغ دونوں پر ہو۔
(ال)

محرم مہینے میں آیا اماماں کا سو غم پھر کر
زمین ہور آسمان میانے بھریا سر تھے **الم** پھر کر
(ک ۳:۵۶، زور)

اَلماس [ف] اند۔

:جواہرات میں سب سے اعلیٰ سفید یا کسی اور ہلکے رنگ کا ایک قیمتی پتھر جو کان سے نکلتا ہے اور جو خالص کاربن ہوتا ہے (شیشے اور دوسرے جواہرات کو کاٹ دیتا ہے) ہیرا۔(ال)

لشکر کی صفاں کھینچ کہ غم آیا ڈرانے
کیا ڈر ہے منجے ہات میں ہے کھرگ جیوں **الماس**
(ک ۲:۱۲۸، زور)

اَلنکار [س] اند۔

:زیور، گہنا پاتا، زینت حسن کا اسباب۔(ال)

منجے غنچے کوں دیکھ یاد آوتا
النکار سوں سائیں مسکاؤتا
(ک ۲:۲۸، زور)

اَلوان [(ل و ن) واحد:لون] صف۔

:گونا گوں، طرح طرح کے، قسم قسم کے، رنگ برنگے
(ال)

جنت میکی سو **الوان** نعمتاں سوں
کیا تازہ جگت کا جان بکرید
(ک ۱:۱۱۷، زور)

اَلّا [ع] حرف استثنا۔

:لیکن، مگر۔ (ال)

کہیتھے پیا بن صبوری کروں
کھیا جائے **لّتا** کیا جائے نا
(ک ۲:۲۳، زور)

اِماماں [ع=امام کی جمع] اند۔

:حضرت علیؑ اور اُن کے گیارہ جانشینوں میں سے ہر ایک اور یہی بارہ امام یا ائمہ اثنا عشر کہلاتے ہیں۔
(ال)

اماماں میا ہے محمد قطب پر
نبی ہور علی کے دِیا سوں سُہایا
(ک:۳۴۳،سیّدہ)

اِمتحان [ع] اند۔
: آزمائش، جانچ، پرکھنے کا عمل (ال)
کہیا کہ حق پرستی کرو بت پوجن ستو
کہیا کہ دونو بات میں ایک **امتحاں** کرو
(ک۲:۲۱۴،زور)

اَمَر : رک،امرت۔
خضر نیر تو جن پیوے سو جیوے
ولے تج اُدھر ہیں **اَمر** تھے اَلَذ
(ک۲:۱۰۰،زور)

اَمرِت / اِمْرَت [س] اند؛~اِمریت،انیریت۔
: آبِ حیات، تریاق، زہر کی ضد، زندگی بخش پانی،ایک چشمہ اوراس کا پانی جس کے متعلق مشہور ہے کہ اس کے پینے سے موت نہیں آتی۔حضرت خضرؑ کے متعلق مشہور ہے کہ انھوں نے آبِ حیات پیا ہے،اس لیے قیامت تک زندہ رہیں گے۔
(ع ال)
ادھر **امرت** پیا جانوں سو مکرا جیو یا جھلتا
سدا کیوں نہ جیوے رہتا ہے آب زندگانی میں
(ک۱:۲۸۷،زور)

اَمرِیت اند۔
: امرت کا قدیم تلفظ۔
لاگیا ہے لذت جب تھے تج لب کا سکی تب تھے
امریت نہیں بھاتا کوثر تھے ہوا فارغ
(ک۲:۱۶۲،زور)

اُمَس [س]اسٹ۔
: جوش،اُمنگ،حوصلہ (دال)
تج روپ دیکھ پاتے ہیں چت کے نین **اُمس**
اَنبُت تری کرن کرے تل تل بچن اُمس
(ک:۵۷۶،سیّدہ)

اَمَل [س]صف۔
: صاف ستھرا، خالص، بےداغ (ال)
پرت مہتر سوں آئی ہے سکھی اب دود جوبن پر
نین **امل** کھلا کھیتی صراحی نہ سرا پیوا
(ک۱:۳۰۱،زور)

اُمَنگ (۱) [س]اسٹ۔
: نہایت خوشی،انبساط،شادمانی۔(ال)
زہرہ اس عید کی **امنگاں** سوں
شہہ کے گن آسماں پہ گایا ہے
(ک۱:۵۹،زور)

اُمَنگ (۲) اسٹ
: جوش، ولولہ،ترنگ۔ (ال)
امنگاں اپ **امنگاں** سوں اپس میں آپ مل ناچیں
تتتا کا تنن ناچیں ہوئے تن تن تنن سارا
(ک:۳۰۷،سیّدہ)

اَمولا [س]صف، مذ، مث؛~اَمول۔
: بیش قیمت، اَنمول۔ (ال)
کندن کی ہے پتلی جیوں کی ہے مورت
تو سہتی ہے امرت بچن اس **امولے**
(ک۲:۲۳۴،زور)

امولت صف۔

:انمول، بے بہا (سیّدہ)

دوتن تو رکھے دِشٹ پنٹ میرے خیالوں

برہے کی کتابوں سوں دلا لیکھ **امولت**

(ک:۵۰۷، سیّدہ)

اَمولک صف (قدیم)

:رک، اَمولا۔

نبی کوں حق کہیا یاد علی ناد علی سو کر

علی مظہر **امولک** ہے رتن میری سو قدرت کا

(ک ۱:۶۷، زور)

امیداں [ف] امث؛ امذ۔

:اُمید= (آس، توقع) کی جمع۔

امیداں کے انجھو موتی کے راساں بائے ڈھک

رہن ساری صبا لک منج گئی ہیں بیقراری سوں کے ڈھک

(ک:۴۳۲، سیّدہ)

امیں [ع: (ام ن] صف۔

:مشہور فرشتے حضرت جبرئیل علیہ السلام کا لقب

جو خدا کا پیغام بے کم وکاست نبی صلعم کے پاس

پہنچانے پر مامور تھے۔ (ال)

محمد مصطفٰے بیٹھے شفا پا پنجتن سو خوش

صفا کے تخت پر لیا یا **امیں** خلعت حضوراں کے

(ک ۱:۵۸، زور)

اَن بندا / بندھا [ان+ بندا / بندھا، بند نا / بندھنا سے حالیہ تمام] صف۔

:بے سوراخ کا موتی، بن چھدا۔

(مجازاً) اچھوتا، قیمتی۔ (ال)

شعر معانی ان بندے موتی ہیں جگ میں حسن کے

ہردے صدف موتی جیسا آپ وارا ایزد نام پر

(ک ۲:۱۱۵، زور)

اَن بول صف۔

:جو بول نہ سکے، بے زبان، چپ گونگا۔ (ال)

بول اَن **بول** کے چلتے ہیں ہمن سیتی پیا

مہر ہم پر نہ کریں پیو وے ہم یار اچھیں

(ک:۶۲۷، سیّدہ)

اَن جانی امث (ان جانا کا مونث)

:غفلت، بے خیالی، نادانی، ناواقفیت۔

ان **جانی** میں جوانی گیا پندنا سنیا

قرآن اور حدیث سوں ترکیب بر کلام

(ک ۳:۱۶۶، زور)

اَن ٹنکٹ [ان+س: گھٹ (= ظاہر)] صف۔

:چھپا ہوا، سربستہ، مخفی۔ (ال)

عشق کا جن نبوجے **ان ٹنکٹ** بھاو

پرت میں ان کرے بھو آنے بھانے

(ک ۱:۳۱۲، زور)

اَناچیتی [س] ف؛ ~ اناچتی، اناچیت۔

:نادانستہ، دفعتہً یکا یک، بے خیالی میں،

غیر ارادی طور پر۔ (ال)

بے خبری میں، انجان پن سے۔ (دال)

لگی تھی میں **اناچیتی** گلے تج پھول سوں یک دن

تدھان تھے سر تھے پاواں لک اچھوں خوشبو مہکتی ہے

(ک ۲:۱۸۲، زور)

اِنام اند (انعام کا قدیم املا)

:رک، انعام۔

قطبا کوں اب خدا تھے، صدقے سو مصطفیٰ تھے

اپ پیار مرتضیٰ تھے، انپڑیا انام ساقی

(ک ا:۱۰۳، زورؔ)

اَنبالے [س: ان، سابقہ نفی + بل (بالے)]

: اَنی والا، نکیلا۔ (ال)

دو رخسارے ہے خوں والے غرانے تا نوا گھٹالے

ہے پلکاں تیز **انبالے** سونا ندے دل اُپر میرے

(ک ۲:۲۹۰، زورؔ)

اَنْبر [س: امبر] انبر (= آسمان) اند، ~ امبر۔

: آسمان۔ (ال)

دھن سیس پر پھولاں چڑے، انبر پہ جوں تارے جڑے

حوراں ملک دیکھن کھڑے، دستا تماشا یو بڑا

(ک ا:۲۸۵، زورؔ)

انبراں

: اَنْبر = (آسمان) کی جمع۔

ملائک نور درسن کے محلاں باند درپن کے

دیکھت واں فرش رتن کے لیے نو **انبراں** خوشیاں

(ک:۴۱۲، سیّدہ)

انبریت: رک: امرت۔ (ال)

جب کھول باتاں کرے **انبریت** ہوتا نیر خوے

تِس پانی کے یک بوند کا دھرتا اپے کوثر طمع

(ک ۲:۱۵۹، زورؔ)

انپڑنا [س: اُ + پت] ف ل۔

: پہنچنا۔ (دال)

شاہاں منے بھوماں تھے کرتا بڑائی جان تھے

انپڑ یا علی کے دان تھے تشریف شاہانی مجھے

(ک:۳۰۱، سیّدہ)

اَنت [س] اند۔

: انتہا، بےحد، انجام۔ (دال)

عشق کسوتاں تھے منجے مشتری

عشق **انت** اُدھر میوہ تج کوں سہات

(ک:۴۳۸، سیّدہ)

اَنتر [س] اند۔

: دوری، تفاوت، فرق (ال)

اگر یک تِل پڑے **انتر** پیاسوں

نین جل سوں سپت سمدر بھراتی

(ک ۲:۲۵۸، زورؔ)

اَنتھ [س = انت] اند، ~ انت۔

: حد۔ انتہا (دال)

سب ہی کچ ہوں انت نیں نا نیم حرف کو انتھ میں

بھوت ڈھنڈ دیکھے نہ پائے **انتھ** نیہ افسائے کا

(ک ۲:۲۳، زورؔ)

اَنجن [س] اند۔

: سُرمہ۔ (دال)

پیاسوں رات جاگی ہے سو دستی ہے سو دھن سرخوش

مدن سرخوش، سجن سرخوش، انجن سرخوش، نین سرخوش

(ک:۸۵۶، سیّدہ)

اَنجھو [س]اند؛~اَنجو۔

:آنسو۔(ق ال)

انجو جو ہو دوڑیں تری بزم میں

توں مکھ دھوے تو ہوگا شرف منج کوں جم

(ک:۶۱۱،سیّدہ)

اَنچَل/اَنچل[س:آنچل]اند۔

:دوپٹے کا کنارا۔(ال)

نہ اردھنگ سوں سیس اُپر باے **انچل**

کہ جیوں ابر چھاتا ہے سور و قمر

(ک۱:۲۸۸،زور)

اَنْدازَہ[ف]اند۔

:مقدور، مجال، طاقت۔(ال)

صفت کرنے پیمبر کا منجے اندازہ کہاں ہے

ہوا مولود و صفاں تھے ہوس منج خادمی کا

(ک۳:۱۳،زور)

اندکار [س=اندھکار]

:اندھیرا(دال)

تج کیس رین **اندکار** کا کرتا ہے مشک تر طمع

تج لب کے امرت نیر کا دھرتا ہے اسکندر طمع

(ک۲:۱۵۸،زور)

اِندو [س]اند۔

:چاند(دال)

اندو جھلکار سورج ناد بجلی

کیوں اس کا گگن نمنے، پچھڑتا

(ک۱:۱۷۳،زور)

اندھارے[د]اند۔

:اندھیرے۔

زمانے کے **اندھارے** تھے معانی توں نکرغم جگ

پیالا ہت پیا کے پیوتوں جگ شاہی کرن سکتا

(ک۲:۳،زور)

اندہاریاں

:اندھیرا کی جمع۔

محمد فتح کیتے ہیں اُحد جھگڑا علی سوں مل

توتن کے کھرگ اُچایاں تھےگئی بھگ فوج اندہاریاں کی

(ک:۳۴۴،سیّدہ)

اَندھاری نین:اندھی آنکھ۔

مگر کھولے خدا ای دکھ دکھاوے اس سُرج مکھ

اندھاری **نین** پاویں سکھ تو مجھ پر رکھ دیا سے نا

(ک۲:۴،زور)

اَندیشہ[ف]اند۔

:فکرمندی، سوچ، تردد۔(ال)

دل کوں کہاں ہے دل ہے کہاں صبر اوسے

یک بُند لہو اس کوں ہزار **اندیشہ**

(ک۳:۴۴،زور)

اِنس [ع:(ان س)]اند۔

:نوعِ انسانی، اولادِ آدم۔(ال)

تمن دوائر مکھ ہے نگیں سلیماں کا

طیور و **انس** و پری پر کرو سدا تم راج

(ک۲:۶۷،زور)

اِنشا [ع:انشاء(ن ش ی)]امث۔

:تحریر، تحریر کرنا۔(ال)

کن لکھ سکے حساب تیری صفت کے یارب
منشی نبو جھیں **انشا** قلماں ہوئے ہیں جیون کاہ
(ک۲:۲۲۰،زور)

اِنعام [ع:(ن ع م)(=نیز نعمت دنیا)]اند۔

:حسن کارکردگی کے صلے میں عطیہ،بخشش،خلعت۔
(ال)

گالیاں ستے او نازنین مجھ یاد کرتا کر سنیا
اب دل کروں قرباں اس دشنام کے **انعام** پر
(ک۲:۱۱۵،زور)

اِنفاذ [ع]اند۔

:اجرا، نافذ کرنا یا ہونا (کسی اُصول وغیرہ کو
بروئے عمل لانا۔(ال)

سکی دل جگ میں تج فرمان **انفاذ**
سبھیں خوباں میں ہے تج شان انفاذ
(ک:۵۵۳،سیّدہ)

اَنکس / اَنکُس [س:انکش]اند۔

:لوہے کا بھالے نما آنکڑا جس کی نوک سے ہاتھی کی
گردن اور کانوں کے برابر کے حصّہ کو گدگدایا جاتا
ہے تاکہ ہاتھی رفتار میں سستی نہ کرے۔(ال)

انکس اس سیس پر قدرت نواچند
کہ سنڈ پھانسے میں دشمن نت سنپڑتا
(ک۱:۱۷۳،زور)

اَنگ [س]اند۔نیز۔امث۔

:جسم، بدن۔(ال)

نچھل کندن کے تاراں **انگ** جھوتا
بندی ہوں چھند بند سوں کر سنگارا
(ک۱:۱۳۵،زور)

اَنگ سنگ:وصل،صحبت۔(دال)

ناریاں میں جور ناز بھاگ اُچپل
انگ سنگ سوں کرے پیا نہالا
(ک۱:۲۶۸،زور)

اَنگشت نما[ف]صف

:وہ شخص جس کی طرف انگلیاں اُٹھیں،رسوا۔(ال)

نٹھ کے شہراں منے **انگشت نما** ہوں بسر تھے
چپ دو تن ڈر نہیں تیرا نکو ترسانے جائے
(ک۲:۲۹۶،زور)

انگناں اند۔

:آنگن (=صحن) کی جمع۔

ہرگ مہینے کوں ملالے ملکاں مل گگناں میں
سمد موتیاں کے جو برسائے سو بھریئے **انگناں** میں
(ک۱:۲۰۲،زور)

اَنگوٹی امث:~اَنگوٹھی۔

:سونے یا چاندی کا حلقہ جو بطور زیور انگلی میں
پہنتے ہیں،انگشتری،خاتم،مندری(ال)

سکل تخت پر میرا یوں تخت کر
انگوٹی پہ جوں ہے نگین یا سمیع
(ک۱:۶،زور)

اَنگے [ار]م ف۔

:آگے، سامنے، اوّل۔

خدا کا چھانوں ہے منج پر تو منج ہے فریزوانی
نبی صدقے قطبؔ انگے رکھیں سر کا مگاراں خوش
(ک:۳۱۸،سیّدہ)

اَنگھے / اَنگھیں [ا: آگے]م ف،~ انگے۔

:سامنے آگے، روبرو۔ (ال)

مجھ عشق کے گدا کوں اورنگ شاہی دیتا
سب عاشقاں مجھ **انگھے** ہیں طفل جیوں دبستاں
(ک ا:۲۰۱،زورؔ)

اُنَن ضمیر غائب۔

:اُن کا۔ اُن کے۔(دال)

○ بی بی فاطمہ عرش کے تاج ہیں
انن نور تھے حور جنت کی لاجے
(ک ا:۲۷،زورؔ)

اَنَند [س]اند؛ ~ آنند۔

:خوشی۔(دال)

قطباؔ گینائیا ہے مولود آج تیرا
عشرت **انند** دے اُس آپار یا علی توں
(ک:۳۰۸،سیّدہ)

اِنو/اِنوں ضمیر :اِن (دال)

یک کرامت انو کا نیں کسی پیغمبر میں
سب نبیاں میانے ہمارے ہی نبی سہتے سراج
(ک ا:۵۲،زورؔ)

اُنو ضمیر۔ :اُن۔(ال)

چند سور **اُنو** بچارے بیتاب ہوویں دیکھت
اس محل کے نورانی میدان کا اُجالا
(ک ا:۲۱۹،زورؔ)

انوار [ع:(ن ور)واحد:نور]اند۔

:لفظاً: جلوے، روشنیاں۔

مراداً: آثار و مظاہر، تجلیاں (ال)

ذرے سکل جگ بھر رہیں تج عشق کیرے گرد میں
تو نور تھے ذرہ معانی ظاہر ہے **انوار** سوں
(ک ۲:۲۱۳،زورؔ)

انور [س: مصدر(ن ور)اسم تفضیل]صف۔

:روشن، زیادہ روشن، نورانی، تابندہ۔

مجازاً، خوبصورت، پُر رونق۔(ال)

کیا موجود اپنے جود تھے منج جان غم خور کوں
دیا ہے جوت اپنے نور تھے موطیع **انور** کوں
(ک ا:۴،زورؔ)

اَنی [س]امث۔

:برچھی، بلم، تیر یا کانٹے وغیرہ کی نوک، سنان
بھال۔(ال)

گر ہوس ہے تجے اس لعل پیالے تھے شراب
پلک کے **انیاں** سیتے بیند توں مانیک رتن
(ک ۲:۱۷۸،زورؔ)

او [د]ضمیر۔

:وہ، ان۔(ق ال)

تا دیس اس تماشہ مکھ سور نور دوست
میں روتا تھا سو یوں کہ نہ **او** وقتِ خواب تھا
(ک:۴۸۲،سیّدہ)

اُوبال [س] اند؛ ~ ابال۔

:(مجازاً)(کسی کیفیت یا جذبے وغیرہ کا) اُبھار، جوش، ولولہ، شدت، وفور، اُپھان (ال؛ ف آ)

برہ کے **اوبالاں** تھے نیں ٹھیر من کوں
کہ میں اپ جنم سب پیاسوں گمائی
(ک۲:۲۶۱، زور)

اُوپَر [س: اُپَر] حرفِ ربط؛ ظرف۔ :پر۔

نبی مبعث جو کوئی کیتا ہے یک چت ہور یک دل سوں
سو اس کے دل **اوپر** ہوتا ہے طٰہٰ کا بیاں روشن
(ک۱:۴۹، زور)

اُوتار [س] اند۔

:ولی، مظہرِ الٰہی، فرشتہ خو یا نیک انسان۔(اِل)

سب جگ میں نانو تیرا ہے سب پہ چھانو تیرا
ہر ٹھانو ٹھانو تیرا **اوتار** یا علی توں
(ک۱:۲۲، زور)

اُوتاری :اوتار کا مونث، حسین، جمیل۔(دال)

ہے سب سہیلیاں میں بالی عجب
سروقد ناری **اوتاری** دسے
(ک۱:۳۳۲، زور)

اوتالا [س] صف، مذ؛ ~ اُتالا۔

:جلد باز، بے صبر، بے قرار۔(ال)

پیاری سوں ملنے کا پھانسا پڑیا ہے
سکیاں من ہوے ہیں اوی تھے اوتالے
(ک۲:۲۳۱، زور)

اُوتالی ۔[س] امث؛ ~ اُتالی۔

:مضطربانہ، بے قرار (ق ال)

کونلی بالی نیہہ میں **اُوتالی** کھڑی
عشق اوتالی سوں پیا تیئں مدبھری
(ک:۴۲۱، سیّدہ)

اُتوُل [ہ] اند؛ ~ اوتول۔

:رک: اُتالی، اوتاولا پن (ال)

اوبال پن میں دسیا جوبناں کا ملکا سخت
اوتول سیتیں مودل بھانڈہ کاچ کا بشکست
(ک۲:۴۴، زور)

اوٹنا [ہ: اوٹن] ف م۔

:کسی چیز پر پردہ یا کوئی سامان اس طرح ڈالنا کہ وہ چیز چھپ جائے، ڈھانکنا، چھپانا۔(ال)

چنچل نادان ہو دانا نہ کر نادان کے چالے
تو سن قطبا سو ملنیں تیں پھولاں سوں تخت **اوٹی** ہے
(ک۲:۲۵۰، زور)

اوجَھل [س: اگوچر] امث۔

:جو حائل کسی چیز کو دیکھنے میں مانع ہو، اوٹ، آڑ، حجاب، پردہ۔(ال)

میر امرت انچل **اوجھل** لذت منجکوں دکھائے ہے
پیار یا بات میں آساں سوں اداس منجکوں تک ریوا
(ک۱:۳۰۱، زور)

اوچتی [ہ] م ف۔

رک = اَوچٹ۔

سو ڈھل پاک کھنجناں **اُوچتی**
اے چھند بند دیکھ تو پہ واری ہے ناری
(ک:۸۰۷، سیّدہ)

اَوچٹ [ہ] صف، م ف۔

: اَچانک، خلاف توقع۔ (دال)

نیر دھیٹ شوخی سوں آ کر کھڑی جب
سو **اوچٹ** نظر میری اس پر پڑی تب
(ک۲:۱۶۸، زور)

اَوھان [س] امث۔

: ہوش، توجہ۔ (ق ال)۔

سب جگ بھلے ہیں گیان میں، میں نا بھلوں **اودھان** میں
لکھیے ازل بھومان میں ہے راز پنہانی مجھے
(ک:۳۰۱، سیّدہ)

اوڑ [س] صف۔

: آڑ۔ (دال)

تم شالِ ابر شفق رنگ کے اوڑ اپ بغل تھے
دیتا صُرے ثریا دیکھ مج اُتال ساقی
(ک۱:۱۰۱، زور)

اوڑانا ف م

: اوڑھنا، پورے جسم یا کسی عضو کو کپڑے سے ڈھانکنا،
کپڑے سے بدن کا ڈھکنا۔ (ال)

نبی صدقے قطب شہ کے سو اُوپر
اوڑائی ہوں سکیاں ماوے رومالا
(ک:۴۲۹، سیّدہ)

اوڑی [س: اُورن (=ڈھال، نیز ڈھکنا)] امث۔

: غوطہ، ڈبکی۔ (ال)

اگر جنت توں منگتا ہے توں آمیخانے میں منج سوں
کہ خم نزدیک میلیں **اوڑیاں** خوش خوش حوضِ کوثر میں
(ک۲:۱۷۷، زور)

اَوگن امذ۔

: عیب، بُرائی، خرابی۔ (دال)

کہی پیاری نبیؑ صدقے محمد قطبؔ شہ کوں یوں
ایسے **اوگن** نہ بھاوے مُنج دوتن جوگن ڈراتی ہے
(ک:۴۶۶، سیدہ)

اَوگھر [س=اَو+ گھڑت] صف؛ ~ اوگھڑ۔

: بے ڈھنگا۔ (دال)

چوٹی تیری سو ناگ ہے ہور زہر اس میں کڑوا
اوگھر کھیلاں میں دستی توں سا چلی سنپارا
(ک۱:۲۴۲، زور)

اولیاء [ع] امذ۔ (طور جمع)

: اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے، مرتبہ ولایت پر
فائز، اہلِ اللہ، عارفانِ حق، خدا رسیدہ بندے۔ (ال)

دنیا و دیں کا حق سنگار یا علی توں
سب **اولیاء** کے من کا اسرار یا علی توں
(ک:۳۰۷، سیّدہ)

اُونچ [س: اُچّک] صف۔

: اونچا، بلند۔

سرورِ سروراں مرا سر **اونچ** ہے سورج نمن
اُو سورج کرناں جھمکتے مج نین کھن میں عجب
(ک:۴۵۲، سیّدہ)

اونچانچا [امذ، امث: اونچی نیچی]

: بلندی اور پستی، نشیب و فراز، ناہمواری۔ (ال)

اونچا نچا جب نہ تھا تب آپ تھا
ہے سو نہ اچھسے وو اچھیگا سدا
(ک۳:۶۴، زور)

اُوہاں ظرف۔ :وہاں۔(دال)

گگن منڈپ ستاریاں سوں سنوارے

اُوہاں گاؤں سو زُہرہ مشتری ہے

(ک:۴۴۲،سیّدہ)

اوہے :ہوئے(ق ال)

عید کی خوشی حالی اوہے جو پڑے جگ شاہ کے

اس خوشی تھے ہے ہوس سوں سب الاپن عید کا

(ک۳:۹،زوؔر)

اِہانت [ع:(ہ و ن)]امث۔

:توہین،تذلیل،بے عزتی،حقارت(ج ل)

جو منج میں نیں اہیں پرہیزگاری کے کاماں

شراب خورکوں **اہانت** سوں کیوں اشارہ کروں

(ک۲:۱۷۵،زوؔر)

اَہدا [ع](ہادی کی تفضیل)صف؛اہدیٰ۔

:بہت ہدایت کرنے والا۔عظیم رہنما۔(ال)

سب انبیاء پرور تمھیں، ہے اولیا رہبر تمیں

حیدر تمیں، صفدر تمیں، امت کو **اہدا** یا علی

(ک۳:۳۷،زوؔر)

اَہَرمَن [ف]امذ؛ ~ اہریمن۔

:جن،دیو، بھوت پریت۔(ال)

نچھل کندن ترے لب کا کسن سوتل کسوٹی ہے

کہ یااو **اہرمن** کے بت سلیماں کی انگوٹی ہے

(ک۲:۲۴۹،زوؔر)

اَہے حرف ربط۔

:ہے۔(ال)

جب یہ خوشی کنا یا حضرت رسول کی میں

پھرتیاں سوواں سکیاں جو اہے لک قمر خوشی کے

(ک۱:۵۰،زوؔر)

اَہیں :ہیں۔(دال)

جو منج میں نیں **اہیں** پرہیزگاری کے کاماں

شراب خورکوں اہانت سوں کیوں اشارہ کروں

(ک۲:۱۷۵،زوؔر)

اِے [س]اشارہ قریب۔

:یہ۔(دال)

نبی صدقے قطبؔا توں اے رتبہ پایا

کہ تج دور میں دیں کوں ہے استواری

(ک:۴۰۷،سیّدہ)

اَیاغ [ف]امذ۔

:پیالہ، شراب کا پیالہ۔(ال)

شراب پھول کھلے تیرے باغ نو خط میں

پلا توں ساقی سرمست منج کوں یک دو **ایاغ**

(ک۲:۱۶۰،زوؔر)

اَیاں صف؛ ~ عیاں۔

:عیاں،ظاہر،کھلا،آشکارا۔

واضح، روشن، نمایاں۔(دَر)

کیتی دیکھت پیارے تیری ہو داسی داسی

کی صاحب اپنے سوں مل رونگی **ایاں** اناں میں

(ک۱:۳۰۰،زوؔر)

اَیانی [س]صف۔
:(ایانا کی تانیث) بے عقل، بے وقوف، نادان بچہ۔
بھولی۔(ال)
چتا ہو عشق کے جنگل میں بیٹھیا ہے دری لے کر
لیا ہے جھانپ سوں آ ہو تمن دل منج **ایانی** کا
(ک۲:۱۷،زور)

اِتا [س:اِتِ(=ابھی)]صف؛ ~ اِتا۔
:اتنا، اس قدر، ذرا، اب، تک۔(دال)
اِتا بڑا مراتب تب عرش کوں دیا حق
راکھیا علی کے پگ تل جب عرش اپ پشانی
(ک۱:۸۱،زور)

اِتال [س]ظرف؛~اِتال
:اب۔(دال)
یک ماہ تھے مرا دل لالونیاں گگن کوں
ڈھنڈ نو چندر پیالا پایا **اتال** ساقی
(ک۱:۱۰۱،زور)

اِیثار [ع:(اث ر)(=ترجیح دینا)]اند۔
:نذر کرنا، قربان کرنا، قربانی دینا۔(ال)
کیوں کروں چاند سورج تاریاں سوں تشبیہ تمن
دم بدم چرخ تمن حسن پہ **ایثار** اچھیں
(ک۲:۱۹۳،زور)

اِیراد [ع:(ورد)]اند۔
:اعتراض، الزام۔(ع ال)
بے نقط اعراب سوں کرتا ہے تعلیماں منجھے ان
میں اگر چوکوں گا اس میں تم نہ پکڑو ہم پہ **ایراد**
(ک۲:۸۸،زور)

ایزد [ف=ایزد؛س:یجت]اند۔
:خدائے تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام۔
شعرِ معانی ان بندے سے موتی ہیں جگ میں حسن کے
ہردے صدف موتی جمیا آپ وار **ایزد** نام پر
(ک۲:۱۱۵،زور)

ایک چت ہونا(محاورہ)
: یکدل ہونا، دل سے متفق ہونا۔(ال)
ولیاں سب **ایک چت ہو** کر رہے سب معتقد ہو کر
کہے سب سیس کے اوپر ولایت کا سو چھتر ہے
(ک۱:۸۰،زور)

ایکس تھے ایک(محاورہ)
:ایک سے بڑھ کر ایک۔(ال)
پیاریاں شاہ کیاں مل عید کا سنگار کیتاں ہیں
ایکس تھے ایک کا سنگار شاہ کوں بھائیا سر تھے
(ک۱:۹۲،زور)

ایمام [ع]اند؛ ~ امام۔
:کسی جماعت کا مقتدا، پیشوا، سردار، رہبر۔(ال)
اماماں پر ہوا سو دکھ نکو پوچھو مسلماناں
ہر یک **ایمام** پر یک دکھ بہت گھاتاں بسایا ہے
(ک۳:۵۶،زور)

اینو اسمِ اشارہ۔
:ان۔(ال)
○ سنوازیا ہے من موہنیاں اپنے تیں
پیا کوں **اینو** سوں ترکتاز ہے
(ک۲:۲۳۱،زور)

آ

آبِ زلال [ف ع] اند۔

: صاف شفاف میٹھا اور خوشگوار پانی۔

رقم ہوا ہے مرے خیال میں سچّا تو خیال
نہ حک تھے جائے نہ آبِ زلال تھی او نوشت
(ک ۲: ۴۹، زور)

آب زندگانی [آب + ف: زندگانی] اند۔

: آبِ حیات۔ وہ روایتی پانی جس کی نسبت کہا گیا ہے کہ اس کا ایک قطرہ پینے کے بعد انسان امر ہو جاتا ہے۔
آبِ حیواں۔ (ال)

ادھر امرت پیا سو مکرا جیو پا جھکتا
سدا کیوں نا جیوے رہتا ہے آبِ زندگانی میں
(ک ۱: ۲۸۷، زور)

آب وتاب [آب + ف: و، حرف عطف + تاب] امث۔

: تابندگی، درخشندگی، چمک دمک، بڑاَقی؛ جلا۔
(ال)

اب مکھ آئینے تھے مو دل کا کر میں سب زنگ دور
بھی کدھیں زنگ اس کوں نا پکڑے تھی دیو آب وتاب
(ک، ۲: ۴۰، زور)

آبِ کوثر [ف ع] اند۔

: بہشت کی نہر یا حوض کا پانی جو کوثر کے نام سے مشہور ہے (مجازاً) شفاف اور لطیف پانی یا مشروب۔ (ال)

چاند روشنی پایا تمارے نور تھے
آبِ کوثر کوں شرف تھڈی کے پانی پور تھے
(ک: ۳۰۲، سیّدہ)

آباد (۱) [ف] صف۔

: خوش و خرم، خوشحالی، شادمان، بامراد۔

سکی تج ناک کی پھلوی کہ ہے یاقوت کا دانہ
کہ سب دانے بسر کر میں ہوا اودانے تھے **آباد**
(ک ۲: ۸۹، زور)

آباد (۲) [ف] صف۔

: سرسبز، تروتازہ، شاداب۔ (ال)

سٹیا اُمید کے تخماں زمیں میں
میرے سب تخم کوں تم کرنا **آباد**
(ک ۲: ۸۷، زور)

آباد (۳) [ف] صف۔

: پُر رونق، بھراپُرا، رَجابُجا۔ (ال)

کتے ہیں گوہراں سوں حسن دستا
وہ خط و خال کرتا منج **دل آباد**
(ک ۲: ۸۷، زور)

آبادان صف۔

: رک، آباد۔

ہویدا بھی ہوا جوں جان بکرید
کیا سب جگ کوں **آبادان** بکرید
(ک: ۳۶۲، سیّدہ)

آپ [ار] ضمیر۔ اضافی، تخاطب کا تعظیمی کلمہ۔

: اپنا اپنے یا اپنی کی جگہ، جیسے: آپ کاج مہا کاج۔

قطب تارا کھینچتا آہن ربا کوں **آپ** دھر
سب ہی تاریاں میں او سے دستا ہے بڑپن عید کا
(ک ۳: ۹، زور)

آپ میں آپ (م،ف)

: آپ ہی آپ۔(ال)

حسن تیرے کا کریں چاڑی نین **آپ میں آپ**

یک نین کیا بوجھا یک کیا دیکھیا توں ان میں نجا

(ک۲:۱۱،زور)

آپار(۱) [س: آپار] م ف۔

: اُوپر، بالا۔

اللہ، محمد علی ہور بارہ امام

یو سب آہیں قطبا کے سو **آپار** معاذ

(ک۱:۳۱،زور)

آپار(۲) صف۔

: بے حد، بہت زیادہ، لامحدود۔(ال)

قطبا گیا ئیا ہے مولود آج تیرا

عشرت انند دے اُس **آپار** یا علی توں

(ک:۳۰۸،سیّدہ)

آپس [س: اَتْمن] ضمیر۔

: آپ، خود(دال)

ہے بے بہار تن سکی توں تو ترے اُپر

آپس کی تیں نوارنے کرتے رتن اُمس

(ک۲:۱۲۵،زور)

آپنا [ہ] صف۔

: اپنا۔ ذاتی۔ اپنے۔ پرائے کا نقیض۔ میرا۔ ہمارا

(ق ال+ف آ)

خوشیاں تھے جگ ساتے نیں سو اپنے پیر بن میانے

ترہ جگ **آپنا** تن من شہنشہ پر تسارے ہیں

(ک:۳۱۴،سیّدہ)

آپنے صف۔

: اپنے، اپنا اپنا کی مغیرہ حالت۔(ال)

ترے مکھ کے پُھل بن کو دیکھلاج تھے

چھپایا ہے مکھ **آپنے** کوں ارم

(ک:۶۱۲،سیّدہ)

آتش بازی [ف] امث۔

: بارود اور پٹاس وغیرہ کی ترکیب سے بنایا ہوا سامان جس سے آگ دِکھانے پر رنگ برنگی چنگاریاں اُڑتی ہیں۔

لچیں شب برأت **آتشبازی** تیرے نور اوجالے تھے

اوسے تعریف کرنے کہاں زباں ہم عید و ہم نوروز

(ک۳:۲۴،زور)

آتیاں امث۔

: آنے والیاں۔ آتی (فعل) کی جمع

پیاریاں اے کہو منج دِھرا ول تج مندر **آتیاں** کی

جو آرنجانی جابوسیاں سو پھر منج چوک لاتیاں کی

(ک:۶۵۹،سیّدہ)

آٹو صف۔

: آٹھوں (جنت کے آٹھ دروازے کی طرف اشارہ)

ان دن مولود آئے خوش خبر قدسی یو پائے خوش

چھرا مولود گتائے خوش جنت **آٹو** سنوارے ہیں

(ک:۳۱۵،سیّدہ)

آثار [ع] امذ۔ طور جمع۔

: اثر = (کسی امر کی پائے جانے کی) علامت، نشان۔(ال)

تج در ادھر تس میں نبات امریت بھر

میرے ادھر پر دھر ادھر منگتا ہوں میں **آثار** عیش

(ک۲:۲۰۳،زور)

آچھر [س]امث۔ ~ اَپسرا، اَچھری، اَچّھر، اَچّھری۔

:راجا اندر کے دربار کی رقاصہ، پری۔ (ال)

فرشتہ دیکھ مکھ سد بھول جاوے
سرگ **آچھر** ہوئی ہے اُس دیوانے
(ک۲:۲۵۴، زورؔ)

آچھی [س: اَکشی (= آنکھ، نظر، دید)]امث۔

:آنکھ کی پتلی، آنکھ۔ (دال)

ترے نین **آچھی** میں رنگ ہے مدن کا
تجے چاک مستی میں ہنس کی سیانی
(ک۲:۲۶۲، زورؔ)

آچھے

:اچھے (سیّدہ)

گلاب **آچھے** آنگن میں جھنکاؤ کے
پیاری مو مندر کوں چھنداں سوں آئی
(ک:۶۵۰، سیّدہ)

آخِذ [ع: (اخ ذ)]صف۔ ماخذ = (دال)

:لینے والا، اَخذ کرنے والا، وصول کرنے والا۔ (ال)

نکھاں میرے ہیں تج جوبن کے مشتاق
ادھر میرے ترے بوسیاں کے **آخذ**
(ک۲:۱۰۶، زورؔ)

آد [س]امث۔

:آدھ گھنٹے کے قریب، کچھ دیر، تھوڑا وقت۔ (ال)

چوٹی تیری سوناگ ہے ہور زہر اس میں کڑوا
آد گھڑ کھیلاں میں رتی توں سا چلی پنسارا
(ک:۴۲۳، سیّدہ)

آدھار [س]اند۔

:سہارا۔ آسرا، بھروسا۔ (ال)

آدھار دے آدھار اب، تج بن نہیں کوئی یا علی
منج کو سنبھالتھار اب، تج بن نہیں کوئی یا علی
(ک۱:۱۸، زورؔ)

آذَر [ف]اند۔

:آگ، چنگاری

براہیم کا قصہ پنجیا ہے جگ میں
نکولیاؤ بھی کوئی کہانی **آذر**
(ک۴:۵۷، سیّدہ)

آرا [س: 'ارَیا' 'آرا']اند، ~ ارّہ، ارہ۔

:ایک ہلالی شکل کا دندانے دار آہنی اوزار جس کے دونوں سروں پر لکڑی کا دستہ ہوتا ہے اور جس کو دونوں طرف سے دو آدمی پکڑ کر موٹی لکڑیاں چیرتے ہیں۔ (ال)

بنگی شاخاں اُپر مالی رکھے **آرا** غصے سیتے
رکھے گا سیدھی شاخاں پر اگر **آرا** تو ہوگا لچ
(ک۲:۷۴، زورؔ)

آرام [ف]اند۔

:قرار، اطمینان، سکھ، چین، سکون۔ (ال)

رین چندنی میں سائیں سوں پیو و جام
سجن من ہات لینے میں ہے **آرام**
(ک۳:۱۷۲، زورؔ)

آرت [س: آرت]اند۔

آرتی اُتارنا (دال)

:دیوتاؤں کی پوجا کا ایک طریقہ۔ (ال)

حوراں طبق سونور کے لیایاں ہیں چاؤ سوں
آرت ستارے سور چندا کرنے تج اوپر
(ک۲:۱۱۳،زور)

آرتی

:ہندو شادی میں دولہا کے گرد اور محبت یا عقیدت میں محبوب یا کسی مقدس ہستی یا محترم چیز کے چاروں طرف چراغوں کی تھالی یا نچھاور وغیرہ پھرانے کا دستور (ال)

محبت **آرتی** وارتے جیوں ڈھال
سو موتی ڈھال دریا کاں جھکایا برس گانٹھ
(ک ا:۱۵۷،زور)

آرتی کرنا [محاورہ]

:آرتی کی رسم بجالانا، آرتی اتارنا۔(ال)

کرتے ہیں جیواں پیار تھے تم پر تھے رضواں آرتی
زہرا سوں نس دن وارتے چند سور تریا یا علی
(ک ا:۳۷،زور)

آرتی نوازنا [محاورہ]

:آرتی اُتارنا، آرتی کرنا۔(دال)

سہاگاں بھاگ پھل مستک کھلے ہیں
سہیلیاں آرتی تارے نوارے
(ک ا:۱۶۱،زور)

آرسی [ہ] امث۔

ا۔آئینہ۔مُنہ دیکھنے کا شیشہ۔
۲۔ایک طرح کی آئینہ دار انگوٹھی کا نام جسے عورتیں ہاتھ کے انگوٹھے میں منہ دیکھنے کے واسطے پہنتی ہیں

عشق کی **آرسی** اوپر غباراں کدنکو یار
اوسی کی آرزو تھے دام میں ہیں گلعذاراں خوش
(ک:۳۱۸،زور)

آرسی سکندر۔

:آئینہ سکندر۔
انگن ہے اس محل کا جوں **آرسی سکندر**
دستا ہے تس پہ توراں، ایران کا اُجالا
(ک:۳۱۹،سیّدہ)

آروس [عروس کا بگاڑ] امث۔

:دلہن، عروس۔(دال)

دنیا **آروس** انند بالیاں سوں عشرت مے پلاتی ہے
سہیلا شاہ کا الحاں سوں زہرہ گائیا سر تھے
(ک،ا:۹۲،زور)

آروسانی [آروس+:انی، لاحقہ نسبت]

:آروس سے منسوب۔عروسانہ(دال)

اومنگاں سوں نسبت آیا نورانی
کریاں کسوت سکیاں سب **آروسانی**
(ک ا:۱۳۸،زور)

آڑا [س] صف۔

:ٹیڑھا، ترچھا، اریب، سیدھے رخ کے خلاف (ال)

نج نیر کوی نا آئے کر کوی آگ بھرنا جائے کر
باڑی سو پلکاں لائے کر سو کا کرے **آڑا** اڑا
(ک ا:۲۸۵،زور)

آڑا ہونا [محاورہ]

:خفا ہونا، ناراض ہونا، برہم ہونا، برگشتہ ہونا۔

(ال)

ہمن سیتی آڑے ہوئے جان بوج

سنگھا تیاں سوں پیالے پیتے دم بدم

(ک۲:۱۶۹، زور)

آڑی [ہ] امث۔

:معاون، مددگار، حمائتی، ساتھی۔ (ل ش)

دوتی کاری دکھ تے کاری ہو کر گھاتی کرتی ہے

لاک چاڑی بوج پاڑی مج کوں **آڑی** درمتے

(ک:۴۲۱، سیّدہ)

آڑیاں :آڑی کی جمع۔

دو تن ہنا سو کرتی آڑیاں ہاتاں

او مورکھ کی سوبا تاں کیا کہ بولوں

(ک:۴۳۱، سیّدہ)

آزار [ف: آزار، آزردن (=ستانا، رنج دینا)] امذ؛ امث

:ایذا، جنجال، بکھیڑا، وبالِ جان۔ (ال)

دنیا کا پھول اُپجیا ہے جفا سوں

پنہ میں رکھ خدایا منج اس **آزار**

(ک۲:۱۱۸، زور)

آس [ا ر] امث۔

ا۔ چاہ، خواہش، آرزو۔

۲۔ توقع، اُمید، اُمیدواری۔ (ف آ)

جیتا ہوں تیری آس تھے آیا ہے رحم آ کاس تھے

جے کچ منگوں تج پاس تھے سو ہے سو منج کوں توں دیا

(ک:۲۹۷، سیّدہ)

آساں ؛~ آما۔

:اُمیدیں۔ (آس کی جمع

ہنس ہنسا شیریں زبانوں سود لو منج گالیاں

میری آساں سکم نکر توں مہرتاب آلودیں

(ک۲:۳۴، زور)

آساں گیر [آساں+ف: گیر، گرفتن (=لینا، پکڑنا) سے]

:بہت بلند، آسمان تک پہنچنے والا۔ (ال)

الف **آساں** **گیر** بند کر

حسن ہور حسین حُسنِ حاجت دلایا

(ک:۳۷۷، سیّدہ)

آسْمانی [ف: آسمان+ف: ی، لاحقہ نسبت] صف۔

:آسمان سے منسوب، آسمان کا، جو آسمان پر ہو،

نیلگوں، آسمان کے رنگ سے مشابہ، نیلا۔

کرن پُھل چاند چو پھر تارے موتی سو سنبل تارے

جو چاند **آسانی** رنگ چیڑیاں سوگندن برن والاں کے

(ک۲:۲۵۲، زور)

آسِیت س: [آ+سیت] صف۔

:کالا، سیاہ، جو سفید نہ ہو۔ (دال)

نین تھے سیت **آسیت** نیلم و موتی

ادھر تھے لال رنگ مانک رتن خاص

(ک۲:۱۴۳، زور)

آسے امذ۔

:آسکے۔ (ق ال)

تج دل پیا دل ایک ہو میانے نہ آسے کوئی تب

یک چیت ہول پیو سوں جو سی نہ پوچھن ہوئے تب

(ک:۲۹۶، سیّدہ)

آسیں

:آ سکے گا۔(پ ال)

سب ہی حوراں نہ **آسیں** آج تج سُم

کہ توں بالاں میں سب عنبر بھری ہے

(ک:۱۴۴۱، سیّدہ)

آشام[ف]اند۔

:ایک قسم کا لطیف حریرہ۔(ج ل)

عشاق کوں پیو یاد سوں ے پینا روا ہے

اس مکھ کے عرق باج روا نہیں منجے **آشام**

(ک ا:۱۸۰، زور)

آشکارا[ف]صف؛ ~ آشکار۔

:ظاہر، عیاں، روشن، واضح۔

ہوا ہے **آشکارا** دین و ایمان آج کے دن تے

کیا ہے فیض اس دن کا سکل امت کا جاں روشن

(ک ا:۴۸، زور)

آشاں[پ]صفت

:آشنا۔(پ ال)

سدا دیتا ندا مطرب مقام دل پذیری کا

ہمارے تم میانے **آشاں** باتاں کیا ہے اب

(ک:۴۹۸، سیّدہ)

آشنائی[ف]امث۔

ا۔یاری۔دوستی۔محبت۔اختلاط۔

۲۔واقفیت۔ملاقات۔

سجن کے نیہہ میں بن مست ہوئے مُکیں کام حاصل تو

نہیں ہے عشق کوں کچ **آشنائی** ہوشیاری سوں

(ک:۴۳۲، سیّدہ)

آشیان کرنا[محاورہ]

:گھونسلا یا گھر بنانا، کسی جگہ قیام کرنا، رہ پڑنا۔

عشق گھر میں کرے اپ **آشیانہ**

سچین تجکوں سہاتا ہے اے خانہ

(ک ۲:۳۲۲، زور)

آفریں[ف: آفریں، آفریدن (= پیدا کرنا) سے]امث

:خلقت، پیدائش۔

میں نہ جانوں کیسے نوراں تھے ہوئی تو **آفریں**

سب پنکھی چھوڑے ہیں تیرے جوت تھے اپنا وطن

(ک ا:۲۳، زور)

آک

:آ کر۔(دَر)

خوش رات تب سو تیرا مطلوب آئے طالب

مست آک مستی سیتی گالیاں دلائے طالب

(ک ۲:۳۵، زور)

آکاس/آنکاس/آکاش[س]اند۔

:آسمان؛ فضائے خالی۔(ال)

جیتا ہوں تیری آس تھے آیا ہے رحم **آکاس** تھے

جے کچ منگوں تج پاس تھے سو ہے سو منج کوں توں دیا

(ک:۲۹۷، سیّدہ)

آکھر[س: اکشر]اند۔

:نوشتہ تقدیر۔(ال)

میرے **آکھر** میں لکھے سونا پھرے

خوش لکھے ہیں عشق سطراں رَست رَست

(ک:۵۰۹، سیّدہ)

آکھنا [پن] مص۔

:بات کرنا، مُنہ سے بولنا، کہنا۔(پ ال)

اس ناؤں کی بڑپن جھلک تُج سربلندی تا فلک
آکھیں سدا سارے ملک تو یوسف ثانی مجھے
(ک ۱:۳۰۱، سیّدہ)

آگ [اُر] امث۔

:سوز و گداز، لگن، عشق و محبت کا جوش۔

آگ فراق زور کرے بجلی نمن
آچھوں وو داغ کہنہ سو آباد کرتا ہے
(ک ۲:۲۵۵، زوؔر)

آگا :آنا سے فعل مستقبل

آئے گا۔(ال)

جم بہار غم تج ہے پھر کہ **آگا** باغ میں
چتر پھل کا کھلک رنگیں مرغ خوشخواں غم نہ کھا
(ک ۴۸۳، سیّدہ)

آگاہی [ف] امث۔

آگاہ کا اسمِ کیفیت۔

:کسی بات سے باخبر، واقف حال، مطّلع۔(ال)

دم عیسیٰ کتے مردے جلاون ہے وتیرالے
دوری مارن ملن جیون مجہ **آگاہی** کرن سکتا
(ک ۲:۳، زوؔر)

آلا [س] صف۔

:اعلیٰ کا قدیم تلفظ، مقام و مرتبہ، سب سے اونچا،
ارفع، ہر اعتبار سے بہتر، فائق تر۔(ال)

سجن مکھ اُوجالا چند تھے **آلا**
اَدھر تھے چووے جم امرت پیالا
(ک ۱:۲۹۵، زوؔر)

آلاپ [س] امث؛ ~ اُلاپ۔؛~ اَلاپ

:سر یا لے ملانے کے لیائے گانے میں آواز کا اُتار
چڑھاؤ۔(ال)

خوش ہو خوشی ہنستی اہے ہور عیش متوالا ہوا
عشرت اگیا ات ناچنے **آلاپ** جب گایا انند
(ک ۱:۳۹، زوؔر)

آلی (۱) [ہ] امث

:سہیلی، سکھی۔(ال)

پیا برہ دکھ ستاوے سدا مجھ
پیاسوں ملاوے سو دھن منج جو **آلی**
(ک ۲:۲۲۴، زوؔر)

آلی (۲) [ع] صف؛ ~ عالی۔

:بلند، اعلیٰ۔(ال)

بھر عیش کی پیالی دے مجکوں تو **آلی**
دن تیں کے ہلالی، لیا سر بکام ساقی
(ک ۱:۱۰۳، زوؔر)

آلے [صف] :اعلیٰ کی جمع یا مغیرہ حالت۔(ال)

پیاری ہے نازک کلی جوں چنپے کی
تو ریشم تھے **آلے** ہیں بالاں کے اس کھب
(ک ۱:۱۶۸، زوؔر)

آماج [ف] امذ۔

:نشانہ، ہدف، جس چیز یا مقام کو تاک کر تیر یا گولی
لگائیں۔(ال)

پرت تج کوں کرے گر تیر باراں
تو اپنا سینہ کر اس تائیں **آماج**
(ک ۲:۷۵، زوؔر)

آنجھو [س]اند۔

:آنسو۔(ال)

راز بھوسال کا میرا کیے **آنجھو** ظاہر
کیا گنہ آنجھواں کا نین دریا ابلیا دگر
(ک۲:۱۱۱،زور)

آنچاں آنچ کی جمع،امث۔

:شعلہ،لپٹ،لپک،لوکا شعلہ،آگ،آتش،نار،
تاؤ،جوش،گرمی،تپش،تیزی،بھپک،بھبوکا،بھبکا۔
(ف آ)

دنیا کی دھوپ **آنچاں** تھے معانی توں نڈر تل
دُکھاں کی آنچ کوں خدا کیتا ہے آزاد
(ک:۶،۵۴۶،سیّدہ)

آنکس [س]اند۔

:وہ لوہے کا آنکڑا جس سے ہاتھی کو چلاتے اور
مارتے ہیں۔(ف آ)

آنکس اُس سیس پر قدرت نوا چاند
کہ سنڈ پھانسے میں دشمن بٹ نپڑتا
(ک:۳۹۰،سیّدہ)

آنکھ کھولے لگ (م ف)۔

:پلک جھپکتے،بہت جلد۔(ال)

بتا دھٹیا گی کیا پیاری جو آنکھ مج **آنکھ کھولے لگ**
جو اُن بے کنت لینے کوں نہیں تج عار آتی کی
(ک۲:۲۴۸،زور)

آنکھی

:آنکھ۔(دال)

غباری کا خطاں پڑھنے سو چشمک سوں **آنکھی**
قلم بال سوں ہت صنع رقم کیری عجائب سو
(ک:۳،۴۵۳،سیّدہ)

آنکھیاں

:آنکھیں۔(آنکھ کی جمع)

سیئے ہیں میری دونوں **آنکھیاں** بہری کے نمنے
انکھیاں کھلے تو تجھے دیکھ کر ہوا شہباز
(ک:۶،۵۷۶،سیّدہ)

آنگن [ہ]اند۔

:آنگن،گھر کے بیچ کا کھلا ہوا حصہ،انگنائی،صحن۔
(ہ ال)

سورج ہے درپن تیرا ابز صحن **آنگن** تیرا
گھر لامکاں مسکن تیرا تج بن نہیں کوئی یا علی
(ک:۵،۳۰۵،سیّدہ)

آنند/اَنند (ہ۔صفت)

:خوش،سُکھ،آرام،چین،تسکین،کیف۔(ہ ال)

صدقے نبی مج راج کر قطب زماں آنندِ سوں
قدرت تھے کہکش آئے کر وندیاں کے کر آئی ہوا
(ک:۳۰۱،سیّدہ)

اَونا

:آتا (دال)۔

سودھن کا مکھ جھلکاؤ تانس میں سورج چھپ جاوتا
دن میں چندا نہیں **آوتا** تارے نکیں سب جھڑ پڑا
(ک:۴۴۷،سیّدہ)

آوتی

:آتی۔

دل دریا میں غم کی موجاں **آوتی** ہیں فوج فوج
عشق کے تختے اوپر کیا ڈر ہے طوفاں زور تھے
(ک:۳۰۲،سیّدہ)

آوردہ [ف]امث۔

:زندگی کا کوئی زمانہ،دورزندگی۔(پ ال)

بے دانہ و پانی تھے آدم اچھے کیوں زندہ
مکھ دانہ ازل تھے سچ مج جیو تیئیں **آوردہ**
(ک:۶۴۵،سیّدہ)

آہ [ف]مث۔

:تکلیف میں گہری سانس لینے یا کراہنے کی آواز
(ال)

سورج جلتا ہے سارے ماتھیاں کے **آہ** تھے سب دن
چندا اس شرم تھے گل کر سو اپنا سر نوایا ہے
(ک۳:۵۶،زوؔر)

آہار [س]امذ ؛ ~ اَہار۔(سندھی میں''آھار'')۔

:خوراک،کھانے کی چیز،غذا،طعام۔(س ال)

طعما و پانی باج بن کیوں رہ سکوں تج پیار بن
مج جیو کا **آہار** ہے تج یاد کی آدھار سوں
(ک۲:۲۱۲،زوؔر)

آہاں [س]ظرف مکاں۔

:وہاں(دال)

آہاں اساس دل کا راہ خیال باندھیا
اپ ناز روشنی باتاں منج کوں ہوئے شرایت
(ک:۴۴۰،سیّدہ)

آہن رُبا[آہن+ف:ربا،ربودن(=لینا،اچکنا)
سے]امذ۔

:سنگ مقناطیسی جولوہے کواپنی طرف کھینچ لیتا ہے،
چمک مقناطیسی لوہا۔(ال)

قطبؔ تارا کھینچتا **آہن ربا** کوں آپ دھر
سب ہی تاریاں میں اوسے دستا ہے بڑپن عید کا
(ک:۹۰۳،زوؔر)

آیَت/آیات[ع:(ای ی)]امث۔

:قرآن شریف میں آیت کے خاتمہ پر بنا ہوا دائرہ
جس کے ساتھ ٹھہرنے یا نہ ٹھہرنے کی علامت درج
ہوتی ہے،نیز انجیل وتوریت کے جملے کے آخر میں
وقفے کی علامت۔(ال)

تل کی **آیت** رکھے ہیں مکھ اوپر اب علم سیتیں
عالماں کوں کدھیں تفسیر تو نا جانے جائے
(ک۲:۲۹۶،زوؔر)

آئیاں(ف ل)

:''آنا'' سے فعل ماضی جمع مؤنث غائب۔(ال)

مولود خوشیاں **آئیاں** مولود کی خوشیاں کرو
خوشیاں کے ناواں باجتے اس کوں منجے مہماں کرو
(ک۱:۱۷،زوؔر)

ب

بَجا (صف؛م ف)

:اپنی جگہ پر، برقرار، قائم، ٹھیک، درست، مناسب۔

(ال)

پھول و پھل کھیت ہمارے کوں لگے ہیں سر تھے
نین و دل بحث اپس آپ میں کرتے ہیں بجا
(ک۲:۱۱،زور)

بہ حق (م ف، مضاف و مضاف الیہ مل کر)۔

:طفیل میں، وسیلے۔(ال)

بہ حق علی قطب بندے پہ جم
لیا دھر میا، ہر میا یاحفیظ
(ک۱:۶،زور)

باب

:بناء پر، وجہ سے۔(دَر)

اے بہشتی حور تج کیا کم نقاب
دونی جگ میں روشنی تو مکھ باب
(ک۲:۴۱،زور)

بات پکڑنا (محاورہ)

:نکتہ چینی کرنا، اعتراض جڑنا، گرفت کرنا، کسی شخص کو اسی کے قول سے قائل کرنا۔(ال)

منج جیو کی آرزو کوں بندھے موتیّں پیا
دوتن کی بات پکڑے ہے یک روتیّں پیا
(ک۲:۱۰،زور)

بات گنوانا (محاورہ)

:بات کھونا، ساکھ ختم کرنا، بے وقعت ہوجانا، عزت و آبرو خاک میں ملادینا۔(ال)

یک چمک نار کا دیکھیا ہوں رات
جن سنے دین کا گنوائے بات
(ک، ۲: ۵۳، زور)

باتا امث۔ :بول، کلمہ، فقرہ، جملہ، گفتگو، قول۔

مُہن کوپ کرتے ہیں اپ ناز سیتی
دوتن جا کہے ہے مگر میری باتا
(ک، ۲: ۲۵، زور)

باتاں [بات+اں، لاحقہ جمع] امث، (بات کی جمع)

:لفظ، بول، کلمہ، فقرہ، جملہ، گفتگو، قول۔

شاہ مرداں و محمد ہیں ہمارے سرتاج
خدا باتاں حبیب اپنے سوں کیا شب معراج
(ک:۳۲۴،سیّدہ)

باتاں میں اُترنا (محاورہ)

:متوجہ ہونا، مائل ہونا، رام ہونا۔

ہزاراں منتاں کرتا تو تک ہنس بولتی نیں تھی
سو آج اتری ہے باتاں میں کہ میں مدبی پلایا ہوں
(ک۱:۳۰۶،زور)

باٹ [س: واٹ یا ورتن] امث۔

:راہ، راستہ۔(ال)

اچھوں رحمت اَچھوں میں باٹ تیرا لطف منج بس ہے
لکھیا تج ناؤں منج سر پر ہزاراں شکر داور کوں
(ک:۲۹۹،سیّدہ)

باٹ پڑنا (محاورہ)

:(باٹ پاڑنا = راہ نکالنا، راستہ پیدا کرنا) کالازم

نبی کا یک محبت تھا سو بس کر باٹ پڑتا تھا
بزاں کر آپی کہتے ہیں (سب) اس کوں رہنما رافع
(ک۱:۱۴۰،زور)

باج [ہ: باج] م ف۔

: بغیر، علاوہ، سوا، خراج۔ (ق ال)

پیا باج پیالا پیا جائے نا
پیا باج یک تل جیا جائے نا
(ک: ۴۹۴، سیّدہ)

بَاجِنَا (ف ل)

: بجنا۔ (ال)

باجتے اس عید کے طبلاں سُرگ سا تومنے
چاند سورج تو ہوئے ہیں دو جگت میانے منیر
(ک: ۳۳۹، سیّدہ)

بادِ سَحَر [بادِ (= ہوا) + سحر)] امث۔

: وہ صحت بخش اور خوش گوار ہوا جو صبح کے وقت چلتی ہے

بادِ سَحَر کتا کرے بیہدہ یہ دوا دوی
یک دو خبر خوشی کی لیا مودل و جاں سرور کر
(ک ۲: ۱۱۶، زور)

بادِ سَمُوم [باد + ع: سموم] امث

: بہت گرم ہوا، جس سے گزند پہنچے، لُو۔

یارب اس سرو رواں کو نا دکھا بادِ سموم
کیوں کہ اس کا نور دستا دل کے درپن میں عجب
(ک ا: ۲۹۴، زور)

بادِ صَبا امث۔

: صبح کے وقت قبل طلوع شمال مشرف سے چلنے والی
ہوا جو صحت بخش و خوش گوار ہوتی ہے، نسیم سحر، پروا ہوا۔

کن طرے کا باس اب باد صباحت بھینج منج
اس دماغ باورے کوں باس دے مسرور تھے
(ک، ا: ۱۱، زور)

باداماں [ف] اند۔

: ایک مشہور میوہ جو بناوٹ میں بالعموم آنکھ سے
مُشابہ اور اُس سے کچھ بڑا ہوتا ہے۔ (ال)

کُجل نیناں سہلیاں کے سو پُرمل سیام باداماں
تھوڑی ہے سیب دستا جوں کہ چارولیاں ہیں چاریاں کی
(ک: ۳۴۴، سیّدہ)

بادشاہ [ف] اند

: صاحب تخت و تاج، مالک، خداوند، حاکم۔

سب معاصی کے گناہاں بخش اپنے لطف سوں
تیرے دربن مدعا کا نہیں اے بادشاہ
(ک ا: ۲۴، زور)

بار [ف] اند

: پھل، ثمر؛ استعارۃً۔

بار وہ میرے جھاڑ کوں یارب
پھول و پھل ہووے تا سبھی گلزار
(ک ۲: ۱۱۹، زور)

بارا

: ہوا۔ (سیّدہ)

کیا تج بیہہ کا بارا منج چوندھر سو سب حیراں
ہمیں سجدہ کریں دایم ہمارے من کے سرور کوں
(ک: ۲۹۹، زور)

بارِ خدا [بار + ف: خدا]

: اے خدائے بزرگ۔

اے بارِ خدا اپنے درویش کوں بخش
مجکوں سو محمدؐ علیؑ کے کیش سوں بخش
(ک، ۳: ۴۸، زور)

بارہ اِمام اند۔

:حسبِ ذیل بزرگ جنھیں اثنا عشری حضرات آنحضرت ﷺ کے بعد یکے بعد دیگرے دینی پیشوا اور امام مانتے ہیں۔
حضرت علی، امام حسن، امام حسین، امام زین العابدین، امام محمد باقر، امام جعفر صادق، امام موسیٰ کاظم، امام علی رضا، امام محمد تقی، امام علی تقی، امام حسن عسکری، امام مہدی، آخرالزماں علیہم السّلام۔ (ال)

اللہ محمدؐ علیؓ ہور بارہ امام
یو سب اہیں قطبا کے سو آپار معاذ
(ک ۱:۳۱، زور)

بارے (رک: بارا)

:ہوا۔ پھونک

جگت کو حیاتاں بخشنے کے تائیں
جوں عیسیٰ کے دم تِس میں بہتے ہیں بارے
(ک: ۴۰۹، سیّدہ)

بارِیک [ف] صف۔

:نہایت نازک، لطیف، نفیس۔

تیری سو کمر میانے ہے معنی باریک
جو جانتا ہے سو اوجیا پایا ہے
(ک ۳:۵۱، زور)

باز [ف] م ف۔

:کشادہ، کُھلا ہوا۔

نبی صدقے قطبا پہ آنند دار
علی کی میا تھے سدا باز ہے
(ک ۲:۲۳۱، زور)

بازو [ف] اند

:کہنی سے شانے تک کا حصّہ، ڈنڈ۔

ہر غم پچھے خوشی ہے معانی تو غم نہ کھا
تعویذ باندھے ہیں تیرے بازو تیں پیا
(ک ۲:۱۱، زور)

باڑی :تلوار کی باڑ۔

بچ نیر کوئی نہ آئے کر کوئی آگ پر نا جائے کر
باڑی سو پلکاں لائے کر سو کا کرے آڑ اُڑا
(ک: ۴۴۸، سیّدہ)

باس پکڑنا [س: واس] محاورہ

:بو یا خوشبو پانا۔ (دال)

مشکِ خطا کا باس بچارہ دسیگا کاں
پکڑے ہیں سب ہی باس کوں اب بوتیسیں پیا
(ک ۲:۱۰، زور)

باساں

:باس (خوشبو کی جمع) (سیّدہ)

ترنیاں چڑکے ترنگ نکلیاں بسنت کے ڈھنگ سوں
پھول ہر اک کِھل کے اب باساں تیں گایا بسنت
(ک: ۳۷۳، سیّدہ)

باطل السحر [ع: (ب ط ل)] صف۔

:بیکار، فاسد، بے اثر، بے نتیجہ، ضائع۔ (ال)

سامری سحر میں جتا کہ کروں
باطل السحر ہے بچن درکار
(ک ۱:۵۷، سیّدہ)

باعِث [ع: (ب ع ث)] اند۔

:وجہ، سبب، علّت، (جو کسی کام پر اُبھارنے یا اُکسانے کا محرک ہو)۔

کھلے ہیں پھول میہہ کے مُرغ من کوں
ہوا ہے اس تھے اے پرواز باعث
(ک۲:۵۸،زور)

باکر

:ڈال کر۔(سیّدہ)

بھنواں کوں گانٹھ باکر مج کوں نپٹ ڈیکا کر
غصّے تھے اس جدا کر دیتی ہزار گالی
(ک:۴۶۶،زور)

باگ/باگھ [س]اند؛ ~ باگھ۔

:شیر۔

علی کا باگ توں جھلجھلاہٹ ہور دھاک ہور ڈر تھے
گگن کے باگ کوں تج پر کیا مریخ قرباں ہے
(ک:۳۶۴،زور)

بال پَن [بال+ا:پَن، لاحقہ کیفیت]

:بچپن، کمسنی، نابالغی کی عمر۔

اوبال پن میں دسیا جو بناں کا ملکا سخت
او توں سیتیں مودل بھانڈہ کاچ کا بشکست
(ک۲:۴۴،زور)

بالا

:بچہ۔نوخیز۔

بجن پیرت کے کُچ مَیں بجتی ہے توں
مگر توں ہے سکی نادان بالا
(ک:۴۳۰،سیّدہ)

بالاں

:بال کی جمع۔

چندا سکھ پر سکی گن دیکھنے بائی تھی بالاں کچ
غصّے سوں اس اوپر کھینچوں کماں ابرو ہلالاں کچ
(ک:۵۳۱،سیّدہ)

بالی

[س:بال+ی، لاحقہ تانیث؛صفت]امث۔

:کم عمر لڑکی، نابالغ لڑکی، بچی۔

بالی تو چھند بھری ہے یا حور یا پری ہے
بھو روپ سندری ہے دھرتی ہے حسن نیکا
(ک، ا: ۷۷، زور)

بالیاں

:بالی (لڑکی کی جمع)۔لڑکیاں

گر قباد یکھ مرگ چوندھیر تھے فوجاں کریلیاں بالیاں
مکلل ہولکیاں جھمکانے بھی جیوں بجلیاں بالیاں
(ک:۴۰۳،سیّدہ)

بالے بالا

:بال بال۔

ہوا آئی ہے لے کے بھی تھنڈ کالا
پیا بن ستاتا مدن بالے بالا
(ک:۴۰۸،سیّدہ)

بَام(ا) [ف]اند۔

:کوٹھا، چھت، مکان کی اوپری منزل، بالا خانہ۔

آیا ہے عید کا چند پھر چرخ بام ساقی
لیایا ہے آج نس خوشیاں پیام ساقی
(ک:۳۵۲،سیّدہ)

بَام(۲) [س]امث۔

:سانپ سے مُشابہ ایک مچھلی۔(ال)

ترے جوں بام آوں میں وسے روماولی یوں اس
نہ جانے دے رکھے لہراں سوں کندن زیر زنخ کے
(ک۲:۲۴۹،زور)

بان :تیر۔(زورؔ)

ہمن شوقاں کے آہاں کے جوتا میں بھریا ہے دھن
نہیں کس بان میں اوتازگی ہور کس طنبوراں میں
(ک۲:۱۷۹،زورؔ)

بانا [س:وہن]ف م۔
:کھولنا،پھیلانا۔

نہ اردھنگ سوں سیسی اپر بائے انچل
کہ جیوں ابر چھاتا ہے سور و قمر
(ک۲:۳۸۸،زورؔ)

باندکر :بناکر

مسجداں کو باندکر بت خانے کے سب بُت تُڑوا
مصطفیٰ ہور مرتضیٰ کے بانگ تھے دیں پایا رواج
(ک:۳۲۲،زورؔ)

باندی :باندہی(دَر)

انگ جوت کے چندنور پر کنچک دسے بادل نمن
تارے تنک پھولاں کہیں باندی ہے ساری زرزری
(ک:۴۱۰،سیّدہ)

بانگ [ف]امث
:اذان،مسجد میں نماز کا وقت آنے پر اعلان کے
خاص عربی کلمات (جو اللّٰہ اکبر سے شروع ہوکر
لا الٰہ الا اللہ پر ختم ہوتے ہیں۔(ال)

مسجداں کو باندکر بت خانے کے سب بُت تُڑوا
مصطفیٰ ہور مرتضیٰ کے بانگ تھے دیں پایا رواج
(ک:۳۲۲،سیّدہ)

باؤ [س:وات]امث۔
:ہوا(جو عناصر اربعہ میں سے ایک عنصر ہے)

سینہ چھیلے گیا ہے باؤ اُساساں تھے پیا
ہوٹاں کا پھونے ملم لاؤ کہ تا ہوئے ملیح
(ک:۵۳۴،سیّدہ)

باؤپن :دیوانگی۔(سیّد)

عطار باؤپن میں پھولاں کے کھول طبلے
مہکار اُچائیا ہے پھر من دھاؤ سکیاں
(ک:۴۰۵،سیّدہ)

باورے :دیوانے۔(دَر)

کن طرے کا باس اب باد صباحت بھیج منج
اس دماغ باورے کو باس دے مسرور تھے
(ک:۳۰۲،سیّدہ)

باؤلا [س:واتل]صف،امذ۔
:پاگل،دیوانہ،سڑی،خبطی۔

اپروپ روپ سات کرے جگ کوں باولا
یوں دل لجائے کوں اہے اس نار کی روش
(ک، ۲: ۱۳۰، زورؔ)

باولیاں
:باولی:دیوانی کی جمع۔

پیں ابھرن جھمکیں چھن چھن گلے شہ کے لگیں چھن چھن
چلن میں ڈگمگیں چھن چھن ہویاں بھی باولیاں بالیاں
(ک:۴۰۳،سیّدہ)

باہاں [س:باہا]اند

:بازو بند، باتھیہ۔(ال)

زرینا سو میرا تمارا مَیا ہے
تمارے سو باہاں مجھے کنہ مالا
(ک:۴۲۹،سیّدہ)

بائی

:ڈالی۔

نورتن ہاراں کے پھانسے کر گلے میں بائی ہے اپ
سو ہزاراں بجلیاں انچل چمک میں پہنچائی
(ک:۴۴۷،سیّدہ)

بائے

:ڈالے۔(دَر)

علی اثنا عشر سوں مل دعا کر قطبؔ شہہ تج تیئں
گرہ بائے بساسو کانبی کے اسم اچھر سوں
(ک:۳۸۲،سیّدہ)

بُت پُوجَن [بت+پوجن، پوجنا سے]امث۔

:بت پرستی، بتوں کو پوجنے کا عمل۔

کہیا کہ حق پرتی کرو بت پوجن سٹو
کہیا کہ دونوں بات میں ایک امتحاں کرو
(ک۲:۲۱۴،زورؔ)

بَتیاں بَت (=گفتگو) کی جمع،امث۔

:عموماً گیتوں میں مستعمل۔

اپس ہاراں میں بتیاں عشق گوندے
حمائل چوسرہ جھجم گری تھے
(ک۲:۲۷۹،زورؔ)

بَتّیاں امث۔

:بتی (=وہ بٹی ہوئی روئی یا کپڑا جسے عموماً کڑوے تیل کے دیے میں ڈال کر جلاتے ہیں) کی جمع۔

ملا ہے خدمت گار تل، دھن مکھ کی مسجید میں
پلکاں بتیاں کا جل دھواں دیتا ہے اے لو بن چراغ
(ک۲:۱۶۴،زورؔ)

بَٹ اند۔

:وہ لوہا یا پتھر جس سے وزن کرتے ہیں، تولنے کا بٹا، باٹ۔(ال)

ازل تھے عشق کے پلڑے کے تیئں کیئے مج بٹ
فقیہ و زاہداں میانے منجے کئے ہیں سراج
(ک:۵۲۵،سیّدہ)

بُج

:بُوجھ۔

تج مکھ مِتی کا سکہ ہے عاشقاں کے دل منے
تاتج رقیباں جھوٹے کوں دیکھیں کتب تقلید کا
(ک:۴۵۱،زورؔ)

بجاویں بجانا۔

:باجے سے سر پیدا کرنا، کسی باجے کی آواز نکالنا۔

حیدر محل میانے جلوا عش کا گاویں
یزدانی تانت چوندھیر رنگاں ستیں بجاویں
(ک:۴۳۶،سیّدہ)

بُجْنا [ہ]ف م۔

:بوجھنا (=سمجھنا، پہچاننا، حقیقت سمجھ کر مان لینا، جان لینا) کی تخفیف۔

ہمارا بھید مُیں بُجتے نکو آوَ
ہمارے ہور پیا کے درمیانے
(ک:۴۶۴،سیّدہ)

بَجَنتْر [ہ]اند۔

:باجا ہر قسم کا ساز چاہے ہاتھ یا چوب سے بجایا
جائے یا کسی اور طریقے سے۔

بجاتے سو بجنتر کیا کم آوے گا منج کوں
ہمارا اوہے بجنتر کہ آوے خم تھے آواز
(ک، ۲: ۱۲۲، زوؔر)

بِچ م‌ف۔

:بیچ (=اندر، میں) کا قدیم تلفظ۔

شہ ہات منے جام سو جمجاہ دیکھو
پکڑے اہیں سوریج کوں بچ ماہ دیکھو
(ک، ۳: ۵۰، زوؔر)

بِچارا ؛ ~ بچارو۔

:بے چارہ کا عوامی تلفظ۔

تج نین کی تاب تھے کہہ طور جل سرمہ ہوا
یو کمر باندھے بچارا دل تمھارے گھور تھے
(ک، ۲: ۱۱، زوؔر)

بچارت [س:وچارت]اند۔

:خیال،تصور۔(دَر)

میرا سو عیب ڈھانکوائے مئے سوں بھیگے کپڑے
او پاک دامن آپی ہمنا بچارت آیا
(ک:۴۹۵،سیّدہ)

بِچِتر [س:وِچتر]صف۔

:عجیب و غریب،نادر،حیرت انگیز،خوش نما۔(ال)

محلاں میں ہر یکس جادیا خوش زیب و زینت لا
چتارا ہو عطارد آچتر ہر یک بچتر سو مندر سوں
(ک:۳۸۱،سیّدہ)

بچکنا

:ڈرنا،چمکنا،جھجھکنا،جھجک،وحشت۔(دال)

سہیلیاں کے گندنے تھے جن کاس باندھے
اوشہ چرکیاں ستیں بچکتی کھڑی
(ک:۳۹۶،سیّدہ)

بَچَن [س:وَچن]اند۔

:شعر و سخن،کلام،شاعری۔

قطب شہؔہ نبی صدقے آپی کیا ہے
نوا طرح جگ میں بچن کوں مرصع
(ک، ۲:۱۵۲، زوؔر)

بچن پھرانا/ پھیرنا محاورہ۔

:بات بدل دینا، بات پلٹ دینا۔

عجب بے رحم معشوقاں ہے یاراں اس زمانے کی
جو عاشق کچ کیے سن اپ بچن کچ اس کی پھراتیاں کی
(ک، ۲:۲۴۵، زوؔر)

بچنا

:باتوں۔(سیّدہ)

بہو گنونت ناریاں میں اہے گنونت ناری توں
پیاری ایسی بچنا سوں سنوار اپ سیج میری آئی
(ک:۶۵۸،سیّدہ)

بچناں

:باتیں۔(سیّدہ)

رات ساری تیرے غم کھینچے صفاں ہمناں اُپر
بیٹھے بچناں تھے لکھیا میرے خلاصی کا رُخا
(ک:۴۸۹،سیّدہ)

بچھرتے

:بچھڑتے (=جدائی،فراق) کا قدیم تلفظ۔

پیاری تیرے بچھرتے تھے رین منج نیند آوے نا
توں قدرت کی گھڑی تج بن بیرت موبھاوے رنا
(ک:۴۷۱،سیّدہ)

بچُّھو [س:ورِشچِک] امذ۔

:ایک رینگنے والا زہریلا کیڑا جس کی خمدار اور نکیلی دم پیٹھ کی طرف کو اُٹھی اور مُڑی ہوئی اور دم میں ایک سخت زہریلا ڈنک ہوتا ہے جو ہر وقت چلتا رہتا ہے، کژدم، عقرب، بچھی۔

تری نیہہ کا منج کو بچھو لڑیا
مرے سب ہی تن میں بس اس کا چڑیا
(ک۲:۲۷،زوٓر)

بچُھڑانا [بچھڑنا کا تعدیہ] ف م۔

:جدا کرنا، محروم رکھنا۔

جوں سیتے مل ہے تن وون جیو منگے تج سوں ملن
دو نین پیا تج دیکھن بچھڑا نہ اپ دیدار سوں
(ک۲:۱۹۴،زوٓر)

بچُھڑِی [بچھڑنا سے] صف، امث۔

:جدائی، فراق، بچھڑا کی تانیث۔(ال)

بھونر پھولاں کے بچھڑی میں ہو کالا جون کے کوئل ہو
ہری ڈالاں اُپر پھر پھر سُندر پھُل کو جلایا ہے
(ک:۳۶۹،سیّدہ)

بَحْث [ع:اسم(ب ح ث)=کھود کر نکالنا، تفتیش] امث

:تکرار۔

مونین ہور دل میں لگیا ہے مدام بحث
چپ رہ توں عقل کرتی وو دونوں کلام بحث
(ک۲:۶۳،زوٓر)

بَحْث کرَن [بحث+کرن،کرنا] م ف۔

:بحث کرنے کے لیے۔

کھن کے مدرسے کتے چاند مدرس کتے
بحث کرن تارے آئے طالب علماں کے سار
(ک۱:۳۹،زوٓر)

بحثاں امث :بحث کی جمع

موضوع، مبحث، مسئلہ، امر، معاملہ۔(ال)

کیا غرض تج کوں اے بحثاں سوں پلامئے ساقی
غم پچھیں عیش و خوشی کا صفا ہور صفا
(ک:۴۸۵،سیّدہ)

بَحْراں [ع:(ب ح ر)] امذ۔

:(عروض) نظم کے انیس مقرر آہنگوں یا وزنوں میں سے ہر ایک جو شعر کا وزن جاننے اور ٹھیک کرنے میں کام دیتے ہیں۔(ال)

نبی صدقے قطبٓ کے شعر کی بحراں میں سب بازی
اگرچہ شاعراں باندے ہیں شعراں لے بحوراں میں
(ک۲:۱۷۹،زوٓر)

بحر و بَر [بحر+ف:و،حرف عطف+ع:بر(=خشکی)] اند۔

:خشک وتر، خشکی وتری، (مراداً) کل عالم ارضی،

پوری دنیا۔

بہتر جو بحر و بر میں نہ لے نا تو کوئی ترا
تج نا نو لینے تھے ہوویگا بحر و بر غلیظ
(ک ا:۳۱۳، زور)

بَخْتَر [ف] اند۔

:باختر (=مغرب، پچھم) کی تخفیف۔

ہوا ہے مست معانی صراے بختر تھے
کہ پیو کے نین کے دستے اہیں لوائے قدح
(ک۲:۸۰، زور)

بَخْت [ف] اند۔

:نصیب، قسمت، بھاگ۔ (ال)

مِنج بخت کے تارے کوں سدا رکھ توں جھلکتا
منج عیش کے سورج کوں سو دن دن توں ضیا بخش
(ک:۲۹۸، زور)

بحوراں [ع:(ب ح ر)] اند۔

:جمع الجمع (بقاعدہ فارسی): بحوراں۔

بحر کی جمع۔

نبی صدقے قطب کے شعر کی بحراں میں سب بازی
اگرچہ شاعراں باندے ہیں شعراں لیے بحوراں میں
(ک:۶۱۹، سیّدہ)

بخشانہارا [بخشاں، بخشانا سے+ا: ہارا، لاحقہ صفت] صف

:بخشوانے والا، بخشش کرنے والا۔ (ال)

سدا تو راج کر قطبا انند کا ساج کر قطبا
نبی کا کاج کر قطبا کہ تج بخشا نہارے ہیں
(ک ا:۳۷، زور)

بَخْشِش (۱) [ف: بخشودن یا بخشیدن (= بخشنا، بخشش کرنا)] امث۔

:انعام، عطیہ، خیرات۔

بندا قطب شہ داس میں بخشش منگوں تج پاس میں
پکڑیا ہوں تیری آس میں تج بن نہیں کوئی یا علیؑ
(ک ا:۱۹، زور)

بَخْشِش (۲)

:سخاوت، کرم۔

حاتم کی بخشش چھپ گیا ہے تیری بخشش کے انگے
گنجاں گھرے گھر بھر دیا ہے آج دوراں عید کا
(ک ا:۲، زور)

بَخْشِش (۳)

:مغفرت، نجات اخروی۔

سو ساعت کی سعادت میں دعا منگے جو کوی
لکھیں بخشش کا خط اس کی پیشانی پر جلی کا
(ک ا:۶۱، زور)

بخشیا :بخشا۔

کرتے ہیں دعوے شعر کے سب اپنی طبع سوں
بخشیا فصیح شعر معانی کے تئیں خدا
(ک:۴۸۶، سیّدہ)

بَدَخْشی صف۔

:بدخشاں سے منسوب۔

بدخشی لعل حوض خانے میں بھرمد
اجت جوت جوں جام و شیشے بھی رخشاں
(ک، ا:۴۲، زور)

بدام [ف]اند؛~یادام۔

:بادام۔(دال)

ترے ہونٹ خرمانین تج بدام
ترے تل اہیں دانے ہور زلف دام
(ک:۶۱۴،سیّدہ)

بداماں

:بدام(بادام کی جمع)،رک:باداماں

شیر خُرما، قند، بداماں، پستے، جیواں ملا کر
صفت سوں کیتا صانع لب لال مونہیاں کے
(ک:۳۵۸،سیّدہ)

بَدَک [س]اند؛ ~ بَڈھک، بِدَک۔

: قاتل، جلاد، شکاری۔

سہیلی کا کھونپا ہے بدک بندخوے جھڑے جوں مہوں مجھل
دیکھت چنچل نیناں چپل بجلی تو جاوے کڑ کڑا
(ک ا:۲۸۵،زور)

بدل(۱)

:"بادل کی" تخفیف۔(ال)

انبر ترنگ زیں چندنوا اچابک سرنگ تس بیجلی
سورج کرن پرچم دسے غاشا بدل کارا ہوا
(ک:۳۰۰،سیّدہ)

بَدَل(۲) [ع]اند۔

:بدلا،وہ چیز جو دوسری چیز کے برابر یا مقابلے کی ہو
قائم مقام۔

اس تھے سو محمدؐ علیؓ کوں ایک جان
ان دونو کوں نیں ہے دو جہاں میانے بدل
(ک ۳:۵۱،زور)

بَدھاوا[ہ]اند۔

:بچے کی پیدائش یا کسی شادی وغیرہ کے موقع پر
مبارکباد۔(ال)

سکیاں جی سکھ بدھاوا جو آپس ہوناں کہہ منگتا تھیاں
اُنن کے من کے چنتے تیو نچ سکھ دکھلائے بھی سر تھے
(ک:۳۴۵،سیّدہ)

بَر(۱) [ف]اند۔

:پہلو،بغل۔

کہئے کہ یکٹ ہو جو اچھے گا گھر میں
افسانہ کہن آؤں گی تب تج بر میں
(ک ۳:۴۶،زور)

بَر(۲) [ف](حرف ربط فارسی ترکیب میں)

:پر۔(ال)

بکرید عید آیا صلوٰت بر محمد
آنند علم اُچایا صلوٰت بر محمد
(ک:۳۶۶،سیّدہ)

بَرحَق صف۔

:جو سچ اور راستی پر ہو،سچا،حقیقی،جھوٹا اور مصنوعی کا
نقیض۔(ال)

برحق ولی توں رب کا صاحب سچا ہے سب کا
معراج کی سو شب کا جھلکار یا علیؓ توں
(ک ا:۲۳،زور)

بُرا [ہ]صف،اند۔

:بدسلوکی۔

بھلا کر بھلا سوں جو ہوئے گا
بُرا کر بُرا منج سوں جن یا سمیج
(ک ا:۶،زور)

بَرات [ع: (ب رء)] امث، امذ۔

: فرمان، حکمنامہ، پروانہ۔

اے دل پنکھ مار ذوقاں سوں کہ نوروزی برات آیا
برا تاں بیگ غم کی پھاڑ سٹ او سب جفا دیتا
(ک۳:۱۷، زور)

براتاں

: برات (=شادی کا جُلوس (دولہا کے ساتھ) کی جمع

براتاں لے کر آیا ساراں میں خوش ہو
خوشیاں عشرتاں سوں کہ جگ جگجگایا
(ک: ۳۴۳، سیّدہ)

پراج [س: وراج] امذ۔

: شان وشوکت، خوب صورتی، رونق۔

وہ کھرگ جھلکار بجلی ہو کے جھمکے کھن منے
کڑ کڑا پر کڑ کیا ہے سب ہی دشمن کوں پراج
(ک۱:۱۹۲، زور)

پرانا (۱) [س: پراوڻ] ف م۔

: ستانا، دکھ دینا، چھیڑنا، چڑانا۔ (ال)

صدر اوپر آ جھمکتی ہو ٹھمکتی ہے کھڑی ہو
نین کشیدے کے تاراں سوں مرے دل کو پرائی
(ک، ۲: ۲۷۳، زور)

پرانا (۲)

: پرایا، دوسرے۔ (دال)

نبی صدقے قطبا کی ماتی ہوں میں نت
نہیں میرے من میں محبت پرانی
(ک۲:۲۶۴، زور)

براہیم نمن

: ابراہیم جیسا۔

خوارج کی اگن قہر کے پانی سوں بوجھا گا
براہیم نمن مجکوں سُکھ آرام دویگا
(ک۲:۱، زور)

بُرج (۱) [ع: ب رج] امذ۔

: شالجمی وضع کی بنی ہوئی چھت، پوری عمارت جو گنبد کے نیچے ہو۔ (ال)

نوروز ہور سورج شرف پاویں محل کے بُرج میں
گائیں زہرہ مشتری کہ صالحاں کا عید ہے
(ک: ۳۳۰، سیّدہ)

بُرج امذ۔

: سیارے کا دائرہ گردش جسے اس کا گھر مقام یا منزل کہتے ہیں، آسمانی دائرے کے بارہ حصّوں میں سے ہر ایک، راس (قدیم ہیئت دانوں نے ستاروں کے مقامات سمجھنے کے لیے منطقہ یا راس منڈل (فضا) کے بارہ حصّے کیے ہیں، ہر حصّے میں جو ستارے واقع ہیں ان کی اجتماعی صورت سے جو شکل بنتی ہے اس حصّے کا نام اسی شکل پر رکھ دیا ہے، مثلاً چند ستارے مل کر شیر کی سی شکل بناتے ہیں، اس حصّے کا نام بُرج اسدر کھ لیا گیا) (ال)

جو اپنی بُرج اوپر مشتری ہور زہرہ آے کر
بڑای تھے پا نوروز نو روزی صفا دیتا
(ک۳:۱۷، زور)

بُرداں [ف] اند۔

:بَرْدہ (=غلام وکنیز)، جنگ کا قیدی۔ (ال)

دھریں سب ذکی وقت میں شہ کوں سر بھیس

ہرے لال بُرداں کے ہر یک ملوکاں

(ک:۳۱۹، سیّدہ)

پَردایت [د] اند۔

:تیرانداز۔ (دال)

دو بردایت کڑایت ہور چالاک اچپل ہے

نظر میں کس نہ آوے تیوں رکھے ہے دو جو بن تعویذ

(ک:۵۵۲، سیّدہ)

برسانت / برسانتھ [س] امث۔

:برسات کا ایک قدیم تلفظ، برسات۔ (دال)

مقصود کے غنچے مرے مولود تھے پُھل پَھل ہوئے

امید کی برسانت کا جھڑ پر سو جھو لایا انند

(ک۱:۳۹، زور)

برسانتھی: برسات میں۔

سمند دل میانے غواص ہوکر غوطے مار برسانتھی

بچن کے موتی (میں) ڈھونڈ سکی تج تائیں لیایا ہوں

(ک:۴۶۲، سیّدہ)

بَرَسَن اند

:برسنے کا عمل، بارش، بوچھار۔ (ال)

جگت جنت تھے خوش آیا ہے زینت آج قدرت سوں

لگیا ہے نور کا برسن برسنے ساتوں ابر تھے

(ک۱:۶۹، زور)

بَرَس گانٹھ [برس+ا: گانٹھ] امث؛ اند۔

:وہ جشن جو کسی شخص کی پیدائش کے دن ہر سال جب تک وہ زندہ رہے منایا جاتا ہے، جنم دن، سالگرہ۔

خدا کی نظر تھے برس گانٹھ آیا

کریم کے کرم تھے برس گانٹھ آیا

(ک۳:۱۴۹، زور)

برش کالا / برشا کال / برشکال [س] اند

:برسات کا موسم۔ (ال)

حضرت مصطفیٰؐ کے صدقے آیا برش کال

قطب شہ عشق کرد دن دن راج

(ک:۳۹۸، سیّدہ)

برق [ع] امث۔

:بجلی۔

چڑہیا تیزی پکار اٹھیا سو چوندھیر کہ جیون برق

یون مستی کجل آنکھ میں چمک تیری عجائب سو

(ک:۴۵۳، سیّدہ)

بُرْقع [ع] اند۔

:نقاب، پردہ۔

نکو منج تھے چھپائے دھن کہاں ہے پی کہاں جاگی

چھپانیا ہوں جو پینا ہے خماری کا نین برقع

(ک، ۲:۲۰۱، زور)

بَرْگ [ف] اند۔ :پتّا۔

عشرت بدل امرت پھوے چھڑکیاں ہماری بزم میں

منج دل چمن میں سکھ برگ لایا نسبت بکرید سوں

(ک:۳۶۷، سیّدہ)

بَرْلیانا [ف: بر+ا: لانا] ف م۔

:برلانا۔ (ال)

توں سائیں گنوتا مرا برلیا چتا مرا

سن سیوکا کنتھا مرا سجان تھے سجان توں

(ک:۳۰۶، سیّدہ)

بَرَن (۱) [س]اند؛~ بَرَن۔

:رنگ۔(ال)

مکھ برن تھے ہزاراں کھنیاہیں لکھ کتاباں
منتر سوں ناصحاں کے کانٹے چو بائے طالب
(ک،۲:۳۶،زور)

بَرَن (۲) [س]اند؛~بَرَن۔

:جسم۔(دال)

کرن زرتار کی پیرن سورج پن دور دھلکا کر
ادک جھلکار سوں نکلیا جھلک نوری برن میانے
(ک۱:۱۱۸،زور)

بُرُوج اند۔

:بُرج(رک) کی جمع۔

بارا بروج پر ہے بارا امام دِسْتی
تو اس پر جھلکتا ایمان کا اُجالا
(ک:۴۱۱،سیّدہ)

برُوں/بُروں[ف]ظرف۔

:باہر۔

گوشہ کروں موجیو کوں گوشہ تھے سر بروں کرے
خاصہ و عام میں منجے اب تو اپس حضور کر
(ک۲:۱۱۶،زور)

برہ [س:ورہ]امث۔

:ہجر،جُدائی،فراق کاصدمہ۔(ال)

اس نین سو کاسیتیں پرت مج کوں یوں پیا
دوجیاں کا دل ہماری برہ تھے کباب تھا
(ک۲:۱۹،زور)

برہا اند۔

:رک۔برہ۔

خبر ہوئی شہ ہوئے سورا یکا یک آئے مج ٹھارا
نہ پوچھے ٹک پھرے بھارا تو اب برہا سہا سکے نا
(ک:۴۷۸،سیّدہ)

بِرہ کی تاب

:فراق تپش۔

برہ کی تاب تھے منج کوں خدایا توں سلامت رکھ
تمن اُمید سوں بیٹھیا ہوں بھیجو لطف کا بارا
(ک۲:۱۹،زور)

بَرَہْمَن/بِرَہْمَن [س:برہمن]اند۔

:کسی بھی شے کی پوجا کرنے والا پجاری۔

تجھ عشق کا میں برہمن ہو کر سو آیا تج کنے
اجھنوں کتے ہیں کے منجے منج زلف تھے زنار خُذ
(ک۲:۱۰۵،زور)

بُریاں

:بُری۔(سیّدہ)

بریاں نظراں تھے اس کوں اسپند اتارو
کہ حیدر نگر اُن انداں بھرایا
(ک:۴۷۱،سیّدہ)

بَڑانا [ہ]ف م۔

:بڑھانا،بڑھاوے دینا۔

رہی ہوں جان بُج کر میں پڑے سب عشق کی بھی منج
بڑا کے کیا برہ نیہ کا بچھو لیا کے لڑاتی ہے
(ک۱:۳۱۴،زور)

بَڑائی [بڑا+ا:ئی، لاحقہ کیفیت] امث۔

:بڑا کا اسم کیفیت۔

شاہاں منے بھومان تھے کرتا بڑائی جان تھے

انپڑ یا علی کے دان تھے تشریف شاہانی مجھے

(ک ۱:۱۱، زور)

بَڑائی بولنا محاورہ۔

:افتخار کرنا، فخر کرنا۔

عید قرباں کوں بڑائی شاہ کی مجلس تھے ہے

تو بڑائی بول کہ آیا ہے سلطان عید کا

(ک ۳:۷، زور)

بُڑبُڑا [ہ]

:بلبلہ، حباب۔ (ال)

تج ناک موتی مکھ اوپر دیتا ہے آب سوں

یا خضر کے چشمے میں ترتا بُڑبڑا پرشاب سوں

(ک ۴۴۲، سیّدہ)

بُڑبُڑے

:بلبلے۔ (سیّدہ)

دِسے جیوں بُڑبُڑے پانی نگاری خط اُپر تیرے

ارسطو اہو اج مَن دیا اُذبک رَخن تیرے

(ک ۶۸۴، سیّدہ)

بَڑپن [بڑ+ا:پن، لاحقۂ کیفیت] اند۔

:بزرگی، بڑاپا (سن وسال یا ظرف کے اعتبار سے)

بڑائی۔ (دال)

قطب تارا کھینچتا آھن رباکوں آپ دھر

سب ہی تاریاں میں اوسے دستا ہے بڑپن عید کا

(ک ۳:۹، زور)

بڑواں

:بڑے۔ اعلیٰ۔ (سیّدہ)

ترے انچل پہ ہے چندنی کا چھایا

قطب ڈاوں سوں بڑواں کاس باندے

(ک:۴۳۵، سیّدہ)

بُڑی

:بڑی۔ (زور)

سُن عقل اس بُوی کی ساس آئی اس گُڈی کی

سو جیو مکھی گھڑے کی گھڑے پہ جھانپ گھالی

(ک:۴۶۶، سیّدہ)

بَزاں [کلمۂ فارسی ''بعدازاں، کی تخفیف''] م ف۔

:اس کے بعد، جو بات سابق میں مذکور ہوئی اس کے پیچھے۔ (ال)

نبی کا ایک محبت تھا سو بس کر باٹ پڑتا تھا

بزاں کرآپی کیتے ہیں (سب) اس کوں رہنما رافع

(ک:۳۰۴، سیّدہ)

بَزْم [ف] امث۔

:محفل، مجلس (خواہ عیش وطرب کی ہو یا رنج وغم کی)،

دربار کسی تقریب میں بہت سے آدمیوں کا اجتماع۔

(ال)

مکھ عرق تھے بھر صراحی ساقیا منج بزم میں

تا معانی پی کے گاوے ہور بجاوے نیہہ رباب

(ک ۳۹:۲، زور)

بزماں رک: بزم۔

:بزم کی جمع۔

سبیں تج پدمیاں کے روپ بزماں
کہ ہے چندر مکھیاں میں تو رسیلی
(ک:۴۲۵،سیّدہ)

بَس [ف]صف۔

:کافی، بقدر کفایت۔

لیے سرفرازی بَس ہے دو جگ منے معانی
منج سیس پر لکھیا ہے اسم محمدؐ اللہ
(ک۲:۲۲۱،زور)

بِس [س:وِش]اند۔

:زہر، ہلاک کرنے والی دوا۔

تری نیہہ کا منج کو بچھو لڑیا
مرے سب ہی تن میں بِس اس کا چڑیا
(ک،۲:۲۷،زور)

بِسار [ہ]امث۔

:بھول۔

عاشق ہے ناتواں نہ کرے باولے وفا
تجکوں بسار کرانے ساریک آیا بہار
(ک:۵۶۵،سیّدہ)

بِسارنا [بسار(=بھول، بھلا دینے کی کیفیت)+ا:نا،

علامت مصدر]ف م۔

:بُھلا دینا، فراموش کردینا۔

پیا مطلق منجے دل تھے بِسارے
پیا بن کیوں جیوں کہہ ری سہیلی
(ک۲:۲۲۵،زور)

بِساروں: بھول جاؤں۔

چکا نقل ہونٹاں کا مستی سوں منج کوں
خوشی سات غم کوں بِساروں کا از سر
(ک:۴۷۵،سیّدہ)

بِساط [ف؛ع:(ب س ط)؛س:بسات]اند۔

لفظاً: سطح پر پھیلی ہوئی چیز۔

مراداً: فرش، بچھونا، بستر، چٹائی، وغیرہ۔(ال)

بساط دنیوی ہے بڑ بڑا توں جان اے غافل
وفا اس میں نہیں گر عشق سوں کامان سوں کرتے ہیں
(ک۲:۲۰۳،زور)

بَست [س:وست]صف۔

:آباد، بسا ہوا، بویا ہوا۔(ال)

عالماں سب جفر کے تج سبز خط تھے لکھیں
جدولاں اس زلف کے میرے دل اوپر نقش بست
(ک:۵۱۱،سیّدہ)

بُستان [بوستان(=باغ، چمن) کی تخفیف]اند۔

:باغ، چمن۔(ال)

ہر طرف رنگان سیتی کھلئے ہیں پھول
کھیلو چوگان اب کہ بُستان خوش
(ک:۳۹۵،سیّدہ)

بِسال [س:وِشال]صف۔

:بڑا، عظیم۔(ال)

سالاں بسال ہرگاں آنند سوں گجاؤ
جوبن طبل خوشیاں سوں رت رت تمیں بجاؤ
(ک:۴۰۷،سیّدہ)

بِسْتَر [ف:=رخت خواب؛س:وستر]اند۔

:بچھونا۔

رقیباں اپنے تارو پود میانے بلیے غم سیتی
خدایا انکے بستر کوں نکر ہرگز کدھیں گسترد
(ک۲:۹۲،زوؔر)

بَسرنا [د]صف۔

:بھولنا۔

ترے مکھ صفحہ کے خط تھے جے علی سو بسریا
پڑن ابجد پٹی سب عالماں مکتب میں بہ نشست
(ک:۵۰۵،سیّدہ)

بِسلانا [س:وِش]ف م۔

:بٹھانا،بٹھلانا۔(ق ال)

نبی صدقے قطبؔا تومن سیج بسلا
بلالیا بھولا لیا نوارد ملا لا
(ک:۴۲۷،سیّدہ)

بِسْمِل [ف:ماخوذازبسملہ]صف۔

:مذبوح،زخمی،گھایل،مقتول۔(ج ل)

عاشقاں تج باٹ میں بسمل ہوئے ہیں بیشار
عاشق بیچارہ کوں رکھ پیار کے دستور تھے
(ک:۳۰۲،سیّدہ)

بَسْنا [س:واسنین]ف ل۔

:مجازاً=سمانا،جاگزیں ہونا۔(ال)

پیا نور بستا ہے منج دل جھمک میں
کہ جس نور تھے سرج آشکارا
(ک۱:۲۹۶،زوؔر)

بَسَنْت [س:وسنت]اند؛امث۔

:چندرتوں میں سے پہلی رُت جب آفتاب برج
حمل وحوت میں ہوتا ہے،مارچ(چیت)سے آخر
مئی(بیساکھ)تک رہتا ہے۔ہنوداس کی آمد کا
تیوہار مناتے ہیں اور بسنتی لباس پہنتے ہیں۔(ال)

پیارے بسنت کا ہوا آئیا
سکیاں تن مشک زعفراں لائیا
(ک:۳۷۰،سیّدہ)

بسو :بصد۔(دَر)

کل موتو نور دیدہ بسو شاب تاب تھا
اُس مکھ شراب و دشٹ مرا آفتاب تھا
(ک۲:۸،زوؔر)

بَسِیا [بسنا(اک)سے]صف۔

:بسنے والا،رہنے والا،باشندہ۔(ال)

منج جیو منے ازل تھے ترا نیہہ یوں بسیا
اس دھات بھی کسی کی جیا میں بسیا نہیں
(ک:۶۲۹،سیّدہ)

بَشارَت [ع:بشارۃ(ب ش ر)(=خوشخبری)]امث؛اند

:مژدہ،خوشخبری،الہامِ غیبی۔(ج ل)

کل منج وزیر دل تھے قاصد بشارت آیا
یا حضرت سلیماں کُن تھے اشارت آیا
(ک:۴۹۵،سیّدہ)

بَشَر [ع]اند۔

:انسان،آدمی،بنی آدم،اُنس۔(ج ل)

غلاں بشر جملا رے قربان تج پہ سارے
سب مدعا ہمارے برآر یاعلی توں
(ک:۳۰۸،سیّدہ)

بَصَر [ع]امث؛اند۔

:بینائی،نظر،آنکھ،چشم،(بَصَر،دیکھنا)(ج ل)

اچھوں دورا کرنا اچھوں فرق نہیں

دو صورت ہے میری نظر کا بصر

(ک،ا:۲۸۸،زور)

بَعْث (ا)[ع:ب ع ث]اند۔

:قیامت۔(ال)

بھواں کماناں تیر پلکاں ساند کر مارے جوتوں

ہر تیر سوں سولاک جیو سوتن میں الجاویں بعث

(ک۲:۵۷،زور)

بَعْث (۲):امث

زندگی،حیات۔(ال)

تج نین تھے سک چین سب پائے ہیں آدم ہور ملک

امرت بنی سیتی سدا تج ہونٹ برساویں بعث

(ک۲:۵۷،زور)

بَقا [ع]امث؛اند۔

:زندگی،وجود،فنا کی ضد۔(ال)

نبی صدقے فنا نا جانے قطبا

محبت میں بقا پیالا پیا میں

(ک۲:۲۹۹،زور)

بِکاتا [بکنا(=فروخت ہونا،بیچا جانا) کا تعدیہ]ف م۔

:بیچا جانا،بیل کیا جانا،فروخت ہونا۔(ال)

نین کے تیز آب تھے چوتے ہیں منج نیناں تھے بند

دو بنداں دریا کے موتی ہو بکاتے دست دست

(ک۲:۵۰،زور)

بِکَٹ (ا)[س:وکٹ]صف۔

:شکل،سخت(سیّدہ)

مکھ پرمکٹ چڑانے بکٹ کا گت منے

تو حسن بہار میں بے سوکہ ڈھال عید

(ک:۳۵۷،سیّدہ)

بِکَٹ (۲):سخت کوش،چاق وچوبند،ماہرومشتاق۔

رستم ہے حسن کا بکٹ اپ نیہ فن منے

کیا کام آوے ایسے وقت زال سام بحث

(ک۲:۶۴،زور)

بکسیا :تارتار ہوا۔

(ق ال)

انچل تو بکسیا برن گنا موتی سو تارا

ناسک دیپا موتی سرویا تم جھولت

(ک:۵۰۷،سیّدہ)

بِکھرا اند۔

:بکری،فروخت۔(ال)

رتن قطبا کے ہیں نرمول نہیں کس شہر میں مول اس

لیکر آووں جو بکھرا ہووے اس کا شہر حیدر میں

(ک۲:۱۷۷،زور)

بِگانہ صف۔

:اجنبی،غیر،جس میں کوئی گُن نہ ہو،بیگانہ کا مخف۔

(ج ل)

پیا کا شُغل مستی کس نہیں سر

اُنون تھے ہے بگانہ آشنا روح

(ک:۵۳۸،سیّدہ)

بَلا (۱) [ع]امث۔

:غم،سوگ،ماتم۔(ال)

مسلماناں ندیاں سارے بھراؤ اپنے انجھواں تھے

کہ آیا ہے اماماں کا بلا سر تھے ستم پھر کر

(ک۳:۵۶،زور)

بَلا (۲) :الجھانے والی چیز،مائل کرنے والی شے،

مجازاً= پھندا؛لت۔

زلف کی جدول میں ہلجا ہے دکھو باد صبا

بلجتا ہے باو ،ایسا بوجھو وو کیا ہے بلا

(ک۲:۱۴،زور)

بِلاس [س:ولاس]اند۔

:مسرت،عیش وعشرت۔(دال)

نبی صدقے قطباً کرئے سُکھ بلاس

کہ دایم اچھو عید کی نِتوں انند

(ک:۳۷۶،سیّدہ)

بلاونا

:گذارنا،ختم کرنا۔(دال)

نبی صدقے قطباً نویلیاں سوں نت

وقت اپنا نِس دن بلاوو سدا

(ک۱:۱۶۲،زور)

بلایاں [بلا(=آفت،مصیبت،قہر،غضب] کی جمع

(سیّدہ)

کیا ہے مہمانی یوں اماماں کا محرم توں

جنگل میں کربلا کے سب بلایاں کو بلایا ہے

(ک:۴۷۷،سیّدہ)

بلبلاں [:بُلبُل (=ایک خوش آواز ورنگ پرند) کی جمع

(ال)

پرت گلزار میں سب بلبلاں الحاں سوں کہتے ہیں

ہوا خوش دیکھو باتاں رات دن پھولاں سوں کرتے ہیں

(ک:۶۳۱،سیّدہ)

بَلْتی

:بَل کھاتی۔(دَر)

دوتن گلتی ہور بلتی جوں موم بتی

گنواتی ہے جلتے منے ساری راتا

(ک۲:۲۶،زور)

بِلشت امث۔

:بالشت (= ہاتھ کی انگلیوں کو پوری طرح پھیلانے

کے بعد چھنگلیا کے کنارے سے انگوٹھے کے

کنارے تک کا فاصلہ۔(ال)

دیکھے گا ٹک جو خواب میں تیرا بلشت چھانو

لک گانو نھاس جاوے گا شیطاں، نڈر غلیظ

(ک۱:۳۱۳،زور)

بل کری:بالوں کا گچھا۔

تج بل کری کے لعل میں سب مملکت کا مول ہے

تیری ہنسی کے بھید تھے چھپیا ہے سحر سامری

(ک:۴۱۰،سیّدہ)

بَل گر :صف۔

:بلوان،طاقتور،مضبوط،مستحکم،اسم کیفیت۔

بَل گری۔(ال)

ہمن ہور اس میں ہیں تن پن کے بھیداں

سہیلیاں بھید پایاں بل گری تھے

(ک۲:۲۸۰،زور)

بلہارا صف۔

:قربان،نثار۔(سیّدہ)

سنو منج بینتی ساجن دیاسوں
گھڑی تل تل ثمن پر میں بلہارا
(ک:۴۴۴،سیّدہ)

بلی جاوں[س]فقرہ۔

:قربان ہوجاؤں،واری ہوجاؤں۔(ال)

نبی کے محبت نگر میں بند کر سو گھر خوشی کے
بلی جائے کر دیکھائیں عنبریں جلا دھویں کے
(ک:۳۲۴،سیّدہ)

بِن حرف نفی۔حرف استثنا۔

:بغیر،سوائے،بجز،علاوہ۔(ال)

میں عاشق بیباک کھیلوں عشق بن آدھار سوں
پیرت کئے لکاں پر اپن دل جیو کنوں نا وارسوں
(ک:۶۳۹،سیّدہ)

بِنب [س=وِنب]اند۔

:عکس،سایہ،آفتاب وماہتاب۔(ال)

لعلِ خوباں بنب جب اُبھاں جو پائے
تب تھے ہوی جگ میں کندو ریاں کی عید
(ک:۳۷۴،سیّدہ)

بِنَت [س:ونت]حرف استثنا۔

:بِنا،بغیر۔(ج ل)

اوکی بنت جیا کا نہ سک سے دیکھن سو کوئی
او شرم موکا اس رخ چند پر حجاب تھا
(ک۲:۸،زور)

بِنتی [س:وِنتی]امث۔

:التجا،عرض،درخواست،گذارش۔

(جس میں انکسار اور عاجزی ہو)(ق ال)

بنتی کہوں پیا کوں ہم سیج کی نہ آوے
اُس باج منجے گے نا منج باج کیوں گماوے
(ک:۱۰۷،سیّدہ)

بنٹانا۔

:بانٹنا۔(دَر)

مکٹ موتی منجا بندی مانگھ سیتی
جگے جگ نباتاں بنٹایا برس گانٹھ
(ک:۱۵۸:۱،زور)

بَندا [بندہ(=عبادت کرنے والا،پوجنے والا،
پرستش کرنے والا]اند۔

بندا ہوں گنہ گار خدا میرا گنہ بخش
تج لطف کیرا فیض خدا منج کوں سدا بخش
(ک:۴:۱،زور)

بَندَن [بندھن(=ڈور،رسی یا فیتہ وغیرہ جس سے کوئی چیز
بندھی ہو)]

میں اس بت ہندی کے راکھیا ہوں دل لکھ بچن تعویذ
وو منج تھے دورنا ہوئے بتوں کیا بُج پر بندن تعویذ
(ک:۵۵۲،سیّدہ)

بَندگی کا حَلقَہ

:کسی دھات وغیرہ کا بنا ہوا حلقہ جو غلاموں کے
کانوں میں شناخت کے لیے ڈال دیا جاتا ہے۔

تماری بندگی کا حلقہ کن میں پایا ہوں
تمھارا عشق جسے نیں ہے دیو داغ پہ داغ
(ک۲:۱۵۹،زور)

بَندیا :باندھا۔(ق ال)

معافی گہنگار ہے بخش یارب
بندیا دل تیرے مہرسوں توں ہے آگاہ
(ک:۶۴۷،سیّدہ)

بَندیاں:بندے(=غلام) کی جمع۔(سیّدہ)

ناسکے جبرئیل کچ کہنے تمارے وصف کوں
بندہ خدمت میں چوکیا کرسب بندیاں میں پکڑ لاج
(ک:۳۲۲،سیّدہ)

بَنسی [س:وڈیشی]امث۔

:مچھلی پکڑنے کی چھڑ جس میں ڈوراور کانٹا لگایا جاتا ہے۔
تیری زلفاں کے قلابے میں ہلج دستا ہوں خاص
بنسی کھینچو نہ ہلجا ہوں میں تو اخلاص
(ک۲:۱۴۴،زور)

بَنَفشہ [ف]امث۔

:پہاڑیادریا کے کنارے پراگنے والی بیل جس کا پھول خوشبودار ہوتا ہے۔(نزلے کی دوامیں مستعمل)
سائیں کے مکھ گلال تھے مستی عشق اب چڑھی
دور کروں بنفشہ رنگ پیرہن آج پور کر
(ک۲:۱۱۶،زور)

بِنگا صف۔

:ٹیڑھا،عموماً ٹیڑھا کے ساتھ مستعمل جیسے ٹیڑھا بنگا۔
بنگی شاخاں اپر مالی رکھے آرا غصے سیتی
رکھے گا سیدھی شاخاں پر اگر آرا تو ہوگا لچ
(ک۲:۴۷،زور)

بنگڑیاں[ہ:بنگڑی/بنگری]امث؛ ہ۔بنگری۔

:کانچ یالاکھ کی بنی ہوئی چوڑی یا کپڑا۔(ال)

ہوایاں سو کہ بنگڑیاں چکراں جوں
کھڑیاں بازیاں سو آپ جو بن کری رے
(ک:۳۵۰،سیّدہ)

بُنیا :بنایا۔(ق ال)

دن ازل تھے جیو تاراں سوں بُنیا ہوں خیال تج
نقش بندی خیال میں مُو دل ہوا ہے خال تج
(ک:۵۲۶،سیّدہ)

بُنیا د کرنا[ف]محاورہ۔

:شروع کرنا،آغاز کرنا،بِنا ڈالنا۔
سر و قد ساقی جو بنیاد کرے ناچن کی
پریاں حوراں ستیں ملکر سری راگاں سیتیں گاوے
(ک۱:۱۳۱،زور)

بوتی [اند۔؛ ہ۔بوتا۔

:اونٹ کا بچہ،نوجوان اونٹ،مجازاً بدشکل اور بھدا آدمی۔(ج ل)
مستی بوتی نہنی اپ تن اوپر چڑای
اے بوتی میں رُپے کا چندا دکھاتی منج کوں
(ک:۴۱۵،سیّدہ)

بوٹ [س:ووٹنٹ]اند۔

:اُنگلی کا پور،سرانگشت،اُنگل۔(ال)
داکھ دانے انگلیاں کی بوٹ ہیں
رنگ بوٹاں میں مئے عناب ہست
(ک:۵۰۹،سیّدہ)

بوج اند۔ :بوجھ (= وزن، بار)۔ (ال)

:عقل، فہم، ادراک، دانش۔ (ق ال)

تمن باساں سیتی پنکھی ہوا میں

نہ لے گی بوج بلبل منج فسانہ

(ک:۶۴۷، سیّدہ)

بوجک: بتلانے والا۔

ملن کا سد دیا بوجک ستارا

ولیکن فتنہ جیو کا تونا بوج

(ک، ۲:۶۶، زوؔر)

بوجے اند۔

:بوجھو (= سمجھ) سے

بوجھے۔ (سیّدہ)

کوئی نہ بوجے رمز تجھ بن قطبؔ کا

لب شکر ساقی پیالا بھرک ہے. فغفور توں

(ک:۶۳۵، سیّدہ)

بوجھا گا

:بجھائے گا۔

خوارج کی اگن قہر کے پانی سوں بوجھا گا

براہیم نمن مجکوں سکھ آرام دویگا

(ک۲:۱، زور)

بوجھے سمجھے۔ (ق ال)

نہ بوجھے آدمی اس نار کا ناز

لکھن دونا دنا آوے کس اوراد

(ک:۵۴۳، سیّدہ)

بوجھیا/بوجیا

:بوجھا، سمجھا۔ (ق ال)

معانی نزاکت ترا سب بوجھیا

توں اس کوں کنھٹے کا چکا دو شکر

(ک:۴۱۹، سیّدہ)

بوجھیں

:سمجھیں۔ (زوؔر)

اے صبا توں قول لیا تب ہوئے گا دل کو قرار

حق پرستی منج رقیباں نا بوجھیں اب زور تھے

(ک:۳۰۳، سیّدہ)

بوس [ف: بوس، بوسیدن (= چومنا، بوسہ دینا) سے]

:مُنھ لگانے اور چومنے کا عمل، چوما، پیار۔ (ال)

ہر بار منگتا جیو مرا تج لب سیتی اے نار بوس

ہر ٹھار دے ہر بار منج اے نار دوتن چار بوس

(ک:۵۷۹، سیّدہ)

بوستان [بو+ ف: ستاں، لاحقہ ظرف] اند۔

:باغ، چمن۔ (ال)

کھٹکتا مرغ دل کے بوستان میں

طرب مطرب کوں لیا یا عید بکرید

(ک:۳۶۱، سیّدہ)

بوسیاں

:جمع بوسہ۔ (زوؔر)

بوسیاں کے بینچ پیرتا ہوں اس ہونٹ باغ میں

پھولاں پھلاں سو پنجا ہے اتم نہال عید

(ک:۳۵۷، سیّدہ)

بولاں [ہ]امذ۔

:بول (= بات، لفظ، قول، کلام) کی جمع۔ (سیّدہ)

تیری دوری سو ایسا کام کرتی
و بولاں منج تھے بولیا نہ جاوے
(ک:۶۵۷، سیّدہ)

بولت

:''بولنا'' کا قدیم تلفظ۔

میرا رے پیارا سو جو پیک دولت
میں تو کہ کیا جانوں کون بخت سوں بولت
(ک:۵۰۷، سیّدہ)

بوئے :خوشبو۔ (ال)

دل پرم جیتے تھے دیتا گل صبا بوئے وصال
کیا رضا ہے منج کون آون یا آون دور تھے
(ک:۳۰۲، سیّدہ)

بَہا [ف]امث؛امذ۔

: قیمت، مول، بھاو۔

نگین نمنے ادھر کوں چین پکڑے
نجانے چین میں او چین کا بہا روح
(ک۲:۸۱، زور)

بہارا

:باہر جس کا یہ قدیم تلفظ ہے۔ (ال)

تج خیال کی ہوس تھے ہے جیو ہمن سو زندہ
او خیال کد نہ جاوے ہم سر تھے تک بہارا
(ک:۴۷۶، سیّدہ)

بَہاراں [ف]امث۔

:بہار کا موسم۔

نبیؐ مولود خوشیاں تھے ہوی دل کی بہاراں خوش
عشق خوشیاں و شادی تھے ہوے ہیں روزگاراں خوش
(ک۱:۳۹، زور)

بَہبُود [بہ+بود]امث۔

: بھلائی، بہتری، فائدہ، رفاہ، ترقی، افزونی۔

(ال)

جب وو ابر رحمت اُس جگ پرہوا ہے فیض بار
شیعیاں کے تیں اتھا وہ دن مگر بہبود کا
(ک۱:۶۳، زور)

بہشتی [بہشت+ف:ی، لاحقہ نسبت]

:جنتی، جنت کا حقدار، نیک، پارسا۔ (ال)

تمن پرت کری پیچاں پڑے ہیں اب دل میں
ملائکان مقرب سندر بہشتی حور
(ک:۵۶۶، سیّدہ)

بَہنا [س=وہنین]ف ل۔

:پھسل جانا، جگہ سے ہٹ جانا، جیسے ٹوپی کی کوٹ یا حرف کا دائرہ بہنا، ہوا کا چلنا۔

بہے دم عیسوی دایم چمن میں گل لگانے تیں
ہرے نہالاں کے جلوے تیں مشاطا ہو پون سارا
(ک۳:۱۴، زور)

بہو [س:وہو]صف، م ف۔

:بہت (زور)

اسی مستی کے تیئں توں جب رہیا بہو دیس دل میں
ہزاراں شکر و سجدے کر کہ تج سوں مرحبا ہے
(ک:۳۱۳، سیّدہ)

بہوبہا

:بہت قیمتی۔(سیّدہ)

اے معانی ختم کر ہے تیرا گوہر بہوبہا
مصطفیٰ ہوا مرتضیٰ مج کوں کمر باندے کسن
(ک:۷،۴۱،سیّدہ)

بہُوت صف۔

:بہت۔(زور)

بہوت ہیں رمز کی باتاں پیا او سائیں میں
دوتن غرض کیا تیری ذات ہے کجات صریح
(ک:۵۳۵،سیّدہ)

بہوتِک / بہوتیک

:بہت ہی۔(زور)

بہوتِک مَیاستے اپن دیتا قطب کوں سب دکھن
سیسوں نبی کا نت چُرن جب لگ ہے تن میں میانے جیا
(ک:۲۹۷،سیّدہ)

بہوٹیاں

:بیر بہوٹیاں۔(سیّدہ)

مِرگ سال آئیا پھر تھے مِرگ تینی سنگاراں کر
جڑت مانگ بہوٹیاں لعل موتیاں لیک دھاراں کر
(ک:۴۰۱،سیّدہ)

بہوماں / بھوماں

:بڑی عزت۔(ق ال)

روزیاں کا عید آیا اہے بہو چاؤ ہور بہوماں سوں
ساقی پلامد عیش کا اپ حسن کے پرماں سوں
(ک:۳۵۹،سیّدہ)

بہونگ

:سانپ۔(ق ال)

مکوا جو لٹکائی بہونگ بالاں میں پدمنی پدم کے
یک تل میں ہلجائی منجے اس کرے کے قلاب سوں
(ک:۴۴۲،سیّدہ)

بہیر ہونا محاورہ۔

:کثرت ہونا، پھیلنا، بڑھنا، زیادہ ہونا۔(ذر)

مدح کیتے مرتضیٰ کے تائیں پیغمبر اپیں
تو ہوا حضرت کی برکت دین وایماں جگ میں بہیر
(ک،۱:۷۹،زور)

بی

:بھی۔(زور)

نبی صدقے قطب عاشق ہے تیرا
سدا مل اچھ نہویک بی نیارا
(ک:۴۲۶،سیّدہ)

بَیان [ع:(ب ی ن)]اند۔

:قول،مقولہ،کلام،گفتگو۔(ال)

نبیؐ مبعث جوکوئی کیتا ہے یک چت ہور یک دل سوں
سو اس دل کے اوپر ہوتا ہے طٰہٰ کا بیاں روشن
(ک،۱:۴۹،زور)

بیت [ہ=ویتر]اند؛~بید۔

:ایک درخت کا نام(ق ال)

اَپ عشق کے نگر کی کتوالی دیو منج کوں
پنجیا ہے بیت نمنے میرے گلے دو زُنار
(ک:۵۷۳،سیّدہ)

بَیٹھن اند۔

:بیٹھنے کا عمل، بیٹھنے کی کیفیت۔(ال)

جاگا سو ہریکس کا ہووے گا آج پرگٹ

اُوچھند بھریا سو چند آ بیٹھن صدارت آیا

(ک:۴۹۵،سیّدہ)

بیجلی / بجلی امث۔

:بجلی (=وہ شعلہ نما چمکیلی لہر جو بادلوں کی رگڑ سے

پیدا ہوتی ہے۔برق،صاعقہ)

انبر ترنگ زیں چند نوا چابک سرنگ تس بیجلی

سورج کرن پرچم دسے غاشا بدل کا را ہوا

(ک:۳۰۰،سیّدہ)

بیچوں گت:خدائی صفات۔(سیّدہ)

قدرت حق دیکھو ان میں سہتے بیچوں گت

خدا ان دونوں کو دیتا ہے دو عالم کا راج

(ک:۳۲۴،سیّدہ)

بیدار [ف]صف۔

:اسمِ کیفیت:بیداری۔

مکھ تجلی دیکھیا بیداری یا سپنے منے

نیر بیہہ کا منج پلا تیرے ادھر سدور تھے

(ک ا:۱۱،زوؔر)

بِیر [س:ویر]صف۔

:بہادر،شجاع،ہمت دل اور طاقت رکھنے والا۔(ال)

موموناں اس عید تھے پائے ہیں جنت کا پون

جن شرف اس عید کا پایا سوا وہے جگ بیر

(ک ا:۸۷،زوؔر)

بیراجنا:بیٹھے۔(سیّدہ)

منجا اہے اَساں ہور تارے جڑے اس کو جڑت

اس کے کلس سورج چندر دو جگ میں بیراجے سدا

(ک:۳۹۳،سیّدہ)

بیر بہوٹی / بیر بَہَٹی [ہ]امث۔

:ایک سرخ رنگ کا مخمل کی طرح نرم اور ملایم

خوبصورت کیڑا جو برسات میں پیدا ہوتا ہے اور

خشک کر کے دواؤں کے کام میں لایا جاتا ہے۔

(ال)

رنگ بیز بہوٹی کسوت کریاں ہیں پاتراں سب

آنکاس کے کنارے بجلیاں کا رت جگاؤ

(ک:۴۰۳،سیّدہ)

بیریاں:بیری (=دشمن کی جمع)(سیّدہ)

قطبؔا کو ہے اللہ مدد بستا ہے اس دل میں احد

تو منج مود حیدر ولد بیریاں کو زاری وائے وائے

(ک:۷۵۲،سیّدہ)

بیڑا [س]اند۔

:پانی کی گلوری۔(ق ال)

پدمینا جیتاں مل شہ روپ پر بُھلیان ہیں

اُن ہات قول بیڑا دے کر سکیاں اُچاؤ

(ک:۴۳۵،سیّدہ)

بیڑی [س:ویشکا]امث۔

:قید،پابندی،روک ٹوک،مزاحمت،جو اپنے

دائرے سے آدمی کو نکلنے نہ دے۔(ال)

اندھارے کے بادل منجے بیڑی چوپہر

خدایا تو بھیجیں ہمن باد دل خواہ

(ک ۲:۲۱۹،زوؔر)

بَیس :بیٹھ۔(ق ال)

تخت پر جوشہ بَیس رانے جگت سب
دیکھت چتر سرمائی شہ کا جوں اسماں
(ک:۳۱۹،سیّدہ)

بیسا :بیٹھا۔(زور)

نہیں عشق جس وہ بڑا کوڑ ہے
کدھیں اُس سے مل بیسا جائے نا
(ک:۴۹۴،سیّدہ)

بیسے :بیٹھے۔

پیغمبری تخت پر بیسے ہیں جب پیمبر
تب پگ لگے نوابزاس شمس والضحیٰ کا
(ک ۳۲۱،سیّدہ)

بَیعَت [ع:(ب ی ع)]امث۔

:دینی ودنیاوی امور میں شریعت کی پیروی کرنے کے لیے کسی کورہبرورہنما ماننے اوراس کے کہنے پر عمل کرنے کا عہد۔(ال)

تری بیعت میں معانّی کا قدم ثابت ہے
سیس اوپر ہات صندل کا دھر کرغم تھے خلاص
(ک ۲:۱۴۴،زور)

بیکس [ف]صف۔

:بے یارومددگار۔وہ شخص جس کا کوئی معاون نہ ہو۔ محتاج،غریب،عاجز،یتیم،بن باپ کا۔(ف آ)

بیکس وناکس ہوں میں کس سوں کروں پیرت کی بات
میرے روں روں خط کوں پڑتا ہے تمارا دل و بیر
(ک:۳۰۷،سیّدہ)

بیگی [س:ویگ]صف۔

:جلدی،عُجلت،روانی،زورسے،شتابی۔(ق ال)

سب مست کج گنبھیر جوں،قدم راست دھرتے تیز جوں
آ ہستگی میں نیر جوں، بیگی منے بارے اہیں
(ک،۲:۱۷۱،زور)

بیلی بیل۔(سیّدہ)

سجن قد سروسوں منج دل بندہانا
لپٹی روکہ کوں جوں کوئلی بیلی
(ک:۶۹۹،سیّدہ)

بیلاں [س:ویل]امث۔

:بیل(=وہ پودا جس کی نرم لچکیلی شاخیں زمین پر پھیلتی یاکسی چیز کے سہارے اوپر چڑھتی ہیں)کی جمع۔ (ق ال)

میری خوشیاں کی بیلاں کھن منڈوے چڑوکر
جبرئیل ورد لایا صلوٰت بر محمدؐ
(ک:۳۶۷،سیّدہ)

بَین [س:وان=وانی؛ہ:بین]امذ؛~بیناں(جمع)

:بیان،بات،بول۔(ال)

پیا کے دھیان سوں میں مست ہوں مست
منج بر ہے کے بیناں کی سناتی
(ک:۲،۲۵۸،زور)

بیناں :باتیں(بین کی جمع)(سیّدہ)

پپیہا گاوتا ہے میٹھے بیناں
مدہر اس دے اُدھر پُھل کا پیالا
(ک:۳۷۱،سیّدہ)

بینتی :آپ بیتی۔(زوؔر)

سنو منج بینتی ساجن دیاسوں
گھڑی تل تل تمن پر میں بلہارا
(ک:۴۴۴،سیّدہ)

بینش [ف]امث۔

:بینائی،نظر،نگاہ،دیکھنے کی طاقت۔(ف ل)
دانش تمن تھے آیا جگ پنت تمارا دھائیا
بینش تمن تھے پایا جگ میں سو پیدا یاعلی
(ک۳:۳۷،زوؔر)

بھاتا صف۔

:پسندیدہ،مرغوب،چاہاہوا۔(ال)
نہیں آتے سنگاراں تج نظر تل
تجے اب حسن کا بھاتا ہے تعویز
(ک:۵۵۹،سیّدہ)

بھاتے(۱):مرضی،خواہش۔(ق ال)
نہ بھاویں منج رتن کے ہار پیاریاں
منجے بھاتے ہیں بیوہت کنٹھ مالا
(ک:۴۲۹،سیّدہ)

بھاتے(۲):اُٹھ جاتے۔(ذر)
بھاتے ہیں پردے اندھارے کے معانی تیرے سب
شکر کر حاصل ہوا ہے مدعا توں اُس دعا
(ک،۲:۱۶،زوؔر)

بھاجنا/بھاجے/بھاجا[س۔بجھنی بن]

:بھاگنا،فرار ہونا،دوڑنا۔(ال)
چادر عشق کا اوڑے جوں بر بھبوئی دیسے
تیرے عشق کے لاجاں دیکھے ہیں لاجوں بھاجے
(ک:۴۳۴،سیّدہ)

بھار بھرنا[ہ]محاورہ۔

:شان وشوکت بڑھانا،زیب وزینت دینا۔
چندر رکھیاں پی جام اول،تارے لیاں نقلاں بدل
مست ہو پھریں یوں شاگل،سوراں کے جوں بھاراں بھرے
(ک ا:۱۲۳،زوؔر)

بھاراں[ہ]امذ۔

:باہر،"بہار" کی جمع۔(ق ال)
محمد دینِ قائم ہے ہندو بھاراں بھگادو تم
سیاہی کفر کی بھانو اُجالا جگ مگا دو تم
(ک:۳۱۱،سیّدہ)

بھاراں کرنا(محاورہ)

:حملہ کرنا۔
ناگی نمازاں ناداب سب نار کو بسرائیا
اوناد بھریا کن منے دشمن اپر بھاراں کرو
(ک ا:۱۷،زوؔر)

بھاری[س]صف۔

:اُداس،غمگین،محزوں،پژمردہ،متاثر،افسردہ۔
(دل کے لیے مستعمل)
جو دیکھی رل میں پیوکوں سو پیو کا چت بھاری ہے
گپٹ پُھل گند دے جیوکوں سو مالن دند ساری ہے
(ک،۲:۲۷۳،زوؔر)

بھاگ [س]اند۔

:نصیب، قسمت، بخت۔(ال)

ٹیلا سو تج پیشانی ات بھاگ کی نشانی
کن موتی ہے نورانی زہرا د مشتری کا
(ک:۳۳۸، سیّدہ)

بھاگاں: قسمتوں۔

انچل کا ناز کا جب چھانوں پاڑے منج پہ اوچنچل
سبھی بھاگاں میں دستار ہے مرے بخت نیہہ کا دولت
(ک:۵۱۳، سیّدہ)

بھاگ ساجنا (محاورہ)۔

:اچھی قسمت ہونا۔(دال)

ازل تھے بی بی فاطمہ بھاگ ساجے
کہ جلوے دمامے عرش میانے باجے
(ک ا:۲۷، زور)

بھاگوں: بھاگ (=نصیب، قسمت، بخت) کی جمع۔

نبی صدقے قطب ہو کے سوں کر سنھوگ بھاگوں مِل
قطب کی داسی ہوں تج کر اپس کہوائے بھی سر تھے
(ک:۳۴۵، سیّدہ)

بھاگی [ہ]صف۔

:خوش قسمت۔

قطب شاہ بھاگی نوے مندر چلو
ننھی بالی تال سوں نچاؤ تم
(ک:۳۸۷، سیّدہ)

بھال [س: بھلن]اند۔

:تیر کی نوک۔(ق ال)

کماں قوسِ قزح دینے ملک کوں
دندیاں مارن کوں لامحور کے تس بھال
(ک:۴۰۰، سیّدہ)

بھان [س: بھان یا وشن]

:سورج، صبح، روشن۔(ق ال)

ساتوں سو ملک میانے مانند نمیں ہے اُس کا
اس انگے تار نمنے ہے بھان کا اُجالا
(ک:۴۱۱، سیّدہ)

بھانا

:ڈالنا۔(دال)

بڑائی چودہ اِماماں ناون سوں سربندو سیرا
نبی دولت تھے عالم کوں مرا بھایا برس گانٹھ
(ک ا:۱۵۷، زور)

بھانڈہ [س]اند ~ بھانڈا۔

:مٹی کا برتن، برتن۔(ال)

اوبال پن میں دسیا جو بناں کا مُلکاں سخت
اوتول ستیں مودل بھانڈہ کاچ کا یہ شکست
(ک:۵۰۶، سیّدہ)

بھاننا (ا) ف م۔

:مٹانا، برباد کرنا۔

جیوں نبیاں میں مصطفےٰ ہیں تیوں اماماں میں حسین
کفر کے تیں بھان کر اسلام کہتے ہیں حسین
(ک، ۳، ۷/۵، زور)

بھانا (۲)

:روشن کرنا۔(دال)

محمد دین قایم ہے ہندو بھاراں بھگاوو تم
سیاہی کفر کی بھانو اُجالا جگ مگاؤو تم
(ک ا:۳۲، زور)

بھانیاں: بھاگ گئے۔(زور)

عیداں کیاں ہیں خوشیاں سب ہی اس عید میں
سالاں کے غم بھانیاں سب ہی اس عید میں
(ک:۳۷۶، سیّدہ)

بھاؤ اند۔

:نیت، انداز، عادت، ادا، ڈھنگ۔(ق ال)

بہوتیک بی کے چاوسوں کیتی کندوری بھاؤ سون
سوتس کندوری لون تیں سمور سب کھارا ہوا
(ک:۳۰۰، سیّدہ)

بھاو بھاواں اند۔

:نازوانداز، کرشمے۔(ال)

عشق گوہر چڑائی ہے اپس کی دادنی میانے
اپس کی بلنہ پر پھندنا بندی ہے بھاو بھاواں سوں
(ک:۳۸۸، سیّدہ)

بھاؤتی [س=بھاوت] صف۔

:بھاوتا(=چاہت، خواہش، مرضی، پسند) کی تانیث(ال)

نینو گھلاتی سندری تب قطب شہ کوں بھاوتی
مل سیج میں ریجھاوتی چو سارتوں ہر باب میں
(ک:۴۵۰، سیّدہ)

بھاونا [ہ]اسث۔

:پسند، رغبت، خواہش، پیارا، محبوب۔(ق ال)

پیا ہات میں ہے مرا اختیار
منج اپنا کیا ہے مومن بھاونا
(ک:۲۹۴، سیّدہ)

بھاوے اند، صف۔

:پسند آئے۔(ق ال)

نہ بھاوے منجے پیو بن ہور کچ
میں تیری ہوں چیری منجے آپ راب
(ک:۳۰۳، سیّدہ)

بھائی پَن اند۔

:بھائی چارہ(=اُخوت، بھائی کا سا رشتہ، دوستی، بھائی بندوں کا سا تعلق)۔(ال)

نو روز ہور روزیہ صیغہ بھائی پن کا مل کہے
دونوں ہوئے ہیں ایک ہور لیائے ہیں خوشیاں عید کا
(ک:۳:۴، زور)

بُھتا [س(=بھوت سے)] اند۔

:خوفناک، وحشت خیز، ڈراؤنا۔(ال)

خدا کا ہست بھتا ہور جھرتا
دندے دشمن کے سر پر پاؤ دھرتا
(ک ا:۱۷۳، زور)

بھتر [س] فرف؛ ← بھیتر۔

:اندر۔(دال)

چندر غواص ہو آیا گگن سمندر بھتر دھایا
نبی پروانے لیایا، ڈھلک موتیاں سو تارے ہیں
(ک ا:۳۷، زور)

بَھٹ پڑنا (محاورہ)۔

: تباہ ہونا، برباد ہونا۔ (دال)۔

سکی ہرگز نکو کہہ ہو، کھیا میں بات تج کوں جو
کہ دوتن بھٹ پرے گی وواسے میں آزمایا ہوں
(ک ا:۳۰۶، زوؔر)

بَھٹّی امث۔ : آبکاری، شراب خانہ۔ (ال)

عشق صحبتاں میں پیالا پلا
تری نیہہ بھٹی کی مستی چڑی
(ک، ص ۴۲۵، سیّدہ)

بَھر پُور/پُورَن [س: بھر] صف؛ م ف۔

: بھرا ہوا، پورا بھرا ہوا۔

ہوا بھرپور جگ کا نین ہور من
بچھایا ہر طرف یوں خوان بکرید
(ک ا:۱۱۷، زوؔر)

بَھرانا [ہ] ف م۔

: بھرنا (=کوئی چیز ڈالنا، پُر کرنا) کا تعدیہ۔ (ال)

بندھاؤ حوض خانے چاند و سورج کے سہیلیاں مل
بھراؤ نیر امرت کا کہ کھیلیں رنگ افشانی
(ک ۳:۳۵، زوؔر)

بِھَرْٹ [س: بھرشٹ] صف۔

: پست اخلاق، کمینہ۔ (ال)

کولک کریں اے بھرٹ نمنے چوری
بھرٹاں کے سو بھرٹیاں کوں تو رنہار علی
(ک ۵:۳۵۷، سیّدہ)

بَھرَم [ہ] امذ۔

: ساکھ، اعتبار، عزت، ناموری، شہرت۔ (ال)

پڑے دنبال میں میرے سواس نیناں کے دنبالے
خدایا عشق مشکل ہے بھرم رکھ تو معانؔی کا
(ک ۲:۱۸، زوؔر)

بَھریا [س] امذ۔

: بھرا ہوا، پُر۔ (ق ال)

تج تخلص ہے معانؔی معنی کے گنج سوں بھریا
تو محمد میم تھے پایا دو عالم کا سریر
(ک: ۳۰۷، سیّدہ)

بُھکا صف۔

: بھوکا (=کھانے کا خواہشمند، جسے بھوک لگی ہو) کی تخفیف۔

دونور دیدے بی بی کے آخر دیکھو کیوں دکھ دکھے
لہو میں لڑے پیاسے بھکے دیکھو یہ خواری وائے وائے
(ک ۳:۵۹، زوؔر)

بھگایاں: بھگائی (ترکیا۔ فعل) کی جمع۔ (سیّدہ)

بھگایاں چھوی سوں چولے سب (ل) کے ہیں ہنڈولے سب
لکیاں کھانے کوں جھولے سب نویلیاں اچھلیاں بالیاں
(ک: ۴۰۳، سیّدہ)

بَھگَت/بُھگَت [س] امذ؛ امث۔

: پجاری، زاہد، مرتاض۔ (ال)

بجن کے جشن میں سورج سے بھگت
دکھاویں عجب دیسے سوں چھند مند
(ک: ۶:۳۷، سیّدہ)

بھگیا :بھاگ گیا۔(زورؔ)

میں اُمی کر گنتے ہیں سب امیاں تو علم میں
مو زبانی کا قلم تج وصف لِکھ ناسک بھگیا
(ک۲:۷،زورؔ)

بُھل [س]اند

:بھول(=کسی بات کا ذہن سے اُتر جانا) کی تخفیف
(ال)

ہستن، سُلکھن ہور چنچی بُھل کر رہے دھن بھید میں
وہ پدمنی مل سُبھے اب قطبؔ شہ نواب سوں
(ک:۴۴۲،سیّدہ)

بھلات:بھول جاتے۔

رخ کیے میخانہ رخ لے پیالا ہات
ڈگمگی چالاں سوں سب کس کوں بُھلات
(ک،۵۱۵،سیّدہ)

بُھلے :بھول گئے۔(سیّدہ)

سب جگ بُھلے ہیں گیان میں، میں نا بھلوں اودھان میں
لکھئے ازل بھومان میں ہے راز پنہانی مجھے
(ک:۳۰۱،سیّدہ)

بَھلا کرنا(محاورہ)۔

:سلوک کرنا،مہربانی کرنا،اچھا برتاؤ کرنا،
خیرات کرنا۔(ال)

بھلا کر بھلا منج سوں جو ہوے گا
برا کر برا منج سوں جن یا سمج
(ک۱:۶،زورؔ)

بَھنجن[س]صف۔

:توڑنے والا۔(زورؔدوسرا حصہ ص۹۶)
ٹکڑے۔زخمی چور چور۔(سیّدہ)
پھاڑنا، برباد کرنا، ناس کرنا، تہ وبالا کرنا، دور کرنا۔
(ق ال)

پیا جس دن نہیں لگتے گلے منج سوں تو دُکھ ہے منج
گلے لگنا پیا کا ہے سو میرا دُکھ بھنجن تعویذ
(ک:۵۵۱،سیّدہ)

بَھنجنا [ہ]ف ل۔

:بھاگنا، بھگانا۔(ال)

فلک تھے سو آئے پیشکش اقبال ہور دولت
خوشی شادی سیتی غم بھنجیاں ہم عید و ہم نو روز
(ک۳:۲۳،زورؔ)

بَھندَھن صف؛اند۔

:بندھن؛باندھی یا بندھی ہوئی، گندھی ہوئی۔

چھبیلی سرو قد ناری کوں لاگے نار پھل جوڑا
سورنگ دانے اوپر بھندھن لٹاں ہم عید و ہم نوروز
(ک۳:۳۰،زورؔ)

بَھو / بھوت:بہت(زورؔ)

نین پتلیاں ہوئے ہیں بھوت اُتانی
حسن پانی کے پیالے میں دِکھا روح
(ک:۵۳۸،سیّدہ)

بھوتِک [بھوت(=بہت)+ا:ایک کی تخفیف]

صف؛~ بھوتیک۔

:بہت زیادہ، بہت ہی۔(ال)

بھوتک میا سیتے اپن دیتا قطبؔ کوں سب دکھن
سیسوں نبی کانت چرن، جب لگ ہے تن میانے جیا
(ک۱:۳۰،زورؔ)

بَھو دھات: کئی طرح۔

گھر گھر خوشی ہور عیش کا سنچر ہوا بَھو دھات سوں
ہے آج جگ خوشحال سب ہوتی ہے تھارے ٹھار عید
(ک:۳۷۵،سیّدہ)

بَھو سال [بُھو+سال] اند۔

: بھونچال، طوفان۔(ق ال)

راز بھوسال کا میرا کیے آنجھو ظاہر
کیا گنہ انجھواں کا نین دریا ابلیا دگر
(ک۲:۱۱۱،زورؔ)

بھوگ [س] اند۔

: عیش، عشق، لذت، مباشرت، مزا، لطف، آرام،
بھگتنا، جو کچھ قسمت میں لکھا ہو۔(ق ال)

محمد قطبؔ شاہ کے کنٹھ لگ نِس دن لگے جھڑ جیوں
دو جیں ات بھوگ گرمی تھی پُیے خوی بُند ماراں کر
(ک:۴۰۱،سیّدہ)

بھوگری [بھوگ+ری، لاحقہ کیفیت]

: بھوگ؛ لطف، مزہ۔(ال)

حضرت نبی کے صدقے سن باتاں قطبؔ شہ مست ہو
کہیا کہ کرتا رات دن ایسی سکی سوں بھوگری
(ک۲:۲۳۹،زورؔ)

بھوگن: بہت خوبیاں رکھنے والا۔(سیّدہ)

امرت گھڑی گھڑی میں خوشیاں طبل بجائے
قطبؔ زماں کے تائیں بھوگن سیتی پلائے
(ک:۳۸۸،سیّدہ)

بَھوں چڑھانا (محاورہ)

: غضب ناک ہونا، ناخوش ہونا، غصے یا خفگی کا اظہار
کرنا، تیوری چڑھانا۔(ال)

دو تن لے گڑ بڑاتی توں پرت دکھ بھوں چڑاتی توں
بہت ڈاواں میں ناٹی توں وِلے یہ ڈاو کاری ہے
(ک۲:۳:۲۷،زورؔ)

بھوں میں گانٹھ باڑنا (محاورہ)۔

: بھوں پر بل ڈالنا، ناراض ہونا، خفا ہونا۔(ال)

سہیلیاں میں شرطاں سوں آکر کھڑی ہوں
منجے دیکھ کر بھوں میں نا گانٹھ باری
(ک۳:۶۲،زورؔ)

بَھونر [س] اند؛~ بَھونرا۔

: بھڑ کے خاندان کا بڑا سیاہ پردار کیڑا جسے پھول کا
عاشق بنایا اور شگون نیک لے کر خوشخبری لانے
والے کا خطاب دیا جاتا ہے۔(ال)

بھونر پھولاں کے بچھڑی میں ہو کالا جون کے کوئل ہو
ہری ڈالاں اُپر پھر پھر سندر پُھل کو کھلایا ہے
(ک:۳۶۹،سیّدہ)

بَھوَنگ / بُھوَنگ [ہ] اند۔

: بُھجنگ، کالا سانپ۔(ق ال)

سپنولے اُپر بھونگ بیٹا چام
چھوٹے اَلکاں میں پھول مالا
(ک،ص۴۳۹،سیّدہ)

بھی

:پھر۔(دال)

یک جیب سوں کرتا ہوں تجے شکر ہزاراں
بھی شکر کرن منج کوں تو توفیق نوا بخش
(ک ا:۴،زور)

بھیتَر / بھتر [س:ابھینتر] ظرف۔

:اندر، اندرونِ خانہ، چاردیواری کے اندر، مکان میں۔
(ال)

چندر غواص ہو آیا گگن سمندر بھیتر دھایا
نبی پروارنے لیا یا ڈھلک موتیاں سوتارے ہیں
(ک:۳۱۵،سیّدہ)

بھیٹن [ہ] امث۔

:ملاقات۔(دال)

وصل کعبہ کر پھریں سب آس پاس
شہ کی بھیٹن سوں ہے مستوریاں کی عید
(ک ا:۱۴۳،زور)

بھٹینی / بھٹنی [س:وریھکا] امث۔

:سرپستان، چوچی۔(ال)

چھٹی جو بن جوانی بھٹینی سوں
مو دل میخانہ پیالا دیو گلا لا
(ک:۴۲۷،سیّدہ)

بُھیج [س] امذ۔

:بازو، کندھا، شانہ۔(ق ال)

سر تھے انچل ڈھال کر بھیج پر پلو کریوں سے
بجلی چڑ کے ہاتھ لے تھاڈی تو رنگ پایا بسنت
(ک:۳۷۳،سیّدہ)

بھید(۱) [س] امذ۔

:سراغ، پتہ۔(ال)

اے دن کا بھیدان بوجھے گا جس کا دل اہے روشن
کہ اس دن کی خوشی ہور عیش میں لذت حضوری ہے
(ک ا:۵۵،زور)

بھید(۲) امذ۔

:سبب، بنا۔(ال)

بہوت بھید سیتی تو فتناں سو آئے
نظر نہ لگے تیوں کرو اُن سپند
(ک ۲:۸۶،زور)

بَھیری [س:بھیر] امذ۔

:شہنائی بجانے والا۔(ال)

میری بھیری بھیریاں میانے ہے سو بھیری
لٹکتی ہے تاج ہور گاتی ہے گوری
(ک ۲:۲۸۰،زور)

بھیس [س:ویش] امذ۔

:رنگ وروپ، صورت، شباہت، وضع قطع، شکل، روپ، بہروپ۔(ال)

توں کیس نِس بھیس او جھل چھپ جا چھپے دے کرتنن
جو چھانوں تج دیکھیں گے تو منگتی ہے سپڑانے چنچل
(ک:۶۰۷،سیّدہ)

بھیک مانگنا (محاورہ)۔

:سوال کرنا، خیرات کے طور پر کسی سے کوئی چیز طلب کرنا۔(ال)

حضرت علی مولود کن علماں منگے بھیکاں سب ہی
حضرت علم میں فضل اس نو فاضلاں کا عید ہے
(ک:۳۲۹،سیّدہ)

بھیگے [ہ]اند۔

:تر ہونا، گیلا ہونا، پانی یا کسی اور رقیق چیز سے نم ہونا۔(ال)

میرا سو عیب ڈھانکوائے مئے سوں بھیگے کپڑے

او پاک دامن آپی ہمنا بچارت آیا

(ک:۴۹۵،سیّدہ)

بُھیں زمین۔(زور)

ترے پگ تل رکھی ہو سیس ازل دن تھے ابد لک بھی

عجب کیا ہے جونت سر بھیں دھریں ساتو ابز منبع کوں

(ک:۶۱۶،سیّدہ)

پ

پات [س:پتّرن]اند۔

:پتا، برگ۔(ق ال)

تج عدل تھے یوں کانپتا عالم پون تھے پات جیوں

آنند خوشی سوں راج کر ہور جنت ڈاواں عید کا

(ک:۷۱۶،سیّدہ)

پاتال [س]اند؛امث۔

:زمین کا سب سے نچلا طبقہ، تحت الثریٰ، سات طبقات میں سے آخری ستواں، ناگوں اژدہوں اور شیطانوں کا مسکن۔(ال)

اُنن کے دفع تیں کچھ نین مجے کام

کہ آپی سب چھپے اس سپت پاتال

(ک۱:۱۹۴،زور)

پاتر [س]امث؛~پاتر۔

:طوائف، کنچنی، رقاصہ۔(ال)

صدقے نبی شکر کر تج کوں ملی اے پاتر

حیدر غلامی سیتی تج سیس تاج ساجے

(ک،ص۴۳۴)

پاتُراں:پاتر کی کی جمع۔

بجاتے دن دنا تم تم پلاتے گاوتے چھندسوں

خوشیوں پاتُراں انچل کوں نچایا برس گانٹھ

(ک:۳۸۳،سیّدہ)

پاٹ [س]اند۔

:ورد، وظیفہ۔(ال)

تج زلف کا جپ مال کروں ساری رات

یتاں کی دیوی لاکھ دیکھو پاٹ کے دھات

(ک:۷۴۲،سیّدہ)

پاچ [س]اند۔

:زمرد، ہیرا، مکڑی کا جالا۔(ق ال)

پلا ساقی مے ہور خوشی سیتی ناچ
ہوا سبز و خرم ہوا جیسا پاچ
(ک:۳۹۹، سیّدہ)

پارہ گڑنا [ف]م ف۔

:(محاورہ)۔ پارا کرنا۔

سجن کے مکھ تھے کھلے ہیں اُمید پھول مرے
دندے کے سرکوں پتھر پر پچھاڑ پارہ کروں
(ک۲:۱۷۵، زورؔ)

پاڑنا [ہ]م ف۔

:ڈالنا۔(ال)

دوتن جدائی پاڑے تدبیر کی ولے
سائیں ہمارا ہم تے کدھیں بھی رُسیا نہیں
(ک:۶۲۹، سیّدہ)

پاس [س:پارستو]ظرف؛ف م۔

:سامنے، روبرو، بارگاہ میں۔(ال)

جپتا ہوں تیری آس تھے آیا ہے رحم آ کاس تھے
جے کچ منگوں تج پاس تھے سو ہے منج کوں تو دیا
(ک:۲۹۷، سیّدہ)

پاکہ

:لگا کے۔(دَر)

نہ بیچو منجے مشک ناے کے نمنے
ازل تھے گرہ پاکہ طبلاں مجایا
(ک۲:۷، زورؔ)

پاناں :پانی۔(زورؔ)

تم لعل اُدھر تھے پائے ہیں یاقوت رنگ سُرنگ
سو رنگ بھرے کوں نہیں اہے پاناں کا احتیاج
(ک:۵۲۸، سیّدہ)

پانی پور اند۔

:چشمہ۔(دال)

چاند سورج روشنی پایا تمارے نور تھے
آبِ کوثر کوں شرف تھڈی کے پانی پور تھے
(ک ا:۱۱، زورؔ)

پاوے/پار [ف م؛~ پاؤنا۔

:نصیب ہونا، انجام ہونا۔(ال)

حقیقی پیاسوں مجازی ستیں
جو نسبت کرے گا تو پاوے عتاب
(ک:۳۰۳، سیّدہ)

پاؤنا م ف :پانا کی قدیم صورت۔

جاں چھپا راکھوں معانی پاوتی دوتن نشاں
طاق لو چن میں چھپا اونور لو چن میں عجب
(ک ا:۲۹۵، زورؔ)

پاوے اند۔

:پاتو، قدم۔(ال)

توں پاوے جھونا باندے ہور پہنے رتن تن پر
تاریاں تھے ہوا بے دل، انبر تھے ہوا فارغ
(ک۲:۱۶۱، زورؔ)

پائیا پایا۔(زورؔ)

جو کوئی عمر کھویا ہے ساجن ہوس میں
جیون پُھل وہی پائیا کرہوں میں جانی
(ک:۴۶۳، سیّدہ)

پایاں [ف]صف۔
:تمام وکمال، از ابتدا تا انتہا۔ (ال)
جب مورخ نا کرے تاریخ میں منبع مجلس کے تائیں
قصہ خواں کیوں پڑسکیں سو قصہ پایاں عید کا
(ک۳:۷، زور)

پائل [س]امث؛اند؛~ پائل۔
:پازیب، جھانجن (جو عورتیں پاؤں میں پہنتی ہیں)
(ال)
پائل پنچن جو گھنگرو دھن پین کر جو لٹکے
آگن بھی خوب ہوتا رفتار کا متاع
(ک:۶۰۰، سیّدہ)

پپیہا [س]اند۔
:کویل کی طرح کا مگر اُس سے چھوٹا خوش آواز پرندہ
(ال)
عشق کے بنے بن سو پک ناد گاوے
پپیہا کے بولاں سوں پیو پیو فغانی
(ک:۴۰۰، سیّدہ)

پت :پتے۔ (سیّدہ)
ہرے جھاڑاں جو ہارے ہو پتاں پاچ طبق لے بھر
سو بھر شبنم جواہر سو نبی کے دار ٹھارے ہیں
(ک۱:۳۷، زور)

پتر اپتّر [س]اند۔
:خط، چٹھی۔ (ال)
پتر رخسار کر سو کے قلم سوں
کجل سیاہی سوں لیکھے ہے گھنیرا
(ک۲:۲۹، زور)

پتّیارا [س]اند۔
:اعتماد، بھروسا، یقین، ثبات۔ (ال)
پیاری تو بول بارے تج بول میں پتیارا
دستا ہے بول تیرا ہر ایک جوں کنارا
(ک:۴۲۳، سیّدہ)

پٹّن [س:پتن]اند~ پتن۔
:آبادی، شہر، بستی۔ (ق ال)
جگ گتاں کے بھید گنوائے ہیں نٹ نٹ کارسوں
اُو ہنکاراں نادسُن کر گڑ بڑاتے سب پٹن
(ک:۴۱۶، سیّدہ)

پٹھانا مف۔
:بھیجنا، ارسال کرنا، روانہ کرنا۔ (ال)
نا جانو میرا کام پرت کا سو ہووے کیا
سائیں کوں بلانے سہیلی میں سو پٹھائی
(ک۲:۲۴۲، زور)

پٹی [د]امث۔
:تختی۔ (دال)
ترے مکھ صفحہ کے خط تھے جتے علماں سو بسریا
پڑن ابجد پٹی سب عالماں مکتب میں بہ نشست
(ک:۵۰۵، سیّدہ)

پچانی :پہچانی۔ (زور)
سج سے نا ہر کوئی معنی پرت کے
نہیں فہم ہر کس کوں میں ائے پچانی
(ک:۶۵۰، سیّدہ)

پچھیں: پیچھے۔(زوؔر)

چھبیلے مست ساقی کے پچھیں دوڑیں سو مخموراں
پلا دو مئی ہوا اب تو ہُوا ہے گُل فشانی کا
(ک ۲:۱۷، زوؔر)

پَدَک [س] اند۔

:ایک قسم کا گہنا جس میں کسی دیوتا کے پیروں کے نقش کھدے ہوتے ہیں اکثر بچوں کی حفاظت کے لیے پہنایا جاتا ہے۔(ال)

کنٹھ مالا پدک حمیلیاں لا
کئے یو چھند سور کے ستار کئے
(ک:۲۶۳، سیّدہ)

پَدمَنی [س] امث۔

:نہایت نازک اندام اور حسین عورت، عورتوں کی اقسام چہارگانہ (پدمنی، چترنی، سنکھنی، پستنی) میں سے قسم اعلیٰ کی عورت۔(ال)

توں ہے پری یا حور یا ہے پدمنی
قطبؔا معما یو عجب ہیگا دسے
(ک ۲:۲۹۲، زوؔر)

پدید [ف] صف؛ف م۔

:ظاہر، آشکار، نمایاں، نمودار، مشہور، ہویدا، روشن، واضح، مکشوف۔(ال)

کہوکس نور تھے یاراں ہوا ہے نور پدید
میں نہ جانوں تمیں بوجھو کہ کون ہے یے عید
(ک:۵۴۷، سیّدہ)

پرجاں [س] امث۔ ؛~ پرجا۔

:رعایا۔(وال)

چندا سورج لیتے جھلک اس دور میں
پائے شرف پر جاں سب ہی اس عید میں
(ک ۱:۱۴۹، زوؔر)

پَرکار [ف] اند؛امث۔

:وہ دوشاخہ آہنی قلم جس سے دائرہ کھینچتے ہیں۔(ال)

علم کا عالم پڑھایا نیہہ کی آیت منجے
آیت اس پرکار کا پرکاری سوں منج دل نشت
(ک ۲:۵۰، زوؔر)

پَر کھولنا محاورہ۔

:اُڑنے کے لیے پرند کا پر پھیلانا، آمادۂ پرواز ہونا۔
(ال)

سہیلیاں جب بچن بولیں نچھل نرمل رتن رولیں
پنکھی جیواں کے مرغولیں دیکھت کھولیں پراں خوشیاں
(ک:۴۱۳، سیّدہ)

پَر مارنا محاورہ۔

:جدوجہد کرنا، بہت کوشش کرنا، کسی کام کے لیے بہت ہاتھ پاؤں مارنا۔(ال)

کِتا پر ماریا اس تے کہ مت پاووں خلاصی میں
مگر دیوے خلاصی مجکوں اپنے نیہہ کے ہاتاں میں
(ک ۲:۱۸۷، زوؔر)

پَراں :پَر کی جمع۔

پنکھی سٹے ہیں سب پراں رو رو بھرائے سمدراں
چھوڑے ہیں سب اپنے گھراں دیکھو تو زاری وائے وائے
(ک ۳:۵۸، زوؔر)

پرت باز:صف۔

:عاشق،عشق کرنے والا۔(ال)

منجے تج عاشقاں کی بزم میں ٹھارانہ تھا لیکن

پرت بازی ہماری سب پرت بازاں سوں کرتے ہیں

(ک۲:۲۰۴،زور)

پرت پھول اند۔

:محبت کے پھول۔

محبت ہے منج جیو چمن کا سو میرا

پرت پھول رنگ رنگ کے اسی کی نشانی

(ک۲:۲۲۶،زور)

پَرْچم [ف]اند۔

:پھریرا،وہ کپڑا جو علم یا جھنڈے میں باندھتے ہیں۔(ال)

انبر ترنگ زیں چند نوا چابک سرنگ تس بیجلی

سورج کرن پرچم دسے غاشا بدل کارا ہوا

(ک۱:۹،زور)

پَرْ چیت[س:پرچے]

:اثر،واقفیت،آزمائے ہوئے ہونے کی حالت،

آزمائش۔(ل)

پرت ور زور، دھن ور زور، ہور ور زور ناز اس کا

بہوت پرچیت کا ہونا منجے نصرت کرن تعویذ

(ک۲:۹۷،زور)

پَرَسْتِش[ف]امث۔

:عبادت،پوجا۔(ال)

بیہدہ کرتے پرستش چاند ہور خورشید کوں

میں کروں سجدہ تجھے توں نور کا ہے آفتاب

(ک۲:۳۹،زور)

پُرْسِش[ف]امث۔

:پوچھنا،دریافت،استغفار،مواخذہ۔(ال)

نجانوں روزِ محشر کیوں اچھیگا خاب و پرسش منج

کہ میخواراں منے اب تو ہمن مشہور کر ساقی

(ک۲:۲۹۵،زور)

پَرَگَٹ [س]اند~پرگٹ

:واضح،ظاہر،صاف،نمایاں،کھلا،صریح،فاش،

علانیہ،جونظر آئے،مشہور،معروف،عام،آشکار،

مشتہر۔(ال)

جب تھے ہوا جگ میں تمارا نور پرکٹ چو رخت

تب تھے سپت گھن جوت پا کر جھلکن ہارے ہیں علی

(ک:۳۰۵،سیّدہ)

پَرَکھنا [س:پریکشا]م ف۔

:آنکنا،کھوٹا کھرا دیکھنا۔

معانی کے پرکھنے پر ہنساں کیا کام کرتے ہیں

نکولیا دو گھڑوں موتی مویک دُردانہ ہے باعث

(ک۲:۵۹،زور)

پرگٹ :رک،پرکٹ۔

علی مولود دن جھلکار جگ میں جب ہوا پرگٹ

تو اس جھلکار تھے چھپیا جھلک خورشید خاور کا

(ک:۳۳۰،سیّدہ)

پرَم [س:پریم]اند~پریم۔

:پیار،محبت،اُلفت،عشق۔(ال)

دل پرم جینے تھے دیتا گل صبا بوئے وصال

کیا رضا ہے منج کوں آون یا آون دور تھے

(ک:۳۰۲،سیّدہ)

پَرمانْ [س:پَرمان] اند۔

:تول، ناپ ماپ، مقدار، نسبت، تعداد۔ (ج ل)

روزیاں کا عید آیا ہے نُھو چاؤ ہور بہو سوں

ساقی پلا مدعیش کا اپ حسن کے پرماں سوں

(ک:۳۵۹، سیّدہ)

پرم ناد اند۔

:محبت کا نغمہ۔

کرم خوردہ

کہ کویل پرم ناد اپنا سنایا

(ک ا:۱۳۶، زور)

پُرمل [س:پَرمل] اند۔

:خوشبو، مہک۔ (ال)

کُجل نیناں سہیلیاں کے سو پُرمل سیام باداماں

تھوڑی ہے سیب دستا جوں کے چارولیاں ہیں چاریاں کی

(ک:۳۴۴، سیّدہ)

پَرنیاں [ف] اند۔

:ایک قسم کا پھولدار اور ریشمی کپڑا جو نہایت نفیس اور نرم ہوتا ہے۔

کرے تو روز کسوت پرنیاں ہم عید و ہم نوروز

وکھت کسوت سہیلیاں وادیاں ہم عید و ہم نو روز

(ک ۳:۳۰، زور)

پَرواز [ف] اند: امث۔

:اُڑنے کا عمل۔

کھلے ہیں پھول نیہہ کے مرغ من کوں

ہوا ہے اس تھے اے پرواز باعث

(ک ۲:۵۸، زور)

پَروَر [س] صف۔

:پرورش کرنے والا، محافظ۔ (ال)

سکل باغ پانی تھے ہوتا ہے پرور

ہمن شاخ بن پانی ہوتا ہے سرور

(ک:۵۷۱، سیّدہ)

پَروَردِگار [ف:پرورد+گار، لاحقہ صفت] اند۔

:پالنے والا، رب، اللہ، خدا۔ (ال)

شکر کر چھن چھن معانی اَپنے پروردگار

نیہہ باغاں میں گلابی پھل کھلے ہیں لال تج

(ک ۲:۶۹، زور)

پَروَردَہ [ف] صف۔

:پلا ہوا، پالا ہوا۔

نور نبویؐ مکھ پر تیرے سوا دیتا ہے

دانش کی نظر میں ہے اس نور تھے پروردہ

(ک ۲:۲۱۸، زور)

پرونا [س:پر+وینی ین] ف م، ~پُرونا۔

:کسی سوراخ دار چیز مثلاً سوئی یا موتی وغیرہ میں ڈورا یا تار ڈالنا، کسی چیز میں سوراخ کر کے دھاگا یا تار ڈالنا۔ (ال)

تارا چندا پروکر راکھے سو مانگ سر پر

جگنی جڑی منور اوڑے جھنا سو آلی

(ک ا:۳۱۶، زور)

پَروِین [ف] اند۔

:وہ چھ ستاروں کا گُچھا جو جاڑوں میں سب سے اوّل نظر آتا ہے، سات سہیلیوں کا جھمکا، ثریا۔ (ال)

رقیباں میری باتاں کے کریں کوتوال کوں آ کہہ
مودل بیٹھا ہے شاہنشہ دسوں توں جوت سو پروین
(ک:۶۲۵،سیّدہ)

پَری [ف]امث۔
:ایک قسم کی انسان سے مُشابہ نہایت حسین افسانوی مخلوق، کہاجاتا ہے کہ اس کے پر ہوتے ہیں، اس کا مسکن کوہِ قاف بتایا جاتا ہے۔(ال)
تمن دوائر مکھ ہے نگیں سلیماں کا
طیور وانس و پری پر کرو سدا تم راج
(ک۲:۶۷،زور)

پری خانہ اند۔
:پری کی جلوہ گاہ، ایسی جگہ یا مکان جہاں حسینوں کا مجمع ہو۔(ال)
مجلس ترا ہزار پری خانہ سکل
جیواس میاں بصورت و معنیٰ خراب تھے
(ک۲:۸،زور)

پری وش[پری+ف:وش، لاحقہ صفت]صف۔
:پری کی طرح حسین وخوبصورت۔
سورج چاند کوں کیوں کروں تج برابر
ہمن نین کا نور ہے تو پری وش
(ک۲:۱۳،زور)

پڑن [س:پٹھی ین]ف م۔
:پڑھنا۔(سیّدہ)
سبھی عالماں آپ پڑن جانتے ہیں
نہیں کوئی پایا ائے پیرت کامایا
(ک:۴۶۷،سیّدہ)

پڑنا ف م۔ :پڑھنا۔
بے کس وناکس ہوں میں کس سے کروں پیرت کی بات
میرے روں روں خط کوں پڑتا ہے تمارا دل و بیر
(ک:۴۴۰،سیّدہ)

پڑیا صف،م ف۔:بہ پڑھیا۔
:پڑا۔(سیّدہ)
کام پڑیا اب تو عاشق کوں کہ اس جنگل و باغ
چندریاں ہر روز مجلس کوں سو نوبت کیتے ہیں
(ک:۶۳۹،سیّدہ)

پَسارے[س:پرسرنی ین]ف م۔
:پھیلانا، دراز کرنا(بیشتر ہاتھ پاؤں گوداوردامن وغیرہ کے ساتھ مستعمل)۔(ال)
مگر مولود ہے شہہ کا عرش اوپر طبل کاجے
مراداں پاونے سارے جگت ہاتاں پسارے ہیں
(ک:۳۱۴،سیّدہ)

پَستی [ف:پست+ی، لاحقہ کیفیت]
:پست=(نیچا،نشیبی، بالا کی ضد) کی حالت و کیفیت، نیچائی، اُتار،نشیب۔
نہ کھا غم توں زمانے کا ترا کام خدا سوں
ہر اک پستی منے تجکوں بلند نام دوے گا
(ک۲:۱،زور)

پشانی لکھنا محاورہ۔
:مقدر یا قسمت میں کسی امر کا درج کیا جانا۔
ازل کے قلم تھے پشانی لکھے
سدا اس کا ہورہ اچھے تج بھرم
(ک۲:۱۶۹،زور)

پشتیواں[ف]صف؛~پشتیبان

:مددگار، حامی، ساتھی، معاون، محافظ۔(ال)

سب جگ گدا سلطان توں نوبیراں کا بھان توں

میرا سو پشتیوان توں تج بن نہیں کوئی یا علیؓ

(ک:۳۰۵،سیّدہ)

پُف [ف]اند۔

:وہ ہوا جو مُنھ سے زور کے ساتھ نکالی جائے،

پھونک جو کسی چیز پر ماری جائے، پھونک۔(ال)

کہ جیوں ذرہ یک پُف سیتی بند ہوں

اگر پف کریں سب میں ہوؤں گا خوار

(ک:۵۶۰،سیّدہ)

پکڑیا امث۔

:پکڑا، کسی چیز کو مضبوطی کے ساتھ دبا لینے یا پکڑنے یا

قبضے میں لے آنے کی کیفیت، گرفت، قبضہ۔

(ال)

معانی کے سو میلے کپڑے نا دیکھو کہ عاشق ہے

سو کپڑے کاڑ کر دیکھو کہ پکڑیا ہے تمن درکوں

(ک:۲۹۹،سیّدہ)

پکھاوج [:مردنگ، ایک قسم کا ڈھولک۔(س ج)

چمن نا دسوں تال داڈر بجاوے

جوبن کی پکھاوج بجاوے سمانی

(ک:۴۰۰،سیّدہ)

پکیا :پکا(سیّدہ)

خیال اس حسن کا منج جیو سوں پکیا

پکیا بن آگ سوں تم دیوتک داد

(ک:۵۴۳،سیّدہ)

پگ [س:پدکہ]اند۔

:پانو، پیر، قدم، گام۔(ال)

سنگار آویں حوراں تمن ہر طرف تھے

مرصع میں ڈب سر تھے پگ نوری ناراں

(ک:۳۱۹،سیّدہ)

پگ اپ پلک سوں جھاڑوں

:قدم اپنی پلکوں سے جھاڑوں۔

نیناں انجواں سو دھوؤں پگ اپ پلک سوں جھاڑوں

جے کوئی خبر سو لیاوے مکھ پھول کا تمھارا

(ک۲:۴:۲،زور)

پگا :پے گا۔

پیو کی پرت کا پھول یا لو پیم پانی پور کر

پلکاں کے پینگا میں پگا وہ پیوکوں پھل ہوئے تب

(ک:۴۹۶،سیّدہ)

پگاہ [ف]امث۔

:صبح، فجر، تڑکا، سحر، سفر شروع کرنے کا وقت۔(ال)

نور ہو قد کے بچن بولتے صحبت میں بتی

جل نکلتا ہے دھنواں تج تھے سحرگاہ پگاہ

(ک۲:۲۲۳،زور)

پگلانا(۱) [ف م؛~ پگھلانا]

:پگلنا کا تعدیہ۔

ادھر کے رنگ لالی سوں سکی یعقوب کوں بالی

شکر نابات کو پگلائی ہے شیریں زبانی میں

(ک۱:۲۸۷،زور)

پگلانا(۲)

:شرمندہ ہونا۔(دال)

دکھلاے کر مہتاب کوں بے تاب کر پگلاے ہیں

(زور)

پگن اند۔

:قدم، پانو۔(ال)

ہوا ہے جھال خیالاں تھے شیشہ مودل کا

نہ دیکھو زور سوں مست ہوئیں کے پگن مجروح

(ک:۵۳۷،سیّدہ)

پلات :پلاتے ہیں۔(م ز)

عشق تورے جوبن کی سیراں کرے

اُدھر تیرے کوثر کا پیالا پلات

(ک:۴۳۸،سیّدہ)

پلانا/پلاّنا

:گانا۔(دال)

بنے ہور نبی کوں پلاوو سدا

سو عاشق و معشوق ملاوو سدا

(ک۱:۱۶۱،زور)

پلڑا [ہ: پلڑا] اند؛ امث: پلڑی۔

:پرورش کیا ہوا، پالا پوسا ہوا، پروان چڑھا ہوا۔(ال)

ازل تھے عشق کے پلڑے کتیں کئے مج بٹ

فقیہ و زاہداں میانے منجے کئے ہیں سراج

(ک۲:۶۷،زور)

پلشت [ف] صف، امث۔ :پلید، ناپاک، فاحشہ۔(ال)

دیکھے گا ٹک خواب میں تیرا پلشت چھانو

لگ گا نوتھاس جاوے گا شیطان نڈر غلیظ

(ک:۴۶۵،سیّدہ)

پلک پر پلک نہ مارنا: محاورہ۔

:جاگنا، نہ سونا، نیند نہ آنا، پلک نہ جھپکانا۔

میں اپ پیو سوں آج نس جاگی ساری

پلک پر پلک شوق سیتی نہ ماری

(ک۲:۲۳۳،زور)

پلنگ [ف] اند۔

:فرقہ بیکتاشی کا سات گوشوں والا علامتی پتھر جس کے ساتھ گوشے ہیں وہ گوشے ساتھ زمین، سات آسمان، سات سمندر اور سات سیاروں کی نمائندگی کرتے ہیں نیز جسے فرقے کے لوگ کمربند میں باندھے رہتے ہیں۔(ال)

دھرتی سور نگین فرش کی چوندھر سمندر جوں حوض ہے

چھپر پلنگ سات آسمان پنکھا سورج بارا ہوا

(ک:۳۰۰،سیّدہ)

پلّو [س] اند۔

:آنچل، کنارہ (دوپٹہ، چادر یا ساری وغیرہ کا)(ال)

جب سیس پر ڈالے پلّو چندنا چھتر تانی سکی

اے ساز کرشمہ سوں ملتی تب یوہ سے جیوں شہ پری

(ک:۴۱۰،سیّدہ)

پَلُّو پَسارنا[س: پلّو] ف مر۔

:دامن پھیلانا۔

رشک کرتے ہیں ملک ہور حور حیرت بزم تھے
اب پلو تج کن پسارں ہور منگیں پان عید کا
(ک ۳:۷، زور)

پَنانا ف م۔

:پہنانا۔(ال)

عید سوری انند لیایا ہے
جگت اپ نورسوں پنایا ہے
(ک ۱:۵۹، زور)

پَناہ [ف]؛ اند۔

:حمایت، سہارا، پشتی، پشت پناہی، حفاظت۔(ال)

ہے امیراں کا شہنشہ دوجہاں میں یااللہ
ہور قبلہ میں نہ جانوں منج کوں ہے تیرا پناہ
(ک ۱:۲۳، زور)

پَنت [س: پنتھ] اند؛~ پنتھ۔

:مذہب، دین، مسلک، فرقہ، ذات پات۔

پیاری جوتی میں پنت تج پیم
منجے جیو دینا ہے پیم میں نیم
(ک:۴۶۹، سیّدہ)

پَنتھ [س] اند؛~ پنت۔

:راستہ، راہ، باٹ، سڑک۔

اس کے پرت پنتھ میں چل قطب معانی
تج کوں سو مودگار حسین اور حسن ہیں
(ک:۳۱۲، سیّدہ)

پَنتھاں: پنتھ (= راستہ) کی جمع

محمد بال پن تھے ہے محمد کے غلاماں میں
تو جیتا داؤ میں پنتھاں سوں سارے سنیاں ستیں
(ک:۴۱۴، سیّدہ)

پَنجتَن [ف: پنج + تن] اند۔

:اسلام کے پانچ متبرک ہستیاں یعنی رسول ﷺ، حضرت علیؓ، حضرت فاطمہؓ، امام حسنؓ، امام حسینؓ۔

محمد مصطفیٰ بیٹھے شفا پا پنجتن سو خوش
صفا کے تخت پر لیا یا اہیں خلعت حضوراں کے
(ک:۳۲۶، سیّدہ)

پَنچی امث۔

:ہم آواز، سر سے سُر ملا ہوا۔(ف آ)

داود و راگ پنچی صراحی کے ناز تھے
رنگیں کئے ہیں بزم کوں دارو یتیس پیا
(ک ۲:۴۰، زور)

پَند گو [ف: پند + گو] صف۔

:ناصح، واعظ، صلاح دینے والا۔

اے پندگو معانی کوں کیا پند کہتے ہیں
اس کام باج آپ پہ کیا ہے سبھی حرام
(ک ۲:۱۶۹، زور)

پنکھ مارنا (محاورہ)۔

:پھڑ پھڑانا، اُڑنا، پرواز کرنا (مجازاً)، خوشیاں منانا

اے دل پنکھ مار ذوقاں سوں کہ نوروزی برات آیا
براتاں بیگ غم کی پھاڑ سٹ او سب جفا دیتا
(ک ۳:۱۷، زور)

پنکھی [س:پکشن]

:طائر، پرند، چرند، پنچھی۔(ال)

لکھ لکھ الک سرک سٹ دیکھلائے فن سوں تل تل

تو سنپڑے خیال پنکھی دیکھ خال موہنیاں کے

(ک:۳۵۸،سیّدہ)

پنکھی جیوں

:پروانہ کی مانند۔

جگ جوش عشق کا اولائی انچل کنارا

لبدیا جیا پنکھی جیوں اس جوت کو ہمارا

(ک۲:۱۲،زور)

پنکھیاں امث۔

:پنکھی (= طائر، پرند، چڑیا، پنچھی) کی جمع۔

مارے پنکھیاں مو دل کا کبوتر تو پنتھ میں

دیو نہ دانا پانی یہ تم شرع سے روا

(ک۲:۱۲،زور)

پنگانا ف م۔

:جُھلانا (جھولے وغیرہ میں)۔

آئی ناری سلکھن چھند پٹانی

ہندولے چت میں لالن کوں پنگانے

(ک۲:۲۵۳،زور)

پنم صف،~پونم۔

:چودھویں کا (چاند)، چاند کی چودھویں تاریخ۔

تمھارے مکھ کی تجلی تھے پایا (ہے) نور

تمھاری چھاؤں تھے چندا پنم ہوا سنپور

(ک:۵۶۶،سیّدہ)

پنواتے: پلاتے۔(زور)

پنواتے ہیں سکیاں میں آپ حسن کوں

او چاے ہیں خوباں میں اپنا علم

(ک:۴۲۳،سیّدہ)

پنہ امث۔

:پناہ کی تخفیف (عموماً اشعار میں مستعمل)

کیا ابتدا ظلم تم حسن کا اب

منج اس ظلم تھے اب پنہ میں رکھ اللہ

(ک۲:۲۲۱،زور)

پنہانی [ف] صف۔

:پوشیدہ، چھپا ہوا، خفیہ۔(ال)

سب جگ بھلے ہیں گیان میں ہیں نا بھلوں اودھان میں

لکھئے ازل بھومان میں ہے راز پنہانی مجھے

(ک:۳۰۱،سیّدہ)

پُوت [س: پترہ] امذ۔

:بیٹا، فرزند (مجازاً)، عزیز قریب۔

یزید و شمر کے کاماں نہ کرسیں کوئی شیطاں بھی

ہزاراں لعن ہے اس پر جن ایسا پوت جایا ہے

(ک۳:۵۶/۴،زور)

پوتلی : پتلی۔(سیّدہ)

پلکاں نین تکے کر راکھیا ہوں میں تکے تئیں

جو پوتلی دو ہندی تک آئے منج نین میں

(ک:۴۲۰،سیّدہ)

پُوجاری [ہ] صف؛ امذ۔

: پجاری (: پوجنے والا، عبادت کرنے والا)

بت خانہ نین تیرے ہور بت نین کیاں پتلیاں
مجھ نین ہیں پوجاری پوجا ادھان ہمارا
(ک۲، ۲:۲، زور)

پُوجَن [س] امث۔

: پوجنا کا حاصل مصدر، پرستش۔

ذکرِ مکھ و زلف تج ہمن دل
پوجن سو صبح و شام لیا
(ک: ۴۸۸، سیّدہ)

پوچھن امذ۔

: پوچھنے کا عمل، دریافت، سوال، پوچھنا۔ (ال)

تج دل پیا دل ایک ہو میانے نہ آسے کوئی تب
یک چت ہوِل پیوسوں جوسی نہ پوچھن ہوئے تب
(ک: ۴۹۶، سیّدہ)

پُورکرنا محاورہ۔

: آباد کرنا، بھرپور کرنا، پورا کرنا، پُر کرنا، بھرنا۔ (ال)

سائیں کے مکھ گلال تھے مستی عشق اب چڑھی
دور کروں بنفشہ رنگ پیرہن آج پورکر
(ک۲: ۱۱۶، زور)

پُوری (۱) صف۔

: پورا کی تانیث۔

سب ہی عیداں میں اتم عید سوائے سوری ہے
نبیؐ صحت جو پائے عید میں او عید پوری ہے
(ک، ۱: ۵۵، زور)

پُوری (۲) امث۔

: آٹے، میدے کی ٹکیا جس کو گھی میں یا تیل میں تلتے ہیں۔

درشنی ہو آئی ہے پوریاں کی عید
شہ درس دیکھت ہوی حوریاں کی عید
(ک۱: ۱۴۳، زور)

پَوَن [س: پومان، س: پون] امذ۔

: ہوا، باو، باد۔

تیہہ پون سیتی عیش کی کلیاں
دل کے چمناں منے کھلایا ہے
(ک۱: ۵۹، زور)

پونگ [ہ] امذ۔

: خول، سیپی۔ (سیّدہ)

دو دل ہور پونگ کے موتی تمن کن میں کرے باتاں
اسی تھے ہو کے زرل ڈلتے ہیں خوباں کے گالاں گچ
(ک: ۵۳۱، سیّدہ)

پَہی حرف جار۔

: پہ، پر۔

سجن کے دشت جس ناری پہی تس کیا اڑا کی توں
مکر حور حیل چھوڑ دے توں پھر اس کیا آزماتی ہے
(ک۱: ۱۳۵، زور)

پَے دَرپَے م ف۔

: ایک کے بعد ایک، لگاتار، متواتر، مسلسل۔

کہوں اس قد کہ یا صورت کہ یا اُس چونپ میٹھائی
گلالی گال تھی چوتی عرق کی بُند پے در پے
(ک۲: ۲۷۷، زور)

پیا [س:پریا]اند۔

:پی (=معشوق، پیارا، محبوب)

نکی کے جھاڑتے جھڑتے اہیں دھوتیں کے پھول
پیا بچن کے پھولاں انگے نہیں سدا روشن
(ک:۳۴۷، سیّدہ)

پیار [س:پریا]اند۔

:مہربانی، شفقت، کرم، عنایت۔

اب پیار تھے اب جم مجے، غم تھے سو کر بے غم مجے
توں ہیں مدد ہردم مجے، تج بن نہیں کوئی یا علی
(ک۱:۱۹، زور)

پیارا [ہ]مذ؛ صف اند؛ مث: پیاری۔

:معشوق، دلبر، پیارے۔

سب اختیار میرا تج ہات ہے پیارا
جس حال سوں رکھے گا ہے او خوشی ہمارا
(ک۲:۲، زور)

پیاسا [ہ]صف، مذ؛ مث پیاسی۔

:تشنہ، جسے پانی پینے کی خواہش ہو۔

دو نور دیدے بی بی کے، آخر دیکھو کیوں دُکھ دکھے
لہو میں لڑے پیاسے بھکے، دیکھو یہ خواری وائے وائے
(ک۳:۵۹، زور)

پیالہ پلانا محاورہ۔

:شراب پلانا، جام پلانا۔

پرم رنگ رسیلے کوں گڑسوں ریجھا کر
لگاوں گی چھاتی پلاو ونگی پیالے
(ک۲:۲۳۱، زور)

پیچن [س:پاد+رنجنی]اند۔

:ایک قسم کا پانو کا زیور، جو چھاجن اور پایل کی طرح ہوتا ہے۔

ترے پگ دیکھ دھرتی گھلبلی دھن
گگن کوں پگ منے پیچن کری رے
(ک:۳۵۰، سیّدہ)

پیچ کھانا محاورہ؛ بل کھاونا۔

:بل کھانا، اینٹھنا، چکر کھانا، فضا یا پانی میں بل کھانا، گھومنا۔(ال)

یون جوں پیچ کھاونڈ لائے سچی ات تنک پن تھے
ویسے نازک کمر تج ووں خماری ڈول چالاں میں
(ک۲:۲۰۷، زور)

پیچا پیچ صف۔

:پیچیدہ، دشوار، مشکل، پیچدار۔

عشق پیچا پیچ لے کر مار پیچاں پیچ لاکھ
دھن سوں ملنے تیں سکھایا روز و شب یارب مجے
(ک۲:۲۳۸، زور)

پیرت [س:پریت]

:پیار، محبت، الفت، عشق، دوستی، یارانہ۔(ال)

بیکس و ناکس ہوں میں کس سوں کروں پیرت کی بات
میرے روں روں خط کوں پڑتا ہے تمارا دل دبیر
(ک:۳۰۷، سیّدہ)

پیرن

:رک، پیرہن۔

کرن زرتار کی پیرن سورج پن دور دھلکا کر
ادک جھلکار سوں نکلیا جھلک نوری برن میانے
(ک۱:۱۱۸، زور)

:بونا۔

بوسیاں کے بیچ پیرتا ہوں اُس ہونٹ باغ میں
پھولاں پُھلاں سو پنجا ہے اتم نہال عید
(ک:۴۹۶،سیّدہ)

پیرِ مَیخانہ [ف] اند۔

:پیرِ خرابات (=مرشد کامل جو قیودِ شرعی سے آزاد اور فنافی اللہ ہو، مرشد کامل)

ازل تھے ہم تمن میں یاری ہے اے پیر میخانہ
عجب کیا ہے چھپا کر دیو مئے منجکوں پیالی دو
(ک۲:۲۱۷،زور)

پَیَرہن [ف] اند۔

:پَیراہَن (=کرتہ،لباس،پوشاک) کی تخفیف۔

باریک تج کمر دیکھ باریک ہوا ہوں جوں بال
ویسا نہیں ہے کوئی تاریک پیرہن میں
(ک:۴۲۰،سیّدہ)

پیش [ف] م ف۔

:آگے،سامنے (بیشتر ترکیب اضافی ہیں)

لطافت پیش ہے دن دن سو اس سرو سہی قدسوں
پیالا آس کا میرا سو بھر سمدور کر ساقی
(ک۲:۲۹۴،زور)

پیشانی پَڑ لکھنا (محاورہ)۔

:ماتھے پر تحریر کرنا یا ہونا۔ (مجازاً) تقدیر میں ہونا۔

نظر ہے مصطفیٰ اور مرتضیٰ کا قطب شہ اوپر
کہ دشمن کی پیشانی پر لکھے حرف پیشانی
(ک۱:۳۶،زور)

پیغام [ف] اند۔

:وہ امر یا بات وغیرہ جو کہلا کر یا لکھ کر بھیجیں، پیام، سندیسا۔

بزم میرا سو تمن یاد تھے روشن رہے جم
جیو کی دوری بندھیا ہوں بھیجنا پیغام عبث
(ک۲:۶۵،زور)

پَیغَمبری تخت اند۔

:منصبِ پیغمبری۔

پیغبری تخت پر بیسے ہیں جب پیمبرؐ
تب پگ لگے نوا نبراس شمس والضحیٰ کا
(ک۱:۴۶،زور)

پیلانا [ہ: پِلیا] ف م۔

:کسی سیال شے کو حلق سے اُتارنا۔

جھاڑاں چمن کے آج مت جھولیاں سوں جھلتے ہور مست
لالے کے پیالے بھر مگر مد باو پیلانا انند
(ک۱:۳۹،زور)

پِیَلک [ف] امث۔

:ہاتھی دانت کی چھوٹی سی تختی جو سارنگی کے نچلے سرے (طبلی) کے اوپر رودے یعنی تانت کے تاروں کو طبلی کی سطح سے اوپر رکھنے کے لیے لگی ہوتی ہے۔ اس کے اوپر تانت کے تار کھنچے ہوتے ہیں جس سے تار کی جھنکار صاف رہتی ہے۔ (ال)

مشرق سے جو مغرب نکوں سلطانی ہے شہ کی
کہتا ہے سگن ساچ جو سن جو سے پیلک سوں
(ک:۳۳۳،سیّدہ)

پیم [ف]اند۔

:پریم۔محبت۔

نہیں پیم میں کوئی شیشہ مثال
صحی مانے یہ بات کوں شیخ و شاب
(ک:۳۰۳،سیّدہ)

پیم ماتا

:عشق بھری۔

سجن میری چنچل اَہے پیم ماتا
سکیاں کوں پیا بات رنگیں سو بھاتا
(ک۲:۲۵،زوؔر)

پَیماں [ف]اند۔

:عہد،وعدہ،قول،قرار۔

موخاک کوہ تماری محبت سیتیں گھڑے
ہم تم میں اس تھے اہے پیاں کا احتیاج
(ک۲:۴۵۴،زوؔر)

پَیمانہ [ف]اند۔

:پیالہ،بیشتر شراب کا پیالہ،جام شراب،گلاس۔

پرم کے سو پیانے سوں ملا پلا کر
پیا طاق ابرسوں سجدا کرایا
(ک۱:۱۷،زوؔر)

پیکے :پیسے۔(زوؔر)

صرافاں بیٹھے ہیں صرّافی سوں اب نیہہ کی دوکاں
ہوئے ہیں حال کے پیکے سودھن تج حسن کے زرکوں
(ک:۲۹۹،سیّدہ)

پَین :پہن کا قدیم املا۔(ق ال)

ہر ئیک دھن ہر اک کدھن پین نورتن کے ابرہن
پی مدمدن جھلکا بدن شہ پگ چمن کوں آئے ہیں
(ک:۳۴۹،سیّدہ)

پینگن امث ؛←پینگن۔

:جھولنا۔(ال)

انند منگے تو کدھیں تو جاناں کوں نہ چھوڑ
پینگن منگے تو زلف کے پینگاں کو نہ چھوڑ
(ک۳:۵۱،زوؔر)

پینگ [ہ]امث ؛اند۔

:جھولے کا لمبا جھونٹا جو جھولے میں کھڑے ہو کر بیٹھکیاں لگا کر بڑھایا جاتا ہے،ایک سرے سے دوسرے تک جھونٹے کا طول،جھولے کی رسی۔(ال)

چکا چکا کہ انچل لیتی ہے مور چھب سوں
زلفاں کے پینگ میانے نیہہ سوں تپکاتی منج کوں
(ک:۴۱۵،سیّدہ)

پینگا

:پیچ۔(ڈر)

پیو کی پرت کا پھول پا،لو پیم پانی پور کر
پلکاں کے پینگا میں لگا وہ پیوکوں پھل ہوئے تب
(ک:۴۹۶،سیّدہ)

پینگانا ف۔م۔

:پینگ دینا،جھلانا،ڈانواں ڈول کرنا۔(ال)

خسرو و شیریں کا ہے سو ایک دفتر
زلف پینگاں میں پینگاتا ہوں مراجی
(ک۲:۲۸۰،زوؔر)

پنی :پہنی کا قدیم املا۔

پنی ہے کاج کی کاج اچھری بندی سوہت میں
کیا جانین پاچ ہور کاچ او ہندوی گنوارا
(ک:۴۲۴،سیّدہ)

پیُو [س:پریکہ]اند۔

:پیارا،محبوب،معشوق،پریتم۔(ال)
جس پیو کوں ڈھونڈتی تھی ناںج جہاں جہاں میں
سو پائی نس اپس میں جیوں سوں تہاں تہاں میں
(ک:۴۵۸،سیّدہ)

پیوتا :پیتا۔(زور)

ازل تھے نبی حب قطب پیوتا
ترے پیالے سوں ساقی دینا شراب
(ک:۴۹۷،سیّدہ)

پیَوند [ف]

:کسی چیز کو کسی دوسری چیز سے جوڑ دینا،ملانا،
مربوط کرنا۔(ال)
عشق کا جزو ہوا چھند بند سیتی تمام
ای جزو کوں نکرو ہور جز سیتی پیوند
(ک۲:۹۳،زور)

پھاندے:پھندے۔

نین پھاندے میں دل رہیا ہے ہمارا
اُو بند کھولے نا کھولے جیو کا پیارا
(ک:۴۳۰،سیّدہ)

پَھانسا [س:پاشک]اند؛~پھانسہ۔

:پھندا،جال۔(ال)
سجن کے نین پھانسے مستی کے ڈھالے
اس اوپر سُہنے نقش چھند بند چالے
(ک۲:۲۳۱،زور)

پھانک مقامی اند۔

:پنکھڑی۔(ال)
سکی مکھ برن جھلکے کنچن خاص
کرے پُھل پھانک کسوت اپنے تن خاص
(ک:۵۹۰،سیّدہ)

پھانکنا

:ٹکڑے ہونا،جدا ہونا۔(دال)
جگت سب جگمگایا بھی خوشیاں کا غل اُچایا بھی
اُجالا دین پایا بھی تو پھانکے کفر اندھارے ہیں
(ک:۴۹۶،سیّدہ)

پَھبنا [ہ]ف ل۔

:سجنا،زیب دینا،کھلنا،موزوں ہونا،مناسب ہونا۔(ال)
آج کل نمیں تھا ازل تھے عشق کا مکتب مجے
تو ابد لگ یوں پھبیا ہے عشق کا مذہب مجے
(ک:۶۵۵،سیّدہ)

پھتر (پتھر کا قدیم املا)

:پتھر۔
نیہ بُندا انجھواں تھے جاتا پھتر ترخ گل
حیران ہے معانی اودل میں نہیں ہے ٹھارا
(ک۲:۱۳،زور)

پَھٹاک [حکایت الصوت]

: پھٹ، پٹاخے کی آواز۔ (ال)

نِس کیس میانے کیوڑے دستے ہیں بہائی کے جیوں

تالاں پھٹاک ناداں آنند گگن گنجائے

(ک: ۳۴۷، سیّدہ)

پِھرات [ہ= پھرآتا] ف مر۔

: پھیر لینا، پھیرنا۔ (ال)

تیر مارے سو معانی پھر نہ آئے

ہے عجب تیر مار کر لیتے پھرات

(ک: ۵۱۵، سیّدہ)

پَھرارا امذ۔

: پھریرا (= جھنڈا)

دیکھیا ہوں ترے نین منیں صغ خدا کا

تو سر نیانی سوں جھلکتا ہے پھرارا

(ک ۳: ۶، زور)

پھر کہ آ گا: پھرے آئے گا۔

جم بہار عمر تُج ہے پھر کہ آ گا باغ میں

چتر پُھل کا کھلک رنگیں مرغ خوشخواں غم نکھا

(ک ۲: ۹، زور)

پھرنا [س: پریہ] ف ل۔

: اِدھر اُدھر گھومنا، چلنا، گشت کرنا۔

پھرے پیم میداں میں وو شہسوار

سہلیاں سب ہی چومیں اس کا رکاب

(ک: ۳۰۳، سیّدہ)

پھکا صف۔

: پھیکا (= بے نمک، جس میں نمک مرچ مقررہ مقدار سے کم ہو)، کم میٹھاس، جس میں مٹھاس کم ہو، بدمزہ، بے لذت۔

ترے رنگ نور تھے گوہر کے رنگ میں جوت چڑیا ہے

تمن دھپ پن پھکے ہیں جو ہراں ہم عید و ہم نوروز

(ک ۳: ۳۱، زور)

پُھکنا : ف ل؛ ← پُھنکنا۔

: پھونکنا، آگ لگنا، جلنا، سوختہ ہونا۔

نار کے نور کا پیالا دے منجے ساقی توں

پُھکنا اغیار کا دیکھ پکڑیا ہے مو دل نفاخ

(ک: ۵۳۹، سیّدہ)

پھکرن ہار: پھرنے والے (سیّدہ)

توں در کھلا ہے نرمالا پاکاہ ستارے جھمکنے

محور سو ہے فتراک جوں توں سوں پھرن ہارا ہوا

(ک: ۳۰۰، سیّدہ)

پُھل [: پھول کی تخفیف (تراکیب میں مستعمل)

: پھول۔ (زور)

کھلیا ہے سب پھلاں میں آج سر تھے ایک پُھل تازا

طرہ اس پھول کا گند کر رکھیں اب زیب افسر کوں

(ک: ۲۹۹، سیّدہ)

پھل الے: پھول اعلےٰ۔

تج گال پُھل الے اپر لٹ ہے سو گُل لالے اپر

یا ہے بھنور لالے اپر نسو نقش مج من کائیا

(ک ۲: ۴، زور)

پُھل لگیا: پھول لگا۔

باغ دل میں تج محبت کا اچنبا پُھل لگیا
باس سنگ پھولاں عرق کا میں ہوا ہوں ڈگمگیا
(ک۲: ۶، زور)

پَھل [س] اند۔

: چھلکے سے منڈھی بیج اور گودے سے بھری وہ شے جو اپنی فصل کے زمانے میں اپنے درخت کی شاخوں یا بیل سے اُگتی اور عموماً بغیر پکائے کھائی جاتی ہے، ثمر، میوہ۔(ال)

گل کھلے سارے نمن کنولے رنگیلے سروکوں
چندسرج اس پھل لگے سب سرو کے بن میں عجب
(ک۱: ۲۹۴، زور)

پَھل محاورہ۔

: بارْور ہونا، موثر یا مفید ہونا۔

پھل جائے نمن وو بات اس گوری سوں کہہ
سمجا کہہ توں نکو سر زوری سوں کہہ
(ک۳: ۴۹، زور)

پُھلاں: پھول۔(زور)

کھلیا ہے سب پُھلاں میں آج سر تھے ایک پُھل تازا
طرہ اس پھول کا گند کر رکھیں اب زیب افسر کوں
(ک: ۲۹۹، سیّدہ)

پُھل بازی امث۔

: گل افشانی، پھول برسانے کی حالت۔

ہے سرو قد ہوائی پھلبازی ناک پُھلوی
مہتاب ٹیلا لائے رنگ سور اُدھر چڑائے
(ک: ۳۴۶، سیّدہ)

پُھل بَن [اند۔

: پُھول بَن (= پھلواری، گلشن)۔(ال)

مُنج جیو کے پُھل بن کوں کر اَب شوق سوں تازہ
منج نین کے درپن کوں اُپس مُکھ تھے صفا بخش
(ک: ۲۹۸، سیّدہ)

پُھل پَگ [اند۔

: پھول جیسے قدم، نازک پانو۔(ال)

انگن کاچ پر موتی چوتی بچھاوں
کہ سائیں کہ پُھل پگ اس اوپر بنائی
(ک۲: ۲۲۸، زور)

پُھل سُرَک صف۔

: پھولوں کی جنت، فردوس گل، جنت گل۔(ال)

یا مُکھ ہے او یا جند پُنم یا سور شعلہ نورپا
یا درپن او یا جام جگ یا پھل سرک کی لوگ ری
(ک۲: ۲۳۹، زور)

پُھل گیند اند۔

: گیندے کا پھول۔(ال)

نبی صدقے قطب راجے طبل آنند بت کا جے
سدا پھل گیند کنٹھ ساجے سو جوبن دھن ہماری کا
(ک۱: ۳۰۸، زور)

پُھل نَظَر صف۔

: پھول کی طرح، نگاہ کا پھول، نگاہ میں پھول جیسا۔
(ال)

یاقوت وو ادھر ہیں وو گال پھل نظر ہیں
یانس میں جوں قمر ہیں کیوں لکھ سکے چتاری
(ک۲: ۲۳۰، زور)

پُھلانا ف م۔
: پھولنا کا تعدیہ، کھلانا، شگفتہ کرنا۔ (ال)
سیکائی چاک گنج ہنس کوں پھلائی پھول ہنسی میں
جواناں کوں نہ خاطر لیائی مغروری سوں جانی میں
(ک ۲: ۲۸۷، زور)

پُھلڑی [پھل، پھول+ڑی، لاحقۂ کیفیت] امث۔
: پُھلی (=لونگ یا کیل کی شکل کا (سونے یا
چاندی) کا چھوٹا سا زیور جو ناک یا کان میں پہنا
جاتا ہے) لونگ، کیل۔
ہے سروقد ہوائی پھلبازی ناک پُھلڑی
مہتاب ٹیلا لائے رنگ سور اُدھر چڑائے
(ک: ۳۴۶، سیّدہ)

پُھلّی امث: ~ پھلڑی۔
: پُھلّی، ناک کا زیور۔ (دال)۔
پُھلی ناسک چمکنے تھے ہے شبرات
دھرت کوں آج نِس جوں گھن کری رے
(ک: ۳۵۰، سیّدہ)

پُھل پَھنکَڑی [ہ] امث۔
: پھول کی پتّی، برگِ گُل نیز مجازاً۔ (ال)
سورنگ تنبوں تج ہونٹاں بنیا توں
کہ قدرت ہت سوں پُھل پھنکڑی نگارے
(ک: ۴۵۴، سیّدہ)

پھنداں: اند: ~ پھندہ۔
: (رسی یا ریشم وغیرہ کا) حلقہ، پھاند، پھانسا۔ (ال)
تیرے زلف پھنداں میں دل عاشقاں کے
رہے ہیں سو عاشق ہو پیو کی نین کی
(ک: ۴۵۵، سیّدہ)

پُھنڈنا [ہ: پُھند] اند۔
: (سوت ریشم یا گلابتوں کا) گچھایا پھول جو جوڑے
کی نوک تسبیح جھالر اور کمربند وغیرہ کے سرے پر یا
ٹوپی میں لگاتے ہیں۔ (ال)
سہاگاں کا گل سر ازل تھے بندے ہیں
کہ داونی کا پھندنا او باہاں پہ ساجے
(ک ۱: ۲۷، زور)

پُھوکنیاں امث۔
: پھوکنی (= بانس، لوہے یا کسی دھات کا سوراخ دار
مجوف ٹکڑا جس میں مُنھ سے پھونک مار کر آگ
دھکاتے ہیں)، دھونکنی۔ (ال)
بھٹی کی پھوکنیاں پھوکیا ہوں دل سوں
اسی تے ہیں تیرے نیناں پُر اُفسوں
(ک: ۶۲۴، سیّدہ)

پھولاں: پھول کی جمع۔ (سیّدہ)
مدنیر تھے پھولیا ہے سکی تج نین باغ
بوسے کے پھولاں بارے لے آیا ہے دہن باغ
(ک: ۶۰۶، سیّدہ)

پھول جَھڑنا (محاورہ)۔
: مُنھ سے دل پسند اور میٹھے بول نکالنا۔ (ال)
سجن بول تھے پھول جھڑتے ہیں جیو کے
عجب کیا جو اس باس سوں مج بھلاوے
(ک ۲: ۲۲۹، زور)

پھول کھلنا (محاورہ)۔

:دلی مراد پوری ہونا۔(ال)

کب کھلے گا مدعا کا پھول دل گلزار میں

ناز جیتے سوں مرے دل کوں ڈگاتی دور تھے

(ک ا:۱۲،زور)

پھولارا [پھول+ارا، لاحقہ صفت] امذ۔

:پھول کا ہار بنانے والا۔(ال)

گندائے پھول ہاراں میں خطائی ہور اسلیمی

پھولارے سب خطا کے ہیں نہاں ہم عیدو ہم نوروز

(ک ۳:۲۶،زور)

پھوی پھوی: قطرہ قطرہ۔(دال)

گرجیا مرگ خوشیاں سوں سنگارو آؤ سکیاں

پڑتا ہے میگھ پھوی پھوی چولی بھگاؤ سکیاں

(ک ا:۲۰۱،زور)

ت

تاب (ا) [ف] امث،امذ۔

:چمک،روشنی،نور،فروغ،آب۔

اُوقد سروئیں ہے کندن کا نہال

جھمکتا ہے تو اس تھے سورج کا تاب

(ک:۴۲۴،سیّدہ)

تاب (۲) امث،امذ۔

:پیچ،بل،اُلجھن۔(ال)

نبی نانولے کر کسی تھے نہ ڈر

توں رسڑی نمن دے دندیاں کوں سو تاب

(ک ا:۱۲،زور)

تاباں [ف] صف۔

:چمک دار،روشن،درخشاں،نورانی۔

اندھارے شہر پر خورشید تاباں تک منور کر

اُبھالاں آہ کے ڈالے ہیں منج سینے منے در کر

(ک:۵۶۹،سیّدہ)

تاثیر [ع] امث،امذ۔

:اثر،خاصیت،عمل۔

تجھ دشت کی تاثیر تھے مردے سر سر تھے جی اُٹھے

کانٹے سوکیاں پردھر نظر تا ہوے گلستاں عید کا

(ک ۳:۵،زور)

تاج (ا) [ف] امذ۔

:شاہی ٹوپی،مکٹ،کلاہ۔

جنے ثابت قدم ہے عشق میانے

دھرے گا پیم اس کے سیس پر تاج

(ک ۲:۵۷،زور)

تاج (۲) اند۔

:درخت کی شاخ یا بالائی حصہ۔

دیس ناریل کے پھل یوں، زمرد مرتباناں جوں

ہور اس کے تاج کوں کہتا ہے پیالہ کر دکھن سارا

(ک ۳: ۱۵، زور)

تار و پُود [تار + وعطف + ف: پو/پود (= بانا)] اند۔

:وہ تار یا دھاگے جو کپڑا بننے کے لیے طولاً و عرضاً قائم کیے جاتے ہیں، تانابانا۔ (ال)

رقیباں اپنے تاروپود میانے بلجے غم سیتی

خدایا ان کے بستر کوں نہ کر ہرگز گدھیں گتسر د

(ک ۲: ۹۲، زور)

تاری امث۔

:تاڑ کا درخت۔

سہے سب سہیلیاں میں بالی عجب

سروقد ناری او تاری دیسے

(ک ۱: ۲۳۲، زور)

تاریاں: تارے۔

چاند سورج کے حمائل قرض سہتے ہیں نورانی

مانڈے مندپ جوت تاریاں سوں سے سچلا آسانی

(ک: ۳۱۰، سیّدہ)

تاریخ [ع] امث۔

:کسی چیز یا واقعے کے ظہور کا وقت۔

اس بہمنی ہندو کا کس دھر کروں شکایت

نیں لکھے ہیں مورخ تاریخ اس حکایت

(ک ۲: ۲۶۹، زور)

تازا صف۔

:تازہ (رک)۔

کھلیا ہے سب پھلاں میں آج سر تھے ایک پھل تازا

عرہ اس پھول کا گندکر رکھیں اب زیب افسر کوں

(ک ۱: ۵، زور)

تازگی [ف] امث۔

:شادابی، سرسبزی، طراوت، جدت، نیاپن۔ (ال)

نبی صدقے کہیا ہے قطب مبعث کا غزل رنگیں

کہ اس کی تازگی ہور روشنی تھے ہے جہاں روشن

(ک ۱: ۴۹، زور)

تازہ [ف] صف۔

:پژمردہ کی ضد، سرسبز، ہرا بھرا۔

منج جیو کے پُھل بن کوں کر اپ شوق سوں تازہ

منج نین کے درپن کوں اپس مکھ تھے صفا بخش

(ک ۱: ۴، زور)

تازہ تازہ صف۔

:بالکل نیا، حال کا، جدید۔

نین دنبالے علم جھیلے کے نمنے جھولتے

تازہ تازہ رونقاں ظاہر کیا فن عید کا

(ک ۳: ۹، زور)

تازے اند۔

:تازا (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت۔

خدا کالے نانوں پیرت پھل کھلائیں

تو تازے اپر تازے بھی باز لیائیں

(ک ۲: ۲۰۴، زور)

تافتی / تافتہ [ف] اند؛~ تافتا۔

:ایک قسم کا ریشمی کپڑا۔

ترو تازے طراوت سوں کمل گلاں تاریاں کوں

نبداون تافتی ہریئے اُپر پھولاں پُھلایا ہے

(ک:۳۶۹، سیّدہ)

تال [س] اند، امث۔

:سرود کا ایک آلہ۔

سکی کن گنوا دی بوجھی اس کا تال

اوچھند بندھ کارن لٹکتی کھڑی

(ک:۳۹۶، سیّدہ)

تالاں پکڑنا محاورہ۔

:(دروازہ یا صندوق وغیرہ) تالے سے بند کرنا،

قفل لگانا۔(ال)

جو تالاں مشتری پکڑے سبد سات

انند سوں زہرہ پر مالاں سنائی

(ک:۶۶۷، سیّدہ)

تالاں پھٹاک امث۔

:تالی کی پھٹک۔

نِس کیس میانے کیوڑے دستے ہیں بہریں کے جیوں

تالاں پھٹاک ناداں آنند گگن بجائے

(ک ۱:۹۳، زوؔر)

تاں [س: تان] اند۔

:تہاں (=وہاں) کی تخفیف، اسی جگہ۔(ال)

بھواں اَبرو میں ماوے برد ماندے

عشق کے راگ تاں میں بھید باندے

(ک:۴۳۴، سیّدہ)

تاناں امث۔

:تانا، تار، تال، تان۔(ال)

عشق ساز کے تار مطرب بجاؤ

کہ قانون تاناں میں لینا شراب

(ک:۴۹۷، سیّدہ)

تانت [س] امث۔

:سارنگی وغیرہ کا تار۔(ال)

حیدر محل میانے جلوا عشق کا گاویں

نیردانی تانت چوندھیر انگاں ستیں بجاویں

(ک:۴۳۶)

تانتاں [س: ہتنتہ] امث۔

:تانت (=سارنگی وغیرہ کا تار) کی جمع۔

جو ہے تج ہات میں تانتاں بجا مطرب خوشی تاناں

خوشیاں لیتے لویں لاگاں انند ہور عیش ہے سریں

(ک:۶۱۷، سیّدہ)

تانُو صف۔

:مکّار، وار کرنے والا، مارنے والا۔

دور خسارے ہے خوں والے غرانے تانو اگھٹالے

ہے پلکاں تیرا بنالے سو ناندے دل رُپر میرے

(ک ۲:۲۹۰، زوؔر)

تاؤ [س: تاپہ] اند؛~ تاو۔

:تاب (رک)

خیالاں کے سو پھانسیاں سوں دیکھیا ہوں رل میں نیہہ کا

سعادت کا سو خال اس مکھ اوپر دپے سو تاواں سوں

(ک ۲:۱۸۸، زوؔر)

تائیں حرف جار۔

:تئیں، خاطر، تک، نزدیک، کے لیے۔ (ق ال)

جگت کو حیاتاں بخشے کے تائیں
جوں عیسیٰ کے دم تس میں بہتے ہیں بارے
(ک:۴۰۹، سیّدہ)

تباہ [ف]صف۔

:شکستہ، خستہ حال۔ (ال)

ے ہے مجلس منے کن لاف صبوری مارے
اے غافل نہ گنو تم دوا ہے سب میں تباہ
(ک۲:۲۲۳، زوٓر)

تپانا [س: تپ+آپیہ]ف م۔

:ستانا، دل جلانا، کڑھانا، تڑپانا۔

سکی موتیاں کی جالی میں دسے کوچ تیری یوں مجکوں
کیتیاں کے من تپانے تیں کما تیرا جوبن برقع
(ک۲:۱۵۷، زوٓر)

تپاؤنا [ہ= تپاونا]ف م۔

:رک، تپانا۔

دل بدنکراو یار آدم لکہ کا قطب شآہ
یاری کہ تپاوے نہ سہاون جونا اچھے
(ک۲:۲۵۵، زوٓر)

تتاں صف۔امث۔

:(تتا سے)، گرم، جلتا ہوا، بھبکتا ہوا۔

(رقص) بے معنی بول جو رقاص تال پر بولتے ہیں اس کا آخری لفظ، پورے بول یہ ہیں۔تا، تہی، تہی، تت، تہی، تہی، تت۔ (ال)

شراب صاف میں دھو کپڑے ہور غسل کیا
رقیب کے منک اوپر توڑتا ہوں تال تتاں
(ک:۶۳۶، سیّدہ)

تتّہ قدیم۔

:ہوا، باد۔ (دَر)

لگے ناچاک تیوں راکھے ہے اپنے کان پر طرا
پسند کے پاتراں کوں تتہ تھے سیتی بجائی
(ک۲:۲۷۵، زوٓر)

تٹتے ف ل۔

:ٹوٹتے، ٹوٹ کر، گر پڑنا۔ (دَر)

کجل نینی تجے مستی سُہاوے
کہ تج نیناں تھے تٹتے لعل تارے
(ک:۴۵۴، سیّدہ)

تٹ سوں: جلدی سے۔

مج تیرے لال لب کے چمن سوں سو کام دیت
خوش دل ہوگا تٹ سوں اُباری کا جام دیت
(ک:۵۷، سیّدہ)

تُج [ہ]اند۔

:تو کی حالت اضافی، تیرا کے معنی میں (=تُجھ)

تج نام منبع آرام ہے منبع جیو سو تُج کام ہے
سب جگ کوں تج سوں کام ہے تج نام جپ مالا ہوا
(ک:۲۹۷، سیّدہ)

تُج بِن : تیرے بغیر۔

آدھار دے آدھار اب تج بن نہیں کوئی یا علی
مجکوں سنبھالہنار اب تج بن نہیں کوئی یا علی
(ک:۳۰۵، سیّدہ)

تجکوں: تجھے۔(زورؔ)

نہ کھا غم توں زمانے کا ترا کام خدا سوں
ہر اک پستی منے تجکوں بلند نام دویگا
(ک۲:۱، زورؔ)

تجی :تجھ ہی۔(زورؔ)

ہرے تن من میں نِس دن یوں بسے شہ
تجی سوں جیونا میرا ہے سارا
(ک:۴۴۴، سیّدہ)

تجے :تجھے کا قدیم املا۔

یک جیب سوں کرتا ہوں تجے شکر ہزاروں
بھی شکر کرن منج کوں توں توفیق نوا بخش
(ک:۲۹۸، سیّدہ)

تخت [ف]اند۔

:بادشاہ کے بیٹھنے کی مناسب چوکی مسند یا کرسی وغیرہ، سنگھاسن، گدی۔

سگل تخت پر میرا یوں تخت کر
انگوٹی پہ جوں ہے نگیں یا سمیع
(ک۱:۱، ۶، زورؔ)

تُخماں [ف]اند۔

:تخم (=بیج) کی جمع۔

سٹیا امید کے تخماں زمیں میں
میرے سب تخم کوں تم کرنا آباد
(ک:۵۴۳، سیّدہ)

تداں / تدھاں [س: تدا] ظرف۔

:تب، اس وقت۔

جداں تھے عشق میں بوجے تداں دیکھے تج اپنے میں
سگل شدیذ گنواں پوجے رہے تج ناون جپنے میں
(ک:۶۴۰، زورؔ)

تِدَہر / تدَھر [س: تاوت] ظرف۔

:وہاں، اُس جانب، اُدھر۔(ال)

جدھر دیکھے تدہر ساتو ابز ہور سا تودھرتی
سبھی کا آج دل بھرپور جوں سمدور دِستا ہے
(ک:۳۲۸، سیّدہ)

تُرا :طُرّہ = پگڑی کا اوپر کا سِرا جو اُٹھا رہتا ہے۔

جے کوئی یک روں تُرا راکھے آپ سر
کہ ہووے سب شہاں میں جیوں فریدوں
(ک:۶۲۴، سیّدہ)

تراون ہار صف۔

:ترانے والا، پار اُتارنے والا، نجات دلانے والا۔

گنگا ابلیا ہے میرے نین کے انجھواں کے بنداں تھے
منجے ڈر کیا تراون ہار دریا کا ہے تو وارث
(ک۲:۶۱، زورؔ)

ترِبھوَن اند۔ :تینوں عالم۔(زورؔ)

آدھار سا توکھن کا جیون تو تربھوں کا
جم پیار ذوالمنن کا لینہار یا علی توں
(ک:۳۰۸، سیّدہ)

ترجگ اند۔ :رک:تربھوں۔

خوشیاں عیشاں انداں سب سنگیاں سُن یہ چھنداں
رہیا ہو پستہ خنداں سب بھرا ترجگ گھراں خوشیاں
(ک:۴۱۳،سیّدہ)

ترخنا ف ل۔

:شگاف پڑجانا، پھٹ جانا، دراڑ پڑجانا، چیخ جانا۔
(ال)
وندیاں کے سینے پھوٹیں ہور ترخیں جیوں پھانکاں
خدا معانی کوں فتح و ظفر دیا روشن
(ک ا:۹۴،زور)

ترڑی اسث۔

:رائی کا بیج جو اکثر نظر اُتارنے کے لیے استعمال کیا
جاتا ہے۔(ال)
ترڑی دم دم میں اتاروں سرور عنا کے اُپر
سب رقیب اسپند کر جالوں اگن فن میں عجب
(ک:۴۵۲،سیّدہ)

ترزاں [ف] اند۔

:طرز، ڈھنگ، اسلوب، انداز۔
سکیاں جیواں چُرانے اب نوی ترزاں نپایا ہیں
چُرا کر عاشقاں کے جیولٹاں میں لے چھپایاں ہیں
(ک:۶۱۹،سیّدہ)

ترسانا محاورہ۔

:ترسنا کا تعدیہ، لالچ دلانا، اُمید دلانا کر محروم رکھنا،
آرزو پوری نہ ہونے دینا۔
نٹھ کے شہراں منے انگشت نما ہوں سر تھے
شپ دوتن ڈر نہیں تیرا نکو ترسانے جاے
(ک۲:۲۹۶،زور)

تُرک [ف] اند۔

:(مجازاً) معشوق، محبوب۔(ال)
معانی مست تھا او ترک اس نس
موباتاں عرض کی تل یک دونا دوج
(ک۲:۶۷،زور)

تُرکی [ف] اند۔

:سپاہی پن، مردانگی، (مجازاً) غرور، گھمنڈ۔(ال)
ظاہر ہوا ہے شرع کا احکام تیرے خط منے
ترکاں کا ترکی نا چلے آیا ہے ترکان عید کا
(ک۳:۴،زور)

تُرکی نہ چلنا (محاورہ)۔

:گھمنڈ جاتا رہنا، بس نہ چلنا، زور نہ چلنا۔(ال)
ظاہر ہوا ہے شرع کا احکام تیرے خط منے
ترکان کا ترکی نہ چلے آیا ہے ترکاں عید کا
(ک۳۴۸،سیّدہ)

ترکیب کرنا ف م؛ محاورہ۔

:ملانا، مرکب کرنا، مرتب کرنا۔(ال)
انجانی میں جوانی گیا پندنا سنیا
قرآن ہور حدیث سوں ترکیب کر کلام
(ک۲:۱۶۶،زور)

ترِلوک [س: ترےلوک] اند۔

:رک، تربھون، تینوں عالم۔(ال)
حضرت نبی مولود بھی سر تھے نوی لیایا انند
تو اس مبارک دیس تھے ترلوک سب پایا انند
(ک:۳۱۶،سیّدہ)

تڑنا [س: ترن] اند۔

:ترانہ کا قدیم روپ۔ (ال)

دنیا کا حکمت نا بوجھیں ہرگز حکیماں علم سوں
گاوو ترنا عیش کانس دن پیا کے نام پر
(ک ۲: ۱۱۵، زور)

تڑنائے ترن ساز کے تاروں کی آواز۔ (س ج)

سلیماں دوجی ان کی صبا بارا خبر لیا یا
تڑنائے ترن تاراں بجا کر دل چھپا ہے اب
(ک: ۴۹۸، سیّدہ)

تُرنج [ف] اند۔

:ایک قسم کا بڑا نیبو۔ (ال)

یوسف کا ہور قصہ زُلیخا کا جگ بھریا
ہم تم کوں دیکھ کاٹ لئے ہات جوں ترنج
(ک: ۵۲۸، سیّدہ)

تُرنگ [س] اند؛ صف۔

:جلدی چلنے والا، گھوڑا۔ (زور)

ابز ترنگ زیں چند تو اچاپک سرنگ تس بجلی
سورج کرن پرچم ڈے تماشا بدل کارا ہوا
(ک: ۳۰۰، سیّدہ)

تِرنیاں [س: ترنی] اند۔

:سورج، روشنی کی کرن۔ (ال)

ترنیاں چڑکے ترنگ نکلیاں بسنت کے ڈھنگ سوں
پھول ہر اِک کھل کے اَب باساں ستیں گایا بسنت
(ک: ۳۷۳، سیّدہ)

تڑوار [تر (=تل، تلے) + وار، لاحقۂ صفت] اند۔

:تلوار۔ (زور)

کروں تن من تماری دشت پر تھے آرتی چھن چھن
خدائی ہو ہوا دیدار کی تروار کا مخلص
(ک ۲: ۱۴۵، زور)

تڑہ [س: ترے] صف۔

:تین۔ (زور)

خوشیاں تھے جگ سماتے نیں سوا پنے پیرہن میانے
ترہ جگ آپنا تن من شہشہ پر نسارے ہیں
(ک: ۳۱۴، سیّدہ)

تڑیا اند۔

:ستارہ، تارا۔ (ال)

کرتے ہیں جیواں پیار تھے تم پر تھے رضواں آرتی
زہرا سوں نس دن وارتے چند سور تریا یا علی
(ک ۳: ۷۳، زور)

تڑوا :توڑا۔ (ق ال)

مسجداں کو باند کر بت خانے کے سب بت تڑوا
مصطفےٰ ہور مرتضٰی کے بانگ تھے دیں پایا رواج
(ک: ۳۲۲، سیّدہ)

تِس اسم اشارہ، ضمیر۔

:اس۔ (ال)

جوں آٹھو بہشت نمنے آٹھو چھپے اُس
خضر چشمے بہتے ہیں تِس میں سدا رہے
(ک: ۴۰۹، سیّدہ)

تسبی [ع:تسبیح]

:(عوام) تسبیح = خدا کو پاکی سے یاد کرنا، خدا کی پاکیزگی بیان کرنا۔ (ال)

ترے حسن کا ذکر موگل ہے تسبی
مرے دل کے گوشے منے توں ہے مرغوب
(ک: ۴۳۷، سیّدہ)

تسبیح [ع] امث۔

:(مجازاً) ورد، وظیفہ، یاد کرنا، بار بار یاد کرنا۔

کیا جب تھے پیو عشق مجھ من میں ٹھارا
سجن ذکر تسبیح کر اپنی مانے
(ک ۲: ۲۶۴، زور)

تُسوں ف م۔ :تجھ سے۔ (ال)

تسوں میں بات کرتی تو تھی دو تن بیٹ سوں اس تھے
نہ پیتا چھانوں کوں اپنے کھڑے جاگا دچکتی سوں
(ک ۲: ۱۸۳، زور)

تشدید [ع] امث۔

:تشدد، سختی، زیادتی۔

ترے مکھ کے مصحف اوپر کھینچے سو کر زبر
جزم ہو رہیا ہے دل تشدید نا کر آپیا
(ک ۲: ۱۵، زور)

تشریف [ع] امث۔

:خلعت، وہ پوشاک یا جوڑا جو بادشاہ اور حاکم وغیرہ کسی کو انعام واعزاز کے طور پر عطا کرتے ہیں۔
(ال)

گرد گھر بند سب گھرے گھر کرتے انند میزبانی
فاطمہ بی بی دیے تشریف مج جم جم شہانی
(ک ۱: ۲۸، زور)

تعدّی [ع] امث۔

:زیادتی، ظلم، ستم۔ (ال)

ائے دیدواں تعدی نا کر منجے نہیں ڈر
نیہ شہر میں قاضی کتوال ہیچ کارا
(ک: ۴۸۷، سیّدہ)

تعوِیذ [ع] اند۔

:کوئی دعا یا آیت یا اسمائے الٰہی یا ان کے اعداد نیز مختلف الفاظ واعداد جو سادہ یا بطور نقش لکھ کر گلے میں ڈالا یا بازو پر باندھا جاتا ہے۔ (ال)
پناہ میں لینا، بچاؤ۔ (ن ل)

خدا تج حسن کوں دیتا ہے تعویذ
ہمن من کوں اوسوں کیتا ہے تعویذ
(ک: ۵۵۹، سیّدہ)

تکَٹ اند۔

:زریں یا روپہلے چھاپے کا کپڑا۔ (ال)
کپڑے یا دھات پر روغنی گل کاری۔ (ق ال)

شفق رنگ جھینے میں تارے تکٹ جوں
سُرج کرناں نمن زرتا رتارا
(ک: ۳۷۰، سیّدہ)

تَل [س] اند۔

:تلے، نیچے۔ (ال)

صدقے نبی کے قطب کے چھنداں کے بچن سُن
لک دھات سوں ہر تل میں سُو پھل آیاں سکیاں بھی
(ک: ۳۲۶، سیّدہ)

تِل [س]اند۔

:چہرے بالخصوص گال پر سیاہ نشان، خال۔(ال)

الک پھانسی سوں پنکھی جیو پکڑنے

دکھائی گال اوپر تِل کا چارا

(ک ا:۲۴۷،زور)

تلا اند۔

:پاؤں۔(سیّدہ)

چوٹی کا پھندنا ہے طاؤس کا تلا جیوں

حاجب ہوائی ستیں اپنا دورائی پھرائے

(ک:۳۴۷،سیّدہ)

تِلا/تِلاّ:ٹیکا۔(دَر)

تلا مست، طرا مست، دھری مست، دھڑی مست

شکر مست، چمن مست، ہنس مست، پری مست

(ک۲:۴۷،زور)

تِلا لا [ف]اند۔

:گانے کی آواز، گانا۔(دَر)

کنھٹی کویل سَرَس ناداں سناوے

تنن تن تن، تنن تن تن، تلا لا

(ک۲:۱۳۷،زور)

تَل بیلی[س]امث۔

:بے چینی، تلملی۔(سیّدہ)۔

پیو بن تل بیلی لاگی ناری کوں

من نیڑے باج اوس یک تل کھڑی

(ک۲:۲۶۱،زور)

تِل تِل امث۔

:ہرلمحہ، ہرلحظہ، ہرگھڑی۔(ال)

صدقے نبی ملاوے تل تل قطب رجھاوے

ات چھند بندی سہاوے ساریاں میں اس پری کا

(ک ا:۷۷،زور)

تَلخی [ف: تلخ]امث۔

:تلخ(=کڑوا، بدذائقہ، بدمزہ) سے اسمِ کیفیت۔

تیرے ادھر پیالے کا ے شیرینی ہور تلخی دھرے

اس کے برابر نا کہوں پیالا کدھیں جمشید کا

(ک۲:۲۹۰،زور)

تلگ حرفِ جار۔

:فی الفور، اسی وقت، تب تک۔(ق ال)

نبی کی دیا تھے قیامت تلگ تم

گنا و نبی کے سو مولود لاکھاں

(ک:۳۲۰،سیّدہ)

تلیا :تلنا۔(م ز)

ملک ہور مطبخی پوریاں تلیا چندسور کے چھندسوں

انندوں آشفق شعلے تلے دے کھن تنوراں

(ک:۳۲۷،سیّدہ)

تم تم اند۔

:(موسیقی)ایک ساز کا نام، تمکی۔(ال)

بجاتے دن دناں تم تم پلاتے گاوتے چھندسوں

خوشیوں پاتراں انچل کوں نچایا برس گانٹھ

(ک ا:۱۵۷،زور)

تمارے: ''تمھارے'' کا قدیم املا۔

تمارے مکھ کے درپن میں دیکھوں میں
جوں اسکندر کے درپن جگ سارا
(ک ۱:۶، ۲۷، زور)

تمثال [ع] امث۔

: (خیالی) تصویر، پیکر۔ (ال)

جہاں ہے سیمیاء کا نقش اس تھے
کہے ہیں عارفاں سب اس کو تمثال
(ک: ۶۰۸، سیّدہ)

تُمن ضمیر۔

: تمھارا۔

معانی کے سو میلے کپڑے نا دیکھو کہ عاشق ہے
سو کپڑے کاڑ کر دیکھو کہ پکڑیا ہے تمن دوکوں
(ک، ص ۲۹۹، سیّدہ)

تمنا اند۔

: تم، تم کو، تمھارا۔ (ق ال)

جیو کی آرسی میں کن نہ دیکھیا تمنا کوں
اس کا ناؤں نا لیوو کوئی لینا ہے اونام عبث
(ک: ۵۲۴، سیّدہ)

تمی ضمیر۔

: تمھیں، تم ہی کا قدیم املا۔

ہمن بائے ہیں حلقہ کان میں ہاوے سواس دوش پر
حکیج فرمائے ہم سر پر کہ حاجت ہیں تمی من کے
(ک: ۴۳۲، سیّدہ)

تِن [س: تیانی]

: تس (=اس) کی جمع اور تس کی جگہ تعظیماً مستعمل ہے۔

شاہ ختن سُن چلیا غرب نگر تھے لے فوج
تن کی تناں ربن رنگ جیسے اہے مشک ناب
(ک ۳:۲۱، زور)

تنت [س: تت / تد] امث۔ اند۔

: ساز کا تنت، تار، تار کا باجا۔ (ق ال)

ہستن سکیاں سو گھنٹ سُنت گڑ بڑا اُٹھیاں
باور گیند تنت پچھانیاں سو سربسر
(ک: ۵۶۶، سیّدہ)

تنٹھ اند: جھگڑا۔ (سیّدہ)

منج گرچہ چھوٹک نئیں ہے گنہ تنٹھ سب تے
میں سوہوں چھوٹہار چھوڑ نہار سوتوں
(ک: ۳۷۷، سیّدہ)

تنک پن [ف: تنک + پن، لاحقہ کیفیت] اند۔

: نزاکت، نازک پن۔ (ال)

پون جوں پیچ کھاڈنڈ لائے صحی ات تنک پن تھے
ویسے نازک کمر تج ووں خماری ڈول چالاں میں
(ک: ۶۳۴، سیّدہ)

تنتا [حکایت الصوت] امث۔

: ساز کے تاروں کی آواز۔

امنگاں آپ امنگاں سوں اپس میں آپ مل ناچیں
تنتا کاتنن ناچیں ہوئے تن تن تنن سارا
(ک ۳:۱۶، زور)

تَتَن تَن تَن [حکایت الصوت] امث۔

:گانے بجانے کی آواز۔(ال)

کنٹھی کویل سرس نادان سناوے

تتن تن تن تتن تن تن تلا لا

(ک۱:۱۳۷،زور)

تَنّوُ راں [ع] اند۔

:تنور(=روٹی یا شیر مال وغیرہ پکانے کی بھٹی جو بڑے مٹکے سے ملتی جلتی لوہے یا مٹی کی بنی ہوئی ہوتی ہے اسے زمین میں گاڑ دیا جاتا ہے اس میں آگ جلتی ہے۔تندور) کی جمع۔(ال)

ملک ہور مطبخی پوریاں تلیا چند سور کے چھند سوں

انندوں آشفق شعلے تلے دے دکھن تنوراں کے

(ک۳۲۷،سیّدہ)

تَن مَن وارنا (محاورہ)۔

:دل وجان قربان کرنا۔

پیاری کے طابع ہیں پیرت میں

کہ ساجن اوپر آپ تن من کوں وارن

(ک۲:۲۶۳،زور)

تَن مَن اند۔

:جسم وجان،روح وقالب۔

نین سوں نین لاکھ موہی ہوں پیو پر

کہ تن من اپس اس کے انگ پر تھے واری

(ک۲:۲۲۶،زور)

تنک [س:تنکہ] صف؛ف م۔

:ذراسا،تھوڑاسا،قدرے،کچھ۔(ال)

پانی کہ خضر حیات پایا

مد گھرتے تنک سو جام لیا

(ک:۴۸۸،سیّدہ)

تنے تَن [تن+ے،لاحقہ اتصال+تن] صف۔

:ازسرتاپا۔

تنے تن ترے رنگ بھرے پھول ہیں

توں سیورائی ہو ناں منے ہے کھڑی

(ک۱:۲۴۶،زور)

تَوبَہ [ع] امث۔

:لفظاً:لوٹنا یا رجوع کرنا۔(اصطلاحاً) گذشتہ گناہوں یا غلطیوں پر ندامت اور آئندہ اس قسم کی برائی یا گناہ نہ کرنے کا اقرار،کسی قول یا فعل (عموماً برا) سے باز رہنے کا عہد۔

منگیا جو توبہ کے تئیں صبح استخارہ کروں

ہنگام توبہ توڑن آیا کیا میں چارہ کروں

(ک۲:۱۷۵،زور)

تَوبَۃُ النَّصوح [ع توبہ+نصوح(=خالص)] اند۔

:خالص توبہ،سچی توبہ۔

تمھاری یاد میں نس گئی پلاؤ ساقی صبوح

اویک قطرہ لہو تائیں توڑیا توبۃ النصوح

(ک۲:۷۹،زور)

تُوتیا [ع] اند؛ امث۔

: سرمہ، وہ پتھر جسے پیس کر سرمہ بناتے ہیں۔

تیرے دوست کے باٹ کی گرد تھے
دے منج نین کوں توتیا یاحفیظ
(ک:۲۹۹، سیّدہ)

تورا [: تیرا۔(ال)

عشق تورے جوبن کی سیراں کرے
اُدھر تیرے کوثر کا پیالا پلات
(ک:۴۳۸، سیّدہ)

توڑنہار صف۔

: توڑنے والا۔

کولک کریں اے بھرٹ نمنے چوری
بھرتاں کے سو بھرٹیاں کو توڑنہار علی
(ک۳:۴۳، زور)

توڑن [س: تروٹ] ف م۔

: توڑنا۔

تمیں دیس کی خماری توڑن کے تائیں مج کوں
کم کم نہ کرتوں دم دم بھربھر دے جام ساقی
(ک:۳۵۴، سیّدہ)

توفیق [ع] امث۔

: خدا کا بندے کی کسی نیک خواہش کے موافق اسباب بہم پہنچانا، اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہدایت یا تائید۔

یک جیب سوں کرتا ہوں تجے شکر ہزاراں
بھی شکر کرن منج کوں توں توفیق نوا بخش
(ک:۲۹۸، سیّدہ)

تولدّ [ع] اند۔

: پیدائش، ولادت۔

تولد کی خبر سن کر طبل باجے عرش اوپر
ملے نوری بہشتیاں تیئں پنائے خوب چوسارا
(ک۱:۳۸، زور)

تُوں ضمیر مخاطب۔

: تو۔

تج یاد جگ موہیا ہے جگ اُپر تیرا مَیا
جو جگ منگے سوں توں دیا توں ہی جگت کا ہے دیا
(ک:۲۹۷، سیّدہ)

تہاں تہاں [س: تت+ستھانے] م ف۔

: جگہ جگہ، ہر جگہ۔(ال)

جس پیو کوں ڈھونڈتی تھی ناںج جہاں جہاں میں
سو پائی نس اپس میں جیوں سوں تہاں تہاں میں
(ک:۴۵۸، سیّدہ)

تُہیں ۔ : تو ہی۔

تُہیں جگ کا سامیا یاحفیظ
تُہیں جگ کوں سرجائیا یاحفیظ
(ک:۲۹۹، سیّدہ)

تیکا [صف، مذ۔

: ٹیکا پیشانی کا ایک زیور۔(سیّدہ)

تو حسن قدرت سوں لکھیا ٹیکاد سے
جگ حسن پر تج نور جیوں تیکاد سے
(ک:۶۸۶، سیّدہ)

تیر باراں [تیر+ باراں، باریدن (= برسنا، برسانا) سے] اند۔

: تیروں کی بارش، تیروں کی بوچھار، کثرت سے

تیروں کا چھوڑا جانا۔

پرت تج کوں کرے گر تیر باراں

تو اپنا سینہ کر اس تائیں آماج

(ک ۲:۵۷، زور)

تیریاں ضمیر۔

: تیری کی جمع۔

پیاری بھنواں ہیں تیریاں جوں کہ چند

اسے دیکھنے میں ہیں عشاق بند

(ک:۵۴۳، سیّدہ)

تیوں [س: تیمن] اند؛ صف۔/ حرفِ جزا؛ م ف۔

: ویسا ہی، اسی طرح، جیسا۔ (ق ال)

بختِ انوں کے ہیں بڑے الحمد للہ شکر کے

چاک نہ ہوئے تیوں اسپند کرے ہندوستانی

(ک:۳۱۰، سیّدہ)

تھاٹ [ہ= تھاٹن] اند۔

: ٹھاٹ (= عیش)

تج جوڑے ڈھلک نیکا دیکھ تھاٹ سکی چنچل

طنبورے بسر کے سب جنتر تھے ہوا فارغ

(ک:۶۰۵، سیّدہ)

تھام [اند؛~ تھامبھ۔

: تھم، تھب، کھمبا، ستون۔ (ال)

گگن کا ہے محل بن تھام ہور بن طاق بندے کر

نوا چندر وَجَر کا طاق بندے سو بندھایا عید

(ک ا:۱۰۶، زور)

تھانبے اند۔

: تھم (= ستون، کھمبا)۔ (ال)

دیسے جوں جالے موتیوں کے گچھل جوبن پہ چنچل کے

کہ جوں طنبور دو تھانبے کا پون سوں بھر کے لائے ہیں

(ک:۴۵۲)

تھڈی [س: تُنڈ کا] امث؛~ ٹھڈی۔

: ٹھوڑی، زنخدان۔ (ال)

چاند سورج روشنی پایا تمارے نور تھے

آبِ کوثر کوں شرف تھڈی کے پانی پور تھے

(ک:۳۰۲، سیّدہ)

تھکیا صف۔

: تھکا ہوا، عاجز۔ (ال)

لیے علم ہور یہ کتب ہور کس تھے بوجھیا جائے نا

عالماں بچارہ دُکھ اس کی تک میں رہے تھکیا

(ک ۲:۶، زور)

تھنڈت: ٹھنڈ۔ سردی۔ (م ز)

تن تھنڈت لرزت جوبن گرجت

پیا منکھ دیکھت کچکی کس بکسی آج

(ک:۳۹۷، سیّدہ)

تھنڈ کالا: موسمِ سرما۔ (دال)

ہوا آئی ہے لے کے بھی تھنڈ کالا

پیا بن ستاتا مدن بالے بالا

(ک:۴۰۸، سیّدہ)

تھے [تے (= سے)۔ (ال)

یک لک اَسی پیغمبراں اُپجے جگت میانے ولے
تج پر نبوت ہے ختم سب تھے توں ہی پیارا ہوا
(ک:۳۰۰،سیّدہ)

تھیر [س]:بہ تھیر۔
:قرار،قایم،مسلسل (دال)

تج سو سماں سدا دھیان سو پھیرے
تج دھاک تھے زمین سویک ٹھار تھیر ہے
(ک ا:۸۲،زورؔ)

تھیاں :تھیں۔ (زورؔ)

سکیاں جی سکھ بدھاوا جو اُپس ہوناں کہ منگتاں تھیاں
انن کے من کے چینتے تیوں تج سکھ دکھلائے بھی سر تھے
(ک:۳۴۵،سیّدہ)

تھیم [اند۔ :ٹھم،جگہ،مقام۔

ڈھونڈیا ہوں میں نہیں پایا پرت جیہ
بہوت جویا ہوں نہیں پایا ہوں تھیم
(ک:۴۶۹،سیّدہ)

ٹ

ٹاکنا ف م۔
:ٹانکنا،منسلک کرنا،نتھی کرنا۔ (ال)

تیرا شرف ادراک میں تین ٹاک آیا
جم تیرا سبق نَعبُدُ اِیاک آیا
(ک:۳۷،سیّدہ)

ٹِکٹکا ف م۔
:ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا۔

سکی تال دے منج ٹکی کھڑی
کہ ڈھان ڈھکنی کھل کر ہنکتی کھڑی
(ک ا:۱۸۶،زورؔ)

ٹک [س:ستوکن] م ف۔
:کچھ،تھوڑا،ذرا،ذراسی دیر،تھوڑی سی مدت۔
(ال)

پلکاں نین تکے کر راکھیا ہوں میں تکے تیس
جو پوتلی دو ہندی ٹک آئے منج نین میں
(ک:۴۲۰،سیّدہ)

ٹمٹما اند۔
:چھوٹا ڈھول،ٹم ٹم۔

خوشیاں عشرتاں ذوق و ایم سونت نت
شہا کے مندر ٹمٹمایاں بجایا
(ک ا:۸۷،زورؔ)

ٹیلا :ٹیکا (= پیشانی پر صندل یا سیندور وغیرہ کا نشان)
(ال)

ٹیلا سوتج پشانی ات بھاگ کی نشانی
کن موتی نورانی زہرا و مشتری کا
(ک:۳۳۸،سیّدہ)

ٹھارا اند۔
:مقام،جگہ،مکان،ٹھکانہ۔ (ال)

جنت کتے تر جگ جس سویک چمن تج باغ کا
کرسی عرش تج گھر انگن ہور لامکاں ٹھارا ہوا
(ک:۳۰۰،سیّدہ)

ٹھارا کرنا (محاورہ)۔
:قائم کرنا۔

اسی مولود کی خاطر سکی کافر فنا کینا
ازل دن تھے نبی کا نور کیتا عرش پر ٹھارا
(ک ا:۳۸،زورؔ)

ٹھاڑ نا :ٹھہرنا،قرار پانا۔

عجیب چنچلائی ہے تیرے نین میں
کہ کھنجن نمن ایک تل کیں نہ ٹھارے
(ک:۲۳۴،زور)

ٹھان/ٹھانااند۔

:جگہ،ٹھکانہ،مقام۔(ال)

اس محل کے لنگورے لاگے ہیں عرش پگ کوں
جگہ قبلہ ہوکے دِستا اس ٹھان کا اُجالا
(ک:۴۱۲،سیّدہ)

ٹھڈّی [س:ٹنڈکا]

:ٹھوڑی۔

چاند سورج روشنی پایا تمھارے نور تھے
آبِ کوثر کوں مشرف ٹھڈی کے پانی پور تھے
(ک۱:۱۱،زور)

ٹھکرا [ہ۔ٹھیکرا]

:مٹی کے برتن کا ٹوٹا ہوا ٹکڑا، نیز تحقیر کے طور پر
ظرف مسی اور پرانے ظروف کو بھی کہتے ہیں،
(مجازاً) اَدنیٰ شے۔

تمھارے عکس تھے روشن ہوا ہے چاند سب جگ میں
وگرنہ رنگ کا ٹھکرا ہے تج بن خاک برسر کر
(ک۲:۱۷،زور)

ٹھمکنا [س]ف ل۔

:نازوانداز سے چلنا،مٹکنا۔

چھپی چوری کہ ہیں مد میں یکٹ پاتی جو ہوں کیں تج
تو دیکھ مستِ مست ہوجیوں مہراپس میں اپ ٹھمکتی ہوں
(ک۲:۸۲،زور)

ٹھیر اند۔ :ٹھیراؤ،آرام،قرار۔(ال)

تج سیوا (آسمان) سدا دھیاں سوں پھرے
تج دھاک تھے زمیں سویک ٹھار ٹھیر ہے
(ک:۳۴۱،سیّدہ)

ث

ثابت [ع]صف؛~ثابوت

:اپنی جگہ یا حالت پر برقرار،باقی،قائم،مستقل،مستحکم

ثابت رہ اپنے کام میں دنیا کوں نیں وفا
آدم کیا ہے کوہ سراندیپ پر مقام
(ک۲:۱۶۶،زور)

ثُرَیّا [ع]اند۔

:وہ چھ یا سات ستارے،جو برج ثور میں باہم متصل
واقع ہیں،اور بادی النظر میں ملے جلے نظر آتے
ہیں،عقد ثریا،نظم پروین،سات سہیلیوں کا جھمکا۔(ال)

نبی صدقے قطب کو ندیا بچن اچھی ثریا سے
فلک پر یو غزل سُن سُن کے ہووے مشتھری بے ہوش
(ک:۵۸۳،سیّدہ)

ثَمَر [ع]اند۔ :پھل،میوہ۔

شہد و شکر نبات تھے ہے تج ادھر لذیز
لاگے تو قد سرو کوں سو جوبن ثمر لذیز
(ک۲:۱۰۳،زور)

ثواب آلود [ع:ثواب+آلود]

:ثواب سے پُر،ثواب والا۔(ال)

دل چمن بند قبا کھولو گریبان چنپہ کا
فرح دیو اس تسیاں ثواب آلود اب
(ک۲:۳۴،زور)

ج

جاچ امث۔
:جانچ، آزمائش۔(دال)
کھلیا مدعا پھول مو باغ میں
نکو آد وتن سامنے موننہ جاچ
(ک:۳۹۹، سیّدہ)

جاجنا ف م۔
:جگانا، بیدار رکھنا۔
برہ منج جاجتا ہے سائیں تم باج
مرے مندر تم آدیو وصل کوں راج
(ک۲:۴۷، زور)

جادو پکڑا [صف، مذ، مث: جادو پکڑی۔
:جادو بھرا۔
قربان جاؤں نا میٹھے باطل کے سحر پر
سب جادو پکڑے نین کے جادو تیسیں پیا
(ک۲:۱۰، زور)

جاروب امث۔ :جھاڑو۔
تخم پیرت کا ازل تھے پیرے ہی دل میں مرے
تو تمن بات کوں جاروب کروں پلکاں ہوں
(ک۲:۲۰۰، زور)

جاسُوس [ع] صف؛ امذ۔
:برائی کی نیت سے جستجو کرنے والا، خفیہ طور سے کسی کے راز معلوم کرنے والا شخص، بھیدی، مخبر۔(ال)
خبر لے آؤ تمیں میرے تیئں پرت جاسوس
کہ میرے سر میں رہیا ہے اجھوں ہوائے قدح
(ک۲:۷۹، زور)

جاکھن [ہ]
:لکڑی جس پر کنویں میں اینٹوں کی بنیاد رکھتے ہیں۔ کنویں کا چک (ج ل)
نین جھلکار جاکھن پر دیکھت ہنستے سرگ بن پر
سوتن کے نورتن تن پر کریں جو جوہراں خوشیاں
(ک:۴۱۲، سیّدہ)

جاگا امث۔ :جگہ۔
دسے ناسک کلی چنپا بھواں دو بات ہیں تس کے
بھنور تل دیکھ اس جاگا ہوا حیراں من سارا
(ک۲:۱۵، زور)

جالی جلائی۔(م ز)
قطب زماں معانی بس کر بڈھی کی کہانی
شیطان کی ہے نانی آپس کوں آپ جالی
(ک:۴۶۷، سیّدہ)

جاماں [ف: جام] امذ۔
:مجازاً، شراب کا پیالہ، ساغر، ایاغ۔(ال)
بہو چنچل چیل گن گیاں گائیں
کہ تا پیو کے ادھر تج دیوں جاماں
(ک:۶۲۱، سیّدہ)

جامون امث۔
:جامن (=ایک درخت جس میں اودے رنگ کا کسی قدر لمبوترا بیر سے مشابہ پھل لگتا ہے جس کا گودا کھایا جاتا ہے۔
دسیس جامون کے پھل بن میں نیلم کے ثمن سالم
نظر لاگے نہ تیوں میوہاں کوں راکھیا ہے جتن سارا
(ک۳:۱۶، زور)

جاناں [ف]اند۔

:محبوب، معشوق، پیارا۔

مج جیو منے نے اُزل تھے ہے جاناں کا احتیاج

غم کے چنگل منے اہے رضواں کا احتیاج

(ک۲:۲:۷، زور)

جاں تاں م ف۔

:جہاں تہاں، ہر جگہ۔

خوشیاں سوں آج جاں تاں سب جہاں معمور دستا ہے

نبی کی عید سوری کی کلا میں نور دستا ہے

(ک۱:۵۹، زور)

جانانہ صف؛ امث۔

:محبوبانہ، معشوقانہ، معشوق جیسا، دلربا۔

نا ماریں دم ہمیں ہرگز کہ مت دم نکلے گا اس کا

ہمیں کیا کام ماریں دم ہمن جانانہ ہے باعث

(ک۲:۵۹، زور)

جانی امث۔

:جوانی۔

سیکائی چاک گج ہنس کوں پُھلائی پھول ہنسی میں

جوناں کوں نہ خاطر لیائی مغروری سوں جانی میں

(ک۲:۲۸۷، زور)

جاوِداں [ف] صف، م ف؛ ~ جاویدان

:دوامی، ہمیشہ، سدا، ہمیشہ رہنے والا، دائم۔(ال)

خبر لیایا کہ حق شہ کوں دِلایا

حیات و نجت جاوِداں بکرید

(ک:۳۶۲، سیّدہ)

جاؤنا ف ل۔

:جانا۔(ال)

سورھن کا مکھ جھلکاؤ تانس میں سورج چھپ جاوتا

دن میں چندا نہیں آوتا تارے تیئں سب جھڑ پڑا

(ک:۴۴۷، سیّدہ)

جاوِید صف۔

:رک، جاوداں۔

عشق کی کتاباں کیا عشق سوں

قطب شہ نبی صدقے جاوید ہے

(ک:۴۶۰، سیّدہ)

جایا صف؛ اند۔

:جننا سے ماخوذ۔

یزید و شمر کے کاماں نہ کریں کوئی شیطان بھی

ہزاراں لعن ہے اس پر جن ایسا پوت جایا ہے

(ک۳:۴/۵۶، زور)

جَبّار :سرکش، باغی، زور آور، زبردستی کرنے والا۔

مدد کرنے ملک آئے قبولے نیں امام کو

کہ جیدھر ہات تھے جبار دندیاں سرگرایا ہے

(ک۳:۵۶، زور)

جَبَل [ع]اند۔

:پربت، پہاڑ، کوہ۔(ال)

دیا کی فہر سوں دیکھیا ہوں طالع کی اُنچائی میں

سکل طالع ہیں ٹھنکاں ہور سو میرا ہے جبل طالع

(ک:۵۹۵، سیّدہ)

جپ مالا ہونا (محاورہ)۔

:جپ مال (= مالا پھیرنا، وظیفہ پڑھنا، ورد کرنا)

تج نام منج آرام ہے منج جیو سوتج کام ہے

سب جگ کوں تج سوں کام ہے تج نام جپ مالا ہوا

(ک:۲۹۷، سیّدہ)

جَتَن [س:یتنہ] م ف۔

:حفاظت کے ساتھ، بحفاظت، کوشش سے (رکھنا)

نبی صدقے قطبؔ شہہ کوں بھولا کر

تو سب ناریاں میں اَپ جتن کری رے

(ک:۳۵۰، سیّدہ)

جَداں لگ اند؛~ جدھاں۔

:جب تک۔

جداں لگ سو رہے کرتوں برس گانٹھاں انند سوں

شہاں میانے محمد قطبؔ لیکھا یا برس گانٹھ

(ک۱:۱۵۷، زورؔ)

جَذب [ع] اند۔

:(تصوف) بلاارادہ کشش محبتِ خالق، بے خودی

کی حالت جومجذوب فقیروں کے ساتھ مخصوص ہے۔

نیکی کا حسن کیتا جذب مولود

اسی تے مج ہے مجذوباں سوں اخلاص

(ک۲:۱۴۵، زورؔ)

جڑ پیڑ سوں اُوپاڑنا (محاورہ)۔

:استیصال کرنا، نیست ونابود کرنا۔

وقت آیا ہے کہ غم کا جڑ اوپاڑیں پیڑ سوں

صد ہزاروں شکر (کہ) پایا ہوں میں دھن عید کا

(ک۳:۱۰، زورؔ)

جَڑنا [س] ف م۔

:مرصع، جڑاؤ۔(ال)

کسی چیز کا کسی چیز میں بٹھانا، ٹانکنا، پچی کرنا،

مرصع کاری کرنا۔(ال)

صدر مندر سنگارے جڑت سینے

سو نرمل گوہراں سوں جگمگایا

(ک:۳۳۱، سیّدہ)

جُزو [ع]:جُز (= پارہ، ٹکڑا، حصّہ)

اے جزو کا جزو ہوا چھند بند سیتی تمام

اے جزو کوں نہ کرو ہور جز سیتی پیوند

(ک۲:۹۳، زورؔ)

جَبس [س:یش] اند۔

:تلاش، جستجو، مہارت، ناموری، نام، شہرت۔

دل لوٹنے باج تل رتی نینا شوخ سندری

دل لوٹنے کے کام میں تجکوں بہوت ہے جَبس

(ک۲:۱۲۶، زورؔ)

جِسوں م ف۔؛~ جس سوں۔

:جس کے ساتھ، جس سے۔

گلے ہاتھ دے کھیلے ناریاں سوں کھیل

جسوں کھیلے پیو اوسر افراز ہے

(ک۲:۲۳۰، زورؔ)

جَفَر [ع] اند۔

:ایک علم کا نام جس میں حروف واعداد کے ذریعے

احوال غیب دریافت کرتے ہیں۔

عالماں سب جفر کے تج سبز خط تھے خط لکھیں

جدولاں اس زلف کے میرے دل اوپر نقش بست

(ک۲:۵۰، زورؔ)

جکچ / جکیچھ: جو کچھ۔

جکچ حال تھا سو کہیا ہوں تجے
کہیا مان میرا کھیایا حفیظ
(ک:۲۹۹، سیّدہ)

جکوئی قدیم۔

: جو کوئی، جو شخص۔

جکوئی ماتی ہے سائیں کے حسن چھب تھے
او سے مانیں یہہ نپت میں جگ سارا
(ک ا:۲۹۶، زور)

جگ شاہی کرنا (محاورہ)۔

: دنیا کی بادشاہی کرنا۔

زمانے کے اندھارے تھے معانی توں نہ کر غم جگ
پیالا بت پیا کے پیو توں جگ شاہی کرن سکتا
(ک۲:۳، زور)

جگَت [س]

: جگ (= دنیا، جہاں، عالم)۔

تج یاد میں جگ موہیا ہے جگ اُپر تیرا میا
جو جگ منگے سوں توں دیا توں ہی جگت کا ہے دیا
(ک:۲۹۷، سیّدہ)

جگت جیو اند۔

: جگ جیو (= زندہ مخلوق، جاندار)

اپس زلف تاراں کے تیں ناہلا
ہوئے ہیں جگت جیو پنکھی اس سوں رام
(ک۲:۱۷۲، زور)

جگت مول اند۔

: دنیا کی جڑ یا بنیاد، اساس عالم، خدا۔ (ال)

نبی صدقے قطبا جگت مول پایا
سواد عشق ہے اس تھے نیں خوش کہانی
(ک ا:۳۱۱، زور)

جگْجگانا [ہ = جگجگانا]

: چمکنا، جھلکنا، ٹمٹمانا، جگمگانا۔ (ال)

جو شبرات ات جھلک سوں جگ میں آیا
تو سب جگ اس جھلک تھے جگجگایا
(ک:۳۴۳، سیّدہ)

جگْنا اند۔

: جگنو (= ایک مشہور کیڑا جو برسات میں زیادہ نظر آتا ہے اور اس کی دم وقفے وقفے سے چمکتی رہتی ہے۔ (ال)

پنکھی ہزاراں جگ منے ہن جوت اُڑتے ہیں ولے
تو جوت جگ پر چھائی تو جگنا ہوئی چوسار سوں
(ک:۶۴۰، سیّدہ)

جُگْنی امث۔

: عورتوں کے گلے کا ایک زیور۔

تارے چندا پرو کر راکھے سو مانگ اوپر
جُگنی جڑی منور اوڑے تھی جھنیا سو آلی
(ک:۴۶۶، سیّدہ)

جَل [س] اند۔ : پانی، آب۔

نچھل جل آرسی تج مکھ میں قوت روح دسے
ہمن حیات سو جاگا کیا باذن غفور
(ک۲:۱۱۴، زور)

جِلا [ع]امث۔

:چمک، صیقل، صفائی، آب وتاب۔(ال)

تج لطف تھے موجود ہو جئیو ستی میں
اَپ رحم کے نوراں سوں میرے دل کوں جلا بخش

(ک:۲۹۸، سیّدہ)

جُلاّب [ع>ف:گلاب]

:طب، گلاب کا شربت۔

مگر شبنم کا مے ہے یا ادھر جلاب کا پیالا
یو ہی خوب ہور اوبی خوب تج سوں مل پون سارا

(ک۳:۱۶، زور)

جِلانا [جینا کا تعدیہ]ف م۔

:مردے کو زندہ کرنا، جان ڈالنا، زندگی دینا۔

ترے نیہہ بن جیونا منج نہ بھاوے
مسیحا نمن اپ دم سوں جلا منج

(ک۲:۴۳، زور)

جَلاپَن اند۔

:جلدبازی۔

جلا پن تیرے ترنگ کا ہور کھرگ جھلکار تج
عشق کے میداں منے جھکانے جولاں عید کا

(ک۳:۷، زور)

جَلْوَہ [ع]اند۔

:ظہور، رونق، جھلک۔

خوشی خوشبوے خوش ہے اسپند اتار
عشق باس کے جلوہ میں بھید ہے

(ک۱:۳۰۲، زور)

جَلی [ع]صف۔

:موٹی لکھائی، کتابت کی اصطلاح میں عام طور پر
بڑے حرفوں میں لکھی ہوئی تحریر، موٹے حروف۔(ال)

قلم لے کر جلی لکھیا جو کوئی بھی نا سکیں لکھنے
لکھیا ہے دو کدھن مکھ تیرے صفحے پر الگ مصرع

(ک:۵۹۸، سیّدہ)

جَمْجاہ [ف]صف۔

:جمشید کا ہم مرتبہ، بلند مرتبہ اور بڑا بادشاہ،
عالی مرتبہ، شاہانہ شان وشوکت والا۔(ال)

شہ ہات منے جام سو جمجاہ دیکھو
پکڑے اپیں سوریج کوں بیچ ماہ دیکھو

(ک:۴۲۷، سیّدہ)

جَم جَم [جم کی تکرار]م ف۔

:نت نت، ہمیشہ، مدام۔

دیا ہاتف ندا منج رات دن جم جم خوشیاں کر
کہ بجتا ہے دماما دو جمیاں میں حیدری کا

(ک۳:۱۲، زور)

جَمارے م ف۔ :ہمیشہ، سدا۔

غلمان بشر جمارے قربان تج پہ سارے
سب مدعا ہمارے برآر یاعلی توں

(ک۱:۲۲، زور)

جَمال [ع]اند۔

:حسن، خوب صورتی، روپ۔

صفت اس قدر کروں یا اس جمال یا اس لٹکتی کا
پڑوں او قصہ سب جیوں قصہ خواں ہم عیدو ہم نوروز

(ک۳:۲۶، زور)

جَم راج اند۔

: جم کا تحتی جم راج۔

صدقے نبی جم راج کر قطب زماں آنند سون
قدرت تھے کہکش آئے کر ندیاں کے سر آرا ہوا
(ک:۳۰۱، سیّدہ)

جَمشید [ف] اند۔

: ایران کا ایک مشہور بادشاہ کہتے ہیں کہ اس نے ایک ایسا پیالہ (جامِ جم) بنوایا تھا جس میں ساری دنیا کے حالات نظر آتے تھے۔ (ال)

تیرے اَدھر پیالے کا مے شیرینی ہور تلخی دھرے
اس کے برابر نا کہوں پیالا کدھیں جمشید کا
(ک:۴۵۰، سیّدہ)

جُملا [ع] صف۔

: تمام، کل، پورا، میزان کل۔ (ال)

غلاماں بشر جملا رنے قربان تج پہ سارے
سب مدعا ہمارے برآر یا علی توں
(ک:۳۰۸، سیّدہ)

جمناں [س] امث؛ ہے یمنا۔

: جمنا (= بھارت کے ایک مشہور دریا کا نام جسے ہندو بہت متبرک سمجھتے ہیں۔ شہر دہلی، متھرا اور آگرہ تیرہ اس دریا کے کنارے آباد ہیں۔ ہندو دیو مالا میں بکثرت اس کا ذکر اور حوالے ملتے ہیں۔ (ال)

سلی نیہہ کے نہالاں پھل کھیلے ہیں
کہ باس آنند کی جمناں تھے آئی
(ک:۱۰۷، سیّدہ)

جمیا : جَما۔ (سیّدہ)

شعر معانی ان بندے موتی ہیں جگ میں حسن کے
ہر دے صدف موتی جمیا اپ وار ایزد نام پر
(ک:۵۶۸، سیّدہ)

جِن ضمیر موصولہ۔ : جو کی جگہ۔

حق آپ پیرت کے تین دو جگ نہ پایا
بڑے بھاگ اس کے جن کے پنتھ پچھانے
(ک ا:۳۱۲، زور)

جناوَر اند۔ : جانور کا ایک تلفظ۔

نین پتلیاں چنچل چابک سوراں جیو کے منج
جناور ہیں ہمیں تیرے ہمارا توں ہے صیاد
(ک:۵۴۵، سیّدہ)

جَنّات [ع] امث۔

: جنت کی جمع (بطور واحد بھی مستعمل)

نبی صدقے ماوے چتر قطب لیس
کہ رایاں منے قطب تارا جنّات
(ک:۴۳۸، سیّدہ)

جَنّت [ع] امث۔

اسلام میں مرنے کے بعد صاحبِ ایمان نیکوکاروں کا مسکن جہاں ایسی نعمتیں موجود ہیں جنھیں نہ کسی بشر نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی کے دل پر ان کا خیال گذرا۔ بہشت، باغ، بہشت۔

جنت و سقر قسم کہ نہار علی
مشکل کے سو گانٹھاں کو کھولنہار علی
(ک ۳:۴۳۰، زور)

جَنیتا [س]اند۔

:جننے والا اور پرورش کرنے والا، باپ۔

گھر پاکاں میں تھے پنجیا گھر
عشق کا جنیتا سواید ہے
(ک ا:۳۰۲، زور)

جنے :جس، جس نے، جو۔(ق ال)

پرت میں جنے اپنا دل کیتا دریا
عشق پنتھ میں اس کوں ساجا کہ مانی
(ک ا:۳۱۱، زور)

جَواہر [غ]اند۔

:قیمتی پتھر جن کی پانچ قسمیں نہایت اعلیٰ سمجھی جاتی ہیں، لعل، الماس، یاقوت، نیلم اور زمرد۔ ان کے ساتھ مروارید، مرجان، عقیق اور فیروزے کو شامل کرتے ہیں۔(ال)

جھاڑاں کوں پھول ہور پھل سُہتے ہیں جیواں جواہر
صدراں زمردی رنگ ہر اک محل بچھاؤ
(ک:۴۰۲، سیّدہ)

جوبَن [س:یوون]اند۔

:شباب، جوانی کا اٹھان ابھار یا آغاز، اُٹھتی جوانی۔ (ال)

جوانی و جوبن ہے سب پاونا
کہ تج تھے ہووے عیش سائیں کو جم
(ک:۴۲۳، سیّدہ)

جوبناں اند۔

:جوبن (=شباب، جوانی کا اُٹھان اُبھار یا آغاز) کی جمع۔

سودھن جوبناں راست کنچن کریاں جوں
سو چک ویسی کچ دیکھ سو دیں جگ حیراں
(ک:۳۱۹، سیّدہ)

جوُت [س:جیوت]

:روشنی، اُجالا، تجلّی۔(ال)

کیا موجود اپنے جود تھے منبع جان غمخور کوں
دیا ہے جوت اپنے نور تھے موطبِ انور کوں
(ک:۲۹۸، سیّدہ)

جوتی امث۔

:چمک، رونق، چمک والی۔(زور)

نکس تھے ایک ہیں جوتی دیکھت بھولیں جگت کوئی
خجل ہوئیں ڈھال کے موتی ڈلیں جب چلبیاں بالیاں
(ک:۴۰۴، سیّدہ)

جوت چڑھنا (محاورہ)۔

:چمک پیدا ہونا۔

تیرے رنگ نور تھے گوہر کے رنگ میں جوت چڑیا ہے
تمن دھپ بن پھکے ہیں جواہراں ہم عید و ہم نوروز
(ک ۳:۳۱، زور)

جُود [ع]اند۔ :بخشش، سخاوت، فیاضی۔(ال)

کیا موجود اپنے جود تھے منبع جان غمخور کوں
دیا ہے جوت اپنے نور تھے موطبع انور کوں
(ک:۲۹۸، سیّدہ)

جُوڑا [س: جُٹکن] اند؛ ~جُوزہ۔

: سر کے بالوں کی گرہ جو عموماً بالوں کو اکٹھا کر کے لپیٹ لینے سے بنتی ہے۔ (ال)

تج جوڑے ڈہلک نیکا دیکھ تھاٹ سکی چنچل
طنبور بسر کے سب جنتر تھے ہوا فارغ
(ک۲:۱۶۲، زور)

جوڑا اند؛ ~جوڑہ۔

: پوری پوشاک، لباس، خلعت۔

چھبیلی سروقد ناری کوں لاگے نارپھل جوڑا
سورنگ دانے اوپر بندھن لٹان ہم عید و ہم نو روز
(ک۳:۳۰، زور)

جوسی اند؛ ~جوشی۔

: جوتشی، جوتش جاننے والا، نجومی، جوتش سے منسوب یا متعلق

جب توں بلائی ہمنا پیرت میں آپنا کر
جوسی نہ کر توں پھر کہ ہم خاطر استخارہ
(ک: ۴۸۷، سیّدہ)

جوکھنا [س: جوشی (تِ)]

: تولنا، وزن کرنا، مقدار کا اندازہ کرنا، ناپنا۔ (ال)

ہنستی ہے کھلتی ڈُلتی پیالا پلاتی منج کوں
میری مستی تیری مستی جوکھنا سُہاتی منج کوں
(ک: ۴۱۴، سیّدہ)

جوکھی : جھکائی۔ (سیّدہ)

تراز و عشق جوکھی ہے پیاری آنکھ آنکھ ستیں
عشق کے ڈاؤ یک یک کھیلتی ہے ڈاؤ ڈاواں سوں
(ک: ۳۸۸، سیّدہ)

جوگ [س: یوگہ] اند۔

: ملاپ، پیوستگی، جوڑ، میل، سنجوگ۔ (ال)

جگا جوت جگ میں دو جھلکار جھم جھم
چمن جوگ چندر نمن جگجگایا
(ک: ۳۶۸، سیّدہ)

جَولان [ع] امث؛ اند۔

: دوڑ، تیز رفتاری، اُڑان نیز مجازاً۔

جلدین تیرے ترنگ کا ہور کھرگ جھلکار تج
عشق کے میداں منے جھکائے جولاں عید کا
(ک۳:۷، زور)

جولاں امث؛ اند۔

: گھوڑے کا چکر کھانا، کودنا۔ (ال)

کریں عیداں خوشیاں عشرت و لے اس عید سم نہ آویں
علی مستی کے جولان تھے ہوئے ہیں شہسواران خوش
(ک: ۳۱۷، سیّدہ)

جُوں [حرف؛ اند؛ ~جیوں۔

: مثل، مانند، طرح۔ (ال)

دیا بندہ کوں حق نبی کا خطاب
حکم دے دیا نور جوں ماہتاب
(ک: ۳۰۳، سیّدہ)

جُونا [س: جیرن + کہ] ف م؛ ~جوہنا۔

: تلاش کرنا، ڈھونڈنا، اُمید کرنا، چاہنا۔

ڈھونڈیا ہوں میں نہیں پایا پرت جیہ
بہت جویا ہوں میں پایا ہوں میں تھیم
(ک۱:۳۲۲، زور)

جُوتی [س:یُوتی]

:جوتی (= جوان عورت، دوشیزہ، پُرشباب، جوان۔

پیاری جووتی میں پنت تج پیم
منجے جیو دینا ہے پیم میں نیم
(ک ا:۳۲۲، زور)

جوہرِ فرَوش اند۔

:جواہرات کا کاروبار کرنے والا، جوہری۔

نہ دکھلاؤں کسی جوہر فروشاں کوں میرا جوہر
دیا حق روشنی سب جوہراں میں میرے جوہر کوں
(ک:۲۹۸، سیّدہ)

جَہان/جُہاں [ف] اند۔

:دنیا، عالم، (مجازاً) دنیا کے لوگ۔

نبی مبعوث بھی اکبر کیا ہے سب جہاں روشن
ہوا اس دن کے نوراں تھے مکاں ہور لامکاں روشن
(ک ا:۴۸، زور)

جے ضمیر۔

:جو (زور)

جیتا ہوں تیری آس تھے آیا ہے رحم آ کاس تھے
جے کچ منگوں تج پاس تھے سو ہے منج کوں توں دیا
(ک:۲۹۷، سیّدہ)

جِیا اند۔ :جی، جان، روح۔

چند سور تیرے نور تھے نس دن کوں نورانی کیا
تیری صفت کن کر سکے توں آپی میرا ہے جیا
(ک:۲۹۷، سیّدہ)

جہاں نُما [جہاں+ف: نما، نمودن = دکھانا] صف۔

:جس سے یا جس میں دنیا کے مناظر دکھائی دیں،
بلند مینار وغیرہ جس سے دور تک کا منظر دیکھا جا سکے۔

ہر اک کنگورا اس کا جامِ جہاں نما ہے
ہے ہر منار پر شہ کنعان کا اُجالا
(ک ا:۲۱۹، زور)

جَہل [ع: ج ہ ل] اند۔

:جہالت۔

جے کوئی جو عقل بات منے آتے ہیں
ہور جہل کی بات میں جکوئی جاتے ہیں
(ک ۳:۴۹، زور)

جی اُٹھنا محاورہ۔ ف م۔

:زندہ ہو جانا، جان پڑ جانا۔

تج دشت کی تاثیر تھے مردے سو سر تھے جی اُٹھے
کانٹے سوکیاں پر دھر نظر ہوئے گلستاں عید کا
(ک ۳:۵، زور)

جیو چُھپانا (محاورہ)۔ ہوا (زور)

:جی چرانا (= پرہیز کرنا، بچنا، حیلے بہانے کرنا)

جو عاشق عاشقاں کے صف منے لاج
اسے نیں عاشقاں کے صف منے لاج
(ک ۲:۴۷، زور)

جی لینا (محاورہ)۔

:کسی کو اپنی طرف مائل کر لینا، فریفتہ کر لینا، عاشق بنا لینا۔

بچن ہور بھوں سوں جیو لینے ودینے جانتی ہے توں
نبیؐ صدقے قطب ماہر ہے تیرے بھید جانی میں
(ک ا:۲۸۷، زور)

جِیب [س: جیوہا]امث۔ :زبان۔(زور)

یک جیب سوں کرتا ہوں تجے شکر ہزاروں
بھی شکر کرن منج کوں توں توفیق نوا بخش
(ک:۲۹۸،سیّدہ)

جَیحُوں [ع]امذ۔
:ایک دریا کا نام جو ماوراالنہر اور خراسان کے درمیان اور بلخ کے نزدیک ہے (مجازاً) دریا، نہر۔
(ال)

فلک پر کاویانی شعلہ جاوے
کہ اس شعلے کے اگے کیا ہے جیحوں
(ک:۶۲۴،سیّدہ)

جِیدَر م ف:ہ جیدھر۔
:جدھر (= جہاں، جس جگہ، جس طرف)۔

مدد کرنے ملک آئے قبولے نیں امام ان کو
کہ جیدر ہاتھ تھے جہار دندیاں سر گرایا ہے
(ک۳:۵۶،زور)

جیغہ [:ایک مرصع زیور جس کو سر پر باندھا جاتا ہے۔(سیّدہ)

معانی ۔ منہہ کے گھوڑے چڑہتوں لے جو بنا کے گڑ
مرصع جیغہ لاکر پڑ سکی آئی ہے تج نیڑے
(ک:۶۸۵،سیّدہ)

جیوڑا/جیورا :جان۔(ق ال)

منیہ ... نگری میں چڑ دل تخت جیوڑا جا کہیا
لامکاں میں کا مکاں بی آج دِستا سب مجے
(ک:۶۵۵،سیّدہ)

جیوکا ساتھی/ساتی امذ۔
:زندگی کا رفیق، جیون ساتھی۔

نہ راکھوں تج نین میں راکھوں دل میں
کہ توں میرا پیارا جیو کا ساتی
(ک۲:۲۵۸،زور)

جیولینا (محاورہ)۔
:فریفتہ کرنا، عاشق بنانا۔

بچن ہور بہوں سوں جیو لینے و دینے جانتی ہے توں
نبیؐ صدقے قطب ماہر ہے تیرے بھید جانی
(ک۱:۲۸۷،زور)

جیوں :رک = جوں۔

جب سیس پر ڈالے پلو چندنا چھتر تانی سکی
اے ساز کرشمہ سوں ملتی تب یو دسے جیوں شہ پری
(ک:۴۱۰،سیّدہ)

جھاڑ [س: جھاٹہ]امذ۔
:کٹیلی ٹہنیوں کا چھوٹا پودا، خودرو جھاڑی، خاردار چھوٹا پودا۔(ال)

جھاڑ سوکیاں کوں لگے پھل عید تھے
گوہر بھرے سپیاں سب ہی اس عید میں
(ک:۳۷۷،سیّدہ)

جھاڑاں:جھاڑ کی جمع۔

جھاڑاں چمن کے آج مست جھولیاں سوں جھلے ہور مست
لالے کے پیالے بھر مگر مد باد پیلایا انند
(ک:۳۱۷،سیّدہ)

جھاڑو کرنا (محاورہ)۔

: جھاڑو دینا۔

وہ نونہال پھولاں ہے جام خوے سو بادہ
نرگس اپس پلک سوں جھاڑو کرے شبستان
(ک ا:۲۰۰، زور)

جَھال [س: کشادہ] امث۔

: آگ، گرمی، سوزش۔

کہیاں سوں کج سجل ہے کر، نین پیالے ہو دوڑے سو
سو جل سم، رنگ سرایاں ہے جوتی دھوپ جھالاں کے
(ک ۲:۲۵۱، زور)

جھالا [س: جوالا] امث۔

: گرمی، تپش، چمک۔ (ال)

اُدھر کا پیالا دے ہونٹاں ہو آلا
توں کر پھول مالا تو تن جاوے جھالا
(ک:۴۲۷، سیّدہ)

جھالاں [جھال (= گرمی، تپش، سوز)] کی جمع۔

مرگ رجمگ کا گرج ایز پر عنبر رنگ ابھالاں کے
مِلا برسیا حیات ہور خضر جوں دن جانے جھالاں کے
(ک:۴۰۷، سیّدہ)

جھانپ سوں [س: جھمپ] امث۔ : جھپٹ کر۔

چتا ہو عشق کے جنگل میں بیٹھیا ہے دری لے کر
لیا ہے جھانپ سوں آہو نمن دل منج ایانی کا
(ک ۲:۱۷، زور)

جَھب اند۔

: جھاب (= روشن دان، چوکھٹ کے اوپر بنا ہوا سائبان)۔

نین سائیں کے دیکھ کملاوے نرگس
ادھر ہیں رسیلے کہ نا بات کے جھب
(ک ا:۱۶۸، زور)

جَھڑ [س: کشر] اند؛ امث۔

: بارش، جھڑی، ہلکی بارش جو کئی دن جاری رہے۔

مقصود کے غنچے مرے، مولود تھے پھل پھل ہوئے
اُمید کی برسانت کا جھڑ پر سو جھولایا انند
(ک ا:۳۹، زور)

جھڑاں [جھڑا (= سب کے سب، کُل، تمام، شروع سے آخر تک)] م ف۔

دستیاں جھڑاں میں سوں کیاں موتیاں لڑاں کے نمنے
اس موتیاں کا سہرا گند کر منجے بنداؤ
(ک:۴۰۳، سیّدہ)

جَھڑنا ف ل۔

: گرنا، اوپر سے نیچے آنا یا بہنا، دور ہونا، الگ ہونا، جُدا ہونا۔

گگن تارے اُس جوت تھے جھڑ پڑیں گے
جو یوں لال کسوت مکلل بناتی
(ک ۲:۲۶۳، زور)

جھکاراں: جھکا = (چمک) کی جمع۔

تج امولک نور تھے روشن جگت
عشق جھکاراں دِیا تا میرے خواب
(ک:۴۹۷، سیّدہ)

جَھکجَھکانا ف ل۔

:جگمگانا، چمکنا، دمکنا۔

کلس دستے تھاناں اُپر چند سورج

وہ جھلکار نوراں سیتی جھک جھکایا

(ک ا:۱۵۰، زور)

جَھل [س:جول] امث۔

:چمک، تابناکی، تابندگی۔

ہنسا جب کرے ناز وو جھل سیتیس

دن جوت منج کوں دیس جوں قمر

(ک ا:۲۳۴، زور)

جَھل جَھلاٹ امذ۔

:جلال، رعب۔ (ال)

علیؓ کا باگ تو تج جھل جھلاٹ ہور ہاک ہور ڈر تھے

گگن کے باگ کوں تج پر کیا مریخ قرباں ہے

(ک ا:۱۲۰، زور)

جَھلکار امث۔

:چمک، روشنی، آب وتاب، ہلکی چمک یا روشنی۔

بر حق ولی توں رب کا، صاحب سچا ہے سب کا

معراج کی سو شب کا، جھلکار یا علی توں

(ک ا:۲۳، زور)

جَھلکارا صف۔

:چمکنے والا، جھلکنے والا، روشن، عیاں۔

پایا ہوں اماماں کی دعا تاج شہانی

مج تاج میں ہے نور الٰہی جھلکارا

(ک ۲:۶، زور)

جھلملی امث۔

:دھیمی دھیمی روشنی، چمک، جھلک۔

گر جیا ملہار لہریا جھینا اوڑی سکی

اس انگ سور جوتی جھپنے میں جھلملی

(ک ۳:۶:۲۷، زور)

جَھمک امث۔

:چمک دمک۔

پیا نور بستا ہے منج دل جھمک میں

کہ جس نور تھے ہے سورج آشکارا

(ک ا:۱۹۶، زور)

جُھمکارا امذ۔

:جھمکا (=بُندے کی قسم کا زیور جس کی مُرکی کٹوری کی شکل کی جڑاؤ اور سادہ دونوں قسم ہوتی ہے۔ کٹوری کے بیچ میں ایک آویزہ بطور لنگر لٹکا ہوا ہوتا ہے۔

دو تن سو حسد کیوں نہ کرے نت ہمنا پر

ہے تاج مرے سیس منور جھمکو مرا

(ک ۶:۶، زور)

جَھمکن امث۔

:روشنی، چمک، نور، جھمک۔ (ال)

ترے نیناں کی جھمکن میں سہاوے بھید کا جل کا

لگے ناچاک دوتن کا نین کے منتراں سیتی

(ک ا:۲۲۶، زور)

جھمکنا ف ل۔

:چمکنا، جھلکنا۔

یوں ستی ہت راکھی ہے اب کمر
سورج چند نمن جھمکے وو زر کمر
(ک ا:۲۸۸،زور)

جھمنا ف ل۔

:رک،جھمکنا۔

نین جھلکار تری بجلی نمن جب جھمکی
دشت تھے منبع شوق کا مینہ پڑ کہ ہوا سب ہی ہوا
(ک۲:۱۱،زور)

جُھنّا اند؛صف مذ؛مث۔

:جھنّی ،نفیس قسم کی باریک ململ،ایک کپڑا،جھر جھرا،
جھنیا۔(ال)

تارے چندا پرو کر راکھے سو مانگ سر پر
جگنی جڑی منور اوڑے جھنا سو آلی
(ک ا:۳۱۶،زور)

جُھنجُھن [(حکایت الصوت) جھن کی تکرار] امث،اند۔

:دھات کے برتن وغیرہ کھڑکنے کی آواز، زیور کی جھنکار

طنبور کی مشتری جوزا کے دنڈے سبلاں کو لا
نو زہرہ چنگ لے رناچیں سو جھن جھن پر طنبوراں کے
(ک ا:۵۸،زور)

جُھورنا ف ل۔ :جھولنا۔

سب مالی پنچھل نیر پلا جھور رہے تھے
یک تل میں ہریک پھول ہوا نور ستارا
(ک۲:۶،زور)

جھونا اند۔

:ایک قسم کا حال جو قوالی وغیرہ آجاتا ہے۔

توں پاوے جھونا یا ندے ہور پینے رتن تن پر
تاریاں تھے ہوا بے دل، انبر تھے ہوا فارغ
(ک۲:۱۶۱،زور)

جھیلا اند۔

:پھُندنا۔

نین دنبالے علم جھیلے کے نمنے جھولنے
تازہ تازہ رونقاں ظاہر کیا فن عید
(ک۳:۹،زور)

جھیلی امث۔

:خوشہ،گُچھا،لڑی۔

برن اسمانی پانیاں تس منے والان ہوایاں کے
تھسی کندن کی یوں دسی کہ جوں جھیلی ہے تاریاں کی
(ک ا:۸۹،زور)

جھین [س:کشیڑن]

:باریک،مہین،نازک۔

جھین چتری پر تنکٹ تاریاں کا کر آئے انگن
جیر کنارے کے تئیں انیر کماں لیایا بنست
(ک ا:۱۴۰،زور)

چ

چابک [ف] اند۔

:لکڑی یا بید وغیرہ کی چھوٹی سی چھڑی جس میں چمڑا یا
سوت وغیرہ کی ڈوری بندھی ہوتی ہے اور اس سے
جانوروں کو ہنکاتے ہیں، تازیانہ، کوڑا، ہنٹر۔ (ال)

ابز ترنگ زیں چند نوا **چابک** سرنگ تس بجلی
سورج رکرن پرچم دسے تماشا بدل کارا ہوا
(ک: ۳۰۰، سیّدہ)

چابکی [چابک+ا:ی، لاحقہ کیفیت] امث۔

:پھرتی، تیزی، چستی، چالاکی۔

چابک سواراں لے دکھیا اے **چابکی** کس میں نہیں
کھیلے بھوت ڈاواں الکھ سوں لیکھ چوگاں عید کا
(ک ۳:۵، زور)

چاتورائی [س] امث۔

:چاتُرائی (= چالاکی، ہوشیاری، دانائی، ہنرمندی)
(ال)

جگ میں چلیں لٹکتے ات **چاتورائی** سوں سو
کبکاں، ہنساں، گینداں سکھ چال موہنیاں
(ک ۱:۱۱، زور)

چارا/چارہ [ف] اند ~ چارہ۔

:علاج، تدبیر، راہ، بچاؤ، صورت، توڑ۔ تدارک، مداوا۔

منگیا جو توبہ کے تیں صبح استخارہ کروں
ہنگام توبہ توڑن آیا کیا میں **چارہ** کروں
(ک: ۴۲۶، سیّدہ)

چارولی امث۔ :چرونجی۔

سنجل نیناں سہیلیاں کے سو پرل سیام باداماں
تھوڑی ہے سیب دسنا جوں کے چارولیاں ہیں جاریاں کی
(ک: ۳۴۴، سیّدہ)

چاڑی [ا: چا+ا:ی، لاحقہ نسبت] امث، اند۔

:چغلی، لگائی بجھائی۔

ساقی پلا پیالا منج کوں ہوا ہَوا صبح
دوتن کی **چاڑی** ڈر تھے منگتا ہوں میں دعا صبح
(ک ۲:۷۶، زور)

چاشنی [ف] امث۔

:صرف بقدر ذائقہ کھانے یا پینے کی مقدار، چکھنے
کے موافق تھوڑی سی چیز، خفیف اثر۔

پیمبر کی سو بخشش تھے نہیں کو ذرہ نو مید
کہ منج ذرے کیوں دیوو **چاشنی** تم لنگری کا
(ک ۳:۱۸۲، زور)

چاکنی [ا: چاکنا (= چاشنی دیکھنا، ذائقہ دیکھنا) +ی،
لاحقہ نسبت و تانیث] اند۔

:لذت، مزہ۔ (ال)

مدن کا مئے پلا شہہ کوں چمن **چاکنی** دے دے
ادک متوال کرشہ کوں کیاں خوش ے مدن میانے
(ک: ۳۶۳، سیّدہ)

چاکھنا :چکھنا۔ (م ز)

نین میٹھائی سوں کیدے زاہداں تج نیہ میں
ہم مکھی کوں **چاکھنا** ہے اور میٹھائی سب روا
(ک: ۴۸۸، سیّدہ)

چالاں: چال کی جمع۔ (س ج)

پون جوں بیچ کھا ڈنڈ لائے صجی ات تنک پن تھے
دیسے نازک کمر تج ووں خماری ڈول چالاں میں
(ک:۶۳۴، سیّدہ)

چالے امث۔
: چال، حرکتیں، رنگ ڈھنگ، رَوِش، طرز۔ (ال)
نہ آوے سروکوں ہرگز گدھیں اوناز کا ڈلنا
سہاتے ہیں انوں کوں ناز ہور چالے و چالاں کچ
(ک۲، ۶۹، زورؔ)

چالے امث۔
: چال، چالا کی جمع، حرکتیں، رنگ ڈھنگ، رَوِش، طرز۔ (ال)
محبت تیرا منج سب تن میں بھیدیا
نہ کر چالے چتر چھنداں کے فن سوں
(ک:۴۳۱، سیّدہ)

چام [مقامی] امث۔
: سوزش، جلن۔ (ال)
سنپولے اُپر بھونگ سیٹا چام
چھوٹے الکاں میں پھول مالا
(ک:۴۳۹، سیّدہ)

چان [چاند کی تخفیف] امذ۔
تج ترنگ کے نعل تھے روشن ہوا چالاں عید کا
اس کی باساں تھے معطر ہے گلستاں عید کا
(ک۳:۷، زورؔ)

چاہِ زَم زَم [چاہ (= گہرا کھودا ہوا گڈھا جس میں زیرِ زمین سوتوں سے پانی جاری ہو، کنواں) + زم زم]
: مکہ کے اس چشمے کا نام جس سے آبِ زم زم نکلتا ہے۔
سُبے تل حجرالاسود ہور ذقن جو **چاہ زمزم** ہے
سو مکرا ڈول جوں پانی سے بُند موتی چوائے ہیں
(ک:۴۵۱، سیّدہ)

چاہِ زَنَخدَاں [چاہ = گہرا کھودا ہوا گڈھا، کنواں، زَنَخدان = ٹھوڑی]
: وہ چھوٹا سا گڈھا جو ٹھوڑی کے وسط میں ہوتا ہے۔
چاہِ ذقن۔ (ال)
منجھے پائے ہیں نحسن پن کھوتے اس چاہ زنخدان کا
کریں کیوں ترک اے مذہب ازل تھے پایہ ہوں ملٹ
(ک۲:۵۳، زورؔ)

چُپیا : چپنھا۔ (زورؔ)
سب پھولاں کی باس میں مہکار مج پھول کا نہیں
لذت اس جھلکار کا **چُپیا** ہے مج من میں عجب
(ک:۵۴۲، سیّدہ)

چُبِیں : چبھیں۔ (زورؔ)
او جنگل میں شوق سوں اب کعبہ خاطر رکھ قدم
تج اگر بولیں **چُبِیں** کانٹے مغیلاں غم نہ کھا
(ک:۴۸۴، سیّدہ)

چہ : رہگر۔ (زورؔ)
پیدا کرے دو جگ منے سنگار کی روش
یک ٹھار چہ کی دھرتی توں ہر ٹھار کی روش
(ک:۵۸۷، سیّدہ)

چپل [س] صف۔

: چابک دست، ہوشیار، چالاک (اپنے فن کا یا کام میں)

سودھن کا تن پنچھل جیو ہے یہی ہے منج کوں حیرانی
کہ کیوں لکھنے سکے گا جیو کی صورت چپل نقش
(ک ۲: ۱۳۵، زور)

چتا : چیتا۔ (زور)

چتا ہو عشق کے جنگل میں بیٹھیا ہے دری لے کر
لیا ہے جھانپ سو آہو نمن دل منج ایانی کا
(ک: ۴۹۰، سیّدہ)

چتارنا [ا: چتار + ا: نا، لاحقۂ مصدر] ف م۔

: عکس یا تصویر لینا، نقش و نگار بنانا، نقاشی کرنا۔ (ال)

دیپے فن ان کا جوں گگن دیپے سورج جگتاب سوں
جے کوئی تمارا روپ جو مَن میں چتارے ہیں علی
(ک: ۳۰۵، سیّدہ)

چتاری [ا: چتار + ا: ی، لاحقہ صفت]

: رک، چتارا، بجھانے والا۔

یاقوت دو ادھر ہیں دو گال پھل نظر ہیں
یانس میں جوں قمر ہیں کیوں لکھ سکے چتاری
(ک ۲: ۲۳۰، زور)

چتر شاہی [چتر + شاہی] صف۔

: چھتری، بڑی چھتری، خصوصاً جو سلاطین و امرا کے سر پر لگائی جاتی ہے۔

نبی صدقے قطب شہ کوں سہے جم عید مستانہ
کہ میرے سیس اپر دایم چتر شاہی سہایا ہے
(ک ۱: ۱۶، زور)

چترسال / شالا [چتر + ا: سال / شالا]

: تصویر خانہ، نگار خانہ۔

رین دن ترے نقش کوں دیکھ دیکھ
چترسال کیاں پوتلیاں پایں خط
(ک ۲: ۱۴۷، زور)

چترائی [چتر + ائی، لاحقہ کیفیت] امث۔

: تیزی، چالاکی، ہوشیاری، دانائی، ہنرمندی (طنز) عیاری و حیلہ سازی۔ (ال)

گرو گرو ہے سہیلیاں کی سو چترائی منے نس دن
محمد قطب شہ کون دے ہے اب نیناں کی دوائی
(ک ۲: ۶۷، زور)

چترنے : تازے۔ (زور)

تیرا چتر خدا نہ کرے جو چتارے کوئی
تیرا چتر چترنے تھے ہوگا چتر غلیط
(ک: ۴۶۴، سیّدہ)

چراتیاں : چراتی۔ (زور)

سکیاں کی نین عیسیٰ کا اثر دھرتیاں کھیا میں تو
پھرا دے نین جیو اس کا کرشمیاں سوں چراتیاں کی
(ک: ۶۵۹)

چرخ [ف] امذ۔

: آسمان۔

کیوں کروں چاند سورج تاریاں سو تشبیہ تمن
دم بدم چرخ تمن حسن پہ ایثار اچھیں
(ک ۲: ۱۹۳، زور)

چڑکی [ا: چڑک، چڑکنا+ا: ی، لاحقۂ صفت و آلہ] امث۔

: پچکاری جس سے رنگ کھیلا جاتا ہے۔ (ال)

جوبن کے حوض خانے رنگ مدن بھر
سوروما روم چڑکیاں لائے دھارا
(ک ا: ۱۳۵، زورؔ)

چڑکی [س] امث۔

: بالوں کی چٹیا، بالوں کی چوٹی۔ (ال)

سورج کرنا کی چڑکیاں ہات میں چھرلے یک چت سوں
سہیلیاں سوں اچھو منج کوں سدا اے کھیل ارزانی
(ک ۳: ۳۶، زورؔ)

چڑن [س: چرن] اند۔

: قدم، پانو، پیر۔ (ال)

بہوتک میاستے اپن دیتا قطبؔ کوں سب دکھن
سیسوں نبی کانت چڑن جب لگ ہے تن میانے جیا
(ک: ۲۹۷، سیّدہ)

چڑچڑ/چڑنا ف م؛~ چڑھنا۔

: کسی بات سے برہم یا ناخوش ہونا، بگڑنا، ناگواری ظاہر کرنا، غصہ ہونا، چڑانا کا لازم۔ (ال)

اے دوتن نراسی توں ہے سربسر غلیظ
چڑچڑ کے منج سوں ہر گھڑی باتاں نہ کر غلیظ
(ک: ۴۶۴، سیّدہ)

چڑہیا : چڑھا۔

چڑہیا تیزی پکار اُٹھیا سو چوندھیر کہ جیون برق
یوں مستی کجل آنکھ میں چمک تیری عجائب سو
(ک: ۴۵۳، سیّدہ)

چُست [ف] صف۔

: چالاک، پھرتیلا، تیز، ہوشیار۔ (ال)

چست پہنے ہے سورج کی جوت کی چولی
سہاتا ہے ہریا اس چھنیاں ہم عیدو ہم نو روز
(ک ۳: ۲۵، زورؔ)

چشمۂ حیات [چشمہ+حیات] اند۔

: چشمۂ آبِ حیات، محبوب کا دہن۔

او چشمۂ حیات کوں نالا خدا توں رنج
اس دہن تھے عاشقاں کو ملیا ہے پرت کا گنج
(ک ۲: ۱۷، زورؔ)

چشمۂ حیواں اند۔

: چشمۂ آبِ حیات، محبوب کا دہن، معشوق کا مُنھ۔ (ال)

خضر ہور چشمۂ حیواں ہمیں ہور نیہہ سائیں کا
سو مکھ تھے روشنی پایا خبر کر شاہ خاور کوں
(ک: ۲۹۸، سیّدہ)

چشمک [ف] امث۔

: عینک، چشمہ، آنکھ کا اِشارہ، پلکوں کی جھپک، چھیڑ چھاڑ۔ (ال)

غباری کا خطاں پڑھنے سو چشمک سوں آنکھی
قلم بال سوں ہت صنع رقم کیری عجائب سو
(ک ۳: ۴۵، سیّدہ)

چکّر [ا: چکر، س، چکّر] امذ۔

: سر کے بال، زلف۔

پیاری کے **چکر** بال کوں پیری عجائب سو
بنا مالی گنا پالی رہیا تیری عجائب سو
(ک۲: ۲۱۳، زورؔ)

چکّراں [ا: چکر (ا: اں، لاحقہ جمع] امذ۔

ہوایاں سو کے بنگڑاں **چکراں** جو
گھڑیاں بازیاں سواپ جوبن کری اے
(ک۱: ۹۷، زورؔ)

چکَنْدا [ا: چک = آنکھ + ا: ندا، لاحقہ نسبت] امذ: ~ چکندہ

: (حسن کی) جگمگاہٹ، چکاچوند کا عالم، منظر جلوہ۔

چنچل کا مکھ چھبیلا ہے ادھر امرت رسیلا ہے
اجت جھلکار ٹیلا ہے **چکندا** رات ساری ہے
(ک۱: ۳۰۷، زورؔ)

چکھاؤنا [ف م]

: چکھانا (= ذائقہ کے لیے تھوڑا سا کھلانا، لذت دلانا، مزا معلوم کرنے کے لیے ذرا سا کھلانا)

فلک طبق میں ملک نقل بھر ستاریاں کا
چکھاونے منجے آنند سات لیائے آج
(ک۱: ۱۵۳، زورؔ)

چُلبُلائی: شوخی، ایک جگہ آرام سے نہ بیٹھنا۔ (ال)

نین چلبلاتی سوں کرتی ہے ناز
ہمن روں روں بھیدیا ہے اس کا اثر
(ک: ۴۱۸، سیّدہ)

چُمّا [ا: چم، چوما + ا: تا، لاحقہ نسبت] امذ۔

: بوسہ، چوما چاٹی۔

ادھر کے پھول چننا عیش ہے داناں کے چمٹے سوں
وو **چُمّا** تا دجن نافسے اس کے دل اچھو سو درد
(ک۲: ۹۴، زورؔ)

چُمٹے : چیونٹی۔ (زورؔ)

جم کے سو تخت اُوپر جے تاج سُور چند ہے
چُمٹے کی دیکھو ہمت جو اس حقارت آیا
(ک: ۴۹۵، سیّدہ)

چُمکار [ا: چمک + ا: ار، لاحقہ نسبت] امث۔

: شوخی، چمک، جھلک، کوندا۔

چنچل تج نینا کی **چمکار** دیکھ
نت آسمان کیا بجلیاں پائیں خط
(ک۲: ۱۴۷، زورؔ)

چُمّن / چُمّی [ا: چم، چومنا سے + ا: ان، لاحقہ کیفیت واسم مصدر] امذ۔

: پیار کرنے کا عمل۔ (ال)

: بوسہ۔ (زورؔ)

ناریاں چک پر **چُمّن** دے شہ کرو
لعل اُدھر پیالیاں سو مخموریاں کی عید
(ک۴: ۳۷، سیّدہ)

چمناں : چومنا۔

اے خوش خبر صبا توں لے جا جواں قداں کوں
چمناں کی آرزو میں بیٹھے ہیں مے پرستاں
(ک۴: ۴۰، سیّدہ)

چُمنے :چومنے۔(زورؔ)

تو چُمنے مٹھائی شیریں کو نہ آئے
دیکھ اس مکھ تجلی سورج پکڑیا لاج
(ک:۴۳۸،سیّدہ)

چِنت :رک،چنتا۔فکر۔(زورؔ)

جوبن جوانی جوت پر چولا چڑائی چنت سوں
چنچل چپل چت میں جھولانے جھولنا جگ جوئے تب
(ک:۴۹۶،سیّدہ)

چنتا [س]امث۔

:دھیان،خیال،فکر،تردد،پریشانی۔(ال)
:خواہش(زورؔ)

توں سائیں گنوناںمرا برلیا چنتا مرا
سن سیو کا کنتھا مرا سجان سجان توں ان
(ک:۳۰۶،سیّدہ)

چَنچَل [س]صف۔

:شوخ۔

چنچل چھبیلی چھند بھری رفتار پکڑی ہور روشن
ساری رویشاں چھوڑ کر اونار پکڑی ہور روشن
(ک۲:۱۴۱،زورؔ)

چَنچَلائی [ا:چنچل،+ا:ائی،لاحقۂ کیفیت]امث۔

:چنچل پن،شوخی،نازوانداز۔(ال)

عجب چنچلائی ہے تیرے نین میں
کہ کھنجن نمن ایک تل کیں نہ ٹھارے
(ک۲:۲۳۴،زورؔ)

چَنچَلی صف،مث۔

:شوخ۔

طرار رکھے ہے سر پر سر تھے نشان کا
صاحبقراں سکیاں میں رتی ہے چنچلی
(ک۲:۲۶۷،زورؔ)

چَند [س:چندرہ]

:چاند کی تخفیف۔چاند(زورؔ)

چند سور تیرے نور تھے نس دن کوں نورانی کیا
تیری صفت کن کر سکے توں اَپی میرا ہے جیا
(ک:۲۹۷،سیّدہ)

چَندا [س:چندر:چند+ا:ا،لاحقۂ نسبت وتصغیر]

:چاند،چند۔(ال)

چندا عین عیدی بشارت دکھایا
بھنواں سیتی ساقی اشارت دکھایا
(ک۱:۲،۱،زورؔ)

چَندر [س]

:چاند۔(ال)

چندر سور تیرے نور تھے نس دن کوں نورانی کیا
تیری صفت کن کر سکے توں آپی میرا ہے جیا
(ک۱:۳،زورؔ)

چَندسار [ا:چند+سار(=مانند)]صف۔

:چاند کی طرح روشن،منور۔(ال)

سکیاں چندسار راتاں میں پیالے مدھی باتاں میں
کریں صریاں سوں ہاتاں میں،پیالے گوہراں خوشیاں
(ک۱:۲۲۱،زورؔ)

چندر مُکھ [چندر+مُکھ] صف۔

: چاند جیسے چہرے والا، حسین۔ (ال)

چندر مُکھ تج لعل لب ہیں، دنس جوں تیر تارے ہیں
کہو یہ چاند کاں ہے کس اسماں تھے اتارے ہیں
(ک ا:۴،۲۷۴، زور)

چندر مُکھی [چندر+مُکھ+ا: ی، لاحقہ نسبت و تانیث]

: ایک سفید پھول جو رات کو کھلتا ہے اور جس کا رخ چاند کی طرح ہوتا ہے، چندر مکھ کی تانیث۔ (ال)

سکی **چندر مکھی** سوں مل تجے مد پینے کے تائیں
سنوارے ہیں ہزاراں مجلساں رنگیں فلک تھے خوش
(ک ۲:۹،۱۳۹، زور)

چند مُکھی [چند+ا: مکھ+ا: ی، لاحقہ نسبت و تانیث]

: چاند جیسا روشن یا خوبصورت چہرہ، حسین، خوبصورت۔ (ال)

دیکھ چندنی میں **چندمکھی** کوں
سورج کوں پلائے چھند سوں پیالا
(ک ۲:۸،۲۶۸، زور)

چَنْدَن [ا: چند، چاند کی تخفیف+ا: ن، لاحقہ نسبت]

: چاند، صاف ستھرا، صاف شفاف۔

چُوا **چندن** اگر مل سُہاوے
سبھی مجلس ہے رنگ ہے بہاسوں
(ک:۲،۴۰۲، سیّدہ)

چندنے مُکھ [چندن+مُکھ] اند۔

: چاند جیسا چہرہ، خوبصورت، چندر مکھ۔

وہ چندنی چندنے مکھ پر چندا کا ٹیلا لاتی ہے
نوے غمزے لُوے چھندسوں میری روں دوں سکھائی
(ک ۲:۵،۲۷۵، زور)

چنری اُچٹری [ا: چن، چننا سے+ا: ری، لاحقہ نسبت] امث۔

: رنگ برنگ کا دوپٹا، چونر، مختلف رنگوں کی اُوڑھنی، چادر۔ (ال)

لیایا شراب گھر تھے پون عید کا خبر
چنری کی کسوتاں کرو آیا ہے لال عید
(ک:۷،۳۵۷، سیّدہ)

چَنگ [ف] اند۔

: پنجہ، چُنگل، گرفت، قبضہ۔ (ال)

طنبور کے مشتری جوزا کے ڈنڈے سنبلاں کوں لا
تو زہرہ **چنگ** لے ناچیں سوجھن پر طنبوراں کے
(ک:۷،۳۲۷، سیّدہ)

چَنگاں: چنگاریاں۔ (س ج)

فلک تھے جو زہرہ زمیں پر سو آ کر
نچا کر بجایا **چنگاں** کے دھمکارے
(ک:۹،۴۰۹، سیّدہ)

چَنگل [ف، رک، چنگ سے] اند۔

: پنجے کی پکڑ، گرفت، قوت، طاقت۔ (ال)

منج جیو منے ازل تھے ہے جاناں کا احتیاج
غم کے چنگل منے اہے رضواں کا احتیاج
(ک:۸،۵۲۸، سیّدہ)

چنگی [چنگاری کی تخفیف] اسٹ۔
:چنگاری = آگ، انگارا، شرارہ، آگ کا ذرّہ
یا چھوٹا ٹکڑا۔ (ال)

پڑیا نظر یکایک بلجیا سو جیو بے شک
چنگی اٹھی جیوں چکمک حسن و ہمن ملالی
(ک ا:۳۶، زور)

چَنْور [س: چرہ یا چرن] اند؛ ~ چوَر، چوَکہ۔
:پرندوں کے پروں کا مخصوص انداز کا بنا ہوا گول
پنکھا۔ (ال)

ترا سرو قد نکلے جب چھند سوں
اُڑے کھوپے کا تج اُپر تب چنور
(ک: ۴۱۸، سیّدہ)

چَنیتہ [(غالباً) چین سے؛ مقامی] اند۔
: آرام۔ (ال)

سکیاں جی سکھ بدھاوا جو اپس ہوناں کہ منگتیاں تھیاں
انن کے من کے چنیتے تو بچ سکھ دکھ لائے بھی سرتے
(ک ا:۹۰، زور)

چُوانا [چونا (= رقیق شے کا رسنا، ٹپکنا یا گرنا) کا تعدیہ] ف م۔
:ٹپکانا (کسی مائع کا حلق یا منہ میں) گرانا۔ (ال)

اے جیونا جان توں دیوے ہمن اس دکھ تے جلتا کر
پریاں حوراں اپس انکھیاں تے لہو انجھو چوایا ہے
(ک ۳:۵/۵۶، زور)

چَوپَہر [س: چَو (= چار)، پہر (= دن رات کا آٹھواں
حِصّہ رات یا دن کا چوتھائی حصّہ، تین گھنٹے)]
: چاروں پہر، وقت، زمانہ، دور۔ (ال)

اندھارے کے بادل منجے بیڑے چوپہر
خدایا تو بھیجیں ہمن بادِ الخواہ
(ک: ۶۴۵، سیّدہ)

چوترا [چبوترا کا ایک تلفظ؟: چوت = چار + ا: را، لاحقہ نسبت] اند۔
: مربع یا مستطیل صورت میں زمین سے اُونچی جگہ،
پلیٹ فارم۔ (ال)

لیلاٹ کے چمن میں ٹلا چند چوترا
موتیاں کے جل گون میں دو دھاری گلی دسے
(ک ۲:۲۹۱، زور)

چَوتی [چوتھا (= چار سے منسوب یا متعلق، تیسرے کے
بعد، چہارم): ا: ی، لاحقہ تانیث]

انگن کاچ پر موتی چوتی بچھاؤں
کہ سائیں کے پھل بگ اس اوپر بنائی
(ک ۲:۲۲۸، زور)

چوٹی کا پُھندنا اند۔
:دھاگے یا ریشم کا وہ گچھا جو عورتیں چوٹی میں ڈالتی
ہیں۔

چوٹی کا پُھندنا ہے طاوس کا تلا جیوں
حاجب ہوائی یتیس اپنا دورائی پھرائے
(ک ا:۹۳، زور)

چوٹی گُندنا / گُندھنا محاورہ۔
:چوٹی کا گوندھنا کا لازم

سو بالی کی چوٹی گندی چاؤ سوں
مشاطہ عشق ہت کھلاو وسوا
(ک ا:۱۶۲، زور)

چودہ بُھوَن [چودہ+بھون (=)] امذ۔

:چودہ طبق، سات طبقے زمین کے اور سات طبقے
آسمان کے، کائنات۔ (ال)

کہکشِ دنڈے سورج علم، اسمان اس کے چھانوسم
چودہ بُھون تج حکم تل جم کرد کا پردھان توں
(ک ا:۲۰، زور)

چوزُخت [چو+ ذرخت، رخ سے] م ف: امذ۔

:چاروں طرف۔ (ال)

جب تھے ہوا جگ میں تمارا نور پرکٹ **چورخت**
تب تھے سپت گھن جوت پا کر جھلکن ہارے ہیں علق
(ک ا:۱۷، زور)

چوسار [چوسارا (= چاروں طرف، ہر جگہ) کی تخفیف]
صف م ف۔

:عقل مند، ہشیار، چالاک، چاروں طرف والا،
چوطرفہ، ہر طرف سے، مکمل طور پر، سارے کا سارا۔
(ال)

پنکھی ہزاراں جگ منے بن جوت اُڑتے ہیں و لے
تو جوت مج پر چھائی تو جگنا ہوئی **چوسار** سوں
(ک:۶۴۰، سیّدہ)

چوسارا [چو (= چار) +ا: سارا (=)] صف۔

:چاروں طرف، ہر جگہ۔ (ال)

تولد کی خبر سن کر طبل باجے عرش اوپر
ملے نوری بیشیاں تیئں پنائے خوب **چوسارا**
(ک:۳۱۶، سیّدہ)

چوسَرَہ [چوسر+ا: ہ، لاحقہ نسبت] امذ؛ امث۔

:عورتوں کا ایک زیور جو گردن میں پہنا جاتا ہے اور
جسے پیچھے کی طرف باندھتے ہیں، چار لڑوں کا ہار،
گلوبند، ٹھسی، چومالا، چولڑا۔

اپس ہاراں میں بتیاں عشق گوندے
حمایل **چوسرہ** جھم گری تھے
(ک ۲:۹۷، زور)

چوطَرَف [چو+طرف] م ف۔

:چاروں جانب، چارسو، ہر طرف (ال)

مد پیالے مے خانے میں لے
چو طرف مے خواراں پھرے
(ک ا:۱۲۳، زور)

چُوک [مقامی] م ف۔

:ذرا، تھوڑا سا۔ (ال)

مستی کی باتاں کہوں یا رات کی باتاں کہوں اب
دونوں قصہ کھول کیتا **چوک** بخشوتم ہیں استاد
(ک ۲:۸۸، زور)

چوک جوڑنا (محاورہ)۔ ف م۔

:ایک مربع جگہ کو شادی بیاہ یا خوشی کے موقع پر
مٹھائیوں سے بھر دینا۔ (ال)

نجت و دولت تخت چو پہر **چوک جوڑے** ہے سدا
اس خوشی تھے رات دن گرجے سو ایواں عید کا
(ک ۳:۸، زور)

چوکہ لچوکا اند؛~چوکہ۔

:چار کی تعداد، چار گنا، چار سے منسوب و متعلق،

سامنے کی چار دانتوں کا مجموعہ۔(ال)

چوکہ کیا دیکھے کہ ہائے لعل اُدھر پر دانت رنگ

نکلے ہیں یک کھان تھے یاقوت و نیلم بے نظیر

(ک:۷۰۳، سیّدہ)

چوکنا [ا: چو+ا: کن، کان کی تخفیف+ا:ا، لاحقہ صفت] ف ل۔

:غلطی کرنا، خطا کرنا، قصور کرنا، نشانہ اوکنا، فریب

میں آنا۔(ال)

بے نقط اعراب سوں کرتا ہے تعلیماں منجے اُن

میں اگر چوکوں گا اس میں تم نہ پکڑو وہم پہ ایراد

(ک۲:۸۸، زور)

چوکھنڈ [چو+کھنڈ] م ف۔

:چاروں سمت، ہر طرف، چار جناب،

چار دانگ عالم۔

صدقے نبی قطب شہہ تج سوں ملی اے بالی

جس حسن کا ہے جگ میں **چوکھنڈ** شور بھاری

(ک۲:۲۳۰، زور)

چوگان [ف] اند۔

:گیند کھیلنے کا ڈنڈا جو نیچے کی طرف سے کج ہو،

گیند کھیلنے کا بلاّ۔(ال)

گیند بلّے کا کھیل جو گھوڑوں پر سوار ہو کر کھیلا جائے،

پولو۔(ال)

سائیں کھیلے نیہہ سوں **چوگان** خوش

پیو تھے بن کر دپے میدان خوش

(ک:۳۹۵، سیّدہ)

چوگرد [چو+گرد]

:چاروں طرف، گردا گرد، آس پاس۔(ال)

اماماں کی دعا ورد ہے دعا کا کوٹ **چوگرد** ہے

معانی قطب تج برد ہے علی کا حب حصاری ہے

(ک۲:۱۷۳، زور)

چولا [س: چول+کہ] اند؛~چولہ۔

:قبا سے ملتی جلتی لمبی دامن دار پوشاک جو دولین کو

برات کے روز پہنائی جاتی ہے اس میں قینچی نہیں

لگائی جاتی یونہی ٹکڑے ملا کے ڈھیلا ڈھالا سی دیا جاتا

ہے۔(ال)

بندی چنری پرت نقشے کری اس پر تکٹ تارے

نوے قد پر سہاتا ہے پھولاں **چولا** عروسانی

(ک۳:۳۶، زور)

ترختا (سو) **چولا** منجے باجے ڈھولا

ہوا ہے ابولا مرا سائیں بالا

(ک:۴۲۷، سیّدہ)

چومن [چومنا سے] اند۔

:بوسہ، پیار۔(ال)

دل منگتا ہے جو دھن لب تیرا **چومن** کا

مکہ تیرا خُم سوں تس میں شراب کا طلوع

(ک:۶۰۲، سیّدہ)

چونا [س: چیوت (بّ)] ف ل۔

:رقیق شے کا رسنا یا ٹپکنا، گرنا۔(ال)

نین کے تیز آب تھے چوتے ہیں منج نیناں تھے بند

وو بندوں دریا کے موتی ہو بکاتے دست دست

(ک۲:۵۰، زور)

چونپ (۱) [س: کشھ] امث۔

: رغبت، میلان، شوق، لگاؤ، آرزو، خواہش، حسرت، تمنا۔ (ال)

ہوا اپنا دکھا کر **چونپ** سوں کر ساز ملہارا
رِجھالے شاہ کوں پیاری بجا کر جیو کے تاراں کر
(ک:۱۰۴، سیّدہ)

چونپ (۲) امث۔

: سونے کی کیل جو زیادہ تر ہندو دانتوں میں لگاتے ہیں۔ (ال)

کہوں اس قد کہ یا صورت کہ یا اُس **چونپ** میٹھائی
گلالی گال تھے چوتی عرق کی بند پے درپے
(ک۲:۷۷،زور)

چوندھر [ا: چوں، چَو کا ایک تلفظ + دھر، دھار کی تخفیف] مف۔

: چاروں طرف، چوطرف۔ (ال)

کیا تج نیہہ کا بارا منج **چوندھر** سو سب حیراں
ہمیں سجدہ کریں دایم ہمارے من کے سرور کوں
(ک:۲۹۹، سیّدہ)

چوندھیر [ا: چون، چو کا ایک تلفظ + دھیر، دھار کا ایک تلفظ] مف۔

: چاروں طرف۔

گھر گھر بدھاوا کاج ہے بھوساج سوں دن آج کے
سب جگ اپر بادل ہو کر چوندھیر تھے چھایا اُمند
(ک۱:۳۸،زور)

چُوونا [چونا کا ایک تلفظ] ف ل۔

: چُونا، ٹپکنا۔ (ال)

دکھ درد گیا عیش کے دن آئے کرو کام
رنگ لعل گلابی چووِلے اس مکھ تھے پیو جام
(ک۱:۱۸۰،زور)

چہ [ف] اند۔ : چاہ (= چاہا) کی تخفیف۔

غرب کے چہ میں پڑیا یوسف انبر کا سور
جگ سبھیں یعقوب کے نین نمن اند کار
(ک۳:۳۸،زور)

چیر [س] امث۔

: کپڑا، لباس، دوپٹا۔ (ال)

جھیں چنڑی پر تنکٹ تاریاں کا کر آئے انگن
چیر کنارے کے تئیں انبر کماں لیا یا نسبت
(ک۱:۱۴۰،زور)

چیری [چیر: چیرا = چیلا کی تخفیف + ی، لاحقہ تانیث] امث۔

: خادمہ، کنیز، لونڈی۔ (ال)

نہ بھاوے منجے پیو بن ہور کچ
میں تیری ہوں **چیری** منجے آپ راب
(ک:۳۰۳، سیّدہ)

چین [انگ: Chain] امث۔

: سونے چاندی یا کسی دوسری دھات کی بہت چھوٹے حلقوں سے بنائی ہوئی زنجیر (جو عموماً جیبی گھڑیوں یا زیورات میں لگائی جاتی ہے)۔ (ال)

دو باندی لال ساڑی لال تِلی **چین** کی چُن کر
دھرت پر سُور ہوں دیکھیا شفق رنگ ارغوانی میں
(ک:۴۴۸، سیّدہ)

چھاتی [س: چھترا] امث۔

:گردن کے نیچے سے لے کر پیٹ تک جسم کا اگلا
حصہ، سینہ، صدر (ال)

سنگاتی ہیں تمیں میرے جیون کے
لگو چھاتی کہ جاوے دل ملالا
(ک: ۴۲۸، سیّدہ)

چھاتی سوں چھاتی ایک کرنا (محاورہ)۔

:سینے سے چمٹانا، گلے لگانا، بغلگیر ہونا۔ (ال)

چھاتی سوں چھاتی ایک کر یک جیب ہور ایک میت سوں
تج نکھ سیتی تک منبع کرنے میں ہے ٹھارے عیش
(ک ا: ۳۰۴، زور)

چھاتی سوں چھاتی لانا (محاورہ)۔

:سینے سے لگانا، پیار و محبت سے گلے لگانا، چھاتی
سے لگانا۔ (ال)

تیرے درس کی میں ہوں سائیں ماتی
مجھ لا وو پیا چھاتی سوں چھاتی
(ک ۲: ۲۵۸، زور)

چھانا [س: چھادی] ف م، ف ل۔

:محیط ہونا، ہجوم کرنا، چاروں طرف سے گھیر لینا،
گھمنڈ آنا۔ (ال)

چھایا ہے حق کی رحمت کے چھانوں دو جہاں میں
بھایا ہے دو جہاں کوں سو چھانوں حق عطا کا
(ک ا: ۴۵، زور)

چھانو [س: چھایا: ا: چھاں + ا: و، لاحقہ تانیث] امث۔

:سایہ، پرچھاوں، پرتو، عکس۔

راکھو تماری چھانو تل دایم خوشیاں قطب کوں
قطب ہور فرزند قطب کے بندے تمارے ہیں علی
(ک ا: ۱۸، زور)

چھاواں امث۔

:پرچھائیں۔ (زور)

تمارے مکھ کے چھاواں تے ہمیں روشن ہوئے ہیں سب
اے چاواں دیکھ کر دو تن کوں پکڑیا تاب ہوا دشت
(ک: ۵۱۳، سیّدہ)

چھائیا امث۔

:چھایہ، سایہ، چھانو، پرچھائیں، عکس، پرتو، نقل۔
(ال)

وہ بُوبُرے کا عکس تیرے مکھ اوپر یوں چھائیا
جیوں چاند کی جوتی منے مشکیں کلنک ہے داب سوں
(ک: ۴۴۲، سیّدہ)

چھایا [س] امث۔

:سایہ، عکس۔ (ال)

بارہ امام، پنج تن کا مہر جم ہما ہو
منبع سیس چھانو چھایا صلوت بر محمد
(ک: ۳۶۷، سیّدہ)

چَھب [س: چھوہ] امث۔

:ناز و انداز، معشوقانہ اَدائیں، نخرہ، عضرہ یا
شان و شوکت، حسن۔ (ال)

لٹک چال سوں جب چلے سروقد سوں
او چھب دیکھ کر سرو اپ نا سنبھالے
(ک ۲: ۲۳۱، زور)

چھبیلی [چھبیلا (= رنگیلا، بانکا، خوبصورت، خوش طبع + ا: ی، لاحقہ تانیث]

نہیں کیس تجھ ایسی سہیلی **چھبیلی**
تج ایسی نہ اچھ سے جگت میں رنگیلی
(ک ۳:۵۳، زور)

چھپّر پلنگ [ا: چھپر + پلنگ] امذ۔

: چھتری اور پوشش والا پلنگ، دلہن کا چھتری دار پلنگ، امیروں کے سونے کی مسہری، سائبان اور پردہ دار مسہری۔ (ال)

دھرتی سو رنگیں فرش کی چوندھر سمندر جوں حوض ہے
چھپر پلنگ سات آسماں پنکھا سو تج بارا ہوا
(ک:۳۰۰، سیّدہ)

چُھپن [س: گوپی] امث۔

: پوشیدگی، چُھپنے کا عمل۔ (ال)

چھپنا (= اوجھل ہونا، پوشیدہ کرنا) + نالاحقہ مصدر

قطب کے صبر سوں انجھواں دیئے دریا کوں اُبھک
کیا کروں عشق نہیں دیتا ہے یو بات **چُھپن**
(ک:۶۱۹، سیّدہ)

چھپیا : چُھپ گیا۔ (م ز)۔

علی مولود دن جھلکار جگ میں جب ہوا پرگٹ
تو اس جھلکار تھے چُھپیا جھلک خورشید خاور کا
(ک:۳۳۰، سیّدہ)

چھتر [س: چھتورہ] امذ۔

: پردہ (ال)

جب سیس پر ڈالے پلو چندنا **چھتر** تانی سکی
اے ساز کرشمہ سوں ملتی تب یوہ سے جیوں شہ پری
(ک:۴۱۰، سیّدہ)

چُھتک [مقامی] صف۔

: ذرا سا، تھوڑا سا، چھوٹا سا۔ (ال)

یک جھلک **چھتک** نا جو غم عشق نہ پایا
او دل سو کیا ہے صبر ساون جونا اچھے
(ک ۲:۲۵۵، زور)

چھج چھجا (= محل، قصر) کا مخفف۔

اساں **چھج** جالا ہوا سورج اگن والا ہوا
چندر سوجل کالا ہوا ارکھ اپاری وائے وائے
(ک ۳:۵۷، زور)

چھجیاں : رک: چھج۔

نوی پیاری نوی نیہہ نوے چھند سوں پلاتی ہے
جو بن **چھجیاں** اوپر نیلم بھنور مستی سوں راکھی رے
(ک:۶۷۸، سیّدہ)

چُھٹ : چھوٹ کر۔ (م ز)

کنگی **چُھٹ** ہات تھے دھن کے رہے یوں شام بالاں میں
کہ جوں چند زرد کرناں سوں دستا ابھالاں میں
(ک:۶۳۴)

چھٹراونہار [ا: چھٹروان، چھٹرانا سے + ہار] صف۔

: چُھڑوانے والا، نجات دہندہ۔ (ال)

چھٹراونہار دو جگ کے اہیں سچ مرتضیٰ میرے
اُنن کا درد جس دل میں سو کیا ڈر اس کو محشر کا
(ک:۳۳۰، سیّدہ)

چھن : نتیجہ۔ (م ز)۔

صبر میں ہے نتیجا صبر توں نیک **چھن** دکھا
اب تو معانی عشق سوں در دو جہاں ظہور کر
(ک ۲:۱۱۶، زور)

چھن چھن امث۔

: گھنگروؤں یا گھنٹیوں کی آواز۔ (ال)

پین اُبھرن جگ گیں چھن چھن، گلے شہ کے لگیں چھن چھن
چلن میں ڈگمگیں چھن چھن، ہویاں بھی بادلیاں بالیاں
(ک ۱: ۱۹۹، زور)

چھند [س] امث۔

: راگ، آہنگ، سُر۔ (ال)

سبھی ساز بجتے ہیں گن بھید سوں
پنچتے ہیں اس ساز تھے جیو کے **چھند**
(ک ۱: ۱۴۵، زور)

چھند بند [امذ۔ : مکاری، عیاری، فریب، نازوادا، غمزہ۔

(ال)

نجن کے نین پھانسے مستی کے ڈھالے
اس اوپر سہے نقش **چھند بند** چالے
(ک ۲: ۲۳۱، زور)

چھند بھری [چھند + بھری] صف: امث۔

: نازوانداز والی، عشوہ، طراز، عیار، نمماز۔ (ال)

جو کوئی **چھند بھری** اے دھن سکیاں میں اس چنچل کہتے
سہاتا تک چھنداں کا ہے کرتج کوں نچل مطلع
(ک: ۵۹۹، سیّدہ)

چھنک : چھڑکنے۔ (مز)

غم کی آہاں داٹیاں بنسہ کا پانی **چھنک**
داکھ کا ہنگام ہے ساقی پلاے جیوں گلاب
(ک ۲: ۴۰، زور)

چھنکاؤ [چھنک (= چھڑک) اؤ، لاحقہ کیفیت واسم مصدر] امذ۔

: چھڑکاؤ۔ (ال)

گلاب آچھے آنگنمیں **چھنکاؤ** کے
پیاری مو مندر کوں چھنداں سوں آئی
(ک ۲: ۲۲۸، زور)

چھنیا [چھن، چھننا سے + یا، لاحقہ صفت ونسبت] امذ۔

: کپڑا جس میں باریک سوراخ ہوتے ہیں، جالی۔
(ال)

سہیلی چست پہنے ہے سورج کی جوت کی چولی
سہاتا ہے ہریا اس پر **چھنیاں** ہم عید و ہم نوروز
(ک ۳: ۲۵، زور)

چھوٹک [چھوٹ، چھوٹنا سے + ک، لاحقہ کیفیت] امث۔

: نجات، چھٹکارا، رہائی۔ (ال)

منج گرچہ چھوٹک نحیں ہے گنہ تنتھ سب تے
میں سوہوں چھوٹنہار چھوڑ نہار سوتوں
(ک: ۴۷، سیّدہ)

چھوٹنہار [چھوٹن، چھوٹنا سے + ہار، لاحقہ صفت] امذ۔

: چھوٹنے والا۔ (ال)

منج گرچہ چھوٹک نیں ہے گنہ تنتھ سب تے
میں سو ہوں **چھوٹنہار** نہار سوتوں
(ک ۳: ۴۵، زور)

چھوری [چھورا (= چھوکرا، لڑکا، غلام) کی تانیث]

: لڑکی، چھوکری، کنیز۔ (ال)

لٹکنا بجلی نمنے اُس سُہاوے
وو ہندی **چھوری** بہو چھند شہ پری ہے
(ک: ۴۴۱، سیّدہ)

چھوڑنہار [چھوڑن+ہار] امذ۔

:نجات دینے والا، نجات دہندہ، آواز کرنے والا۔
(ال)

مَنج گرچہ چھوٹک نیں ہے گنہ تنتھ سب سے
میں سو ہوں چھوٹہار **چھوڑنہار** سوتوں
(ک۳:۴۵، زور)

چھول [مقامی] امث۔

:جُھول کا مقامی تلفظ۔

سب مالی نچھل نیر پلا **چھول** رہے تھے
یک تل میں ہریک پھول ہوا نور ستارا
(ک:۴۸۰، سیّدہ)

ح

حاتم [ع:(ح ت م)] امذ۔

:عرب کے ایک مشہور سخی کا نام جسے حاتم طائی بھی کہتے ہیں، او اخر دورِ جاہلیت میں تھا اور قبیلۂ طے کے عبداللہ بن سعد کا بیٹا تھا۔ اس کی سخاوت اور جوانمردی ضرب المثل ہے۔ یہ نام بطور تلمیح مستعمل ہے۔(ال)

حاتم کی بخشش چھپ گیا ہے تیری بخشش کے انگے
گنجان گھرے گھر بھر دیا ہے آج دوراں عید کا
(ک۳:۴، زور)

حاتمی [حاتم+ی، لاحقہ کیفیت] امث۔

:حاتم جیسی فیاضی، بخشش، سخاوت۔(ال)

ہوا ہوں شرمسار اپنے گناہاں تھے سدا میں
کرو تم **حاتمی** تا نانوں جاوے حاتمی کا
(ک۳:۱۳، زور)

حاجب [ع:(ح ج ب)] صف۔

:دربان، پہرہ دار، ڈیوڑھی کا نگہبان، چپراسی۔(ال)

خبر موبھاگ بھیجو نیں کے **حاجب** سوں
تماری یاد تھے جیتا ہوں سب خطا و ختن
(ک۲:۲۱۱، زور)

حاجی صف۔

:فریضۂ حج ادا کرنے والا، وہ شخص جس نے حج کیا ہو۔

مکھ کعبہ کوں طواف قطب شہ کرے سدا
سب **حاجیاں** میں میں حج اکبر کیا تمام
(ک۲:۱۶۷، زور)

حاضر [ع:(ح ض ر)]صف۔

:موجود، جو سامنے ہو (غائب کی ضد)، آمادہ، تیار (ال)

ہے پھول کا ہنگام مدسوں باراں **حاضر**
پھولاں کے نمن سارے ہیں یاراں حاضر
(ک۳:۴۶،زور)

حالاں :حال کی جمع (س ج)

نورانی نو روز نوراں سوں آیا
حمل سب حالاں نے حضرت تھے دھایا
(ک:۳۶۸،سیّدہ)

حُب [ع:(ح ب ب)]امث،امذ۔

:چاہت، لگاؤ، محبت، اُلفت، پسندیدگی۔(ال)

اماماں کی دعا ورد ہے دعا کا کوٹ چوگرو ہے
معانی قطب تج برد ہے علی کا حب حصاری ہے
(ک۲:۲۷۳،زور)

حَبیب [ع:(ح ب ب)]امذ۔

:جس سے محبت کی جائے، محبوب، دوست، پیارا۔ (ال)

خدا کہیا پیغمبر کوں حبیب اپنا دو جگ میں
محبت سوں کیا داماد حیدر کوں نبیؐ کا
(ک۳:۱۱،زور)

حجِ اکبر امذ۔

:بڑا حج، وہ حج جو جمعہ کے دن واقع ہو، یعنی یوم العرفہ (نویں ذوالحجہ) کو جمعہ ہو۔(ال)

مکہ کعبہ کو طواف قطب شہ کرے سدا
سب حاجیاں میں میں حجِ اکبر کیا تمام
(ک۲:۱۶۷،زور)

حجاب [ع:(ح ج ب)]امذ۔

:نقاب، پردہ، اوٹ، آڑ، وہ پردہ جس کے پیچھے کوئی شے چھپی ہوئی ہو۔(ال)

او کی بنت جیا کا نہ سک سے دیکھن سو کوئی
او شرم موکا اس رُخ چند پر **حجاب** تھا
(ک۲:۸،زور)

حجرالاسود [ع]امذ۔

:ایک سیاہ پتھر جو کعبے کی اس دیوار میں باہر کی طرف نصب ہے جو دروازے کی طرف مُنہ کرکے کھڑے ہوں تو بائیں طرف ہے اور طواف کرتے وقت حاجی اسے بوسہ دیتے ہیں۔(ال)

سہے تل **حجرالاسود** ہور ذقن جو چاہ زمزم ہے
سومراڈول جوں پانی سے بندموتی چوآئے ہیں
(ک۱:۲۹۲،زور)

حَدیث[ع:(ح د ث)]امث۔

:(حدیث) آنحضرتؐ کا قول فعل یا تقریر یعنی جو کچھ جنابِ رسولِ خداؐ نے زبانِ مبارک سے ارشاد فرمایا یا خود کیا یا جو فعل آپ کے سامنے ہوا اور آپ نے اُس سے منع نہیں کیا۔(ال)

انجانی میں جوانی گیا پند نا سنپا
قرآن ہور **حدیث** سوں ترکیب کر کام
(ک۲:۱۶۶،زور)

حرکتاں[ع:حرکت (ح ر ک)]

:کام، فعل، امر، عمل۔(ال)

عشق **حرکتاں** میں سو حرکت اہے
خوشی پھول چادر میں جمشید ہے
(ک:۴۵۹،سیّدہ)

حِرمان [ع: (ح ر م)] اند۔

:مایوسی، محرومی، غم واندوہ۔ (ال)

جیکوئی محمد دین کا دشمن ہے آیا ہجر اس

دندیاں کے دل ہور جیوں لاگیا ہے حرماں عید کا

(ک ۳: ۶، زورؔ)

حَرِیف [ع: (ح ر ف)] صف۔

:مقابل، مد مقابل، دشمن، رقیب۔ (ال)

دایرہ ناد **حریفاں** پکڑے ہیں دنیال

ہوش سوں راکھ قدم کانٹے ہیں تج پنتھ خونریز

(ک: ۵۷۵، سیّدہ)

حساب میں آنا/ ہونا (محاورہ)۔

:گنتی میں شامل ہونا، نام لکھا، شمار ہونا۔ (ال)

تیرے ہند سے دل پر گنت چکوں کیوں

حساباں **میں آیا** ہوں میں تج قلم

(ک ۲: ۱۶۹، زورؔ)

حَسَد [ع: (ح س د)] اند۔

:کسی کی نعمت کا زوال چاہنا، جلن، کینہ، بدخواہی۔

(ال)

دو تن سو حسد کیوں نہ کرے نت ہمنا پر

ہے تاج مرے میس منور جھکارا

(ک ۲: ۶، زورؔ)

حَشَم [ع: (ح ش م)] اند۔

:شان وشوکت، جاہ۔ (ال)

توں ہے چند، تارے ہیں لشکر ترے

تو ہے شاہِ خوباں میں تیرا حشم

(ک: ۶۱۲، سیّدہ)

حصاری [حصار (= دائرہ، گھیرا، حلقہ) + ی، لاحقہ علی] صف۔

:حصار کرنے والا، پناہ میں لینے والا۔ (ال)

اما ماں کی دعا ورد ہے دعا کا کوٹ چوگرد ہے

معانؔی قطب تج برد ہے علی کا حب **حصاری** ہے

(ک ۳: ۲۷، زورؔ)

حَظ [ع: (ح ظ ظ)] اند۔

:لطف، مزا، سرور۔ (ال)

نبی مولود آئیا مرگ سال

دنیا میں ممیں سو حظ پایا مرگ سال

(ک: ۴۰۸، سیّدہ)

حُضُوری [حضور (= رُوبرو، سامنے، خدمت میں، بارگاہ میں + ی لاحقہ کیفیت ونسبت] امث۔

:بارگاہ، دربار، حضور، حاضری، موجودگی، قربت۔ (ال)

اے دن کا بھید اُن بوجھے گا جس کا دل اہے روشن

کہ اس دن کی خوشی ہور عیش میں لذت **حضوری** ہے

(ک ۱: ۵۵، زورؔ)

حق (۱) [ع] اند، صف۔

:نسبت، بابت، لیئے، واسطے (میں کے ساتھ)

دل کے باتاں بوجھے معشوق پیرت کے **حق** میں

کہ نجانوں نہیں کہتے ہیں منجے کھول صریح

(ک ۲: ۷۷، زورؔ)

حق (۲) [ع] اند؛ صف۔

:سچ، سچی بات وغیرہ۔ (ال)

دیا بندہ کوں **حق** نبی کا خطاب

حکم دے، دیا نورجہاں ماہتاب

(ک ۱: ۱۲، زورؔ)

حقیرے:حقیر (سیّدہ)

دین **بخت** حقیرے تھے کدیں دلیں فکر غم
تجہ دا روئے صحت سوں شفا جام دو گیا
(ک ۲:۱،زور)

حقیقی[ع:(ح ق ق)]صف۔

:اصلی،باطنی۔(ال)

حقیقی پیاسوں مجازی سیتیں
جو نسبت کرے گا تو پاوے عطاب (عتاب)
(ک ۱۲،زور)

حک [ع:(ح ک ک)]اند۔

:جھیلنا،کھرچنا،دور کرنا،مٹانا،کانٹ چھانٹ کرنا۔
(ال)

رقم ہوا ہے مرے خیال میں سچا تو خیال
نہ حک تھے جائے نہ آب ذلال تھے او نوشت
(ک ۲:۳۹،زور)

حکایت[ع:(ح ک ی)]امث۔

:نقل،قصہ،کہانی،داستان،بات۔(ال)

اس بہمنی ہندو کس دہر کروں شکایت
نیں لکھے ہیں مورخ تارخ اس **حکایت**
(ک ۱:۲۶۹،زور)

حکم دینا[ع:(ح ک م)]ف م۔

:حکم صادر کرنا،ارشاد کرنا۔(ال)

دیا بندہ کوں حق نبی خطاب
حکم دے دیا نور جوں ماہتاب
(ک ۱:۱۲،زور)

حِکمت [ع:(ح ک م)]اند۔

:(کسی چیز کی) حقیقت،ماہیت،اصل۔(ال)

دنیا کا **حکمت** نا بوجھیں ہرگز حکیماں علم سوں
گا وو ترتا عیش کا نس دن پیا کے نام پر
(ک ۲:۱۱۵،زور)

حکومت[ع:(ح ک م)]امث۔

:فرد یا افراد پر مشتمل جماعت یا ادارہ جس کے ہاتھ میں اُمورِ مملکت کی باگ ڈور ہو (وزراء کی) کابینہ، وزارتیں اور ان کے ذیلی محکمے،گورنمنٹ،سلطنت۔
(ال)

میں چرا کانیں بندا، بندہ ہوں تیرے نیہہ کا
طالباں میں تم کرو منج کوں **حکومت** کا وزیر
(ک ۱:۲،زور)

حلقہ(۱)[ع:حلقہ(ح ل ق)]

:کان کی بالی،سونے کا چاندی کا بُندا جو غلاموں کے کان میں ڈالتے تھے۔(ال)

حلقہ نیہہ کا ہے معانی کان میں
راکھ اپنے **حلقہ** میں نا کر عتاب
(ک ۲:۴۲،زور)

حلقہ(۲) اند۔

:عقل،مجمع،نشست،مجلس کا دور۔(ال)

دیکھ **حلقۂ** خاتم النبین میں توں
دل نین سوں تا اضیع رحماں دیکھے
(ک ۳:۴۶،زور)

حلقہ گن میں بانا/بھانا/ڈالنا (محاورہ)۔

:غلام ہوجانا، مطیع ہوجانا (اطاعت، بندگی، غلامی وغیرہ الفاظ کے ساتھ مستعمل)۔ (ال)

تمھاری بندگی کا **حلقہ گن میں بایا** ہوں
تمھارا عشق جسے نیں ہے دیو داغ پہ داغ
(ک۲:۱۵۹، زور)

حُلّہ [ع: حُلَّۃ (ح ل ل)] امذ۔

:چادر، جُبّہ، چُغہ، دو کپڑوں کا جوڑا یعنی ازار اور چادر۔ بہشتی لباس۔ (ال)

تولد کی خبر سن کر طبل باجے عرش اوپر
حُلّے نوری بہشتیاں تئیں پنائے خوب چوسارا
(ک۱:۳۸، زور)

حکیم (۱) [ع] امذ۔

:عِلم طبابت جاننے والا، یونانی اور دیسی طریقہ طب سے علاج کرنے والا، طبیب۔ (ال)

مو درد کا علاج کرن توں **حکیم** ہے
مو آہ درد دیکھ حکیماں کدہیں نہ رنج
(ک۲:۱۷، زور)

حکیم (۲) [ع: (ح ک م)] امذ۔

:صاحبِ حکمت، فلسفی، عالم، دانا، دانشور، باشعور۔ (ال)

دنیا کا حکمت نا بوجھیں ہرگز حکیماں علم سوں
گاؤ و ترتا عیش کا نس دن پیا کے نام پر
(ک۲:۱۱۵، زور)

حَل/حلّ [ع: حَلّ (ح ل ل)] امذ۔

:انکشاف، کھولنے یا سلجھانے کا عمل، سلجھاؤ، عقدہ کشائی، آسان کرنے کا عمل۔ (مشکل کام، راز یا مُعَمہ وغیرہ، کام) (ال)

دیا میزان دو عالم کا اپن ہت میں جگت سائیں
کیا راز نہاں ظاہر! **حَل** معمارا
(ک۱:۳۸، زور)

حَمائل [ع: (ح م ل)] امث ~ حمایل۔

:ہار (پھولوں یا سونے یا چاندی کے سِکّوں وغیرہ کا)، عورتوں کے گلے میں پہننے کا ایک زیور۔ (ال)

منجے اس گلے کا **حمائل** ہے دام
او یک جوت جو ہر سورج پایا نام
(ک۲:۱۶۷، زور)

حَمَل [ع: (ح م ل)] امذ۔

:(نجوم) آسمان کے بارہ میں سے پہلے برج کا نام (بکری کی شکل کا)، میکھ۔ (ال)

پیا مکھ نور تھے ہے جاوداں ہم عید و ہم نو روز
سورج او **حمل** یا نہ عیاں ہم عید و ہم نو روز
(ک۳:۲۲، زور)

حَمیل [حمائل کا بگاڑ] امث۔

:حمائل (گلے کا زیور) کی بگڑی ہوئی شکل۔ (ال)

کنٹھ مالاں پدک **حمیلیاں** لیا
کیے یو چھند سور کے ستار کیے
(ک۲:۲۵۳، زور)

حوادث [ع:(ح د ث)] امذ۔

:حادثہ کی جمع، واقعات، مصیبتیں، زمانے کی
گردشیں، حادثے، حادثات۔ (ال)
اوطاق ابرواں دیکھ ے پی معانی نت نت
بے کیف جیونا ہے جگ میں دیا حوادث
(ک۲:۶۰، زور)

حور(۱) [ع] امث۔ (حوراء کی جمع)

:بہشتی عورتیں (اُردو میں بطور واحد مستعمل)،
بہشتی عورت۔ (ال)
بی بی فاطمہ عرش کے تاج ہیں
ان نور تھے حور جنت کی لاجے
(ک۱:۲۷، زور)

حور(۲) امث۔

:معشوق، نہایت حسین، محبوب۔ (ال)
جم مراداں جام ساقی بھر اُچھونت بزم میں
نا مراداں کوں مرادِ جام دے اُس حور تھے
(ک:۳۰۲، سیّدہ)

حوض [ع:(ح وض)] امث۔

:پانی جمع کرنے کی جگہ جو زمین میں بنائی جاتی ہے،
چھوٹا تالاب۔ (ال)
دھرتی سرنگیں فرش کی چوندھر سمد جوں حوض ہے
چھپّر پلنگ سات آسماں پنکھا سو تج بارا ہوا
(ک۱:۹، زور)

حوض خانہ امذ۔

:حوض (جس میں بیشتر فوآرہ ہوتا ہے۔)
بندھاؤ حوض خانے چاند و سورج کے سہیلیاں مل
بھراؤ نیر امرت کا کہ کھیلیں رنگ افشانی
(ک۳:۳۵، زور)

حیرت [ع:(ح ی ر)] امث۔

:تعجب، حیرانی، اچنبھا، بھوچکا پن۔ (ال)
رشک کرتے ہیں ملک ہور حور حیرت بزم تھے
اب پلو تج کن پیاریں ہور سنکیس یاں عید کا
(ک۳:۷، زور)

حیل [ع:(ح ی ل)] امذ۔

:حیلہ (=بہانہ، فریب، مکر) کی جمع۔
مکروفریب، دھوکے بازیاں، عیّاریاں۔ (ال)
سجن کے دشٹ بس ناری پہی تس کہا اڑا کی توں
مکر ہور حیل چھوڑ دے توں پھر اس کیا آزماتی ہے
(ک۱:۳۱۵، زور)

خ

خاتم [ع:(خ ت م)] اند۔
:انگوٹھی، انگشتری، انگوٹھی جس پر مُہر کرنے کا نشان یا علامت ہو، مہر، چھاپ، ٹھپا، سکّہ۔ (ال)

تو ں ہے خورشید خاور ذرہ جب نا گنے منج کوں
گنو یا نا گنو تج ہات ہے سب حکم **خاتم** کا
(ک۲:۲۱، زور)

خاتم النّبیین [خاتم + رک: ال (ا) + نبی + ین (ی مع) لاحقۂ جمع] صف، اند۔
:آخری پیغمبر، حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ، آخری نبی جس کے بعد کوئی نبی نہ آئے گا۔ (ال)

دیکھ حلقہ **خاتم النبیین** میں توں
دل نین سوں تا اضیع رحماں دیکھے
(ک۳:۴۶، زور)

خادمی [ع: خادم + ی، لاحقہ کیفیت] امث۔
:خدمت گذاری، دیکھ بھال، غلامی۔

صفت کرنے پیمبر کا منجے اندازہ کہاں ہے
ہوا مولود و صفاں تھے ہوس منج **خادمی** کا
(ک۳:۱۳، زور)

خار [ف] اند۔
:پودوں، درختوں اور جھاڑیوں پر نکلی ہوئی نکیلی روئیدگی، سخت اور باریک کانٹا، سُول۔

اس کانٹے کے جفا سوں معانی یک ہو رہیا
آخر سو **خار** سات تو پھل نیک آیا بہار
(ک۲:۱۱۳، زور)

خارجی [خارج (= الگ، جُدا، علیحدہ) + ی، لاحقۂ نسبت] اند۔
:وہ شخص یا اشخاص جو حضرت علیؓ کو خلیفہ برحق نہیں مانتے نیز وہ فرقہ جو اس عقیدے کا حامل ہے۔
(ال)

قطبا تو دیکھ بسار بجق علیؑ ولی
لے ہاتھ کھرگ مار کر کمر **خارجی** خر
(ک۲:۱۱۴، زور)

خاص الخاص [خاص (= غیر معمولی، خصوصی): ال (ا) + خاص] صف۔
:مخصوص ترین، نہایت چیدہ و منتخب، مقبول ترین، بہت قریبی، بہت عزیز۔ (ال)

نا مراداں کی مراداں کوں اگر برلیا وے
سبھی حیراں منے او خیرا ہے **خاص الخاص**
(ک۲:۱۴۳، زور)

خاطر [ع:(خ ط ر)] م ف۔
:واسطے، غرض سے، وجہ سے۔ (ال)

جوانی کا عجب ہنگام ہے پھر کر نہ آوے او
کہ اس ہنگام کی **خاطر** بہوت درماں سوں کرتے ہیں
(ک۲:۲۰۳، زور)

خاطرِ نشان [خاطر + ف: نشان، نشاندن، رکھنا، جمانا، بٹھانا] صف۔
:دل نشیں، ذہن نشیں، وہ بات جو دل میں بیٹھ جائے۔
(ال)

نکہ اچھر لکھئے مکھ اوپر طرح صحبت کا بیاں
آرسی دیکھ ہوگا تب **خاطر نشاں** تج باحساب
(ک۱:۲۸۱، زور)

خاقان [ت: خاقان] اند۔

: (مجازاً) سلطان، بادشاہ۔ (ال)

شعر معانی پر سدا کرتے ہیں واعظ سب سماع

اس یاد سوں یک دو قدح ساقی پلا **خاقان** کوں

(ک ۲: ۱۸۷، زور)

خاقانی [خاقان + ف: ی، لاحقۂ نسبت] صف۔

: خاقان سے منسوب، شاہی۔

اسمِ محمدؐ تھے اہے جگ میں سو **خاقانی** مجھے

بندہ نبی کا جم رہے سُہتی ہے سلطانی مجھے

(ک ۱: ۳۰۱، سیّدہ)

خاک [ف] امث، نیز اند۔

: خمیر، سرشت۔ (ال)

مو **خاک** کوں تمھاری محبت سیتیں گھڑے

ہم تم میں اس تھے نیں اہے بیاں کا احتیاج

(ک ۲: ۷۲، زور)

خال [ف؛ ع] اند۔

: وہ قدرتی سیاہ نقطہ جو چہرے یا جسم کے کسی حصّے پر ہوتا ہے، تل۔ (ال)

دیتے ہیں خوبرویاں سب کے نین میں جلوے

مکھ **خال** نقطہ منبع پر کرتا اہے حوادث

(ک ۲: ۶۲، زور)

خانا [خان + ف: ا، حرف ندا] اند۔

: اے خان۔ (ال)

نبی صدقے عشق باتاں خدا تج تیں دیا **خانا**

تجے قدرت دیتا ہے جو قطبؔ کوں سجاوے نا

(ک ۱: ۲۴۴، زور)

خانہ (۱) [ف] اند۔

: گھر، مکان، بیت، حویلی۔ (ال)

عشق گھر میں کرے اب آشیانہ

سچیس تج کو سہانا ہے اے **خانہ**

(ک ۲: ۲۲۲، زور)

خانہ (۲) اند۔

: لکیریں کھینچ کر بنائے گئے درجے یا حصّے، تقسیم۔ (ال)

مکھ کعبہ کے میانے منے مقصود پانے منے

امید کے **خانے** منے گوہر کے دیوے لائیا

(ک ۲: ۴، زور)

خاوَر [ف] اند۔

: مشرق۔ (ال)

علی مولود دن جھلکار جگ میں جب ہوا پرگٹ

تو اس جھلکار تھے چھپیا جھلک خورشید **خاور** کا

(ک: ۳۳۰)

خباثت [ع: (خ ب ث)] امث، اند۔

: گندگی، ناپاکی، خیال بد۔ (ال)

مسجد نمن کیا ہوں اُس ابرواں کوں سجدہ

میں بندہ ہوں گنہ گار بخشو مرا **خباثت**

(ک: ۵۲۰، سیّدہ)

خبر [ع: (خ ب ر)] امث۔

: پیغام، سندیسا، خوش خبری، اطلاع۔ (ال)

عیدی کا سُدہا کرا دیا کر نہ کہو کوئی

او صوم تجلی کی گھرے گھر میں **خبر** ہے

(ک ۱: ۱۰۵، زور)

خبراں :رک، خبر جس کی یہ جمع ہے۔۔

اے قطب شہ محمد **خبراں** خوشی کی آیاں
جم فتح میزبانی ات مرگ میں گناؤ
(ک:۳،۴۰۳، سیّدہ)

خبر کرنا ف م۔ :اطلاع کرنا، معلومات بہم پہنچانا۔(ال)

خضر ہور چشمۂ حیواں، ہمیں ہور نیہ سائیں کا
سو مکھ تھے روشنی پایا **خبر کر** شاہ خاور کوں
(ک ا:۵، زور)

خُتَن [عَلَم] اند۔

:تاتار (چین) کا ایک علاقہ جہاں کے ہرن مشہور ہیں جن کے نافوں سے اعلیٰ قسم کا مُشک نکلتا ہے۔(ال)

اُو بہشتی باس سوں کھلتے ہیں پھل سب جگ منے
اُس کی باساں کن نہ پاسے سب خطا ہور سب **ختن**
(ک:۶،۴۱۶، سیّدہ)

خدا نہ کرے انگرے (فقرہ)۔

:خدا نا خواستہ، اللہ نہ کرے۔ مبادا (کسی تکلیف دہ امر کے واقع ہونے کی خواہش ظاہر کرنے کے لیے مستعمل)

تیرا چتر **خدا نہ کرے** جو چتارے کوئی
تیرا چتر چتر نے تھے ہوگا چتر غلیظ
(ک ا:۳۱۳، زور)

خُذ [ع:امر (ا خ ذ)] اند۔

: پکڑ لے۔(ال)

یک دو پیالے پیار سوں منج ہات تھے اے یار **خُذ**
اپنے اُدھر امریت میں منج لب نقل کے ٹھار **خُذ**
(ک:۵۵۷، سیّدہ)

خَر [ف: خر، اوستا: خر؛ قب: س: گھر] اند۔

:گدھا، حمار۔(ال)

بے دیں کوں سناؤ کہ کوی رمز پرت کا
عالم نے وہ خوک تھا مردک **خر** ہے
(ک:۳۵۵، سیّدہ)

خراب ع:(خ ر ب) صف۔

:غیر آباد، ویران، سنسان۔(ال)

مجلس ترا ہزار پری خانہ سکل
جیو اس میاں بصورت معنی **خراب** تھا
(ک ۲:۸، زور)

خراج [ع:(خ ر ج)] اند۔

:نقد یا جنس جو ایک ماتحت یا مفتوح حاکم فاتح کو ادا کرے، باج۔(ال)

دن ازل تھے مرتضیٰ کو کہتے ہیں نائب تمن
ذوالفقار آب کافراں کوں مار کر لیو و **خراج**
(ک:۳۲۲، سیّدہ)

خُرجی [ع: خرج (خرچ نکلنا) + ی، لاحقہ تصغیر] امث؛ ~ خُرجین، خرچین۔

:جھولا نما تھیلا جو ٹٹو کی پیٹھ پر ضروری اسباب رکھنے کے لیے کاٹھی سے باندھ دیتے ہیں، زنبیل۔

(ال)

پیرت منے سپڑ یا سودھن **خرجیاں** ہو میں اس دھن بدل
باندیا ازل کے دیس تھے پیارے سوں پیاں عید کا
(ک ۳:۶، زور)

خِرقہ ع:(خ ر ق)اند۔
:(تصوف)وہ لباس جو شیخ مُرید کو اپنا مُرید کرنے کے بعد دے اور اس کو خلافت اور اجازت عطا کرے۔ خِرقہ اِس بات کا پتہ دیتا تھا کہ اُس کے پہننے والے نے سچائی کا راستہ اختیار کر لیا ہے، درویشوں کا لباس، صوفیوں کا لباس۔

دل بعد زاہداں کے، صوفی و عابداں کے
لے خرقے طاعتاں کے، دے مدتوں وام ساقی
(ک ا:۱۰۳، زور)

خُرّم [ف:خرم، قدیم ف:ہورم(ہو+رم)]صف:~خورَم
:شاداب، تندرست، سرسبز۔(ال)

عالم ہوا ہے خرّم فردوس باغ کی سم
من جیو سدا ہے بے غم اب شاہ ہور گدا کا
(ک ا:۳۶، زور)

خُرما [ف:خرما:پہلو:ارماد]اند:~خُرمہ۔
:کھجور، چھوارا۔(ال)

ترے ہونٹ خرما، نین تج بدام
ترے تل اہیں دانے ہور زلف دام
(ک ۲:۱۷، زور)

خزانہ [ع:(خ ز ن)]اند۔
:وہ جگہ جہاں روپیہ، سونا، چاندی، ہیرے جواہرات، وغیرہ بحفاظت رکھے جائیں۔(ال)

سُنا روپے کی چوری میں نہ جانوں
چُراتا ہوں اور یاقوتِ خزانہ
(ک ۲:۲۲۲، زور)

خزینہ اند۔
:رک، خزانہ۔

اگر وہ ملتفت ہووے ہماری بات پر یک چھن
نواروں میں خزینہ اس اُپر اس دل کے درہم کا
(ک ۲:۲۰، زور)

خَجِل [ع:(خ ج ل]صف۔
:شرمندہ، نادم۔(ال)

یکس تھے ایک جوتی دیکھت بھولیں جگت کوئی
خجل ہوئیں ڈھال کے موتی ڈلیس جب چلبلیاں بالیاں
(ک:۴، ۴۰، سیّدہ)

خُسرَوی [خسرو+ی، لاحقہ صفت]صف۔
:خسرو سے منسوب، خسرو کا، شاہی۔(ال)

نبی کے صدقے بخشے گا خدا میرے گناہاں
علی کا نانوں منبع سرتاج ہے جم خسروی کا
(ک ۳:۱۳، زور)

خضرِ حیات [ع:خضر(=ایک مشہور ولی اللہ جن کے متعلق کہا گیا ہے کہ انھوں نے آبِ حیات پیا ہے اور ہمیشہ زندہ رہیں گے، حیات(ت زندگی)]مونث۔
:مراد، ابدیت۔(ال)

وہ پانی کے خضر حیات پایا
مد گھر تھے تنگ سو جام پی یئے
(ک ۲:۲۸۵، زور)

خط (۱) [ع:خ ط ط]اند۔
:لڑکوں کے رُخسار اور لبوں پر آغازِ جوانی میں پہلی بار جو بال نمودار ہوتے ہیں، سبزہ۔

غباری خط سو اس مکھ پر عجب خط ہے جو بنچا ہے
سو پڑے اُس ورق نا سک رہے تب جوڑ ہر ہر کر
(ک ۲:۱۱۷، زور)

خط (۲): لکھائی، تحریر، کتابت۔ (ال)

مکھا سورج کتاباں تھے نوا مخط سوں لکھایا توں
اسی خط پر سبی عاشق سو یک راہی کرن سکتا
(ک ۲:۳، زور)

ختا [ختا کا مُعَرّب] اند۔

:ختا (زمانہ قدیم میں شمالی چین کا ایک حصہ یا شہر)
(ال)

گندائے پھول باراں میں خطائی ہور اسلیمی
پھولارے سب خطا کے ہیں نہاں ہم عید و ہم نوروز
(ک ۳:۲۶، زور)

خِطاب [ع: (خ ط ب)] اند۔

:اعزازی یا توصیفی نام
یکا یک مجھ دسا یک شہ جواں اسوار تازی کا
کہ جن نے حق سوں پایا ہے **خطاب** عاشق نوازی کا
(ک ۳:۲۷، زور)

خطائی [خطا (رک) + ئی، لاحقہ نسبت] صف۔

:شہر خطا سے منسوب۔
گندائے پھول باراں میں **خطائی** ہور اسلیمی
چھولارے سب خطا کے ہیں نہاں ہم عید و ہم نوروز
(ک ۳:۲۶، زور)

خَلاص [ع: (خ ل ص)] صف، اند۔

: رہائی، نجات، چھٹکارا۔ (ال)
تیری بیعت میں معانی کا قدم ثابت رہے
لیں اوپر بات صندل کا دھر کا غم تھے **خلاص**
(ک ۲:۱۴۴، زور)

خَلوَت [ع: (خ ل و)] امث :~ خَلوۃ۔

:تنہائی، علیحدگی، جلوت کی ضد۔
قطب شہ اس گنجِ فکر و **خلوت** دینی منے
تا اچھے وروت دعا و درسِ قرآن غم نہ کھا
(ک ۲:۱۰، زور)

خُمار توڑنا (محاورہ)۔

:نشہ اُترنے کی تکلیف کو روکنے کے لیے پھر تھوڑی
سی شراب پینا یا پلانا۔
میرا **خمار توڑو** آپ حسن کی نگہ سوں
جیوں مے پر کرتے پیالے سیتی دوا صبح
(ک ۲:۷۷، زور)

خُمار خانہ [خمار (= وہ ستی جو نشہ شراب کا زور ٹوٹنے کے بعد
باقی رہ جائے) + خانہَ] اند۔
چڑیا ہوٹاں کی مستی کا اثر منج
اے مستی نیں ہے کس **خمار خانہ**
(ک ۲:۲۲۲، زور)

خُمارا [خُمار (رک) + ا، زائد] اند۔
پھر پھر بھنور کے نمنے تج باس ہوں تو لیوں
اس باس میں نہیں ہے نرگس کا خمارا
(ک ۱:۲۴۲، زور)

خُمُس [ع: (خ م س)] اند۔

: مالِ غنیمت یا مطلقاً مال کا پانچواں حصّہ جو فقہ کے
مقررہ ضابطے کے مطابق مستحقین کو تقسیم کیا جائے۔

اس دانہ کے تیں میرا دل دانہ ہوا چُننے
دے خُمس وو دانہ کا مونیر خضر خوردہ
(کـ ۲: ۲۱۸، زور)

خواب [ف: خواب، پہلو: خواب، اوستا: خوَفن ؟س: سوَپن]
اند (نیز امث قدیم)

: خیال، تصور، وہم، گمان، بے حقیقت بات، عالم مثال
دیکھیے گا ٹک جو خواب میں تیرا پلشت چھانو
ٹک گا نوٹھاس جاوے گا شیطان نڈر غلیظ
(کـ ۱: ۳۱۳، زور)

خَوارِج [ع: خارِجہ یا خارجی (خ ر ج) کی جمع] اند۔

: رک، خارجی۔

کھا نشتر ان دل رگ منے، جلتے خوارج اک منے
منج کوں سو دو جگ منے، تج بن نہیں کوئی یا علی
(کـ ۱: ۱۹، زور)

خواری (۱) [خوار + ی، لاحقہ کیفیت] امث۔

: ذلت، رسوائی، بے عزّتی۔

قطبا کسے دل کے بچن ہر دم مدد منج پنج تن
راکھے خدا منج کو جتن دشمن کو خواری وا ے وا ے
(کـ ۳: ۶۰، زور)

خواری (۲) امث۔

: پریشانی، سرگردانی، بے کسی، مصیبت۔

دو نور دیدے بی بی کے آخر دیکھو کیوں دُکھ دکھے
لہو میں لڑے پیاسے بُھکے، دیکھو یہ خواری وا ے وا ے
(کـ ۳: ۵۹، زور)

خوان [ف: خوان، س: سوَدن، کھانا] اند۔

: کھانا وغیرہ لانے لیجانے کا گول طبق۔ دستر خوان،
وہ کپڑا جسے بچھا کر اس پر کھانا چنتے ہیں۔

ہوا بھرپر جگ کا نین ہور من
بچھایا ہر طرف یوں خوان بکرید
(کـ ۱: ۱۱۷، زور)

خوانِ خلیل / خلیلی [خوان + خلیل + ی، لاحقۂ نسبت] اند۔

: حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا دستر خوان جس سے
خاص و عام سب ہی مستفیض ہوتے تھے، وافر
نعمتیں جن سے بلا روک ٹوک ہر شخص مستفیض ہو۔

اُس شاہ کی سودِ دراں دنیا و دیں کوں رُجھا
خوان خلیلی احساں اپ عہد میں دکھایا
(کـ ۱: ۴۵، زور)

خوان رَچانا (محاورہ)۔

: دستر خوان چننا۔

شہ کی مجلس میں مطبخی ہو فلک
رنگ رنگ سیتی خواں رچایا ہے
(کـ ۱: ۵۹، زور)

خواہ [ف: خواستن۔ چاہنا کا فعل امر]

: خواہش کیا ہوا، چاہا ہوا۔

اندھارے کے بادل منجے بیڑی چو پھر
خدایا تو بھیجیں ہمن باد دل خواہ
(کـ ۲: ۲۱۹، زور)

خواہاں [خواہ (رک) + ان، لاحقہ حالیہ] صف۔

: آرزومند، چاہنے والا، خواہش مند، طلب گار۔

دلربا مجلس دیا ہے عید قرباں کوں شرف
طفل نمنے آرزو تیرا ہے خواہاں عید کا
(ک۳: ۷، زور)

خواہش [ف: خواستن، چاہنا کا حاصل مصدر] امث۔

: کسی بات یا شے کے حصول کی چاہت یا مطلب، آرزو، تمنا، ارمان، چاہ۔ (ال)

تمن **خواہش** ہمن زردی نپایا مکھ بیچارا سو
دکھے عاشق شفاخانہ تمن لاہی کرن سکتا
(ک۲: ۳، زور)

خوب رُو [خوب + رُو + ئی، لاحقہ کیفیت] صف۔

: حسین، جمیل، خوبصورت۔

دیتے ہیں خوبرویاں سب کے نین میں جلوے
مکھ خال منج پر کرتا اہے حوادث
(ک۲: ۶۲، زور)

خورشید [ف] اند۔

: سورج، آفتاب، سوریہ۔

بیہدہ کرتے پرستش چاند ہور خورشید کوں
میں کروں سجدہ تجھے توں نور کا ہے **آفتاب**
(ک۲: ۳۹، زور)

خوش [ف] صف۔

: (قدیم) بہت، زیادہ۔ (ال)

ہمار سجن **خوش** نظر باز ہے
تو اس دل میں سب عشق کا راز ہے
(ک۲: ۲۳۰، زور)

خوش جوت [خوش + جوت] صف۔

: اچھی روشنی والا، چمکیلا، خوش ضو۔

او **خوش جوت** چندنی کوں لاووں گلے
کہ مجکوں مرے روٹھے پیو سوں ملائی
(ک۲: ۲۲۸، زور)

خوش خوش صف، م ف۔

: خوشی و خوش دلی کے ساتھ، شاداں و فرحاں۔

ج دل نین میں نور سنبور کر کے خوش خوش
پھر پھر دکھائے مکھ تو دیکھی عیاں عیاں میں
(ک۱: ۲۹۹، زور)

خوش قد صف۔

: خوش قامت (= موزوں قامت، خوش اندام)

سرو **خوش قد** دیکھا سب سرو کے بن میں عجیب
اُس کے سر کوئی نہیں سب باغ و گلشن میں عجیب
(ک۱: ۲۹۳، زور)

خوش کہانی امث۔

: اچھی بات، نیک قول۔

نبی صدقے قطباً جگت مول پایا
سو، او عشق ہے اُس تھے نیں **خوش کہانی**
(ک۱: ۳۱۱، زور)

خوش گوار [خوش + ف: گوار، گواردن، زود ہضم ہونا، اچھا ہونا] صف، ← خوشگوار۔

: مزیدار، خوش ذائقہ۔ (ال)۔

کیس تھے ظلمات بچ مکھ کے پانی تھے حیات
یک دو بنداں تھے کرو تم کام میرا **خوشگوار**
(ک۲: ۱۱۰، زور)

خوش گھڑی امث۔

:نیک ساعت، اچھا وقت، شبھ لگن۔

خوش گھڑی او ہے کہ راکھیں منج اوپر شہ یک نظر
آئیا منج عیش کے ہاتاں میں دامن عید کا
(ک ۱:۹، زور)

خوش نویسی [خوش+نویس+ی، لاحقہ کیفیت] امث۔

:خوش نویس (=قواعدِ خطاطی کے مطابق لکھنے والا)
کا اسمِ کیفیت فن خطاطی میں خوبی اور مہارت کا عمل
عمدہ لکھائی۔

پیا نکہ کے قلم سوں **خوش نویسی** کرنے لگنے اہیں
ضرورت ہے سکی بیوہت میں لینا اب جوبن تعویذ
(ک ۲:۹۵، زور)

خوشا [ف] صف۔

:(کلمہ تعجب و تحسین) بیشتر استحسان یا اظہار مسرت
کے لیے، کیا کہنا، واہ واہ، سبحان اللہ، کیا خوب۔
(ال)

خوشا مستی تمارا بی ہمن پر بل کیا ہے اب
کہوں مے کا خماری تج کدھر توں ساقیا ہے اب
(ک ۲:۳۲، زور)

خوشبو [خوش+بو] صف۔

:اچھی بو یا باس کرنے رکھنے والا، معطر، خوش دار، مہکا ہوا۔

لگی تھی میں انا چیتی گلے تج پھول سُوں یک دن
تدھاں تے سر تے پاواں لگ اجھوں **خوشبو** مہکتی ہوں
(ک ۲:۱۸۲، زور)

خوشبُوئی [خوشبو+ی+ لاحقہ کیفیت]

:خوشبودار چیز، عطر مُشک وعنبر اور بخور وغیرہ۔

خوشی **خوشبوئی** خوش ہے اسپند اتار
عشق باس کے جلوہ میں بھید ہے
(ک ۱:۳۰۲، زور)

خوشتر [خوش+تر، لاحقہ تفضیل] صف۔

:زیادہ اچھا، بہتر، مقابلۃً اچھا۔

تج سات وصال منج سوں دینا زر
زر نمنے نہیں ہے اس جہاں میں **خوشتر**
(ک ۳:۵۰، زور)

خوشی [خوش+ی، لاحقہ کیفیت] امث۔

:مرضی، خواہش، رضامندی۔ (ال)

سب اختیار میرا تجھ ہاتھ ہے پیارا
جس حال سوں رکھے گا ہے او **خوشی** ہمار
(ک ۲:۲، زور)

خُونی [خون+ی، لاحقہ صفت ونسبت وکیفیت] صف۔

:وہ شخص جو ذرا سی بات پر کسی کی جان لے لے یا جو
قتل کر ڈالنے کا عادی ہو، قتل وخون کا خوگر۔ (ال)

رچی اپنی پیشانی پر وو **خونی** خون کرنے کوں
کہ سجے خوب کر عاشق نہیں چوک اس نشانی میں
(ک ۱:۲۸۷، زور)

خون کرنا (محاورہ)۔

:قتل کرنا۔

رچی اپنی پیشانی پر وہ **خونی** خون کرنے کوں
کہ سجے خوب کر عاشق نہیں چوک اس نشانی میں
(ک ۱:۲۸۷، زور)

د

داب [دابنا کا حاصل مصدر] اند۔
: شان وشوکت، جاہ وجلال (عموماً رعب کے تابع کے طور پر مستعمل)۔ (ال)

وو بُو بُرے کا عکس تیرے مکھ اوپر یوں چھائیاں
جیوں چاند کی جوتی منے مشکیں کلنک ہے داب سوں
(ک:۴۴۲، سیّدہ)

داٹ کر اکے [ڈاٹ کا ایک تلفظ] م ف۔
: دھمکی دے کر، ڈانٹ کر، تیزی سے، کثرت سے۔

اُجالے دین میں فوجاں جو آویں داٹ کر غم کی
تو حیدر کی کٹاریاں سوں ہیا اُن کا پُراؤ وتم
(ک ا:۳۲، زوٓر)

داج [ع: (دج و)] اند۔
: اندھیرا، تاریکی، گھٹاٹوپ اندھیرا۔ (ف ل)

ترا وذن سو دیا نور حورِ جنت کوں
بھوں تیری سو اعرافیاں کوں دینے داج
(ک۲:۶۷، زوٓر)

داد لینا (محاورہ)۔
: بدلہ لینا، انتقام لینا۔ (سے کے ساتھ)

خدایا داد لے ہور داد لے اس ظالماں کن تھے
کہ جد نہیں سو یتیماں پر جفا ہور ظلم ڈھایا ہے
(ک۳:۵۶، زوٓر)

دارُو [ف] امث۔
: دوا، علاج، تدبیر۔ (ال)

شاعر بیچارے تیرا وصف کہنے کاں سکیں
میں بندہ عاجز ہوں تم دارو کرو درماں سیتی
(ک:۳۳۴، سیّدہ)

دَاس [س] اند۔ : غلام، خادم، چاکر۔ (ال)

نبی صدقے ہے ترکماں داس امام
ہوا ور جگت تب سوال و جواب
(ک:۳۰۳، سیّدہ)

داس پن [داس + پن، لاحقہ کیفیت] اند۔
: غلامی، خدمت گاری، لونڈی کا کام۔

کھلے ہیں بخت دروازے نبی کے داس پن تھے منج
محباں دوستاں سارے طبل نصرت بجا دو تم
(ک:۳۱۱، سیّدہ)

داسا رک: داس۔

محمد ہور علی کا ہے محمد قطب شہ داسا
کریں سیوا اُوسے جو پھر پریاں ہم عید و ہم نوروز
(ک۳:۲۵، زوٓر)

داسی [داس کی تانیث] امث۔
: ملازمہ، کنیز۔ (ال)

کیتی دیکھت پیارے تیری ہو داس داسی
کی صاحب اپنے سوں رونگی ایاں ایاں میں
(ک:۴۵۸، سیّدہ)

داعی [ع: (دع و)] اند۔
: دعوت دینے والا، بلانے والا، بانی محفل۔

سکی کے زلف حلقے ہیں سو جوں کعبے کے درمیانی
دون ہت قطبؔ کے داعی دعا کر کر ہلائے ہیں
(ک:۴۵۱، سیّدہ)

داکھ / داکہ / داک [س: دراکشا] امث۔

:انگور۔ (ال)

کہو داکھ جھاڑاں کوں میرا سلام
تمن آرزو دل ہوا شیشہ کاچ
(ک:۳۹۹،سیّدہ)

دالان [ف] امذ۔

:(معماری) محراب دار دروں کی کشادہ عمارت جس میں کم از کم تین در ہوتے ہیں، بالا خانہ یا کوٹھی کے دروازے کے باہر کا سائبان، پیش گاہِ ایوان، برآمدہ، ورانڈے۔ (ال)

کرن پُھل چاند چو پھر تارے موتی سوسنبل تارے
جو چاند اسمانی رنگ چنریاں سوگند برن دالاں کے
(ک:۶۶۳،سیّدہ)

دال ہونا (محاورہ)

:خمیدہ ہونا، حرف دال کی طرح جھکا ہوا ہونا۔ (ال)

تو نار جھاڑ تھے پُھل چننے ہات ناں انیڑے
پرت میں دال ہو اقد عصا دے چننے رتن
(ک:۶۳۸،سیّدہ)

دام [ف: دام؛ س: رسی] امذ۔

:جال، پھندا۔ (ال)

عشق کی آرسی اوپر غباراں کد نکو یارب
اوسی کی آرزو تھے دام میں ہیں گلعذاراں خوش
(ک:۳۱۸،سیّدہ)

دام بچھانا (محاورہ)۔

:جال بچھانا۔ (ال)

او مرغ وحشی رام نہ ہوئے آب و دانہ سوں
ہر چند بچھاویں دام سنپڑ کسی کے دام
(ک۲:۱۶۶،زور)

دامنی [س] امث۔

:بجلی۔ (ق ال)

کرے جے دامنی سوں عشق او ہے عشق بازاں میں
اگر میں باورا ہوؤں تو کیا اُس ہت دارو ہے
(ک۲:۲۷۷،زور)

دَانْ [س] امذ۔

:خیرات، صدقہ، پُن۔ (ال)

شاہاں منے بھوماں تھے کرتا بڑائی جان تھے
انپڑیا علی کے دان تھے تشریف شاہانی مجھے
(ک:۳۰۱،سیّدہ)

دَاوَرْ امذ۔

:انصاف کرنے والا، مُنصف۔ (ال)

اچھوں رحمت اُچھوں میں باٹ تیرا لطف منج بس ہے
لکھیا تج ناؤں منج سر پر ہزاراں شکر داور کوں
(ک:۲۹۹،سیّدہ)

داوَنی [داون (= دامن) + ی، لاحقۂ تانیث و تصغیر] امث۔

:رک، دامنی۔

عشق گوہر چڑائی ہے اپس کی داونی میانے
اپس کی بلند پر پھندنا بندی ہے بھاو بھاواں سوں
(ک:۳۸۸،سیّدہ)

داوُدی [ع: داوُد (عَلَم) + ی، لاحقۂ نسبت] صفت؛ امذ۔

:حضرت داوُد علیہ السلام سے منسوب یا متعلق۔

ہے جم داؤدی الحاں تج بزم میں تج بزم میں جم جم
انداں پر انداں پر انداں پر انداں ہے
(ک ا:۱۲۰،زور)

دایرہ [دائرہ کا ایک املا] امذ۔
:تکیہ،خانقاہ،گھیرا،چکر،دَور۔(ال)
دایرہ ناد حریفاں پکڑے ہیں دنبال
ہوئس سوں راکھ قدم کانٹے ہیں تج پنتھ خونریز
(ک:۵۷۵،سیّدہ)

دایم [دائم کا ایک املا] امذ۔
:ہمیشہ،مدام۔(ال)
کیا تج بیہہ کا بارا منج چوندھر سو سب حیراں
ہمیں سجدہ کریں دایم ہمارے من کے سرور کوں
(ک:۲۹۹،سیّدہ)

دبیر [ف] امذ۔
:محرر،کاتب،نویسندہ،ایک مقتدرہ عہدہ جسے اب سیکریٹری کہتے ہیں،منشی،اڈیٹر۔
بیکس ونا کس ہوں میں کس سوں کروں پیرت کی بات
میرے روں روں خط کوں پڑتا ہے تمارا دل دبیر
(ک:۳۰۷،سیّدہ)

دپانا [دیپ+انا،لاحقۂ مصدر] ف م۔
:چمکانا،روشن کرنا،چراغ جلانا۔(ال)
کہ کسوت احمری سب سر پانو لک مکلل
سورج شفق میں جیوں، یتوں ہر یک دپاؤ سکیاں
(ک:۴۰۵،سیّدہ)

دپایا :رک،دپانا۔
تجلی پوں دیا حق قطبؔ شہہ کوں
کہ نس کوں دن تھے روشن کر دپایا
(ک:۳۴۳،سیّدہ)

دپن ہارا [دِپن (= بچھانا،روشن کرنا)+ہارا،لاحقہ صفت]
صف،مذ؛م ف(قدیم)
:روشن،چمک والا،چمک دار۔
تج مکھ اَجت کے جوت تھے عالم دپنہارا ہوا
تج دین تھے اسلام لے مومن جگت سارا ہوا
(ک ا:۹،زور)

دُجن [دُج (دوجا کی تخفیف)+ن،لاحقۂ اسمیت]
امذ(قدیم)
:جو،تو۔(ال)
اُدھر کے پھول چنا عیش ہے داناں کے چھٹے سُوں
وو چُھانا دُجن نا فیے اس کے دل اچھو سو درد
(ک۲:۹۲،زور)

دچکنا [دھچکنا کا ایک املا] ف ل۔
:کانپنا،دہشت زدہ ہونا،ڈرنا۔(ال)
تسوں میں بات کرتی تو تھی دوتن پیٹ سوں اس تھے
نہ پتیا چھانوں کو اپنے کھڑی جاگا دچکتی ہوں
(ک:۶۹۵،سیّدہ)

دُراہی [دَرائی کی ایک شکل] امث۔
:آقائی،حکمرانی،حکومت۔(ال)
خدا قطبؔ شہ کوں شہشاہ گر کر
سو سارے جگت میں دُراہی بھرایا
(ک:۳۴۲،سیّدہ)

دَرْ بار [ف: در+ بار (بارگاہ کی تخفیف)] اند۔

: آستانہ، بارگاہ۔ (ال)

نظر تج پر الٰہی کا ہوا ہے

تو بیٹھے ہیں شہاں سب تیرے **دربار**

(ک۲:۱۱۸، زور)

دَرپَن [س] اند۔

: آئینہ، شیشہ، آرسی۔ (ال)

منج جیو کے پُھل بن کوں کر اَپ شوق سوں تازہ

منج تن کے درپن کو اُپس مُکھ تھے صفا بخش

(ک:۲۹۸، سیّدہ)

دُرَّۃُ التَّاج [ع= دُرّہ= موتی+ ال (ا)+ تاج] اند؛ صف۔

: تاج کا موتی، بہت بڑا اور قیمتی موتی (مجازاً) بڑا، بزرگ۔ (ال)

نبی صدقے قطب شہ دو جگت میں

علی کا مہر تج سر درۃ التاج

(ک۲:۷۵، زور)

دُرْجَن [س: دُر= بُرا+ جَن= نفس] صف۔

: بدخواہ، دشمن۔ (ال)

تج دھاک کا پردہ ہے یو **دُرجن** کے انکھیاں پر

جو بھری کوں جم راکھے شکاری سوں فلک سوں

(ک:۳۳۳، سیّدہ)

دُرْجناں: رُک، دُرجن۔

فلک نہیں گڑگڑاتا مست ہے ہمت

کہ شہ کہ **دُرجناں** کوں کرنے پامال

(ک:۴۰۰، سیّدہ)

درداں [ف= درد] اند۔

: وہ احساس جو (کسی خارجی یا داخلی سبب سے) جسم کے غیر طبعی ہونے کی حالت میں قوت لامسہ یا قوت حاشیہ کے ذریعے تکلیف کی صورت میں پیدا ہو، ٹیس، دُکھن، چمک۔ (ال)

تیرے ہونٹاں کے جھے میں تھے دِلا منج کوں دوا

میرے **درداں** کو سدا تیری شفا تھے ہے شفا

(ک:۴۸۵، سیّدہ)

دَرْدبادل [درد+ بادل] اند۔

: غم کی گھٹا، درد و غم کا سماں، بڑا دکھ۔ (ال)

اماماں کا قصہ کہنے نہیں ہے جیب کوں طاقت ہے

شہیداں کے غماں تھے **درد بادل** جگ پہ چھایا ہے

(ک۳:۵۶، زور)

دردمَنْد [درد+ ف: مند، لاحقہ صفت] صف۔

: بیمار، دکھی، آفت یا مصیبت کا مارا۔ (ال)

بہوتیک **دردمند** ہوں منج کھلا

ترے لطف کا مومیا یا حفیظ

(ک:۲۹۹، سیّدہ)

دُرُود [= (صلوٰات، اگر خدا کی طرف سے ہو تو رحمت و برکت اور ملائکہ کی جانب سے تو استغفار، اگر اہلِ ایمان کی جانب سے ہو تو بالخصوص نبی برحق پر تو دعا اور سلام اور بہائم و طیور کی نسبت سے ہو تو تسبیح کے معنی دیتا ہے) کا ایک قدیم املا] اند

دُرود لک اس نبی پر جو نرنجن رب کے پیارے ہیں

جو فیروزی مہاڑیاں نوجن کے تئیں سنگارے ہیں

(ک:۳۱۵، سیّدہ)

دَرْزی [درز+ی، لاحقہ نسبت] امذ۔

:وہ شخص جو پیشے کے طور پر کپڑا سینے کا کام کرتا ہو۔ خیاط۔ (ال)

فلک سُرمائی مخمل کے ملک **درزیاں** سو تاراں لے
شفق کی گوٹ لالہ سے منڈپ نوری سلائے ہیں
(ک:۳۱۵، سیّدہ)

دَرْسَن [درشن کا عوامی تلفظ] امذ۔

:دیدار، نظارہ، صورت دیکھنا، زیارت۔ (ال)

جگت سارا برس دن تھے جو تھا مشتاق **درسن** کا
سو درسن دیکھلا میرے جگت رنجھائے بھی سر تھے
(ک:۳۴۵، سیّدہ)

دَرْسَنی :رک، درشنی۔

چنچل چتر بدونت فنی لک لک ملک جس **درسنی**
سو قطبؔ شہ پیو بھوگن جگ جیو کے پیارے اہیں
(ک:۳۹۰، سیّدہ)

دَرْشَن [س] امذ۔

:دیدار، دیکھنا۔ (ق ال)

حج اکبر دینداراں کے اوپر واجب اہے
میرا حج او ہے کہ دیکھوں تج سوں **درشن** عید کا
(ک۳:۱۰، زورؔ)

دَرْشَنی [درشن+ی، لاحقہ نسبت] صف۔

:درشن سے منسوب، دیکھنے کے لائق، خوبصورت، دلکش، قابلِ دید، حسین۔

درشنی ہو آئی ہے پوریاں کی عید
شہ درس دیکھت ہوی حوریاں کی عید
(ک:۳۷۴، سیّدہ)

دَرْماں [ف] امذ۔

:چارہ، علاج، دوا۔ (ف ل)

جوانی کا عجب ہنگام ہے پھر کر نہ آوے او
کہ اس ہنگام کی خاطر بہوت **درماں** سوں کرتے ہیں
(ک:۶۳۲، سیّدہ)

دَرْماندَہ [ف: درماندن کا حالیہ تمام] صف۔

:تھکا ماندہ، خستہ۔ (ال)

جو کوئی ہیں **درماندے** ان کو سدا
تہیں کرتے ہارا دیا یاحفیظ
(ک:۲۹۹، سیّدہ)

دَرْمیانے [درمیان کی مُغیرہ حالت] م ف۔

:درمیان، بیچ میں۔

ہمارا بھید نیں بجتے تکو آؤ
ہمارے ہور پیا کے **درمیانے**
(ک۱:۳۱۲، زورؔ)

دُرْویش [ف: درویش] امذ۔

:گدا، بھکاری، سائل، فقیر۔ (ف ل)

اے بارِ خدا اپنے **درویش** کوں بخش
تجکوں سو محمدؐ علی کے کیش سوں بخش
(ک۳:۴۸، زورؔ)

دِرْہَم [ف: دِرَم= (چاندی کا ایک سکّہ) کا ایک املا] امذ۔

اگر وہ مُلتفت ہووے ہماری بات پر یک چھن
نواروں میں خزینہ اُس اُپر اس دل کے **درہم** کا
(ک۲:۲۰، زورؔ)

دَری [س] امث۔

: موٹے سوت کا دبیز فرش جو چھوٹا بڑا ہر ناپ کا ہوتا ہے اور چار پائی، تخت وغیرہ پر بچھانے کے علاوہ زمین پر بھی بچھانے کے کام آتا ہے۔

چتا ہے عشق کے جنگل میں بیٹھیا ہے **دری** لے کر
لیا ہے جھانپ سوں آہو نمن دل منج ایانی کا
(ک۲:۱۷، زور)

دَرْیاں [دریا + ئی، لاحقہ نسبت] صف۔

: دریا سے منسوب، بحری، آبی۔

دو رخسار اس کے ہیں رنگیں گلالاں
او چلنے کوں دیکھ ہنس **دریای** کہے سب
(ک: ۴۵۵)

دُریجن / دُرجن [پ: دریجن] اند۔

: دشمن۔ (ال)

شہا بکرید ہے سالم **دُریجن** تج پہ قرباں ہے
دھرت خوشدل گگن خوشحال جگ سب شاد خنداں ہے
(ک: ۳۶۴، سیّدہ)

دَرِید [ف: دریدن = پھاڑنا سے]

: پھٹا ہوا، چاک کیا ہوا، خستہ (بطور سابقہ و لاحقہ مستعمل)

نیند بھانے سوں نین جب تم ہی اپنے موںچے
ساحراں کا سبھی سحر اسی لحظ **درید**
(ک: ۵۴۷، سیّدہ)

دَستْ بَدَسْت [دست + ب (حرف جار) + دست]

صف؛ م ف۔

: ایک کے ہاتھ سے دوسرے کے ہاتھ میں، ہاتھوں ہاتھ، جلد، شتاب۔

سدا تو مدح نبیؐ و علیؓ کی کہتا ہے
قطب شہ شعر ترا تو لکھے ہیں **دست بدست**
(ک۲:۴۵، زور)

دَستک بجانا (محاورہ)۔

: تالی بجانا۔

دکھا رُکھ مست ہو **دستک بجاویں** پات سوں باتاں
سو ڈالیاں ڈلتے ہو متوال پی پھول ابرہن سارا
(ک: ۳۰۷، سیّدہ)

دستُور [ف] اند۔

: رسم و رواج، روش چلن۔

عاشقاں تج باٹ میں بسمل ہوئے ہیں بیشمار
عاشق بیچارہ کوں رکھ پیار کے **دستور** تھے
(ک: ۳۰۲، زور)

دستور کرنا (محاورہ)۔

: صف میں شامل کرنا، شمار کرنا، درج کرنا۔

محبت پیو کا منجکوں برہ دریا میں کشتی ہے
اس اُوپر عشق بازاں میں منجے دستور کر ساقی
(ک۲:۲۹۵، زور)

دِسنا [دِس = دیکھنا + ا: نا، لاحقۂ مصدر] ف ل۔

: نظر آنا، دِکھائی دینا، دِکھنا۔ (ال)

کس ٹھار میں **دِستا** نہیں سب ٹھار ہے بھرپور
دیکھن کوئی سکتا کاں اس ہر نیک سنن ہے
(ک: ۳۱۲، سیّدہ)

دِشٹی کرنا (محاورہ)۔

: دیکھنا، نظر کرنا (کسی شے پر)، نظرِ عنایت کرنا۔

حضرت نبیؐ دِشٹی کرے، دل قطب نت تج سوں دھرے
نِس دن جرا سیوا کرے، حق گیان کا سوکھان توں
(ک۱:۲۰، زور)

دُشمناں [دُش=بُرا+منہ=آدمی] اند۔

:دشمن=(جو شخص کسی کی جان، مال و آبرو وغیرہ کے نقصان کا خواہاں ہو، مخالف، بدخواہ) کی جمع، تراکیب میں مستعمل۔

مرے دوستاں کوں توں بِت دے جَنت
مرے **دشمناں** کوں اگن یا سمیج
(ک ا:٦، زور)

دُشنام [ف] اند۔ :گالی، بُرا بھلا۔

گالیاں ستے او نازنیں مجہ یاد کرتا کر سنیا
اب دل کروں قربان اس **دُشنام** کے انعام پر
(ک ۲:۱۱۵، زور)

دوڑیا ہے عشق عقل جتا اُتنا دوڑیا
دوڑاے ناتو بھی دیوے **دشنام** میرا کام
(ک:٦١١، سیّدہ)

دُشوار [ف: دشوار؛ دُش=بُرا+وار=مانند] صف۔

:کٹھن، مشکل، محنت طلب۔

صفت و نکی امت ہم تم زباں آکسن سکے نا جگ
فلک بُھیں کے دو پارے ہوئیں تو بھی ہے جو کہ **دشوار**
(ک ا:۳۸، زور)

دُعا [ع: (دع ا)] امث۔

:اللہ سے مانگنا، طلب کرنا، التجا کرنا، عرض، پکار۔ (ال)

معانی ہے گنہ گارا رکھیں یارب آپ آدھارا
رکھیا سر تیرے دربار آ کریں اس کا **دعا** آمیں
(ک ۲:۱۹۱، زور)

دُعا منگنا (دُعا مانگنا) ف م نیز محاورہ۔

:اللہ تعالیٰ سے مُراد طلب کرنا، مقصد پورا ہونے کی التجا کرنا۔

تس دنا بن کوئی دن ناہیں **دعا منگنے** کتیں
مرتضٰی تیں مصطفےٰ ہیں عید میں دیتے سریر
(ک ا:٩٧، زور)

دُعایاں [دعا کی جمع] امث۔

:دعائیں، التجائیں۔ (ال)

میں **دعایاں** پڑوں رِکتا نہ کرے منج کوں نگاہ
ٹیلا پیشانی پہ لا جاؤں گا اس کی درگاہ
(ک:٢٤٨، سیّدہ)

دَعویٰ / دَعوے [ع: (دع و)] اند۔

:وہ مدعا یا مفہوم جس کے حق ہونے پر قائل زور دے یا مُصِر ہو، یقین، صداقت کے ساتھ پُر زور لفظوں میں کہی ہوئی بات، کوئی ایسی بات کہنے کا عمل جس کے دلیل دی جاے یا جسے دلیل کی ضرورت ہو۔ (ال)

کرتے ہیں **دعوے** شعر کے سب اپنی طبع سوں
بخشیا فصیح شعر معانی کے تیئں خدا
(ک ۲:۱۲، زور)

دعویٰ دھرنا (محاورہ)۔

:غیر واقع یا مُشتبہ بات کے وجود پر اصرار کرنا۔

اگر **دعویٰ دھریں** ایمان کے تم سب مسلماناں
رکو دم دم کہ دوزخ آگ تھے تمنا کوں چھڑایا ہے
(ک:٤٩٧، سیّدہ)

دَفتر (۱) [ف] اند۔

: (مجازاً) طویل تقریر و تحریر، باتوں کا پشتارہ، طومار، تفصیل۔ (ال)

خسرو شیریں کا ہے سو ایک **دفتر**

زلف پنگاں میں پنگاتا ہوں مرا جی

(ک ۲: ۲۸۰، زور)

دَفتر (۲) اند۔

: اعمالنامہ، خطا و گناہ کی رُوداد، فردِ عصیاں۔ (ال)

خطا **دفتر** اوپر کھینچے الف لوچن کے کاجل تھے

پری چین بائے حلقہ آپ کان ہم عید و ہم نو روز

(ک ۳: ۲۶، زور)

دُکان [ع: (دکن)] امث؛ ~ دوکان۔

: وہ جگہ جہاں بیٹھ کر سودا بیچا جائے، سامان بیچنے کا مکان، کاروبار کا ٹھیا ٹھکانہ۔ (ال)

جواہر نیں کیں تج سار کا خوبی کے **دُکان** میں

جو آوے مول کرنے تج تو ہووے جوہری بے ہوش

(ک ۲: ۱۳۱، زور)

دَکّن [س: دَکشن] اند؛ ~ دَکھن۔

: جنوبی علاقہ، خصوصاً جنوبی ہند کا علاقہ (حیدرآباد وغیرہ)۔ (ال)

سو بارہ اماماں مدد ہے قطب کاں

اُوسی تھے یو سارا **دکن** ہے متابع

(ک ۲: ۱۵۳، زور)

دُکھ (۱) [س: دکھ] اند۔

: تکلیف، درد، اذیت، بے چینی، مصیبت (جس سے دل دکھی ہو)، سُکھ اور آرام کی ضد۔ (ال)

دکھ ایک ہے ہر ئیک کدھیں لاکھ چمن ہے

مکھ جوت ہے ہر ٹھار و لے ئیک رتن ہے

(ک: ۳۱۲، سیّدہ)

دُکھ (۲) اند۔ : رنج و غم، اندوہ۔

پیا جس دن نہیں لگتے گلے منج سوں تو دکھ ہے منج

گلے لگنا پیا کا ہے سو میرا دکھ بھنجن تعویذ

(ک ۲: ۹۶، زور)

دُکھ آمیز [دُکھ + ف: آمیز، آمیختن = مِلنا، ملانا] صف۔

: دُکھ سے بھرا ہوا، تکلیف دہ۔ (ال)

دنیا کے پھول میں توں، باس وفا کا نہ منگیں

کہ سبی پھول کوں چو پھر لگے ہیں کانٹے **دکھ آمیز**

(ک ۲: ۱۲۳، زور)

دُکھ بھَنجن [دُکھ + بھَنجن = مٹانے والا، زائل کرنے والا] صف۔

: مصیبت یا غم دور کرنے والا۔ (ال)

پیا جس دن نہیں لگتے گلے منج سوں تو دکھ ہے منج

گلے لگنا پیا کا ہے سو میرا **دکھن بھنجن** تعویذ

(ک ۲: ۹۶، زور)

دُکھ دَرد [دُکھ + درد] اند۔

: رنج و غم، تکلیف، مصیبت۔ (ال)

صدقے نبی کے قطب کوں اپ لطف میا تھے

دکھ درد سبھی دور گر ہور سکھ شفا بخش

(ک ۱: ۴۰، زور)

دُکھاں: دُکھ کی جمع۔

دنیا کی دھوپ آنچاں تھے معانیٰ توں نڈر تل

دکھاں کی آنچ تھے تج کوں خط کیتا ہے آزاد

(ک: ۵۴۶، سیّدہ)

دُکھن :رک: دُکن۔

بہوتِک مَیا ستے اُپن دیتا قطب کوں سب **دکھن**

سیسوں نبی کا نت چرن جب لگ ہے تن میانے جیا

(ک:۲۹۷،سیّدہ)

دُکھی [س: دُکھت، دُکھا ہوا] صف۔

:ملول، رنجیدہ، مصیبت زدہ، پریشان۔

کرے گا اگر یاد وو منج دکھی کوں

کروں یاد اگر کسی کوں استغفراللہ

(ک۲:۲۱۹،زوؔر)

دُگانہ [ف] اند؛~دُگانا، دوگانا، دوگانہ۔

:دو رکعت نمازِ شکرانہ۔(ف ل)

نماز جس میں دو رکعتیں ہوں۔

دیکھیا سوں سہنہ کہ میخانہ کا ہوا دربار

کروں گا شکر گذاروں کا سو **دگانہ** نماز

(ک۲:۱۲۴،زوؔر)

دِل آرام [دل+آرام] ضد۔

:دل کو آرام دینے والا، دل کو راحت پہنچانے والا،

محبوب، معشوق۔

آرام دل آرام تھے ہے دل کوں سدا

میں اپنے **دل آرام** تھے آرام منگوں

(ک۳:۲۴،زوؔر)

دل باندھنا (محاورہ)۔

:دل لگانا، محبت کرنا، عاشق ہونا، دل کو مائل کرلینا۔

(ف ل)

دو نین کی چُلبلائی پَھل ہریک وضع سوں

کسی سوں **دل باندھوں** کہوں دونوں تھے ہوں میں بیقرار

(ک۲:۱۱۰،زوؔر)

دل بَند [دل+ف: بند، بستن=باندھنا] اند؛~دلبند۔

:دل کا ٹکڑا، محبوب، بہت عزیز (بیشتر فرزند کیلیے)(ال)

او کسوت تھے جو باس منسکے سدا

تو اور باس ناریاں کا **دلبند** ہے

(ک۲:۲۳۲،زوؔر)

دل بَند ھنا محاورہ؛~دل بندنا۔

:مائل ہونا، عاشق ہونا، کسی سے دل لگنا۔

نبیؑ صدقے قطباؔ علی مہر سیتے

بندھا دل کہیں نیں انن بن ولا منج

(ک۲:۷۳،زوؔر)

دل بَہلانا (محاورہ)۔

:غم غلط کرنا، وحشت دور کرنا، دل خوش کرنا۔(ع ال)

عاشق کھتے ہیں باغ کو **بہلانے جائیں دل**

کیا بوجھے پھول زاغ مگر بوجے تو بھنور

(ک۲:۱۱۳،زوؔر)

دل اُپَر (محاورہ)۔

:دل پر نقش ہونا، دل پر کندہ، گہرا نشان بننا۔(ال)

تم نازِ حسن سکّہ ہے **دل اُپر** ہمارے

رقیباں رقم نہ بوجھیں ہے اے حیا حوادث

(ک۲:۶۰،زوؔر)

دل خواہ [دل+ف: خواہ، خواستن=چاہنا] صف۔

:مرضی کے مطابق، موافق، دل پسند، مرغوب،

خاطر خواہ، پسندیدہ۔(ف آ)

اندھارے کے بادل منجے بیٹری چو پہر

خدایا تو بھیجیں ہمیں یاد **دل خواہ**

(ک۲:۲۱۹،زوؔر)

دِل وار [دل + دار + ی، لاحقہ کیفیت] اند، ؛ دلدار۔

: پیارا، من بھاون، دلبر، محبوب، معشوق، جانی، تسلی بخش، تسکین دہ۔ (ف آ)

مو نظر سامنے نہیں ہے یار
نین پانی میں تیرتا **دلدار**
(ک ۲: ۱۱۹، زور)

دل دَڑیا کرنا (محاورہ)۔

: دل کشادہ کرنا، فیاضی کرنا، فراخ دلی دکھانا۔

پرت میں جنے اپنا **دل کیتا دریا**
عشق پنتھ میں اس کوں ساجا کہ مانی
(ک ۱: ۳۱۱، زور)

دِل دُکھانا (۱) فعل متعدی۔

: رنج دینا، صدمہ پہنچانا، اندرونی غم دینا۔ (ف آ)

مصطفیٰؐ کے باغ کے پھولاں کوں بن پانی سکائے
مصطفیٰؐ ہور مرتضےٰؑ ہور فاطمہؓ کا دل دُکھائے
(ک ۳: ۷/۵۶، زور)

دل دھرنا (محاورہ)۔

: دھیان لگانا، توجہ دینا، ارادہ کرنا۔ (ال)

حضرت نبیؐ دِشٹی کرے، دل قطبؔ نت تج سوں دھرے
نِس دن ترا سیوا کرے، حق گیان کا سوکھان توں
(ک ۱: ۲۰، زور)

دِل رَکھنا (محاورہ)۔

: توجہ کرنا، راغب ہونا۔

جو کوئی دھیان ہو رگیان میں دل رکھے ہیں
خدا نے سدا ان کوں خوی سہاتی
(ک ۲: ۲۳۶، زور)

دل ستاں [دل + ف: ستان، ستدن = لینا] صف۔

: دل لبھانے والا، دلربا۔ (ف ل)

لعل تیرے کھان تھے یاقوت کا پیالہ پلا
نقل اُدھر کا سکہ ہے منج جیو پر اے دلستان
(ک ۲: ۱۹۱، زور)

دل کُشا [دل + ف: کشادہ، کشادن = کھولنا]

صف؛ ~ دلکشا

: فرحت افزا، طبیعت کو شگفتہ کرنے والا، روشن، دل خوش کرنے والا۔ (ف آ)

دو دل سیتی تمن سوں جن کوئی کیتے پیرت
جیو کے نین سوں ہرگز نا دیکھے دلکشا صبح
(ک ۲: ۷۷، زور)

دل گُسِستہ [دل + ف: گُسِتہ، گُسِستن = توڑنا، ٹوٹنا]

: ٹوٹا ہوا دل، دل شکستہ، غمگین دل۔ (ال)

جے وِشٹ عشوہ کا کہ زینتا رواں کرے
اوّل دل گستہ میرا یگانہ کر
(ک ۲: ۱۱۲، زور)

دل گھٹ کرنا (محاورہ)۔

: دل مضبوط کرنا، ہمت کرنا۔ (ال)

کرواب عاشقاں دل گھٹ بچن معشوق کا یک نیں
وفا کے اچھراں جو تھے سواپنے دل تے دھولی جوں
(ک ۲: ۲۰، زور)

دِلاں اند۔ : دل کی جمع۔

نو روز ہور روزِ عید کی خوشیاں ملے یک چاند میں
مارو رقیباں کے دلاں میں زہر پیکاں عید کا
(ک ۳: ۶، زور)

دلائل [ع: (د ل ل)] اسم مذ نیز امث۔

:ثبوت، شہادت، سبب، وجہ، دلیل کی جمع۔ (ف ل)

کرے کن دلیل و **دلائل** سوں عشق
دلیلاں میں بلجے ہیں عالم ہزار
(ک ۲: ۱۰۸، زور)

دلدّر دور کرنا (محاورہ)۔

:غربت اور افلاس سے نجات حاصل کرنا، نحوست بھاگا۔ (ال)

سدا سیوا کریں ایسی گسائیں
دلدّر دور کر کرتا نہالا
(ک ۱: ۳۷، سیّدہ)

دل میں ٹھاؤں کرنا (محاورہ)۔

:دل میں جگہ کرنا۔ (ال)، قابلِ قدر ہونا۔

تج حسن خزینا سو مرے دل میں کیا ٹھاؤں
گنجور رکھن ہار کہیا تب تھے منج ایام
(ک ۱: ۱۸۱، زور)

دُلدُل [ع] امذ۔

:وہ سفید سیاہی مائل خچر جو حاکم سکندریہ نے رسولِ اکرم ﷺ کو نذر کی تھی اور حضورؐ نے حضرت علیؓ کو عطا فرمائی تھی، وہ گھوڑا جو عشرہ محرم میں حسینؓ کے گھوڑے کے طور پر نکالا جاتا ہے، وہ گھوڑا جس پر سامانِ ماتم لاد کر عشرہ محرم میں عزا خانہ میں لے جاتے ہیں۔ (ع ال)

صدقے نبی کا داس ہوں میں داس راسک راس ہوں
قطبا علی کا داس ہوں پکڑ کھڑا **دلدل** کڑا
(ک ۱: ۲۸۶، زور)

دلیری [دلیر + ی +، لاحقہ کیفیت] امث۔

:دلیر = (خوف، جھجک یا ہچکچاہٹ کے بغیر کسی کام یا اقدام پر آمادہ، نڈر) کا اسمِ کیفیت، بے باکی، جو فوجی شجاعت، بہادری۔ (ال)

وو لوچن ہیں تیرے نسنگ چور راوت
اونو سوں **دلیری** نہ کر سب ہی یارے
(ک ۲: ۲۳۴، زور)

دلیل کرنا (محاورہ)۔

:بحث کرنا، مناظرہ کرنا، حجت پیش کرنا۔ (ال)

کرے کن دلیل و دلائل سوں عشق
دلیلاں میں بلجے ہیں عالم ہزار
(ک ۲: ۱۰۸، زور)

دلیلاں: دلیل کی جمع۔

کرے رکن دلیل و دلائل سوں عشق
دلیلاں میں بلجے ہیں عالم ہزار
(ک: ۵۶۰، سیّدہ)

دم (۱) [ف] امذ۔

:سانس، نفس۔ (ف ل)

زمیں پر کیا بلا کیا شور کیا غوغا ہوا پیدا
یتا گج دل میں دکھ داتیا نہ نکلے غم تھے دم پھر کر
(ک ۳: ۵۶، زور)

دم (۲) [ف] امذ۔

:لمحہ، آن، پل، وقت، ہنگام، موقع۔ (ال)

اپ پیار تھے اب جم مجے، غم تھے سو کر بے غم مجے
توں ہیں مدد ہر دم مجے، تج بن نہیں کوئی یا علی
(ک ۱: ۱۹، زور)

دَم دَم [دَم+دَم] م ف۔

:ہر وقت، لحہ لحہ، متواتر، دمبدم۔ (ال)

تہجد کی نمازاں میں کرو منج تیں دعا دم دم

دعا دم کے اثر تھے ہوں وہاں ہم عید و ہم نو روز

(ک۲:۲۷، زور)

دَم نہ مارنا (محاورہ)۔

: کچھ نہ کہنا، خاموش رہنا، اُف نہ کرنا۔ (ال)

نہ ماریں دَم ہمیں ہرگز کہ مت دم نکلے گا اس کا

ہیں کیا کام ماریں دم ہمن جانانہ ہے باعث

(ک۲:۵۹، زور)

دَمامہ [ف] اند؛ دماما۔

:بجانا، بجنا، شور، گونج، گھن گرج۔ (ال)

دمامے سو بادل کے گھن کا چتر ہے

کلیجا سوتن دشمناں گڑ بڑایا

(ک۱:۳۲۴، زور)

دَمنا(۱) ف ل۔

:دمکنا، چمکنا۔

دَمیا صبح صادق تمن روئے فرخ

خوشی کے درودواں بھیجو سوئے فرخ

(ک۱:۶۷، زور)

دَمہ [دم+ہ، لاحقہ نسبت] اند۔

:دھونکنی، بھونکنی، دھونکنیوں کی جوڑی۔ (ف آ)

منج عاشقی کے نیہ میں سو ثابت نہ پانچل

سب عاشقاں کے دمہ میں سنا دی لگی دسے

(ک۲:۲۹۱، زور)

دَے دَم م ف۔

:جلدی، شتابی۔ (ال)

دے دَم مشتری ہور زہرہ لیائے ہیں خبرِ نصرت

جو نکلے داب سوں صاحب قرآں ہم عید و ہم نوروز

(ک۳:۲۳، زور)

دن پَر دن م ف۔

:دن بدن، ہر روز، روزانہ، رفتہ رفتہ، آہستہ آہستہ

(ال)

خدا تج کوں دیا عیدی یو ہندوستان سالم کوں

تو **دن پر دن** قیامت ملک ملک تیرا باداں ہے

(ک۱:۱۲۰، زور)

دِن دِن م ف۔

:ہر روز، روز بروز، مسلسل، لگا تار، ہمیشہ۔ (ال)

صدقے نبی کے قطبؔ شہ کو عید سکھ **دن دن** اچھے

جب لگ چندا ہور سور ہے ہے عیش بج فرمان سوں

(ک،

دِنا [دن جس کا یہ عوامی املا ہے] اند۔

:دن، روز۔ (ال)

خلایق اس **دنا** خاطر کیا پیدا جگت سارا

یقیں سانو سکل دن میں یہی دن ہے سر خدارا

(ک۱:۳۸، زور)

دِناں [دن+ان، لاحقہ جمع] اند۔

:دن کی جمع۔

گھرے گھر آج دن کا جاں پہ کاجاں ہووتے ہیں خوش

کہ یو دن سب **دناں** میانے ادکہ منصور دستا ہے

(ک۱:۶۰، زور)

دُنبال پکڑنا (محاورہ)۔

: پیچھا پکڑنا، تعاقب کرنا، عقب میں چلنا۔ (ال)

تمارے نور تھے پایا ہوں میں پنتھاں عشق کے سب
رقیباں پکڑے ہیں دنبال اس تھے تم رکھو وارث
(ک۲: ۶۱، زور)

دُنبال لگنا (محاورہ)

: پیچھے پڑنا، درپے ہو جانا۔

جل کیک پتیا کر چھانو کوں نادے خبر چک پا کے تو
دنبال لگ گر پاتو پر آوے کی پھسلانے چنچل
(ک۲: ۱۲۴، زور)

دُنبال میں پڑنا (محاورہ)۔

: پیچھے پڑنا، تعاقب کرنا، دق کرنا۔ (ال)

پڑے دنبال میں میرے سواس نینساں کے دنبالے
خدایا عشق مشکل ہے بھرم رکھ تو معانی کا
(ک۲: ۱۸، زور)

دَنت [س] اند۔

: دانت کا مخفف۔

گلابی نین میں تیر سمدپور موج مارے
سرج سے گال پر دنت نورتن مانک جڑی ہے
(ک۲: ۲۳۸، زور)

دَند [س: دنڈ] اند۔

: معرکہ، دشمنی، مخالفت، کینہ۔ (ف ل)

پیا کوں بلا لیائے ہوں اب مندر
دوتن من میں اس تھے ہمن دند ہے
(ک۲: ۲۳۲، زور)

دوارے: دروازے۔

دو عالم کے دوارے کھلے ہیں عیش کے خاطر
جے کوئی نبیؐ نام سوں دل رام دویگا
(ک۲: ۱، زور)

دِواراں: دیوار۔ (زور)

سورج افشاں گر ہو کر نبی مندہر دواراں پر
زر افشانی کیا یکسر سو جگ میں جھلکارے ہیں
(ک: ۳۱۵)

دوتاری [دو+تار+ی، لاحقہ نسبت] امث۔

: دو چکاریوں والا ستار کی قسم کا ایک ساز، ایک قسم کی چھوٹی سارنگی جس میں دو تار ہوتے ہیں۔

نبی صدقے قطبا ریجھانے کے تائیں
بجاتا ہے تانا دو تاری عجائب
(ک: ۳۱۵، زور)

دوجا: دوسرا۔

میں دوجا کانیں بندا بندہ ہوں تیرے نیہہ کا
طالباں میں تم کرو منج کوں حکومت کا وزیر
(ک: ۳۰۷، سیّدہ)

دوجگت [دو+جگت = (دنیا، سنسار، جہاں، عالم] اند۔

: دنیا اور اس کے بعد آنے والا عالم یعنی آخرت، دنیا و عقبیٰ۔ (ال)

نبی صدقے ہے ترکماں داس امام
ہوا دو جگت تب سوال و جواب
(ک۱: ۱۳، زور)

دودھارا [دو+دھار = (تلوار کی باڑھ یا تیزی)] صف؛ اند۔

: (سپہ گری) ایک دانو جس میں حریف اپنے مدِ مقابل کے گلے اور چھاتی پر لیٹ کر دونوں

ٹانگوں سے وار کرتا ہے۔(ال)

پیاری کے نیناں ہیں جیسے کٹاری
نہ سم اُس کے اگنے کوئی بس **دو دھاری**
(ک۲:۲۳۲،زور)

دودھاری [دودھار+ی، لاحقہ تانیث] صف۔
: دودھار کی، دوہری کاٹ کرنے والی، دونوں رُخ دھاردار۔(ال)

لیلاٹ کے چمن میں ٹلا چند چوترا
موتیاں کے جل گوں میں **دو دھاری** لگی دسے
(ک۲:۲۹۱،زور)

دَوادَوی [داودو=(تیز قدموں سے، تیزی سے، دوڑتا ہوا)] امث۔
: دوڑ دھوپ، اُچھل کود، جدوجہد۔(ال)

بادِ سحر کتا کرے بیہدہ ی **دواد دی**
یک دو خبر خوشی کی لیا مو دل و جاں سرور کر
(ک۲:۱۱۶،زور)

دَوار [س] اند۔
: دروازہ، ڈیوڑھی، چوکھٹ، آستانہ۔(ال)

سُرج افشاں گر بنو کر نبیؐ منہ ہر دُوالاں پر
زر افشاں کیا یکسر، سوجگ میں جھلکارے ہیں
(ک۱:۳۷،زور)

دِوال امث۔
: دیوار۔(ق ال)

دسے فانوس کے درمیاں تھے جوت جوت دیوے کا
سوتیوں دستا دوالاں میں تھے میویاں کا برن سارا
(ک۳:۱۴۷،زور)

دَواں [ف: دویدن=دوڑنا سے اسم حالیہ] صف۔
: دوڑتا ہوا، بھاگتا ہوا، سرگرداں۔(ال)

نوا نو روز نو ساقی نوا عشرت نویلی سوں
نوی خبراں سن آئے ہیں **دواں** ہم عید و ہم نوروز
(ک۳:۲۷،زور)

دَوائر [ع: دور، دائر=(حلقہ) کی جمع]
: حلقہ، دور یا محیط۔(ال)

تمن **دوائر** مکھ ہے نگیں سلیماں کا
طیور و اِنس و پری پر کرو سدا تم راج
(ک۲:۶۷،زور)

دَوائی [دواء=(دوا)+ی(زائد)] امث۔
: دوا جس کا یہ بگاڑ ہے۔

گروگرو ہے سہلیاں کی چترائی منے نس دن
محمد قطب شہ کوں دے ہے اب نیناں کی **دوائی**
(ک۲:۲۷۶،زور)

دُوپ : دھوپ کی قدیم شکل۔

یہ گیا عجب پڑتا نظر جو **دوپ** پڑتی چاند پر
یا مکھ نورانی جوت بھر ہے نین کیرے شاب میں
(ک۱:۲۸۹،زور)

دُوتن [س: دوت+ن، لاحقہ تانیث] امث۔
: سوکن، سوت۔(ف ل)

مہن کوپ کرتے ہیں اب ناز سیتی
دوتن جا کہے مگر میری باتاں
(ک۲:۲۵،زور)

دُوتی [س:دوتی] امث۔

:سوکن، دشمن، درتن۔(ال)

گنواتی ہے **دوتی** جنم سب برائی

پھری ہیں سکیاں دشمنائی سوں چھاتی

(ک۲:۲۳۶، زور)

دوتیاں [س:دوتی = (سوکن، دشمن)] کی جمع۔

دوتیاں گم پر چوطرف تاریاں ئمن بھر ہے چندا

تس پر برستا چند نا سوتج کوں دکھلانے چنچل

(ک:۶۰۷، سیّدہ)

دُوجیاں:دوجی = (دوسری) کی جمع، اغیار۔(ال)

اس نیں کا یتیس پرت مج کوں یوں پیا

دوجیاں کا دل ہمارے برہ تھے کباب تھا

(ک۲:۱۹، زور)

دُوجے [دوجا کی مغیرہ صورت] امذ۔

:دوسرے۔(ال)

بھنوں کماناں ناچڑا اپ لو چناں کے گوشہ سوں

کیوں کہ تج شاہی کے دشٹی تل دیس **دوجے** دوراج

(ک۱:۱۹۲، زور)

دُوداں [مقامی] امذ۔

:دودھ۔

گروگھر میں گرہ کیاں کئے اوترنے **دوداں** سو بھرائی

چاند سورج کے پیالے آپ گھر میں پھرائی

(ک۲:۴۷۴، زور)

دَور(۱) [ع] امذ۔

:شراب کے پیالے کی گردش۔(ال)

تج حسن جنت حور تھے منشور نامہ لیائیا

منج **دور** میں بھردیو تم جوہر و مرجاں عید کا

(ک۳:۴، زور)

دَور(۲):طواف، گرد پھرنا۔(ال)

ملایک **دور** فرماتے حوراں غلماں منگل گاتے

خوشی کیتے ہیں ساتو آسماں جب تے جونوری ہے

(ک۱۰:۵۵، زور)

دُور کرنا (محاورہ)۔

:الگ کرنا، جُدا کرنا، ختم کرنا۔(ال)

صدقے نبی کے قطب کوں اپ لطف میا تھے

دکھ درد سبھی **دور کر** ہور سُکھ شفا بخش

(ک۱:۴، زور)

دَورا [دورہ کا متبادل املا] امذ۔

:گشت لگانا۔(ال)

اچھوں **دورا** کرنا اچھوں فرق نہیں

وو صورت ہے میری نظر کا بصر

(ک۱:۲۸۸، زور)

دَوراں [ع] امذ؛ دوران۔ :خوشی، تقریب۔(ال)

حاتم کی بخشش چھپ گیا ہے تیری بخشش کے انگے

گنجاں گھرے گھر بھر دیا ہے آج **دوراں** عید کا

(ک۳:۴، زور)

دورائی:مالکی۔(زور)

چوٹی کا بھندنا طاؤس کا تلا جیوں

حاجب ہوائی ستیس اپنا **دورائی** پھرائے

(ک:۳۴۷، سیّدہ)

دُوری [دُور+ی، لاحقۂ نسبت] امث۔

:فراق، علیحدگی، جُدائی، الگ ہونا۔

تو دوری ڈراو منجے دور تھے

وہ گیا بوجھے مو دل میں ہے تو نگر

(کِ ا:۲۸۸، زور)

دوشتاں [ف= دوست] امذ۔

:وہ شخص جس کی خیر خواہی اور محبت قابلِ اعتبار ہو یا جس سے سچی خیر خواہی و محبت کی جائے، جس کے ساتھ میل جول، رسم وراہ، ملاقات ہو۔

(دشمن کا نقیض)

کھلے ہیں بخت دروازے نبی کے داس پن تھے منج

محباں **دوستاں** سارے طبل نصرت بجاوؤ تم

(کِ ا:۳۲، زور)

دوُلانا [مقامی] ف ل۔

:جھولا دینا۔ (ال)

ویسے یوں جالے موتیاں کے نچھل جوبن پہ چنچل کے

کہ جوں طنبو دو تھانبے کا پوَن سوں کس دولائے ہیں

(کِ ا:۲۹۳، زور)

دَولت (۱) [ع] امث۔

:مہربانی، لطف، عنایت۔ (ال)

کیتک لوگاں سنو ہنستے تھے انو کی یک محبت پر

کیتک دل کوں حضوراں کے سوشہ **دولت** ہوا رافع

(کِ ا:۱۴، زور)

دَولت (۲) امث۔

:حکومت، مملکت۔ (ال)

بادشاہاں کرتے ہیں اب مال اُپر جگ میں بڑائی

منج محمد نانوں تھے ہے تاج و **دولت** خسروانی

(کِ ا:۲۸، زور)

دَولت (۳) امث۔

:طفیل، بہ دولت، سبب۔ (ال)

بیٹھے راگاں محمد قطب شہ کوں جم سہاتے ہیں

نبیؑ دولت غزل میرا شکر نمنے چکھاتی ہے

(کِ ۲:۲۷۹، زور)

دونَفَس [دو+نفس= (سانس، دَم، گھڑی، ساعت، لمحہ] امذ۔

:دو گھڑی، تھوڑی دیر۔ (ال)

مو آہ و نالہ تب تھے دکھایا ملن گھڑی

او نقدِ عمرِ **دونفس** درِ حساب تھا

(کِ ۲:۸، زور)

دُونی [مقامی] صف۔

:دونوں۔ (دَر)

دین و دنیا **دونی** ہیں حضرت تے قایم تا ابد

دو جہاں کی حکمتاں میں ہے تمی روشن ضمیر

(کِ ا:۷۶، زور)

دَہَن [ف] امذ۔

:مُنھ۔ (ال)

ہمارے سائیں کو ظاہر ہیں دل میں کی باتاں

دوتن کی بات کہوں تو ہوئے **دہن** مجروح

(کِ ۲:۸۰، زور)

دَیا [س] امث۔

:بخشائش، نوازش، عطائے خداوندی۔

قطبا بندا ہے تیرا دو جگ میں یا محمدؐ
دایم نظر رکھ اُس پر اپنا اَدَک دَیا کا
(ک ا:۴۲۶، زورؔ)

دَیال :مہربان، سخی۔(ق ال)
دیال کرنا تم اپنا کدھیں نکو چھوڑو
ترا نصیب ازل تھے لکھیا ہے یوں اُستاد
(ک:۵۶۷، زورؔ)

دِیباچہ [ف: دیبا+ چہ، لاحقہ تصغیر] اند۔
:(مجازاً) سب سے پہلے شخص، سب سے پہلی چیز۔
(ال)
نبی مولود ہے دیباچہ سب مولود میانے
سو ہے تو روز عیداں میں انندیے سروری کا
(ک۳:۱۱، زورؔ)

دیپاپی:چکائی۔(ق ال)
سورج شعل چندر جوتاں ستارے جوں کہ گلریزاں
دیپاپی تن کوں مکھ پیشانی خویاں آ کنواریاں کی
(ک:۳۴۴، سیّدہ)

دِیپنا [س: دیپ= دیپک+ نا، لاحقہ مصدر] ف ل۔
:چمکنا، روشن ہونا۔(ق ال)
دپے من اُن کا جُوں گگن دپے سورج جگتاب سوں
جے کوئی تمارا روپ جو مَن میں چتارے ہیں علی
(ک ا:۱۸، زورؔ)

دِپے :نظر آئے، چمکے۔(ق ال)
دِپے من ان کا جوں گگن دِپے سورج جگتاب سوں
جے کوئی تمارا روپ جو مَن میں چتارے ہیں علی
(ک:۳۰۵، سیّدہ)

دید [ف: دید، دیدن= دیکھنا] اند۔
:نظارہ کرنا، نِگاہ ڈالنا (کسی چیز یا بے جان شے پر)۔
(ال)
تیرا نزاکت حسن کا پڑھنے میں لکھنے میں نہ آئے
او نور ہے روشن بہوت نیں ہے سکت یک دید کا
(ک ا:۲۹۱، زورؔ)

دیدار [دید+ ف: ار، لاحقہ حاصل مصدر] اند۔
:دیکھنے کا عمل، درشن، ملاقات۔
تمن روشنی بن ہمن روشنی ناہ
تو دیدار بن سبھی دیدار ہیں کاہ
(ک۲:۲۱۹، زورؔ)

دیدواں [دیدبان کا بگاڑ]
:دیدیاں، نگراں کار، چوکیدار۔(سیّدہ)
محافظ، دیکھنے والا۔(ق ال)
اے دیدواں تعدی نا کر منجے نہیں ڈر
نیہ شہر میں قاضی کتوال ہیچ کارا
(ک:۴۸۷)

دِیس [مقامی] اند۔
:وہ بارہ گھنٹے جس میں سورج نکلا رہے، دن
(رات کی ضد)۔
قسمت کر نہارا اپیں جس دیس تھے قسمت کیا
اُس دیس تھے اے قطب شہ تقسیم تج آیا انند
(ک ا:۳۹، زورؔ)

دِیسنا [دیس(۱)+ نا، لاحقہ مصدر] ف ل۔
:دِکھائی دینا، نظر آنا، ظاہر ہونا۔(ال)

سو کے دیسیں یوں نین سنگ، جوں کاڑجیاں ہوں بھوجنگ
چنگیاں ہیں ڈورے لال رنگ شعلے سوں رخسارے اپیں
(ک ا:۱۷۲، زور)

دیکھیا [دیکھا کی قدیم شکل]
: دیکھا۔
تج میں دیکھیا ہوں سلیماں فر عجائب حسن کا
سروخم کھاتے ہیں تیرے پاؤں پڑنے کوں شتاب
(ک ۲:۳۹، زور)

دَین [س] اند۔
: دن (رات کی ضد)۔
پتوا کی توں کیتا ایسے لگن سوں ملکہ اے دوتن
دودین کے پرت میں اپنے شرم توں کے گنواتی ہے
(ک ا:۳۱۴، زور)

دِین [ع: دین (دان۔ ماننا)] اند۔
: اسلام۔ (ال)
نبی صدقے قطبا توں اے رتبہ پایا
کہ تج دور میں دیں کوں ہے اُستواری
(ک ۲:۲۶۳، زور)

دینا [پ: دینا] ف م۔
: عطا کرنا، بخشنا، مرحمت کرنا۔ (ال)
تج یاد میں جگ موہیا، ہے جگ اپر تیرا میا
جو جگ منگے، سوتوں دیا، توں ہی جگت کا ہے دیا
(ک ا:۳، زور)

دِیوا [: دِیا، چراغ، دیوے (جمع)۔ (ق ال)
سورج توں نوابز کا دیوا سو دین گھر کا
پیارا سو پیغمبر کا سچ یار یاعلی توں
(ک:۸:۳۰۸، سیّدہ)

دِیوانَہ [ف] صف، مذ۔
: وارفتہ، فریفتہ۔ (ع ال)
او زہر ڈنتک نینو جو پے گا نیں سود ہاک
دیوانہ میں آگ برہ تھے کباب تھا
(ک ۲:۸، زور)

دِیوانی : رک، دیوانہ۔ جس کی یہ تانیث ہے۔
تمن عشق بھیدیا ہے منج بالے بالا
کہ ہوتی ہوں تمن پیم میں ہوں دیوانی
(ک ا:۳۱۱، زور)

دیوو [دینا سے ماخوذ] ف ل~ دیونا۔
: دینا۔ (ال)
تم یاد بن ہور یاد نیں یک تل معانی کوں کدھیں
شاہا نظر منج پر دھرو تشریف دیوو عید کا
(ک:۴۵۱، سیّدہ)

دِویگا : دیوے گا، دے گا۔ (زور)
دلا منگ خدا کن کہ خدا کام دویگا
تمن من مرا دان کے بھرے جام دویگا
(ک ۲:۱، زور)

دیوی [س] امث۔
: دیوتا کی بیوی، پاربتی، درگا، بھوانی، نیز اس کا بت۔
(ع ال+ال)
تج زلف کا جپ مال کروں ساری رات
نیناں کی دیوی لاکھ دیکھو باٹ کی دھات
(ک ۳:۱۵، زور)

دَھاک [س] امث۔
: دہشت، ہیبت، ڈر، خوف۔ (ال)

علی کا باگ توں تج جھلجھلاہٹ ہور دھاک کی ہورڈر تھے
گگن کے باگ کوں تج پر کیا مریخ قرباں ہے
(ک:۳۶۴،سیّدہ)

دَھاگھ [دھاگا کا متبادل املا] اند۔
:سوت،ڈورا،تاگا۔(ال)
میرے جیو کا دھاگہ اس کے موسیقی باندھے ہیں کھینچ
دن ازل تھے کیتے ہیں قسمت مجھے بہ روزگار
(ک۲:۱۱۰،زور)

دھانا [ڈھانا،جس کا یہ قدیم املا ہے]
:ڈھانا۔
خدایا داد لے ہور داد لے اس ظالماں کن تھے
کہ جدنیں سو یتیماں پر جفا ہور ظلم **دھایا** ہے
(ک۱۳:۵۶،زور)

دھاؤں [دھانوں=(دوڑ،تیز،عزم) کا متبادل املا]
امث،اند۔
:دوڑ،تیز رفتاری،عزم،کوشش۔(ال)
شاہاں غروری ٹھاؤں تھے کرتے ہیں اپنی **دھاؤں** تھے
مستی، مری تج ناؤں تھے کیتی ہے دیوانی
(ک۱:۱۰،زور)

دھایا :دوڑا،بھاگا۔(ق ال)
نورانی نو روز نوراں سوں آیا
حمل سب حالات نے حضرت تھے **دھایا**
(ک:۳۶۸،سیّدہ)

دِھٹائی [ڈھٹائی کا قدیم املا] امث۔
:اڑ،ضد،بے شرمی،گستاخی۔(ال)

معشوق وہ ہے جن جو بوجھے عاشقاں کا قدر
عاشق بھی وہی آکے بجے پیم **دِھٹائی**
(ک:۲۷،سیّدہ)

دَھٹیا گی [ہ] صف۔
:نڈرپن۔(سیّدہ)
پیا دھٹیا گی کیا پیاری جو انکھ مج انکھ کھولے لک
چو ان بے گنت لینے کوں نہیں تج عاراتی کی
(ک:۶۶۰،سیّدہ)

دَھڈکار [س:دَ کڈھ] اند۔
:آتش زنی،آگ لگانا،جلانا۔(ال)
شادیاں سکل کلاؤ خوشبوئی کدم کلاؤ
جو دبیر عود جلاؤ **دھدکار** برکی کا
(ک۱:۷۷،زور)

دَھر [رک:دھار] مف۔
:طریقہ،طرح،سے۔(ال)
اس بہمنی ہندو کا کس **دھر** کروں شکایت
نیں لیکھے ہیں مورخ تاریخ اس حکایت
(ک۲:۲۶۹،زور)
جو کوئی دل میں محبت **دَھر** کر (ہو) رہیا ہے ایماں کا
سو اس کا ہت پکڑ کر آپ کرتے مصطفیٰ رافع
(ک:۳۰۴،سیّدہ)

دِھراج [اُدِھراج=(راجہ،بادشاہ،شہنشاہ) کا مخفف] اند۔
:مہاراجا،بہت بڑا بادشاہ،شہنشاہ۔(ال)
سدا بارہ اماماں میرے نگہ دار اہیں
ہوا ہوں اُن کی غلامی تھے قطب راج **دھراج**
(ک:۳۲۴،سیّدہ)

دھرت [دھرتی کا مخفف] امث۔

: زمین، دھرتی۔ (ال)

ابز ہوا منور درپن نمن ہوا دھرت

سوئے سور چند کے سر پر تارا ہر اک سما کا

(ک: ۳۲۱، سیّدہ)

دھرتی [س: دھرِتر+کا] امث؛ ~ دھرتری، دھرت۔

: زمین، ارض۔ (ال)

دھرتی سورنگیں فرش کی چوھبر سمندر جوں حوض ہے

چھپر پلنگ سات آسمان پنکھا سو تج بارا ہوا

(ک: ۳۰۰، سیّدہ)

دھرم [س] امذ۔

: نیکی، بھلائی، انصاف۔ (ال)

میٹھے لب سیتی نانوں میرا لئے

ہزاراں شکر ہے کرے منج دھرم

(ک: ۶۱۱، سیّدہ)

دھرن [س: دھرن] امذ۔

: رکھنا، دھرنا۔ (ال)

مصطفےٰ کے امر پر سر بھیس دھرن آیا چندا

مرتضیٰ فرماں سو پھر کر آئیا مہرِ مُنیر

(ک ا: ۶۷، زور)

دھرنا [س] ف م۔

: (کسی جگہ یا چیز پر) رکھنا، ٹکانا، جمانا۔ (ال)

حضرت نبی دِشٹی کرے دل قطبؔ نت تج سوں دھرے

نس دن ترا سیوا کرے حق گیاں کا سوکھاں توں

(ک: ۳۰۶، سیّدہ)

دھری [رک: دھرنا] امث۔

: رکھنا، ٹکانا، جمانا۔ (ال)

سُبے نازیہہ پُتلی کوں نیہہ کا

عشق سوتے میں منج اُپر چت دھری

(ک: ۴۲۵)

دھڑی : مسّی کی تہ جو عورتیں ہونٹوں پر جماتی ہیں۔

(ق ال)

دھڑی ہونٹاں کی مکھ میرے دل منے دیا ہے داغ

خوشیاں تھے پھول کھلے ہیں سو میرے جیو کے چراغ

(ک: ۶۰۳، سیّدہ)

دھمکارے: گونج، دھمک۔ (سیّدہ)

فلک تھے جو زہرہ زمیں پر سو آ کر

نچا کر بجایا چنگاں کے دھمکارے

(ک: ۴۰۹، سیّدہ)

دھنسا [پ: دہنس، س: دھونست] ف ل؛ ~ دھنسنا۔

: پیش قدمی کرنا، آگے بڑھنا، چڑھنا، بڑھنا۔ (ال)

پلکاں کے تیر مارے جہاں سائیں ناز سوں

منج باج سینہ کرنے ہدف کوئی دھسیا نہیں

(ک ۲: ۱۹۷، زور)

دھن [س] امذ۔ : عورت، حسینہ۔ (ال)

عشق باساں سوں پھانسے باگ کھینچے آپ دھن

کیس میانے پُھل جڑی چوٹی منے دونا اوبالا

(ک: ۴۱۹، سیّدہ)

دُھن [س]امث۔

:دھیان،خیال۔(ال)

بر یا معانی مل اہے اس کا دلا منج دل اہے

پھل سنگ رقیباں ہل اہے کیوں بی تو دھن بلکا پنا

(ک۲:۵،زور)

دُھندکار[دُھند+کار]امذ۔

:اندھیرا،تاریکی،سیاہی۔(ال)

شادیاں سکل کلاؤ خوشبوی کدم کلاؤ

چودھیر عود جلاؤ **دھندکار** بر کی کا

(ک:۳۳۷،سیّدہ)

دُھنگری[دُھن سے مشتق]امث۔

:(موسیقی)راگ راگنیوں کی دھن۔(ال)

قطبا کی جو بخشش کا کریں حکم کیتے سن کر

کاں ہوسکے سم **دھنگری** سو خار او ملک سوں

(ک:۳۳۳،سیّدہ)

دُھنوا [دُھنواں کی تخفیف]امذ۔

:دھنواں۔

آگ براہیم کا بجک ہوا پھول بَن

رین سو تِس آگ کا ہے دھتوے کا دھندکار

(ک۳:۳۸،زور)

دُھواں[پ:دھونو؛س:دھوم+کہ]صف۔

:غضب کا،ستم ڈھانے والا۔(ال)

مُلا ہے خدمت گار تل، دھن مکھ کی مسجید میں

پلکاں بتیاں کا جل دھواں، دیتا اہے لو بن چراغ

(ک۲:۱۶۲،زور)

دھو=دھونا[س:دُھوت]ف م۔

:دفع کرنا،دور کرنا،اِزالہ کرنا،صاف کرنا۔(ال)

دھو گنایاں اپنے مصحف کے تلاوت سیتی تو

تج خلاصی تیں کرے حضرت دعائے صبحگاہ

(ک۱:۲۴،زور)

دھوپاں:دھوپ=(سورج کی روشنی جو زمین یا کسی محسوس مادی چیز پر پڑ کر اس کو روشن اور گرم بنا دیتی ہے)

(ال)

تجن تج عشق کے **دھوپاں** میں پیاسی

ہوئی ہوں مُنج پلا تج لب زلالا

(ک:۴۲۸،سیّدہ)

دھوت[:دھوتا ہے۔(سیّدہ)

تو نانوں یاد دل تھے کبھی یاد دل تھے **دھوت**

دو نانوں ورد کرتے سو دو جگ میں نام دیت

(ک:۵۰۸،سیّدہ)

دُھونڈنا(ف م)

:اَب یہ لفظ ڈھونڈنا ہے،جس کے معنی ہیں

تلاش کرنا،کھوج لگانا۔

گھرے گھر **دھونڈے** تج چنچل رات کوں

ترے تیں عس ہو نکلتا شمع

(ک۲:۱۵۶،زور)

دَھیاناں[:دَھیان=(سُدھ،توجہ،التفات)کی جمع۔

جنے جم نیہ **دھیاناں** میں رہیا ہے

اُسے معلوم ہیں سب نیہہ کے مانے

(ک:۴۶۴،سیّدہ)

دھیان کرنا (محاورہ)۔

:توجہ دینا، خیال کرنا، سوچنا۔ (ال)

نِس دن جیوں تج **دھیان** کر شاہان منج سلطان کر
مشکل مِرا آسان کر تج بن نہیں کوئی یا علی
(ک:۳۰۶، سیّدہ)

دھیان لانا ف مر۔

:سوچنا، یاد دلانا، یاد کرنا، کسی بات کا تصور میں لانا۔
(ال)

ہم بُت پرستی چھوڑ کر زاہد نہ کہ پوجو صمد
ہم کام میں تج کیا غرض رہ دھیان لا اپ کام پر
(ک۲:۱۱۵، زور)

دھیانی [دھیان+ی، لاحقہ صفت] صف۔

:خدا سے لو لگانے والا، مراقب، عارف، اہلِ دل۔

طمع کوں پیا یاد پانی سوں دھو کر
اپس دل میں تھے ہو بچن کن کہ **دھیانی**
(ک ا:۳۱۸، زور)

دِھیٹ / دھیٹھ [ڈھیٹ کا ایک املا] اند۔

:بہادر، نڈر، ضدی، اڑیل۔ (ال)

بنڑ **دھیٹ** شوخی سوں آ کر کھڑی جب
سوا وچٹ نظر میری اس پر پڑی جب
(ک:۴۵۵، سیّدہ)

دھیر :ہمت، بہادری، صاحب ہمت، عاقل، دانا،
طرف، سمت۔ (ق ال)

دندیاں کی ذات کوں سب یک **دھیر** یو ہے بکرید
دکھ آگ میں بھونا یا صلوٰت بر محمدؐ
(ک:۳۶۷، سیّدہ)

دھیرا :دھیرے، آہستہ۔ (سیّدہ)

صبر سوں کام دوجگ کر توں اپنا
اِتالا دیوگن گھمبیر **دھیرا**
(ک:۶۹۴، سیّدہ)

ڈ

ڈاٹیا [ڈاٹ+یا، لاحقہ نسبت] اند۔

:شدت کی (سیّدہ)

کہوں آپن برہ جس کن اگن شعلہ پڑے اُس تن
سو مشکل **ڈاٹیا** مج من ہمن دکھ کوئی سنا سے نا
(ک:۴۷۸، سیّدہ)

ڈراں [ڈر کی جمع]

:خوف، خطرہ، اندیشہ، دہشت۔

سانولی قد سرو کوں لاگے ہیں اب میٹھے نبات
چکھتے جا کر میں **ڈراں** سیتی رہیا ہوں دہک دہکیا
(ک:۴۸۱، سیّدہ)

ڈرانا [ڈرنا کی تعدیہ] ف م۔

:خوف دلانا، دھمکانا۔ (ال)

تو دوری ڈراوے منج دور تھے
وو کیا بوجھے مودل میں ہے توںگر
(ک ا:۲۸۸، زور)

ڈگاتی: ڈگمگاتی دیتی۔ (سیّدہ)

کب کھلے گا مدعا کا پھول دل گلزار میں
ناز جیتے سوں مرے دل کوں **ڈگاتی** دور تھے
(ک:۳۰۲، سیّدہ)

ڈالاں [س: ڈال = (شاخ، ٹہنی، ڈنڈی) کی جمع] امث۔

: ٹہنیاں۔ (سیّدہ)

اچنبے بھید تشبیہاں نویاں قطبا سن کر سب
لگے کرنے صفت میری چمن میں پھول ڈالاں کے
(ک: ۶۶۳، سیّدہ)

ڈانکہ [ڈانک کا قدیم املا] امذ۔

: ڈنک۔ (ال)

عشق کا بچھو ڈانکہ ماریا ہے منج کوں
اُتارو آپ ادھراں کے دارو میاسوں
(ک: ۶۹۶، سیّدہ)

ڈاو [داو کا قدیم املا] امذ۔

: وار، پینترا، ضرب، دانو۔ (ال)

دوتن لے گڑبُواتی توں پرت دکھ بھوں چڑاتی توں
بہت ڈاواں میں ناٹی توں و لے یہ ڈاو کاری ہے
(ک ۲: ۲۷۳، زور)

ڈاٹا [مقامی] ف م۔

: ڈالنا۔ (ال)

کہوں آپن برہ جس کن اگن شعلہ پڑے اُس تن
سو مشکل ڈاتیا ج من ہمن دکھ کوئی سنا سے نا
(ک ۲: ۴، زور)

ڈاواں پھرنا (محاورہ)۔

: مارا مارا پھرنا، بھٹکتے رہنا، حیران و پریشان ہونا۔

(ال)

تو میری باس ہے سکی ہور تیری باس میں
پھرتا ہے ڈاواں ڈول کِدھر کا کِدھر اکاس
(ک ۲: ۱۲۷، زور)

ڈبنا [ڈوبنا کی تخفیف] ف ل۔

: ڈوبنا۔

نس کے سمند سیام میں سُنے کی زورق ڈبیا
ڈبنے میں ترنے لگے بڑ بڑے کے لکھ ہزار
(ک ۳: ۳۸، زور)

ڈسیا : ڈسا۔ (سیّدہ)

مڑیا زلف سنپولا کھیا گاڑرے عجب
اس دھات کا سنپولا بھی کس پر ڈسیا نہیں
(ک ۹: ۶۲، سیّدہ)

ڈگمگنا [ڈگمگانا = (ہلنا) کی تخفیف] ف ل۔

: ڈگمگانا، جنبش کرنا۔ (ال)

باغ دل میں تج محبت کا اچنبا پُھل گیا
باس سنگ پُھولاں عرق کا میں ہوا ہوں ڈگمگیا
(ک ۲: ۶، زور)

ڈگمگی [ڈگمگ + ی، لاحقۂ صفت و تانیث] صف، مث۔

: لڑکھڑاتی۔ (ال)

رُخ کئے میخانہ رُخ لے پیالا ہات
ڈگمگی چالاں سوں سب کسی کوں بھلات
(ک ۲: ۵۴، زور)

ڈلن [ڈلنا یا ڈولنا سے اسمِ کیفیت] امث۔

: ڈولنے کی کیفیت۔ (ال)

چڑی ہے پیہ کی مستی سکی کوں پیوک سنگ تھے
چرن سرخوش، چلن سرخوش، ہلن سرخوش، ڈلن سرخوش
(ک ۲: ۱۳۸، زور)

ڈُلنا [ڈولنا کا مخفف] ف ل۔

:ڈولنا، حرکت کرنا، ہلنا۔(ال)

نہ آوے سرو کوں ہرگز کدہیں اوناز کا **ڈُلنا**
سہاتے ہیں انوں کوں ناز ہور چالے و چالاں کچ
(ک ۲:۶۹، زوؔر)

ڈَنک [س: ڈنش] اند۔

:زہریلا کانٹا سا عضو جو بعض حشرات مثلاً بھڑ، بچھو وغیرہ کے منہ یا دُم میں ہوتا ہے جس سے وہ اپنے زہر کی پچکاری کسی کے جسم میں چھوڑتے ہیں نیز سانپ کا زہر بھرا دانت۔

او زہر **ڈنک** نینو جو پے گا نین سو دھاک
دیوانہ سیس آگ برہ تھے کباب تھا
(ک ۲:۸، زوؔر)

ڈُوبَن [ا: ڈوب+ن، لاحقہ فاعلی] اند۔

:ڈوبنے والا۔

غمزے کے سمند میانے تیرا ترہت نہ دے کر
ڈوبن ہوئے ہیں اب تو تم تک کرو ہدایت
(ک ۲:۲۶۹، زوؔر)

ڈورا [ڈور+ا، (زائد)] اند۔

:وہ تاگا جس میں تسبیح کے دانے پروائے جاتے ہیں (ال)

ڈوری، تسبیح۔(زوؔر)

جب تھے جگت میں آیا جو جیو منگیا سو پایا
ڈورا ذکر کا لائیا میں حیدر کرار سوں
(ک: ۶۲۸، سیّدہ)

ڈول [پ: ڈول] اند۔

:پانی نکالنے کا چمڑے یا دھات وغیرہ کا ظرف جس کو رسی میں باندھ کر کنویں میں ڈالتے اور پانی نکالتے ہیں۔ یہ برتن بالٹی کے بجائے پانی وغیرہ لانے لے جانے کے کام آتا ہے۔(ال)

سہے تل حَجرِ اَسود، ہور ذقن جو چاہ زمزم ہے
سو مکڑا **ڈول** جو پانی سے بند موتی چو آئے ہیں
(ک ۱:۲۹۴، زوؔر)

ڈول چال [ڈول+ چال] امث۔

:لڑکھڑاتی چال، خرام ناز۔(ال)

پَوَن جوں پیچ کھا ڈنڈ لاے سکھی ات تنک پن تھے
ویسے نازک کمر تج ووں خماری **ڈول چالاں** میں
(ک ۲:۲۰۷، زوؔر)

ڈُونگر [پ] اند۔

:پہاڑ، پربت، ٹیلا، پہاڑی علاقہ۔(ال)

تیرے حملے کوں **ڈونگر** تاب کیوں لیائے
کہ اُس گرجن تھے بادل گرج دھرتا
(ک: ۳۹۱، سیّدہ)

ڈیرا [غالباً ف: دیرہ] اند؛ ~ ڈیرہ۔

:خیمہ، تنبو، پڑاو کی قیام گاہ۔(ال)

جو سلطاں وصل نیہ سوں زور لیا وے
تو بھاگیا برہ اپنا چھوڑ **ڈیرا**
(ک: ۶۹۴، سیّدہ)

ڈیرا دینا (محاورہ)۔ :خیمہ گاڑنا۔(ال)

ڈیرا دئے ہیں گنج کے پھنداں سوں کوہِ قاف پر
موتی کے جالے سایہ باں جوڑیا ہے خاماں عید کا
(ک ۳:۵، زوؔر)

ڈھالاں [ڈھال کی جمع]

مُبے پر سیس جوں باراں ابی سم میگ کے دھاراں
ملک لے ہت ہو نیزداراں چلے نیلو میں ڈھالاں کے
(ک:۴۰۸، سیّدہ)

ڈھالی [ڈھال+ی، لاحقہ صفت] صف؛ اند۔

:ڈھال باندھنے والا، ڈھال سے مسلح۔(ال)
اوتار نار چنچل گل لال گال پُھل دل
کھڑکی منے تھے انچل سر پر تھے سر تھے **ڈھالی**
(ک:۴۶۶، سیّدہ)

ڈھب [غالباً س: دَھرم، دَھو= چلنا، رفتار] اند۔

:وضع، انداز، طرز۔(ال)
نڈر چپل چنچل لوچن ہمن ساجن کے خوش **ڈھب** ہے
اتھاون مل کئے وشئی سوں سنجر کاریا ہے اب
(ک۲:۳۴، زور)

ڈھلک [ڈھولک کی تخفیف] امث۔

:ڈھولک۔(ال)
تج جوڑے **ڈھلک** نیکا دیکھ تھاٹ سکی چنچل
طنبورے بسر کے سب جنتر تھے ہوا فارغ
(ک:۶۰۵، سیّدہ)

ڈھک [س: آڈھکم] اند۔

:ایک وزن، وزن کا ایک قدیم پیانہ۔(ال)
ڈھیر۔(س ج)
امیداں کے انجھو موتی کے راساں بائے **ڈھک** کے ڈھک
دین ساری صبا لک منبج گئی ہیں بیقراری سوں
(ک:۴۳۲، سیّدہ)

ڈھلکا [ڈھلکنا= (ٹپکنا، بہنا) سے اسم مصدر] اند۔

:نیند کے غلبے کی وجہ سے آنکھیں بند ہونا اور سر کا جھک جھک جانا، غنودگی، جھوکا۔(ال)
بہت دن جب رہیا تھا سائیں کا مکھ دیکتے یک تل
لگیا **ڈھلکا** دیکھیا سہنا کہ جھلکا کوہ طوری ہے
(ک۲:۲۹۴، زور)

ڈھلنا [رک: ڈولنا] ف ل۔

:جھومنا، ناز سے چلنا۔(ال)
یکس تھے ایک ہیں جوتی، دیکھ بھولیں جگت کوئی
نجل ہوئیں ڈھال کے موتی **ڈھلیں** جب چلبلیاں بالیاں
(ک:۱۹۹، زور)

ڈھنڈ [ڈھونڈ کا قدیم املا] ف م۔

:ڈھونڈ، تلاش، کھوج۔
کی برہ آ چُرایا جوہر وصال سو سو
اب سنپڑائی ہوں اُس **ڈھنڈ** ڈھنڈ کہاں کہاں میں
(ک:۴۵۸، سیّدہ)

ڈھال [س] امث۔ :ڈھلتے ہوئے۔(س ج)
یکس تھے ایک ہیں جوتی دیکھت بھولیں جگت کوئی
نجل ہوئیں **ڈھال** کے موتی ڈلیں جب چلبلیاں بالیاں
(ک:۴۰۴، سیّدہ)

ذ

ذَقَن [ع: (ذ ق ن)] امذ۔

:ٹھوڑی، زنخدان۔ (ال)

ہے تِل حجر الاسود ہور **ذقن** جو چاہ زمزم ہے
سو مکرا ڈول جوں پانی سے بُند موتی چوائے ہیں
(ک: ۴۵۱، سیّدہ)

ذَقناں ع: ذقن (=ٹھوڑی) کی جمع۔

نہ ہوئے مشکلیں بھنوراں دو جو وطن کر رہیں پھول میں
نزل آچھے ہیں تِلاں دو سمناں سے **ذقناں** میں
(ک: ۴۰۶، سیّدہ)

ذِکر [ع: (ذ ک ر)] امذ۔

:یادِ خدا، اللہ کی حمد و ثنا، تسبیح و دعا۔ (ال)

کیا جب تھے پیو عشق منج من میں ٹھارا
سجن **ذکر** تسبیح کر اپنی مانی
(ک ۲: ۲۶۴، زور)

ذَکی [ع: (ذ ک و)] امذ۔

:ذہین، سمجھدار، ہوشیار، طبّاع، زیرک، تیز فہم۔ (ال)

دھریں سب **ذکی** وقت میں شہ کوں سُر بھیں
ہرے لال بُرداں کے ہریک ملوکاں
(ک: ۳۱۹، سیّدہ)

ذوالمِنَن [ذو+ال+مِنَن (منت) کی جمع)] صف۔

:احسانات کرنے والا، بخشش کرنے والا، (خدائی تعالیٰ کے لیے مستعمل)۔ (ال)

آدھار ساتو کھن کا جیوں توں تجھوں کا
جم پیار **ذوالمنن** کا لیہار یا علی
(ک: ۳۰۸، سیّدہ)

ذوالفقار [ذو+ال (ا) + ع: فقار = پٹھ کی ہڈی] امث، امذ۔

:رسالت مآب ﷺ کی ایک تلوار کا نام، غزوۂ احد کے موقع پر آپؐ نے یہ تلوار حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی تلوار ٹوٹ جانے پر عنایت فرمائی تھی۔ (اس کی پشت سہریائے پشت کی طرح سیدھی تھی اس لیے یہ نام پڑا)۔ (ال)

چابک سواراں لے دکھیا اے **چابکی** کس میں نہیں
یک ہات برسے **ذوالفقار** یک ہات برسے دان توں
(ک: ۳۰۶، سیّدہ)

ذوقاں [ع: ذوق] امذ۔

:ذوق = (کیف، سرور) کی جمع۔ (ال)

اس دیس میں کوئی غم نشاں پاتا نہیں
رقصاں کرو **ذوقاں** سب ہی اس عید میں
(ک: ۳۷۷، سیّدہ)

ذہاب [ع: (ذ ہ ب)] امث۔

:جانا، گذرنا۔ (ال)

دن کوں سرج نِس کوں چند قد بھی کیا ہے وہاب
چاند کو کیتا مجی سود کوں کیتا **ذہاب**
(ک: ۷۳۳، سیّدہ)

ر

راب [مقامی]امذ۔

:کام، خدمت، محنت۔(ال)

نہ بھاوے منجے پیو بن ہور کچ

میں تیری ہوں چیری منجے آپ راب

(ک ا:۱۳، زور)

راتا [رات+ا(زائد)]امث۔

:رات، رات کو۔(ال)

نبی صدقے قطب ساتاں رہیں مل دیس ہور راتا

لویں سکھ اپنے من بھاتا چھنداں سوں نرملیاں بالیاں

(ک ۴۴، سیّدہ)

رات دِن [رات+دن]م ف۔

:آٹھوں پہر، شب وروز، ہر وقت۔

اے معانی رات نامِ محمدؐ ورد کر

تج دعا با مدّعا ہے رتبۂ منصور تھے

(ک ا:۱۲، زور)

رات شبرات [رات+شبرات]م ف۔

:رات کا خوشگوار ہونا، رات کا باعثِ مسرت ہونا۔

سہا گن رات شبرات آ تجن گھر آئے بھی سرتھے

جھلک جوتاں کے ابرن تن چڑا جھلکائے بھی سرتھے

(ک ا:۹۰، زور)

راتی(۱) [پ:راترو]صف۔

:رات کا یا رات سے متعلق۔(ال)

کہنا اپس کوں ناز ہور چھند میں پنوانگی اے سکی

آ سیج پر مل مل گمیں تج بن منجے راتی نہیں

(ک:۳، ۴۷، سیّدہ)

راتی(۲) [مقامی]

:فریفتہ، دیوانی۔(دال)

گن عید کا گاتیاں سکیاں، پیو روپ کیاں راتیاں سکیاں

سائیں کے من بھاتیاں سکیاں، ماتیاں ہیں پیو کے دھیان سوں

(ک ا:۱۱۲، زور)

راج [س:راجیہ]امذ۔

:فرماں روائی، حکومت، اقتدار، عملداری۔

حق رضا سیتی خبر لے آئیا ہے جبرئیل

سب نبیاں کے میانے دیپے ہیں تمن تئیں آج راج

(ک:۳۲۲، سیّدہ)

راجاں:راجہ کی جمع۔(سیّدہ)

جب آشہ ملوکاں سوں مجلس بھرا ویں

کھڑے ہوئے دورست جوڑہت ہندو راجاں

(ک:۳۰۹، سیّدہ)

راجوٹ[مقامی]امذ؛~راجپوٹ۔

:حکومت، حکمرانی۔(ق ال)

قرآن کی ہے آیت سب سیتی راجوٹ کی

اس پنتھ میں ہوں دانا لیجا منج اس کے دربار

(ک:۳، ۵۷، سیّدہ)

راح [ع:روح]امث؛امذ۔

:شراب۔

تا مست ہو کر رقص کروں پیالے تمن

اپ لب تھے چکھا منج کوں جگ آنند کا راح

(ک ۳:۵۲، زور)

رازاں[: راز کی جمع۔ (سیّدہ)

اے معانی تیرے **رازاں** تھے ہوئے آگاہ سب

تاج توں رکھ سر اوپر اوہے اماماں کا نشاں

(ک: ۶۲۷، سیّدہ)

رازِ پنہانی[راز پنہاں+ی، لاحقہ نسبت] اند۔

: بحت خفیہ بھید، ایسا راز جو ابھی ظاہر نہ ہوا ہو۔ (ال)

پلا ساقی سراسر مے کہ نا ہوئے کشف ہمنا کوں

کہ اس مے سے دیسے منج کوں سدا سب **رازِ پنہانی**

(ک۳: ۳۵، زور)

راز فاش کرنا (محاورہ)۔

: بھید ظاہر کرنا، پوشیدہ بات کہنا۔

منج تج میں جے کچ راز ہے کس سوں نہ کرائے فارفاش

اے راز ایسا نہیں جو کیں کوئی جا کرے ہر ٹھار قاش

(ک۲: ۱۳۳، زور)

رازِ نہاں[راز+نہاں] اند۔

: پوشیدہ بھید، وہ راز جو ظاہر نہ ہو۔

دیا میزاں دو عالم کا اپن ہت میں جگت سائیں

کیا راز پنہاں ظاہر ہوا حل معمارا

(ک۱: ۳۸، زور)

راس [ع: (د ع س)] اند۔

: سردار، افسر، سرگروہ۔ (ال)

صدقے نبی کا داس ہوں میں داس راسک راس ہوں

قطبا علی کا داس ہوں پکڑ کھڑا ڈلڈل کڑا

(ک: ۴۴۸، سیّدہ)

راس مالاں[مقامی] صف؛ اند۔

: اصل سرمایہ، خزانہ۔ (ال)

جو من جیسے کمل اوپر بھونر بھٹیں ہیں یارو

پہنے بیٹھے ہیں کنڈل کر جو دیکھیا **راس مالاں** کے

(ک۲: ۲۵۴، زور)

راشت[ف] صف۔

: سیدھا (ٹیڑھا کا مقابل)۔ (ال)

سو دھن جو بناں **راست** کنچن کریاں جون

سو چک دیسی کج دیکھ ہوویں جگ حیراں

(ک: ۳۱۹، سیّدہ)

راساں[س: راسی]

: راس، ڈھیر۔ (سیّدہ)

امیداں کے انجھو موتی کے راساں بائے ڈھک کے ڈھک

دین ساری صبا لک منج گئی ہیں بیقراری سوں

(ک ۴۳۲، سیّدہ)

راستی (۱)[راست+ی، لاحقہ نسبت و کیفیت] امث۔

: سچائی، صداقت۔ (ال)

مج محمد نانوں ہے معنیٰ سو بولیا **راستی**

آ ؤ خوش یا نہ آ ؤ خوش ہے نام میرا آفتاب

(ک: ۴۴۶، سیّدہ)

راستی (۲)

: روش ورفتار یا چال چلن کے لحاظ سے دُرست۔

(ال)

نبی صدقے قطب سوں راستی ہے

اگرچہ ہے اوس او نارا اوباش

(ک۲: ۱۳۳، زور)

راسک راس [راسک = (درست، ٹھیک) + راس = (کسی کے حق میں موافق آنے اولا، سازگار، درست)] م ف۔
: ٹھیک ٹھیک۔ (ال)
صدقے نبیؐ کا داس ہوں میں راسک راس
قطبا علی کا داس ہوں پکڑ کھڑ دلدل کڑا ہوں
(ک ا:۲۸۶، زور)

رَافِع [ع: رف ع] صف؛ اند۔
: بلند کرنے والا، اوپر اُٹھانے والا۔ (ال)
خدا منج مہر سوں اپی نبی صدقے کیا رافع
منجے تختِ سلماں جوں وہی آپی دیا **رافع**
(ک:۳۰۴، سیّدہ)

راکھنا [رکھنا کا قدیم املا] ف، م۔
: رکھنا۔
جاں چھپا راکھوں معانی پاوتی دو تن نشاں
طاق لو چن میں چھپا او نور لوچن میں عجیب
(ک ا:۲۹۵، زور)

راکھو [رکھو کا قدیم املا]
راکھو تماری چھاوں تل دایم خوشیاں سوں قطب کوں
قطب ہور فرزند قطب بندے تمارے ہیں علی
(ک:۳۰۵، سیّدہ)

راگ [س] اند۔
: گیت، ترانہ۔
ہم درد کا گانا ہے تُمن بزم منے راگ
پیو نیہہ کے کھونٹے بنا ہے میرا جیا تلخ
(ک ۲:۸۴، زور)

راگاں: راگ = (گیت، ترانہ) کی جمع۔
ریجھائے شاہ کے من کوں انند ہور عیش کے **راگاں**
نوا چندر کا چنگ لے چنگ میں چھند سوں بجایا عید
(ک:۳۵۶، سیّدہ)

رام [ف] صف۔
: بے حد فرماں بردار، کمال درجے کا مُطیع۔ (ال)
اپس زلف تاراں کے تئیں نا ہلا
ہوئے ہیں جگت جیو پنکھی اس سوں رام
(ک:۶۱۴، سیّدہ)

راں [ف: ران؛ پہلو: ران] امث۔
: جانگھ سے لے کر گھٹنے تک کا حصہ۔ (ال)
ازل کے دیس تھے آنند گھوڑے پر چڑ آئے منج
خدایا اور رنگ رکھ میری **راں** ہم عید و ہم نو روز
(ک ا:۲۸، زور)

راو [س: راجک] اند؛ ~ راؤ۔
: (ہندو) راجا کا بیٹا، شہزادہ، سردار۔ (ال)
سبھی راگاں کے گل پھل ہار بایا ہے سو ملہار
جو گاوے رام گیری رام کر راون رجھاتی ہے
(ک ا:۲۷۹، زور)

راوَت / راؤت [س] اند۔
: مالک، سردار، بہادر، دلیر۔ (وال)
سورما، راجہ، شمشیر زنی کا اُستاد، فوج، لشکر۔ (ال)
تج نین کی **راوت** چڑھائی بھنوں کماناں روس کر
سب عاشقاں میں منج اوپر راکھے جھیب تاں سوں
(ک:۴۴۲، سیّدہ)

راون /راونا [علَم]

:ہندو روایت کے مطابق لنکا کے ایک راجہ کا نام جو سیتا کو اُٹھا کر لے گیا تھا۔ (ال)

سبھی راگاں کے گل پُھل ہار بایا ہے سو ملہارا
جو گاوے رام کیری رام کر **راون** رِجھاتی ہے
(ک:۳۹۳،سیّدہ)

رایاں [ع:رائے+اں،لاحقۂ جمع] اند۔

:رائے = (کسی معاملے میں فہم، تدبر، تجربہ، مشاہدہ غرض، قیاس، یا عقیدہ یا یقین وغیرہ کی بناء پر قائم شدہ خیال (معرض اظہار میں) تجویز، اصلاح، مشورہ) کی جمع۔ (ال)

باٹ تیرا دور اگر ہے عشق پنتھ دکھلائے گا
شاہ رایاں توں ہے **رایاں** میں زرایاں غم نہ کھا
(ک۲:۱۰،زور)

ربّانی [ع]صف۔

:رب کا، رب کی طرف منسوب، خدا سے تعلق رکھنے والا امر یا شخص۔ (ال)

کیا ڈر مجھے فرعون کا ہور سامری افسوں کا
موسیٰ عصا زیتون کا ہے تیغ **ربانی** مجھے
(ک:۳۰۱،سیّدہ)

ربی [رب+ع:ی،لاحقۂ ضمیر واحد متکلم]

:میرا رب۔ (ال)

کیا قرآں خدا نازل محمدؐ ہور علی تئیں
سدا جبریل لیاتا وحی ہور رحمت **ربی** کا
(ک:۳۳۰،سیّدہ)

رُپے :رُوپ۔ حُسن۔ (سیّدہ)

مستی بوتی مہنی اپ تن اوپر چڑای
اے بوتی میں **رُپے** کا چندا دکھائی منج کوں
(ک:۴۱۵،سیّدہ)

رتن [س]اند۔

:جواہر، موتی، نگینہ، لال، (مجازاً) ہر گراں قدر قیمتی اور عمدہ چیز۔ (ال)

ملائک نور درسن کے، محلاں باند درپن کے
دیکھت واں فرش **رتن** کے لئے نوابزاں خوشیاں
(ک:۴۱۲،سیّدہ)

رتنا :رتن کی جمع۔ (سیّدہ)

نبی ہور آل کے صدقے علی کا داس ہے قطبا
تو جب میں پائیا **رتنا** سو جم خاقاں سکندر کا
(ک:۳۳۱،سیّدہ)

رتناں :رتن کی جمع۔ (سیّدہ)

سکی تج زلف ہے جیوان کے آخذ
داسن تیرے اہیں **رتنان** کے آخذ
(ک:۵۵۸،سیّدہ)

رتی [س]امث۔

:ماشے کا آٹھواں حصّہ، مقدار قلیل، ذرہ بھر، کم بھر۔ (ال)

پیا تج آشنا ہوں میں توں بیگانا نکر منج کوں
رتی نیں یک رتی یاد بن توں نا بسر منج کوں
(ک۲:۱۷۵،زور)

رُٹھنا ف ل۔

: ناراض ہونا، دل برداشتہ ہونا۔ (ال)

پھول ہنس کر کھیا سچ **نارٹھوں** دلے
عاشقاں نا کہیں معشوق کوں یوں سخت بچن
(ک:۶۱۸، سیّدہ)

رَجنی [س] امث۔

: رات، شب۔ (ال)

تج تن کے جلوے میانے جلوے کے راگ سہتے
رجنی کے ہت پیالا مے سب کے تئیں لجاؤ
(ک:۴۰۷، سیّدہ)

رُجھا [س] امذ۔

: روشن، تاب۔ (سیّدہ)

اس شاہ کی سو دوراں دنیا و دیں کو **رُجھا**
خواں خلیلی احساں آپ عہد میں دکھایا
(ک:۳۲۰، سیّدہ)

رِجھات [رجھانا سے حاصل مصدر] امذ۔

: رجھانے = (محظوظ کرنا، خوش کرنا) کا علم۔ (ال)

حسن تیرا لیکھے ہیں قدرت قلم
کیا کم آوے تج مشاطا کا **رجھات**
(ک۲:۵۵، زور)

رِجھاوَن [رجھاونا = (متوجہ کرنا، لبھانا، مائل کرنا) سے حاصل مصدر]

: رِجھانے کی کیفیت یا عمل۔ (ال)

عید نصن پن کا دیکھو ہور عید بڑپن کا دیکھو
ہے خوشی نن پن منے سولک **رجھاون** عید کا
(ک۳:۱۰، زور)

رَچانا [س] ف م۔ رچنا تعدیہ۔

: بنانا، مرتب یا تیار کرنا۔ (ال)

شہ کی مجلس میں مطبخی ہو فلک
رنگ رنگ سیتی خوان **رچایا** ہے
(ک۱:۵۹، زور)

رَچنا [س] ف ل۔

: سما جانا، نظر آنا، جسم و جاں میں اُتر جانا۔ (ال)

رَچی اپنی پشانی پر وو خونی خون کرنے کوں
کہ سمجھے خوب کر عاشق نہیں چوک اس نشانی میں
(ک۱:۲۸۷، زور)

رَحم [ع] امذ۔

: کسی کے دُکھ پر دل میں رقت اور ہمدردی پیدا ہونے کی کیفیت، مہربانی، شفقت، نرم دلی، ترس، ہمدردی۔ (ال)

دشمن کوں توں توڑ دوستاں کوں توں نواز
دشمن کو نہ کر رحم سبھی خویش کوں بخش
(ک۳:۴۸، زور)

رَحمانی [ع: رحمانی = (مہربانی کرنے والا) + ی، لاحقہ نسبت]

: رحمان سے منسوب، نیک، اچھا (شیطان کی ضد) (ال)

یارا جو ہے شیطان میں سنچرے نہ قطبا کان میں
اُمید کے گلدان میں بارا ہے **رحمانی** مجھے
(ک۱:۳۰۱، سیّدہ)

رُخ [ف] امذ۔

: چہرہ، رُخسار، استعارۃً محبوب۔ (ال)

تج رخ ستی مج رخ اہے نہیں اس تھے **رخ** فرخ کہیں
رخ سوں ملا رخ کوں کہ ہے رخسار کوں رخسار عیش
(ک:۴۶۰،سیّدہ)

رُخا :رقعہ۔کا ایک املا۔(ال)
رات ساری تیرے غم کھینچے صفاں ہماں اُپر
بیٹھے بچاں تھے لکھیا میرے خلاصی کا **رُخا**
(ک:۴۸۹،سیّدہ)

رَخش [ف]اند۔
:سفید اور سُرخ ملا ہوا رنگ،رستم کا گھوڑا جو سُرخ و سفید رنگ کا تھا؛(مجازاً)،گھوڑا۔(ال)
بھواں کی کوشکی جب تھے تمھیں جڑائے کماں
سوار **رخش** ہوئے جیوں کہ رستم دستاں
(ک۲:۲۰۸،زوؔر)

رَخشاں[ف:رَخشیدن=چمکنا سے حالیہ تمام]صف۔
:چمکنے والا،تاباں،منور۔(ال)
بدخشی لعل حوض خانے میں بھر مد
اُجت جوت جون جام و شیشے بھی **رخشاں**
(ک:۳۱۹،سیّدہ)

رَخن [رُخ+ن(زائد)]اند،امث۔
:طرف،جانب،سمت۔(ال)
دِسے جیوں بُو بُوے پانی نگاری خط اُپر تیرے
ارسطو راہوا مج مَن دیا اُذبک **رخن** تیرے
(ک:۶۸۴،سیّدہ)

رَس بھرا[س:رَس+بھرا]صف۔
:رَسیلا،میٹھے عرق سے بھرا ہوا۔(ال)

ترے قد سدرہ و طوبیٰ نمن سچلا سیاتا جو
لگے تو اس **بھرے** میوے رنگیلی تجکوں اود و کچ
(ک۲:۴۷،زوؔر)

رَسالا صف۔
:رس بھرا،رسیلا،شیریں،لذیذ۔(ال)
رسالے اُدھر ہیں تیرے مد بھرے
سو کرتے ہیں عشاق دِل کوں کباب
(ک۱:۲۴۵،زوؔر)

رَست اُرُشت[ف:رَستا=(راستہ،راہ،سڑک) کی تخفیف]
:طرف،جانب۔(ال)
جب آشہ ملوکاں سوں مجلس بھراویں
کھڑے ہوئیں دو رست جوڑ ہت ہندو راجاں
(ک:۳۱۹،سیّدہ)

رستاں[:رُست(قطار) کی جمع۔(سیّدہ)
دستور عشق کے تھے باہر توں پگ نہ راکھیں
ڈر ہے اگر رکھے کا تج دو رخار **رستاں**
(ک:۴۰۴،سیّدہ)

رَسڑی[ہ:رَسّی=(موٹے دھاگوں سے بٹی ہوئی ڈوری) کا بگاڑ]امث :بہ رسڑی۔
:رَسّی،ڈوری،رسرا کی تصغیر۔(ال)
توں رسڑی نمن دے دندیاں کوں سوتاب
توں رسڑی نمن دے دندیاں کوں سو تاب
(ک۱:۱۲،زوؔر)

رَسَن [س:رسنا(زبان) کی تخفیف]امث۔
:زبان،جیبھ،مزہ۔(ال)

سمدور ہے ایک ہور ندیاں ہیں سو ہزاراں
باتاں سب کرواں میں ولے بگ **رسن** ہے
(ک:۳۱۲،سیّدہ)

رُسنا [رک: رُوسنا] ف ل۔
: ناراض ہونا، خفا ہونا، روٹھنا۔ (ال)
دوتن جدائی پاڑنے تدبیر کی ولے
سائیں ہمارا ہم تے کدھیں بھی **رُسیا** نہیں
(ک:۶۲۹،سیّدہ)

رَسُول [ع: رس ل] امذ۔
: پیام یا خط لے جانے والا، قاصد، نامہ بر، سفیر۔
اللہ کی طرف سے بھیجا ہوا وہ پیغمبر جن پر کتابِ الٰہی
نازل ہوئی ہو۔ مراد: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ (ال)
خوشیاں کرو موالیاں مبعث **رسول** آیا
بہو دھات آنند سوراں عیشاں سنگات لیا
(ک ا:۴۵،زور)

رَسیلا [رَس + یلا، لاحقۂ صفت] صف، مذ؛ مث: رَسیلی۔
: رس بھرا، عرق دار، شاداب۔ (ال)
چنچل کا مکھ چھبیلا ہے اِدھر امرت **رسیلا** ہے
اجت جھلکار ٹیلا ہے چکندا رات ساری کا
(ک ا:۳۰۷،زور)

رَشک آنا (محاورہ)
: کسی کا عروج، ترقی اور خوش نصیبی دکھ کے کسی کو اپنی
کم نصیبی کا احساس ہونا، اور یہ خیال کرنا کہ کاش ہم
بھی ایسے ہی ہوتے۔ (ال)
اس پتلیاں کی صورت کئی خواب میں جو دیکھے
رشک آئے مجھ، کرے مت کوئی سجدہ اس دوارہ
(ک ۲:۲،زور)

رَشید [ع] صف۔
: ہدایت یافتہ، نیک، تربیت و تعلیم یافتہ، پرہیز گار،
بہادر، فرمانبردار، خدا کا ایک صفاتی نام۔ (ع ال)
اب تو تج دیکھتے سُد بُد تو مرا کھوے گیا
کس کی مجلس کوں معطر کرے ہوئے کس کی **رشید**
(ک:۵۴۷،سیّدہ)

رِضا [ع] امث۔
: خوشنودی، خوشی، مرضی۔ (ف ل)
دل پر جپنے تھے دیتا گل صبا بوئے وصال
کیا **رضا** ہے منج کون آون یا آون دور تھے
(ک:۳۰۲،سیّدہ)

رِضوانی [ع] امذ؛ صف۔
: بہشت کا یا اُس کے متعلق، جنتی۔ (ال)
کرنے تمن مولود کی مہمانی سب ث
سب لامکاں کیرے مکاں سر تھے سنوارے ہیں علیؓ
(ک:۳۰۵،سیّدہ)

رَقّاص [ع] صف، مذ۔
: ناچنے کا کام یا پیشہ کرنے والا شخص۔ (ال)
تج حسن کیرے دور میں **رقاص** ہوئے کر
کرتا ہے رقص مستی سوں پا کر گگن اُس
(ک ۲:۱۲۵،زور)

رقاصی [ع] امث، صف۔
: ناچنے کا پیشہ یا کام، ناچ، ناچنا، رقص۔ (ال)
ساقی اُبار یا جام دے ہے او مجھے آبِ حیات
پی کر او جھوٹا میں کروں **رقاصی** جنت بام پر
(ک ۵۶۷،سیّدہ)

رَقص [ع]اند۔

:اصول نغمہ یا فطری امنگ اور جوش مسرت میں تھرکنے اور ناچنے کا عمل یا کیفیت، ناچ، ناچنا۔(ال)

تج حسن کیرے دور میں رقاص ہوئے کر
کرتا ہے رقص مستی سوں پا کر گگن اُمس
(ک۲:۱۲۵، زور)

رُقعہ [ع]اند۔

:پیوند، تھگلی۔(ال)

چک جائیں دیکھ شفق رنگ ریشم سو بیج رقعہ
پڑیا ہے کھن پہ پر کر کر منج نہال ساقی
(ک۱:۱۰۱، زور)

رَقم [ع]امث۔

:نشان، نقش، خط، علامت۔(ال)

پلک کانٹے نین باندیا نہ جاوے خیال تیرے کن
رقم اس خیال مو پیشانی کوں سیندور کر ساقی
(ک۲:۲۹۵، زور)

رَقم ہونا (محاورہ)

:لکھا جانا، اندارج عمل میں آنا۔(ال)

رقم ہوا ہے مرے خیال میں سچا تو خیال
نہ حک تھے جائے نہ آب زلال تھے اونوشت
(ک۲:۴۹، زور)

رَقیب [ع:(رق ب)]اند، صف۔

:ہم پیشہ جن میں باہم چشمک اور چونپ ہو، ہم چشم (ال)

اے صبا توں قول لیا تب ہووے گا دل کو قرار
حق پرستی منج رقیباں نا بوچھیں اب زور تھے
(ک:۳۰۳، سیّدہ)

رَک :رکھ۔(ق ال)

مناجات میرا توں سن یا سمیع
منجے خوش توں رک رات دن یا سمیع
(ک:۳۱۳، سیّدہ)

رِکاب [ع:رک ب]امث۔

:وہ آہنی حلقہ جو گھوڑے کے زین میں دونوں طرف لٹکتا رہتا ہے اور سوار اس پر پاؤں رکھ کر گھوڑے پر چڑھتا ہے۔(ف ل)

پھرے پیم میداں میں دو شہسوار
سہیلیاں سب ہی چومیں اس کا رکاب
(ک:۳۰۳، سیّدہ)

رَکعت [ع]امث۔

:نماز کا وہ حصہ جس میں قیام، رکوع اور دونوں سجدے آجائیں، قیام کی ابتدا سے اختتام تک نماز کی ادائیگی۔(ال)

سائیں کا دازِ مستی تج پر چڑیاوی کہ
شکرانے کا دو رکعت کرتا ہوں میں ہوا صبح
(ک۲:۷۶، زور)

رُکھ [ہ]اند۔

:روکھ کا مخفف یعنی ''درخت''۔(ع ال)

مرگ سلطانی ستارہ جگ میں آیا پھر کر آج
رُکھ سکل سربز ہو کر سر تھے کھلئے لعل تاج
(ک:۳۹۸، سیّدہ)

رَکھوال [ہ]اند۔

:محافظ، نگہبان۔(ع ال)

نبیؐ صدقے نکو کر غم توں قطبا
علی ہور آل دایم تیرے **رکھوال**
(ک۲:۱۴۹،زور)

رگ [ف]امث۔
:جسم کی اُن باریک نالیوں اورنسوں میں سے ہر ایک جن میں خون رہتااور دورہ کرتا ہے،
نس؛(مجازاً) پٹھا۔(ال)
کھانشتراں دل **رگ** منے جلتے خوارج اگ منے
منج کوں سو دونو جگ منے تج بن نہیں کوئی یا علیؑ
(ک:۳۰۶،سیّدہ)

رگاں [رگ+ان،لاحقۂ جمع]امث۔
:رگ کی جمع۔(سیّدہ)
لہو میری رگاں کا تج نین پتلیاں میں ہلجیا
بلج رہ کر ہوا ہوں میں تو اس کا ماں میں
(ک:۵۴۵،سیّدہ)

رگت اند۔
:خون،لہو۔(ق ال)
سیتا تیرا کھرگ دشمن پر پرتو تو **رگت** میانے
ہوا دشمن کا تن سب جون عقیق ہور لعل مرجاں ہے
(ک:۳۶۴،سیّدہ)

رلیاں [رلی(رنگ+لی) کی تخفیف+اں،لاحقۂ جمع]امث۔
:خوشی،خوشیاں اورعیش ونشاط۔(ال)
جے **رلیاں** جو کرتے ہیں توں ناز سوں
تجے دیکھ سو ہے رلیاں پائیں خط
(ک:۵۹۳،سیّدہ)

رمز کی باتیں/گھاتیں امث۔
:راز کا احوال جو اشاروں کنایوں سے اُدا کیا جائے۔(ال)
بہوت ہیں رمز کی باتاں پیا او سائیں میں
دو تن غرض کیا تیری ذات ہے کجات صریح
(ک۲:۷۸،زور)

رمل [ع]اند۔
:آئندہ کے حالات معلوم کرنے کا ایک علم جس میں پیتل کے(سلائی میں پروئے ہوئے)چار چار بانسری کی دو پڑیوں(فرعون)سے(جن پر نقطے بنے ہوتے ہیں)مقرر قاعدے کے مطابق شکل بناتے ہیں،کہا جاتا ہے یہ علم فرشتے نے حضرت دانیال کو ریت پر نقطے بنا کر سکھایا تھا۔(کنایۃ)
نجوم،جوتش۔(ال)
خیالاں کے سو پھانسیاں سوں دیکھیا ہوں رمل میں نیہہ کا
سعادت کا سو خال اُس مکھ اوپر دپے سو تاواں سوں
(ک۲:۸۸،زور)

رنبھا [مقامی]امث۔ :(سیّدہ)
پرم کی رنبھا اُر بسے ہنس ہنس
کلیاں نیہہ کی سب کھلاتے اہیں
(ک:۶۲۱،سیّدہ)

رنج [ف]اند۔
:حزن وملال کی کیفیت،افسوس،صدمہ،غم،اندوہ (خوشی کی ضد)۔(ال)
تمارے ناز جھلکا راں کا نیں تاب
کہ عاجز ہوں منج اوپر نا کرو **رنج**
(ک۲:۷۰،زور)

رنج سہنا ف مر۔

:دکھ تکلیف، مصیبت، اذیت برداشت کرنا۔

ازل تھے حسن کا دل کارخانہ

کہ اس کے تار پوداں کا سہو رنج

(ک۲:۱۷، زور)

رنج کرنا (محاورہ)۔

:افسوس کرنا، کڑھنا، غم کرنا۔

تمارے ناز جھلکاراں کانیں تاب

کہ عاجز ہوں منج اوپر نا کرو رنج

(ک۲:۰ے، زور)

رِنجانا [مقامی] ف م۔

:رِجھانا، لبھانا۔(ال)

اگر منگتی رنجانے عاشقاں کے تئیں گھڑی تل تل

انچل جھلکائے روساں سوں چلے ڈگ ڈگ کوں نچی (کذا)

(ک۱:۳۲۳، زور)

رَنگ [ف] امذ۔

:چہرے کی وہ کیفیت یا اُتار چڑھاؤ جو جذباتی دباؤ سے ظہور پذیر ہوتا ہے۔(ال)

کجل آنکھ کے **رنگ** میں بھید ہے

تو بھید بھید میں جوت خورشید ہے

(ک۱:۳۰۲، زور)

رنگاں :رنگ کی جمع۔(سیّدہ)

حیدر محل میانے جلوا عشق کا گاویں

یزدانی تانت چوندھیر **رنگاں** تیں بجاویں

(ک:۴۳۶، سیّدہ)

رَنگ افشانی [رنگ + ف: افشاں، افشاندن = بکھیرنا + ی، لاحقۂ کیفیت] امث۔

:رنگ کا چھڑکاؤ، رنگین پانی چھڑکنے کا عمل، رنگین پانی کا چھڑکاؤ۔(ال)

بندھاؤ حوض خانے چاند و سورج کی سہیلیاں مل

بھراؤ نیر امرت کا کہ کھیلیں **رنگ افشانی**

(ک۳:۳۵، زور)

رَنگ بھرانا (محاورہ)۔

:رنگ بھرنا کا تعدیہ۔

کئے ہیں موماں کسوت حسن کے زہر تھے ہریا

سو اس کے چھاؤں تھے اسمان اپنا رنگ بھرایا ہے

(ک۳:۵٦، زور)

رَنگ رَس امذ؛ ~ رنگرس۔

:لطف، مزہ، لذت۔(ال)

امولک لعل رنگیں دو ادھر ہیں

کہ جیو کے مد **رنگ رس** اُن تھے پائی

(ک۲:۲۵٦، زور)

رنگ رَسیلا صف۔

:رنگ رَسیا۔(ال)

پرم رنگ رسیلے کوں گڑسوں رتجھا کر

لگا دوں کی چھاتی پلا دوں گی پیالے

(ک۲:۲۳۱، زور)

رنگ رنگ م ف، صف۔ :رنگ برنگ (ال)

محبت ہے منج جیو چمن کا سویرا

پرت پھول **رنگ رنگ** کے اس کی نشانی

(ک۲:۲۲٦، زور)

رنگین [رنگ+ین، لاحقۂ صفت] صف۔

:(شعر، بیان، عبارت وغیرہ) لطیف، دل پسند، مزے دار۔(ال)

دعا سوں ختم کر رنگین غزل قطبؔ زماں اَب توں
کریں آمین ملک ہور قدسیاں ہم عید و ہم نو روز
(ک۳: ۳۲، زورؔ)

رنگیلی (۱) [رنگیلا کی تانیث] امث۔

:رنگین، رنگ دار، رنگ رَلیاں۔(ال)

نبی صدقے قطبؔ ایسی کرے نو روز رنگیلی
آبِ کوثر خدا حضرتؑ کے ہتوں منج کوں پلاوے
(ک۱: ۱۳۲، زورؔ)

رنگیلی (۲) امث۔

:حسین، سج دھج کی۔

عشق کی پتلی ہے گوری رنگیلی
چتر ناریاں میں دستی چھبیلی
(ک۱: ۲۴۶، زورؔ)

رَوَا [ف] صف۔

:جائز، مُباح، درست، ٹھیک۔(ف ل)

عشاق کوں پیو یاد سوں مے پنیا روا ہے
اس مکھ کے عرق باج روانیں منجے آشام
(ک: ۳۹۴، سیّدہ)

روئے زَمین [رُو+ ے (حرف اضافت) + زمین] اند۔

:سطحِ زمین، زمین، دنیا۔(ال)

تج دیا کرتا رجگ میں گوہراں کا کھان سب
تو ہوئے ہیں سب شہاں رُوئے زمیں کے تو اسیر
(ک۱: ۲۱، زورؔ)

رُوئے زیبا [رُو+ ے (حرف اضافت) زیبا] اند۔

:خوبصورت چہرہ۔(ال)

کریں طاقت گنوا کر عابداں میخانہ کو سجدہ
کیا زنّار میں تسبیح دیکھن رُوئے زیبا را
(ک۲: ۲۰، زورؔ)

رَوا ہونا (محاورہ)۔

:روا کرنا کا لازم، جائز ہونا۔(ال)

عشق بازی جو منگے کرنے ہونا صبر اُسے
غم ندیاں اُبلے تو کرنا ہے اسے صبر روا
(ک۲: ۱۱، زورؔ)

رِواج پانا (محاورہ)۔

:عزت و وقار حاصل کرنا۔(قدیم)

پیار سوں حضرت کے "بیٹھو اخی" کر جبرئیل
تب کہے خدمت تمن کرنے تھے پاؤں گا رواج
(ک۱: ۴۷، زورؔ)

رواج دینا (محاورہ)۔

:جاری یا عام کرنا، رائج کرنا، قائم کرنا، پھیلانا، رسم ڈالنا۔(ال)

ہندو ریت کوں دیتے ہیں تم رواجاں
کہ بت خانہ نمنے ہے توبی ہمن سر
(ک: ۱۷۵، سیّدہ)

رِوایَت [ع: (روی)] امث۔

:ذکر اذکار، بیان۔(ال)

کوئی نا سکے معانی آپ کی پرت بیان کر
پڑتا ہے اپنے دل میں سب دن علی روایت
(ک۱: ۲۷۰، زورؔ)

رُوپ [س] امذ۔

:حسین شکل، خوبصورتی، حُسن، جمال، چھب۔ (ال)

مجلس ترا سہاتا ہے خوباں کے حسن سوں

ج جیو انہی کے **روپ** سیتی کامیاب تھا

(ک ۲:۱۹، زوؔر)

روپ (۲) :بھیس، کوئی اور شکل یا وضع قطع جو اصلی شکل سے مختلف ہو۔

ہوئے عاشقاں روپ لیلیٰ نہ مجنوں

ولے ہوئی ہی رہے وقت او کہانی

(ک ۲:۲۲۶، زوؔر)

رُوپ وَنت / وَنتا [روپ + وَنت / ونتا، لاحقۂ صفت] صف۔

:پیاری شکل وصورت والا، حسین، خوبصورت۔ (ال)

مری پیاری سُہاتی ہے تجے اپ حُسنِ زیبائی

بہت **روپ وَنت** ناریاں میں دیا اللہ تج شاہی

(ک ۲:۲۷، زوؔر)

رُوت [س: رت کا قدیم املا] امث۔

:رُت، موسم، بہار کا موسم۔ (ال)

پُھل بھاگ سب پُھلے ہیں دندے سو دیکھ جلے ہیں

کلیاں انند کِھلے ہیں ہے **رُوت** یوں سکی کا

(ک: ۳۳۷، سیّدہ)

رُوٹھا [رُوٹھنا = (ناراض ہونا) کا حالیۂ تمام] صف، مذ (مث: روٹھی)

:خفا، ناراض، ناخوش، آزردہ، روٹھا ہوا۔ (ال)

او خوش جوت چندنی کوں لاووں گلے

کہ مجکوں مرے **رُوٹھے** پیو سوں ملائی

(ک ۲:۲۲۸، زوؔر)

روزِ اَلَست [روز + اَلَست = (ع: حرف استفہام۔ کست، واحد متکلم] امذ۔

:روزِ ازل جب اللہ تعالیٰ نے ارواح سے اپنی الوہیت کا اقرار اور عہد لیا، روزِ میثاق۔ (ال)

ہر یکس میں مستی ہر یک دھات ہے

قطبؔ معتامست از **روزِ الست**

(ک ۲:۴۸، زوؔر)

روزگاراں [ف: روزگار] امذ۔

:زمانہ، دنیا، جہاں۔ (ال)

نبی مولود خوشیاں اتھے ہوئی دل کی بہاراں خوش

عشق خوشیاں و شادی تھے ہوئے ہیں **روزگاراں** خوش

(ک: ۳۱۷، سیّدہ)

روزید :روزِ عید (ق ال)

روزید کے عید آنے میں تک شیر خرما کھانے میں

صوفی چلے میخانہ میں تسبیح ہات اب جام ہے

(ک: ۳۶۰، سیّدہ)

روزی [روز + ی، لاحقۂ نسبت] امذ۔

:روز کی خوراک، رزق۔

ترے عشق کے نیر تھے میں ہوں زندہ

ازل تھے ہوا ہے یہ **روزی** مقرر

(ک ۲:۱۲۰، زوؔر)

روزی پکڑنا (محاورہ)۔

:رزق حاصل کر، روزگار پانا۔

روزید کے روزی پکڑتے ہیں ملک ہور آدمی

شیرہ شہد سوں سب فلک کھولے ہیں دُکاں عید کا

(ک ۳:۳، زوؔر)

رُوسْنا [س]ف ل۔

:روٹھنا، ناراض ہونا۔

تجھ نین کی راوت چڑھائی بھنوں کماناں روس کر

سب عاشقاں میں منجہ اُپر راکھے چاپ ناب سوں

(ک ۲:۲۷۲، زوٓر)

رَوِش [ف]امث۔

:چھل، فریب، چال بازی، ناز و انداز۔(ال)

اپروپ روپ سات کرے جگ کوں باولا

یوں دل لجانے کوں اہے اس نار کی **روش**

(ک ۲:۱۴۰، زوٓر)

روشِ ضَمیر :صاحبِ کشف وکرامات، صاحبِ حال، عارف۔

پیہرت کا ناز راز تمن کو عیاں اہے

روشن ضمیر کوں نہیں داناں کا احتیاج

(ک ۲:۷۲، زوٓر)

رُوکھ [س]امذ؛~روکھہ۔

:پیڑ، درخت۔(ق ال)

برساؤ مہ آنند کا، تا ہوئیں منج روکھاں ہرے

دل کے چمن میں طرح لٹ بس لاؤں ریحاں عید کا

(ک ۳:۴، زوٓر)

رومارُوم [روم+ا(حرفِ اتّصال)+روم]م ف۔

:بال بال، رُواں رُواں۔(ال)

جو بن کے حوضخانے رنگ مدن بھر

سورو ماروم چرکیاں لائے دھارا

(ک ۱:۱۳۵، زوٓر)

رُومالا [رومال+ا، لاحقہ تکبیر]امذ۔

:رُومال۔(ال)

نبی صدقے قطب شہ کے سُو اوپر

اوڑاتی ہوں سکیاں ماوے **رومالا**

(ک ۱:۲۵۰، زوٓر)

رومالاں[:رُومال کی جمع۔(سیّدہ)

سوتوں مکھ سوراجے پر رومالاں زلف مشکیں کے

اوڑتا ہو مخلدار اُپ دیکھ چھند اس رومالاں کے

(ک:۶۶۳، سیّدہ)

روماولی امث۔

:روئیں کی وہ لکیر جو سینہ سے ناف تک جاتی ہے،

سیلی۔(ال)

میرے ترے روماولی جمنا و گنگا جوں مل اہیں

روں روں سو مچھلی ہوے کر کرتے ہیں تج گنگ دھار عیش

(ک ۱:۳۰۴، زوٓر)

رُوں رُوں[رُوں+رُوں=(باریک بال)]م ف۔

:ہر ایک رُونگٹا، رونگٹا رونگٹا، مراد، پورا وجود،

پورا بدن، پورا جسم، رُواں رُواں۔(ال)

نین چلبلائی سوں کرتی ہے ناز

ہمن **رُوں رُوں** بھیدیا ہے اس کا اثر

(ک ۱:۲۳۳، زوٓر)

رونگی :رہونگی۔(سیّدہ)

کیتی دیکھت پیارے تیری ہو داس داسی

کی صاحب اپنے سول **رونگی** ایاں ایاں میں

(ک:۴۵۸، سیّدہ)

رہا [ف] صف۔

: چھوٹا ہوا، نجات پایا ہوا۔ (ع ال)

تہجد کی نمازاں میں کرو منج تیں دعا دم دم

دعا دم کے اثر تھے ہو رہا ہم عید و ہم نو روز

(ک ۳: ۲۷، زور)

رہن ہارے [رہن + ہارے، لاحقہ صفت] اند۔

: رہنے والے، بسنے والے، باقی رہنے والے۔ (ال)

سو دیکھ حیراں ہو سارے گگن کے سب **رہن ہارے**

اپس سُد کھو کے بیچارے بجھاوے نین ابر سوں

(ک: ۳۸۲، سیّدہ)

رہوار [راہ + وار، لاحقہ نسبت وتمیز]

: راہوار: تیز چال اور ہموار چال کا گھوڑا۔

(مجازاً)، گھوڑا (نیز)، گھوڑی۔ (ال)

صدقے نبیؐ کے قطب شہ منگ پنجتن سیتی مدد

تج عشق کے میدان میں چالاک ہے **رہوار** فاش

(ک ۲: ۱۳۴، زور)

رہیا [مقامی] اند۔

: باقی، بچا، رہا۔ (ال)

خوشیاں عیشاں انندان سب سگنسیاں سن یہ چھنداں

رہیا ہو پستہ خنداں سب بھر اتر جگ گھراں خوشیاں سب

(ک: ۴۱۳، سیّدہ)

ریا [ع] اند۔

: جھوٹ، مکاری۔ (ال)

مرید پیر میخانہ ہوا ہوں دیکھ اے زاہد

ہماری مے پرستی میں تمنی تسی **ریا** ہے اب

(ک ۲: ۳۳، زور)

ریت [س] امث۔

: رسم ورواج۔

ہندو **ریت** کوں دیتے ہیں تم روا جاں

کہ بت خانہ نمنے ہے تو بی ہمن سر

(ک: ۱۷۵، سیّدہ)

ریتاں: ریت (رسم ورواج) کی جمع۔ (سیّدہ)

مسلماں ریت کا فر ریت کیا ریت ائے نہ جانو میں

کہ جگ کے لوگ **ریتاں** چھوڑ پکڑے ریت تج جیوا

(ک: ۴۵۹، سیّدہ)

ریج [ریجھ = (پسند) کی متبادل صورت] امث۔

: پسند، میل، عادت۔ (ال)

سولہ سنگار کر سب جب لٹکیاں سو ہر نیاں

سن ناد **ریج** آئے خلخال موہنیاں کے

(ک: ۳۵۸، سیّدہ)

ریحان [ع] اند۔

: گلِ سرخ۔

برساؤ مہ آنند کا تا ہوئیں منج روکھاں ہرے

دل کو چمن میں طرح سٹ بس لاؤں **ریحان** و عید

(ک ۳: ۴، زور)

ریختہ [ف: ریختن، سے حالیہ تمام] صف۔

: عمارتی مسالہ، چونا اور گچ جو پختہ دیوار چُننے اور

استر کاری کے کام آتا ہے۔ (ال)

میں تو میانِ **ریختہ** جیوں دانۂ سنگ

تب ہر طرف تھے کارِ رقیب اضطراب تھا

(ک ۲: ۸، زور)

ریکھ [س]امث۔(جمع:ریکھاں)
:تحریر،لکیر،نشان،علامت،خط،قسمت،سرنوشت۔
(ہ ال)

نھنا بالا نوا ناز کر آیا جیوں نوا چند
چندا مکھ بھنواں **ریکھ** لگایا نوا چند
(ک:۳۵۳،سیّدہ)

ریکھا [س]امث۔
:لکیر،خط،نقش،تحریر،دھاری۔

عطارد مدح لکھیا ہے سو کہکش کلک سوں تیری
سو آسماں کے ورق اوپر بلال ریکھاں سو سطر ہے
(ک۱:۸۱،زور)

رَین [پ]امث۔
:رات،شب،لیل،غم واندوہ۔(ہ ال)

گگن درپن نمن جھمکن لگیا ات
رین روشن سُرج بن دن گنوایا
(ک:۳۴۳،سیّدہ)

رَینی [رین(رک)+ی،لاحقۂ نسبت وتصغیر]صف۔
:رین سے منسوب،رات والا،پرند جو رات کو بولے
(ال)

تج بن پیارے نیند نکہ نیناں میں منج آتی نہیں
رینی اندھاری ہے کٹھن تج بن کٹی جاتی نہیں
(ک۲:۲۰۱،زور)

ز

زاری [ف]امث۔
:گریہ وبکا،آہ وفریاد۔(ال)

پنکھی سٹے ہیں سب براں رو رو بھرائے سمدراں
چھوڑے ہیں سب اپنے گھراں دیکھوتو **زاری** وائے وائے
(ک۳:۵۸،زور)

زاغ [ف]اند؛~زاج،زاک۔
:کوّا۔(ال)

عاشق کھتے ہیں باغ کو بہلانے جائیں دل
کیا بوجھے پھول **زاغ** مگر بوجے تو بھنور
(ک۲:۱۱۳،زور)

زاہد [ع]صف۔
:دنیا کی خواہش اور رغبت چھوڑ دینے والا،
پرہیزگار،عابد۔(ال)

ازل تھے عشق کے پلڑے کتیں کئے مج بٹ
فقیہ و زاہداں میانے منجے کئے ہیں سراج
(ک۲:۶۷،زور)

زُباں [ف]امث۔
:اندازِ بیاں،بات کرنے کا ڈھنگ۔

لچیں شب رات آتشبازی تیرے نور اُجالے تھے
اوسے تعریف کرنے کہاں **زباں** ہم عید و ہم نوروز
(ک۳:۲۴،زور)

زُباں عاجز ہونا (محاورہ)۔
:کچھ کہنے سے معذور ہونا،قاصر ہونا۔

مج اس ازل تھے لکھ رہے ناداں سکیاں کیا پوچھتے
میری زباں عاجز ہے تم سنگ بولنے تکرار ہوں
(ک۲:۲۱۳،زور)

زرباف[زر+ف: باف، بافتن = بننا] اند۔

:زربفت کا کپڑا تیار کرنے والا۔

زردوزی کا کپڑا، سنہری تاروں کا بناہوا۔(ال)

دنیا کے کارخانہ کا نہیں **زرباف** امولک گچ

سنے کے تار جب جانگے نکل کر بت نہ رہسے گچ

(ک:۵۳۱، سیّدہ)

زرتار [زر+تار] صف۔

:سونے کے تاروں سے بنی ہوئی چیز۔(ج ل)

کہکش وندے جوڑے رتن، سورج کلس کنچن برن

زرتار کیاں ڈوریاں کرن تٹوے سوجوں تارے اہیں

(ک۱:۱۷۱، زوَر)

زرفشانی[زر+فشان+ی، لاحقہ کیفیت] امث۔

:روشنی پھیلانے کا عمل (کنایۃً) خوشی، مسرت،

شادمانی۔(ال)

مرے جیو آرسی میں خیال تج مکھ کا سو دستا ہے

کرے او خیال منج دل میں نشانی **زرفشانی** کا

(ک:۴۹۰، سیّدہ)

زرگر [زر+گر، لاحقۂ فاعلی] اند۔

:سنار۔(ع ال)

کھیا عرصہ سنو میں ناز سوں کھئی کام ہے منج کوں

غروری آہ کرتے ہیں کتا اب حسن کے **زرگر**

(ک:۵۶۹، سیّدہ)

زرنگاری[زر+نگار+ی، لاحقۂ کیفیت] امث۔

:سنہری کام، سونے کے پانی سے نقاشی،

سونے کا ملمع۔(ال)

پر اوپیا تھے چڑت **زرنگاری**

سبھی شہ پریاں میں ادک موک پائی

(ک۲:۲۶۳، زوَر)

زردی [زرد+ی، لاحقۂ نسبت]

:پیلا پن، پیلاہٹ۔(ف ل)

تمن خواہش ہمن **زردی** نپایا مکھ بچارہ سو

رکھے عاشق شفا خانہ تمن لاہی کرن سکتا

(ک۲:۳، زوَر)

زرزری[زر+زر+ی، لاحقۂ صفت] صف۔

:زرّیں، زرکار، سنہرے رنگ کا، سنہرا۔(ال)

نبیؐ کے نور تھے روشن ہوئے ہیں عرش و کرسی

علی صدقے کیے ہیں شیعہ کسوت **زرزری** کا

(ک۳:۲۱، زوَر)

زرینے[ف] اند۔

:زرق برق لباس، زیور۔(فرس ج)

سرتھیپک لک جو مکلل ہنو **زرینے** منے سکیاں

من ہرن ج لبدایاں گھنگرو وہور پنجناں میں

(ک:۴۰۷، سیّدہ)

زعفران[ع] امث۔

:ایک قسم کا نہایت خوشبودار زرد رنگ کا پھول۔(ف ل)

اصطلاح عام میں پھول کے بیچ میں سے نکلے

ہوئے باریک تار یا ریشے جو گچھے کی شکل میں ہوتے

ہیں۔(ال)

مشک ہور زعفراں عنبر کلا کر

سکیاں تن کوں لگاؤ بہو صفا سوں

(ک:۴۰۲، سیّدہ)

زکات [ع] امث؛ ~ زکاۃ۔

:زکواۃ۔ اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رکن، مال کا چالیسواں حصّہ جو اصلی اور حقیقی ضروریات پوری ہو جانے کے بعد سال بھر تک فاضل رہے اور جس کا خدا کی راہ میں دینا حکمِ شرع کے مطابق ہر صاحبِ نصاب مسلمان پر فرض ہے۔ (ال)

گدا تج عشق کا ہوں دے **زکاتِ** عشق منج سائیں
کہ ہے اعجاز منج من کوں کہ جیوں عیسیٰ مریم کا
(ک: ۴۹۲، سیّدہ)

زُلال [ع (زل ل)] صف، اند۔

:ایک کیڑا جو برف میں پیدا ہوتا ہے اس جگہ کا پانی صاف ہوتا ہے (مجازاً) صاف، شیریں، خنک، خوشگوار اور نتھرا ہوا پانی۔ (ال)

بھر بھر پیالے بھر بھر دوراں پہ دور کر کر
ے سوں ملا کے دیتا لب کا **زُلال** ساقی
(ک: ۳۵۱، سیّدہ)

زُلفاں [ف] امث۔

:زُلف = (پیشانی کے اوپر اور سر کے سامنے کے بالوں کی لٹ جو کان کے قریب ہوتی ہے) کی جمع (ال)

سوا اُس زنجیر **زُلفاں** سوں بتاں کوں توں کریا ہے بند
بسا داغ غلامی دے منجھے مجمع میں عنبر کر
(ک: ۵۶۹، سیّدہ)

زُلف عنبریں [ف] امث۔

[زلف + عنبر + ین، لاحقۂ صفت] امث۔

:معطر اور سیاہ زلف (کنایۃً) محبوب کا بال۔ (ال)

مجلس ہوا معطر اس زلفِ عنبریں تھے
کیوں یک دو پیالے نا پیوں دستا اہے صفا صبح
(ک۲: ۷۶، زور)

زمان [ع] اند۔

:دور، عہد، گذشتہ، موجودہ یا آیندہ، نیز دوران۔ (ال)

صدقے نبی جم راج کر قطبِ **زماں** آنند سون
قدرت تھے کہکش آئے کر دندیاں کے سر آرا ہوا
(ک: ۳۰۱، سیّدہ)

زُمُرّد [ف] اند۔

:جواہرات میں سے ایک سبز رنگ کا پتھر جو زیورات میں اِستعمال ہوتا ہے۔ (ال)

ہوا خط سبز تھے رنگیں **زمرد**
وجہ رنگ سیت پا یایس دامن خاص
(ک: ۵۹۰، سیّدہ)

زُمُرّدی [زمرد + ی، لاحقۂ نسبت وصفت] صف۔

:زمرد سے منسوب یا متعلق (مجازاً) سبز رنگ کا۔ (ال)

جھاڑاں کوں پھول ہور پھل سُبتے ہیں جیوں جواہر
صدراں **زمردی** رنگ ہر اک محل بچھاؤ
(ک: ۴۰۲، سیّدہ)

زَمْزَم [ع: (علَم)] اند۔

:مکۂ معظمہ میں ایک کنواں جو کعبہ کے جنوب مشرق میں واقع ہے حاجی اور عمرہ کرنے والے اس کا پانی تبرکاً پیتے ہیں، چاہ زمزم۔ (ال)

عاشق شفا کے تائیں تج لب کا پانی پیوے
یاں تھے مگر ہے **زمزم** کے آب کا طلوع
(ک ۲: ۱۸۵، زور)

زُنّار [ع] امذ۔
: وہ دھاگہ یا ڈوری جو ہندو گلے سے بغل کے نیچے تک ڈالتے ہیں جنیؤ؛ وہ دھاگا یا زنجیر جو عیسائی، مجوسی اور یہودی کمر میں باندھتے ہیں۔ (ال)
تیرے دو الف ہیں جے کفر زنگ کے
کئے عاشق کے تئیں **زنار** احداث
(ک: ۵۱۶، سیّدہ)

زَنگ [ف] امذ۔
: وہ میل یا پھپھوندی جو لوہے کی چیزوں پر نمناک ہوا سے جم جاتا ہے اور وہاں سے لوہا کھایا جاتا ہے، سیاہی۔ (ال)
آپ مکھ آئینے تھے مودل کا کریں سب زنگ دور
بھی کدھیں زنگ اس کوں نا پکڑے تی دیو آب وتاب
(ک ۲: ۴۰، زور)

زَورَق [ع] امث۔ : چھوٹی کشتی، ڈونگی۔ (ال)
نس کے سمند سیام میں سنے کی **زورق** ڈبیا
ڈبنے میں ترنے لگے بڑ بوے کے لکھ ہزار
(ک ۳: ۳۸، زور)

زوالا [ع: زوال] امذ۔
: زوال = (ترقی یا عروج کے کم ہونے یا ختم ہونے کی کیفیت) (سیّدہ)
پیالا لیو میرے اچھے لالا
کہاو پیالا ہے سورج بھی **زوالا**
(ک: ۴۲۸، سیّدہ)

زُہد [ع] امذ۔
: دینوی چیزوں سے اجتناب یا بے رغبتی، دنیاداری سے لاتعلقی، عبادت وریاضت، پارسائی، پرہیزگاری۔ (ال)
زُہد ریا تھے بھوں دن بدنام ہورہیا ہوں
پیالے پلا پرم کے کرنیک نام ساقی
(ک: ۳۵۴، سیّدہ)

زہر پیکاں [زہر+ پیکاں] امذ۔
: برچھی کی زہریلی انی یا تیر کی نوک۔ (کنایۃً) طنزیہ بات۔ (ال)
نو روز ہود روزِ ید کے خوشیاں ملے یک چاند میں
مارو رقیباں کے دلاں میں **زہر پیکاں** عید کا
(ک ۳: ۶، زور)

زُہرہ [ف، زہرہ: ع زہرہ، اُجلاپن، چمک دمک] امذ؛ امث۔
: فلکیات نظامِ شمسی کا روشن ترین اور دوسرا سب سے بڑا سیارہ جو سورج سے ۸،۱ ملین کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے یہی صبح کا ستارہ اور یہی شام کا ستارہ بن کر نمودار ہوتا ہے، ناہید، صنمیات کی رو سے اس ستارے کو حُسن کی دیوی خیال کیا جاتا تھا۔ (Venus)۔ (ال)
سب بن ہرے، انبر نمن، پھولاں ستارے کھل رہے
زہرہ سوں منگل ساز کر گایا نسبت بکرید سوں
(ک ۱: ۱۲۵، زور)

زیب [ف] امث۔
: خوبصورتی، حُسن، زیبائی۔ (ال)
کھلیا ہے سب پھلاں میں آج سر تھے ایک پھل تازا
طرہ اس پھول کا گندکر رکھیں اب **زیب** افسر کوں
(ک: ۲۹۹، سیّدہ)

زیبا [ف]صف۔

:خوشنما،خوبصورت،زیب دینے والا۔(ع ال)

نبی صدقے قطبا پیاری سدا

سہلیاں میں **زیبا** تماری دیسے

(ک:۴۱۷،سیّدہ)

زیبائی [زیبا+ئی،لاحقۂ کیفیت]امث۔

:حُسن،خوبصورتی،خوشنمائی،خوبی۔(ال)

مری پیاری سہاتی ہے تج اپ حُسن **زیبائی**

بہت روپ ونت ناریاں میں دیا اللہ تج شاہی

(ک۲:۲۴۳،زور)

زیتون[ع]امث۔

:ایک درخت کا نام جس کے پھل سے تیل نکالتے

ہیں۔(ع ال)

کیا ڈر مجھے فرعون کا ہور سامری اُفسوں کا

موسیٰ عصا **زیتون** کا ہے تیغ زبانی مجھے

(ک:۳۰۱،سیّدہ)

زین [ف]امث؛امذ۔

:چمڑے وغیرہ کی وہ نشست جو سوار کے بیٹھنے کے

لیے گھوڑے کی پیٹھ پر کسی جاتی ہے،کاٹھی چارجامہ

(ال)

ایز ترنگ زین چند توا چابک سرنگ تس بجلی

سورج کرن پرچم دسے غاشا بدل کارا ہوا

(ک:۳۰۰،سیّدہ)

س

ساتی [ساتھی کا قدیم املا] اند۔

:ساتھی، سہیلی۔ (سیّدہ)

سنو میری **ساتی** پیا ہورو راتا

کہ پُر سیج سائیں پرسنگ گماتا

(ک۲:۲۶، زورؔ)

ساج [پ: ساج] اند۔ ("ساز" جس کا یہ بگاڑ ہے)

:سازوسامان، سجاوٹ۔ (ال)

سدا توں راج کر قطبا انند کا **ساج** کر قطبا

نبی کا کاج کر قطبا کہ تُج بخشا نیارے ہیں

(ک۱:۳۷، زورؔ)

ساجَن [س: سجن] اند۔

:محبوب۔ (ق ال)

معشوق، خاوند، شوہر۔ (ع ال)

بجائے ہیں بہت راگاں سوں سازاں

کہ **ساجن** اپنی پیاریاں کو مناوے

(ک۲:۲۵۷، زورؔ)

ساجے [س]

:زیب دے، سازوسامان، سجے۔ (سیّدہ)

حیدر محل میانے بنا بات گھول **ساجے**

دن دن انند سیتی طبلاں مدن کے باجے

(ک:۴۳۳، سیّدہ)

سَاچ ["سچ" کا قدیم املا] اند۔

تمن شوق کا نین تھے میہ چووے

اے باتاں نہیں جھوٹ تم دیکھو **ساچ**

(ک۱:۱۹۲، زورؔ)

ساچلی [ساچ + لی، لاحقہ صفت] صف، مث۔

:سچی۔ (سیّدہ)

چوٹی تیری سو ناگ ہے ہور زہر اس میں کڑوا

آ دگھڑ کھیلاں میں دتی توں **ساچلی** سنیارا

(ک:۴۲۳، سیّدہ)

سَاڑ [ف]

:مثل، مانند۔ (ع ال)

یہ دیکھیا نچھل کوئی اس **سار** صورت

سراؤں کتے زیب اپنے موہن کی

(ک:۴۵۵، سیّدہ)

سارا [پ] صف، مذ۔

:سب، جملہ، تمام، کُل۔

اس ناؤں کی بڑپن جھلک مُج سربلندی تا فلک

آ کہیں سدا **سارے** مُلک، تو یوسف ثانی مجھے

(ک۱:۱۰، زورؔ)

ساراں: سارے، تمام۔ (فرس ج)

براتاں لے کر آیا **ساراں** میں خوش ہو

خوشیاں عشر تاں سوں کہ جگ جگجگایا

(ک:۳۴۳، سیّدہ)

سَاری [پ] امث۔

:ساڑی: عورتوں کا پہناوا جس کا دو تہائی حصہ کمر پر تہبند یا لنگی کی طرح ٹانگوں کے گرد لپیٹ کر بچا ہوا ایک تہائی حصہ اوپر سے بدن پر لپیٹ کر اس کا پلّو دوپٹے کی طرح کندھوں پر یا سر پر ڈال لیا جاتا ہے (ال)

تو قطبؔ گھن دو کش ہو کر، طبلے سورج رکھ چرخ پر
کرناں سے تاراں کھینچ کر، ساریاں میں زرتاواں بھرے
(ک ا:۱۲۳، زورؔ)

ساریاں: ساری کی جمع۔ (سیّدہ)

سروقد تپلی ہے ساریاں میں ناری
تو سب چھند بھریاں میں ہے لالن پیاری
(ک:۶۶۹، سیّدہ)

ساریک: ساری۔ (ق ال)

عاشق ہے ناتواں نہ کرے باولے وفا
مجکوں بسار کرانے ساریک آیا بہار
(ک:۵۶۵، سیّدہ)

ساز [ف] اند۔

سامانِ طرب، آلاتِ رقص و سرور (سارنگی، طبلہ، ڈھولک وغیرہ)۔ (ال)

عشق ساز کے تار مطرب بجاؤ
کہ قانون تاناں میں لینا شراب
(ک ۲:۳۱، زورؔ)

ساعت [ع] امث۔

: وقت کی کوئی اکائی، گھنٹا، لمحہ، مختصر وقفہ، تھوڑی دیر۔ (ال)

گر کریں عدل یک ساعت تمیں بر حکم شرع
بے حساب ارزانی ہووے گا تمن کوں بخت و جاہ
(ک ا:۴۴، زورؔ)

ساقی [ع] اند۔

: پانی پلانے پر مامور، سقّہ۔
شراب جام بھر کر دینے والا جو روایت ایک مرغوب و مطلوب کردار کے طور پر مذکور ہوتا ہے۔ (ال)

تج یاد تھے ہوئے ہیں سبھی طالباں کباب
ساقی پلا توں لطف سیتی اب تو یک دو جام
(ک ۲:۱۶۸، زورؔ)

ساقیِ کوثر [ساقی + کوثر] اند۔

: روزِ قیامت جنتیوں کو مشہور نہر کوثر کی شراب پلانے والا، (کنایۃً) حضور رسالت مآب ﷺ و نیز بعض کے خیال میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ذات مبارک ہے۔ (ال)

پئے جے (جو) ساقیِ کوثر کے ہت تھے جام کوثر کا
سدا حضرت کیرا برمال شاہاں میں گواوۓ تم
(ک ا:۳۲، زورؔ)

سالاں: سال کی جمع۔ (سیّدہ)

نبی کا غلام ہے محمد قطبؔ شہ
خبر لاکھ سالاں لیا یا برس گانٹھ
(ک:۳۸۴، سیّدہ)

سالم [ع] صف۔

: کامل، پورا، ثابت، ٹوٹ پھوٹ سے محفوظ، سلامت۔ (ال)

دیسیں جامون کے پھل بن میں نیلم کے نمن سالم
نظر لاگے نہ تیوں میویاں کوں راکھیا ہے جتن سارا
(ک ۳:۱۶، زورؔ)

سامیا :سوامی، سردار، مالک۔ (سیّدہ)
تُجھیں جگ کا **سامیا** یاحفیظ
تہیں جگ کو سر جائیا یاحفیظ
(ک:۲۹۹، سیّدہ)

سانْد [س] اند۔
:تعلق، ساتھ، جوڑ، میل، وابستگی۔ (فرس ج)
بھنواں کماناں تیر پلکاں **سانْد** کر مارے جوتوں
ہر تیر سوں سولاک جیو سوتن میں الجاویں بعث
(ک:۵۱۷، سیّدہ)

سانْولی [سانولا کی تانیث] امث۔
:ملگجی رنگ والی، جو نہ گوری ہو نہ کالی، درمیانے
رنگ کی (قلی قطب شاہ کی ایک پیاری کا نام)۔ (ال)
منھی **سانولی** پر کیا ہوں
خبر سب گنوا کر ہوا بے خبر
(ک:۴۱۸، سیّدہ)

سائیں [مقامی] (سندھی میں بھی مستعمل)
:درویش، فقیر۔ (ال)
ستارے نمنے جھمکے کن کے موتی
دیا اس رنگ **سائیں** مکھ گلالا
(ک۱:۲۹۵، زور)

سایہ بان [سایہ+بان، لاحقۂ فاعلی]
:سائبان = (بارش اور دھوپ کے اثر سے بچانے
کے لیے چھجہ) کا متبادل املا۔ (ال)
دیرا دیئے ہیں کنج کے چھنداں سُوں کوہِ قاف پر
موتی کے جالے **سایہ بان** جوڑیا ہے خاقاں عید کا
(ک۳:۵، زور)

سَبَد [س: شبد] اند۔
:گیت یا بول، نانک کا گیت۔ (ال)
بھاگنی بھاگاں کا جلوہ گاؤ تم
اس سہاگاں کے **سبد** بجاؤ تم
(ک۱:۱۶۴، زور)

سَبزوَش [سبز+وَش (حرفِ تشبیہ)] صف۔
:سبز رنگ کا، سبزی مائل، دھانی۔ (ال)
معانی رِیا ترک کر عیش سوں اچھ
کہ سبڑیا ہے تج بات انچل **سبزوش**
(ک۲:۱۳۱، زور)

سبق لینا (محاورہ)۔
:سبق لینا = کسی سے اکتسابِ علم کرنا، درس لینا،
سیکھنا۔ (ال)
ہوا ہے سب کشف تمنا کتاباں بوجتے حق تھے
سبق لینھن کو آویں عالماں ہم عید و ہم نوروز
(ک۳:۲۸، زور)

سُبگائی :سبک پن۔ (فرس ج)
پون مورت اہے تیری نہ آوے چھانو جوں ہت میں
ترے پاواں کی **سُبگائی** تھے دھر میری بے ہوش
(ک:۵۸۳، سیّدہ)

سبی :سبھی۔ (فرم ز)
مکھا سُورج کتاباں تھے نوا خط سوں لکھا یاتوں
اسی خط پر **سبی** عاشق سو یک راہی کرن سکتا
(ک۲:۳، زور)

سَپْت [س] صف۔

:سات، سارا، سارے۔ (ق ال)

جب تھے ہوا جگ میں تمارا نور پر کٹ چو رُخت

تب تھے **سپت** گھن جوت پا کر جھلکن ہارے ہیں علی

(ک ا:۱۷۱، زوٓر)

سَپْت پاتال [سپت + پاتال] اند۔

:سات طبقے جو زمین کے نیچے ہیں اتال، دتال، ستال، رساتال، مہاتال، پاتال۔ (ال)

ان کے رفع تیں کچھ نہیں مجے کام

کہ آپی سب چھپے اُس **سپت پاتال**

(ک ا:۱۹۴، زوٓر)

سَپْت گھن [سپت + س: گھن] اند۔

:سات آسمان۔ (ال)

سپتا گھن پھر نہارے سودھرے چوندھیر تھے سر جُھیں

ہوئے مل سب علی پر تھے فدا چند سوز تارے بھی

(ک:۳۴۲، سیّدہ)

سپت گھن: سات آسمان۔ (سیّدہ)

جب تھے ہوا جگ میں تمارا نور پر کٹ چو رخت

تب تھے **سپت گھن** جوت پا کر جھلکن ہارے ہیں علی

(ک:۳۰۵، سیّدہ)

سُپَن [س] امث، اند۔

:سوتے میں جو کچھ نظر آئے۔ (ال)

جب **سُپن** دیکھوں توں آتا میرے خواب

رات دن نہ سوں گماتا میرے خواب

(ک ۲:۳۲، زوٓر)

سپنّد [ف: سپند] اند۔

:رائی، کالی رائی، کالا دانہ جسے نظر بد کا اثر دُور کرنے کے لیے جلایا جاتا ہے۔ (ال)

نہیں پرم اس سار کاہور کیں

نظر نا لگے تیوں سٹو اگ **سپند**

(ک ا:۱۴۵، زوٓر)

سَپُورَن [س] صف؛ م ف۔

:پوری طرح بھرا ہوا، معمور، بھر پور۔ (ال)

سپورن ہے کلا چند تھے اُسے کئی

تو سب جگ پر سٹیا ہے اَپ اُجالا

(ک:۴۵۷، سیّدہ)

سُتراں: ناراضگی، خفگی۔ (ق ال)

سائیں سُگھڑ کے سامنے سکیاں کی **ستراں** کیوں سہوں

سُہتا ہے سائیں سیج سب سندر منانا ہوئے تب

(ک:۴۹۶، سیّدہ)

سَٹنا [پ] ف م۔

:پھینکنا، چھوڑنا، چھوڑ دینا، الگ کر دینا، ہٹانا، ملانا، ملا کر ایک کر دینا۔ (ق ال)

میرے دل میں بات نیں، کُچ بات تج بن اے پیا

منج اوپر سٹ مہر سوں اب روشنی کا ٹک نگاہ

(ک ا:۳۲، زوٓر)

سَٹایا: ڈالا۔ (سیّدہ)

ابز سمرور میں بنسی نوا چند کا سٹایا عید

سو عشرت ہور انند منیاں پکڑ بے حد لیا یا عید

(ک:۳۵۵، سیّدہ)

سٹو :چھوڑو۔(ق ال)

کہیا کہ حق پرتی کرو یت پوجن سٹو

کہیا کہ دونوں بات میں ایک امتحاں کرو

(ک:۲۴۱، سیّدہ)

سُجانی [سُجان=(عالم، گیانی، دانشمند، دانا)+ ی لاحقہ کیفیت] امذ۔

: سجن، محبوب۔(سیّدہ)

مکھ پانی اے سُجانی تک سٹ معانی اگ پر

نہ پیالا موپلا سو آنند پائے طالب

(ک۲:۳۶، زور)

سَجدہ [ع] امذ۔

: پیشانی زمین پر ٹکانا، خدا کے آگے سر جھکانا، نماز کا ایک رکن جس میں ماتھا ناک اور انگلیاں زمین پر لگی ہیں۔(دال)

کیا تج نیہہ کا یارا منج چوندھر سو سب حیراں

ہمیں سجدہ کریں دایم ہمارے من کے سرور کوں

(ک:۲۹۹، سیّدہ)

سجل [س] صف۔

: پانی سے بھرا ہوا، پانی والا، نمدار، گیلا۔(ال)

کھباں سوں کج سجل ہے کر، نین پیالے ہو دوڑے سو

سو جل سم رنگ سراپاں ہے جوانی دھوپ جھالاں کے

(ک۲:۲۵۱، زور)

سجل [س: سَج+ال] صف۔ :چمکیلا، چمکایا ہوا۔(ال)

چھبیلی کیس کھب دیکھ مرے نیناں خیالاں کے

کہیں کجلی سجل موجاں کہ ہندو سیام ڈھالاں کے

(ک۲:۲۵۱، زور)

سَجن [س] امذ۔

: محبوب، پیارا، شوہر، معزز، نیک، بھلا مانس، اچھا، دوست، رفیق۔(ال)

نبی صدقے قطباً سو مل مد سجن جب

بیٹے اپ خوشیاں سوں تو گل بانہ بایا

(ک:۴۱۸، سیّدہ)

سَجنی [ہ: سجن (دوست) کی تانیث] امث۔

: معشوقہ، پیاری، بیوی۔(ال)

نبی صدقے قطباں کوں سجنی ملی ہے

کہو عاشقاں دہرائے رنگی کہانی

(ک۲:۲۴۱، زور)

سچلا [سچ+لا، لاحقہ صفت] امذ۔

: سچا۔(ق ال)

کیس میانے پھول، تارے چاند سورج مُندے ہے

پھول کیساں تھے دوجا آسمان سچلا منج دکھائی

(ک۱:۲۱۳، زور)

سچیں [: سچ+ین، لاحقہ صفت و تمیز] صف؛ م ف۔

: واقعی۔(ق ال)

عشق گھر میں کرے اپ آشیانہ

سچیں تج کو سہاتا ہے اے خانہ

(ک۲:۲۲۲، زور)

سحاب [ع] امذ۔

: بادل، اَبر، گھٹا۔(ع ال)

کہوں زلف یا تازہ سنبل سہی

او مکھ پھول پر جوں کہ چند پر سحاب

(ک:۴۲۴، سیّدہ)

سَحَر [ع] اند۔

:جادو، ٹونا، طلسم۔ (ف ل)

تج بل کری کے لعل میں سب مملکت کا مول ہے

تیری ہنسی کے بھید تھے چھپیا ہے **سحر سامری**

(ک: ۴۱۰، سیّدہ)

سحر سامری [سحر + سامری (علَم)] اند۔

:سامری کا جادو (بنی اسرائیل کا ایک فرد کو حضرت موسیٰؑ کے زمانہ میں تھا) اس نے حضرت جبرئیل کے قدم کی مٹی حاصل کر کے اپنے سونے چاندے گوسالے میں ڈال دی جس سے وہ بولنے لگا تھا۔

(ال)

عجب سحرے کہ **سحر سامری** اُس تھے گیا ہے چھپ

او لب خندے کے افسوں پر سو واروں آپ لکھ بارا

(ک ۲: ۱۹، زور)

سخنِ تلخ [سخن + تلخ] اند۔

:ناگوار باتیں، نازیبا ملائم گفتگو، تُرش کلامی۔ (ال)

غیر جب لیوے تمن نام، ہووے میرا دہن تلخ

شکر و شہد پلاویں تو نجاوے وہ **سخن تلخ**

(ک ۲: ۸۳، زور)

سُدبُد [سُدھ، بُدھ کا متبادل املا] امث۔

:عقل و شعور، تمیز، ہوش و حواس۔ (ال)

میرا **سُدبُد** سب لے کر کے ہور بتاتے ہیں جُدا

دل کے آساں ہور اُساساں کا ہوا ہے نیہے غیاث

(ک ۲: ۶۲، زور)

سِدْرَہ [ع: (س در)] امث۔

:بیری کا درخت۔ (ال)

سدرۃ المنتہی، مسلمانوں کے عقیدے میں بیری کا درخت جو ساتویں آسمان پر ہے اور جس سے آگے کوئی نہیں جا سکتا۔ حضرت جبریلؑ کا مقام۔

(ف ل)

ترے قد سِدرہ و طوبیٰ نمن سچلا سہاتا جو

لگے تو رس بھرے میوے رنگیلی تجکوں اودو کچ

(ک ۲: ۴۷، زور)

سُدھا کر [س] اند۔

:چاند۔ (ال)

عیدی کا **سُدھا کر** اُدیا کر نہ کہو کوئی

او صوم تجلّی کی گھرے گھر میں خبر ہے

(ک ۱: ۱۰۵، زور)

سُدبھول جانا / بھولنا (محاورہ)۔

:سُد بسرنا، ہوش اُڑ جانا، ہوش و حواس جاتے رہنا۔

(ال)

فرشتا دیکھ مُکھ سُد بھول جاوے

سرگ آچھر ہوئی ہے اُس دیوانے

(ک ۲: ۲۵۴، زور)

سَر [ف] اند۔

:ماتھا، پیشانی۔ (ال)

جو کوئی تج یاد عشقاں سوں رکھے سر سجدہ یک چت سوں

اسے دونوں جگت میانے سراہے افتخاراں خوش

(ک ۱: ۴۰، زور)

سَر بَر ہونا (محاورہ)۔

:مدِّ مقابل ہونا، ہمسر ہونا، جیتنا۔ (ال)

انبر ہوا منور، دریں نمن ہو ادھر
ہوے سور چند کے سربر تارا ہر اک سما کا
(ک ا:۴۶، زور)

سَر بلندی [سَر بُلند + ی، لاحقہ کیفیت] امث۔

:عزت، افتخار۔

اسی تھے شہاں میں ہوا سر بلندی
نبی کے غلاماں سوں ہے قطبؔ منسوب
(ک ا:۲۶۱، زور)

سَر تاج [سر+تاج] امذ۔

: آقا، سردار، مالک۔ (ال)

نبیؐ صدقے قطبؔ جم کاج کرتا ہے کہ پنجتن کے
سکل شاہاں کا سو سرتاج ہو مشہور دستا ہے
(ک ا:۶۰، زور)

سَرخُش [سرخوش = (شراب سے مست، بے خود)
کا تخفیف] صف۔

:خوش حال، مسرور، مگن، شراب سے محبت۔ (ع ال)

کوئی گاتی، کوئی الاپتی، کوئی ہنستی، کوئی ناچتی
کوئی پیتی، کوئی پیلاتی، کوئی سرخش، کوئی مستان ہے
(ک ا:۱۲۲، زور)

سَر زور [سر+زور] صف۔

: نافرمان، سرکش، باغی۔

کیا چلبلی سودھن ہے توں ہر فن منے پُرفن ہے تو
ہور فتنۂ دکن ہے توں، سرزور ہریک باب میں
(ک ۲:۳۲۱، زور)

سَر زوری [ف، سرزور+ی، لاحقۂ کیفیت] امث۔

:سرکشی، بغاوت۔ (ف ل)

پھل جائے نمن وو بات اُس گوری سوں کہہ
سمجھا کہ توں نکو **سرزوری** سوں کہہ
(ک ا:۴۹، زور)

سَرفرازی [ف] امث۔

:بلند مرتبے کی، سربلندی، عزت، بزرگی، مرتبے
میں ترقی۔ (ف ل+ال)

یے **سرفرازی** بس ہے دو جگ منے معانی
منج سیس پر لکھیا ہے اسمِ محمدؐ اللہ
(ک ۲:۲۲۱، زور)

سَر تھے / تھیں (۱) [سر+ تھے = سے]

:سر سے، سر کے اوپر سے۔ (ال)

حضرت نبیؐ مولود بھی سر **تھے** نوی لیا یا انند
تو اُسمبارک دیس تھے تر لوک سب پایا انند
(ک ا:۳۸، زور)

سر تھے (۲): از سرِ نو۔ (دال)

سُہاگن رات شبرات آ سجن گھر آئے بھی سر **تھے**
جھلک جوتاں کے ابرن تن چڑا جھلکائے بھی سر تھے
(ک ا:۹۰، زور)

سُرا [س] امث۔

:شراب۔ (ق ال)

سر سارے نورتن کسوت کیے ہیں رنگ رنگ
سر و مینا میں سو شبنم کا سُرا پایا بسنت
(ک ۲:۱۲۹، زور)

سَراب[ع]اند۔

:نیستی،فریب،دھوکا ہی دھوکا۔(ال)

او کنول مُکھ میں نیر ہے سنپور
اس کے انگے تنک سراب کہاں
(ک۲:۴۷۱،زور)

سُراباں[سرا=(شراب) کی جمع]

:شراب۔(ال)

کھباں سوں کچ بجل ہے کرنیں پیالے ہو دوڑے سو
سوجل سم رنگ سراباں ہے جوانی دھوپ جھالاں کے
(ک:۶۶۲،سیّدہ)

سُراغ [ف]اند۔

:پتا،نشان،کھوج،علامت۔(ال)

معانؔی شکر خدا کر نہ کر توں غم ہرگز
نبی کے نانووں تھے آتا تو جھے خوشی کا سُراغ
(ک۲:۱۶۰،زور)

سَراوَن اند۔

:تساون،ساون کا مہینہ۔(ال)

جس جاگہ چُرا کر دیکھیں دل ماہ پرستاں
یکجا نہیں پاتے کہ سراون جونا اچھے
(ک۲:۲۵۵،زور)

سَراہنا[س]ف م۔

:تعریف توصیف کرنا۔

تری کمر کوں سرا ہے ہیں باؤ تھے نازک
او باوگانٹھ کنے عقل تھے کدین نکشاد
(ک۲:۹۰،زور)

سراوے (سرانا،سراہنا) تعریف کرے۔(سیّدہ)

سراوے کِن اس نار کی نازکی
کہ عاجز زباں ہور قلم ہے تمام
(ک:۶۱۰،سیّدہ)

سُرج سارا[سُرج+سا=جیسا]اند۔

:سورج کی مانند۔(ال)

محمد قطبؔ تج متسک لکھے ہیں داس پیغمبر
تو شاہاں کے ستاریاں میں تمن نور ہے سُرج سارا
(ک۱:۳۸،زور)

سرجانا[مقامی]ف م۔

:پیدا کرنا،تخلیق کرنا،بنانا۔

تُھیں جگ کا سامیا یاحفیظ
تُھیں جگ کوں **سرجائیا** یاحفیظ
(ک۱:۵،زور)

سُرخابی[ف:سُرخاب=(سُرخ رنگ کا ایک آبی پرندہ)
+ی،لاحقۂ نسبت]

:سُرخ رنگ کا،سُرخاب ایک پرندہ۔

(ال)

چکوراں ہور راویں ہنس سورنگ سُرخابی پھل دیکھت
چندر مکھ لب شکر تے سرسوخوبی ندوانی چنچل کے
(ک۲:۲۴۸،زور)

سرخاں[ف:سُرخ+اں]صف۔

:سُرخ رنگ والیاں۔(سیّدہ)

سہیلیاں سب اپس سنگار کر ہور سہتیاں یوں
بہوت **سرخاں** ملے یک ٹھارانن کا رنگ نوری ہے
(ک:۳۲۵،سیّدہ)

سَرَس (۱) [س] صف۔

: اچھے رَس سے بھرے۔ (سیّدہ)

اے نار موٰسیٰ نار ہے تیرا **برس** درس

جس ہین پر جو دشٹ کرے ہوئے اوپرس

(ک ۲: ۱۲۶، زور)

سَرِس [س: سَدرش] صف۔

: برابر، ایک سا، مُشابہ، مانند، ملتا جلتا۔ (ال)

عید سوری **سرس** سوروں سنگار آیاں سکیاں بھی

سنتوس اوک اس عید تھے پھر پاماں سکیاں بھی

(ک: ۳۲۵، سیّدہ)

سَرِشت [ف] امث۔

: فطرت، جبلّت، خِلقت، پیدائش۔ (ال)

پیا کے حسن تھے سورج چھپا ہے مغرب میں

گلے میں طوق سو دیکھ چاند کے مرایہ **سرشت**

(ک: ۵۱۰، سیّدہ)

سَرَک (۱) [پالی] امث۔

: پھندا، کمند، حلقہ، پیچ، گرہ، شکن۔ (ال)

لکھ لکھ الک **سرک** ست، دیکھلائے فن سوں تل تل

تو سنپڑے خیال پنکھی دیکھ خال موہنیاں کے

(ک ۱: ۱۰۹، زور)

سَرَک (۲) [مقامی] امث۔

: کروٹ۔ (زور)

نبی صدقے قطبا توں اس چھوکری

تیں کی **سرک** میں سو ہلگاؤ نا

(ک ۲: ۲۸، زور)

سُرگ مَن [سرگ + بَن] امذ۔

: باغ بہشت، جنّت۔ (ال)

شکل غلمان ہور حوراں ملک اس عید سوں خوش ہو

بھرائے آج دن مجلس خوشیاں کی **سرگ بن** میانے

(ک ۱: ۱۱۸، زور)

سَرمائی [سَرما + ئی، لاحقہ نسبت] امث۔

: موسم سرما کا لباس، جُھاول۔ (ال)

فلک **سرمائی** مخمل کے، ملک درزیاں سوتاواں لے

شفق کی گوٹ لالہ سے، منڈپ نوری ہیں

(ک ۱: ۳۶، زور)

سرمجلس: صدرِ مجلس۔

معانی قطب شہ بکس دِھرنکہ رمز نہاں ہوگا

کہ ہے جے **سرمجلس** کا سو نچلا حور دستا اب

(ک ۲: ۳۷، زور)

سَرَن ہونا (محاورہ)۔

: پناہ میں ہونا (کسی کی)۔ (ال)

عجب قدرت برن ہیں تج جگت خوباں **سرن ہیں** تج

للات ان کا چرن ہیں تُج دیکھت اب دل میں غم پکڑے

(ک ۱: ۲۸۰، زور)

سُرَنگ [سور = سُرخ + انگ = جسم] امذ؛ امث۔

: خوش وضع، سُرخ رنگ، لال رنگ کا، چمکدار،

بھڑکیلا، شاندار، (مجازاً)، سرخ گھوڑا۔ (ق ال)

تم لعل ادھر تھے پائے ہیں یاقوت رنگ **سُرنگ**

سو رنگ بھرے کوں نہیں اہے پاناں کا احتیاج

(ک ۲: ۲۷، زور)

سَرْو [ف]اند۔

:ایک سیدھا لمبا خوشنما سوئی کی طرح نکیلی پتیوں والا مخروطی شکل کا درخت جس کی ہر شاخ کے سرے پر باریک چھوٹی چھوٹی سی پتیوں کا ایک مخروطی جُھرمٹ ہوتا ہے یہ سب شاخیں آپس میں ملی ہوئی نیچے سے اوپر تک ایسے مینار یا ستون کی سی شکل بناتی ہیں جو کہیں نیچے اور کہیں درمیان میں پھیلا ہوا اور اوپر کی طرف مخروطی شکل میں نوکدار سا ہوتا ہے۔ شعراء اسی سے قامت محبوب کو تشبیہ دیتے ہیں۔(ال)

نہ آوے سرو کوں ہرگز کدھیں او ناز کا ڈلنا
سہانے ہیں انوں کو ناز ہور چالے او چالاں کچ
(ک۲:۶۹، زور)

سَروِ سِہی [سرو+ سہی]اند۔

:وہ سرو جو سیدھا کھڑا ہوتا ہے، وہ سرو جس کی شاخیں سیدھی اوپر کو چلی گئی ہوں (کنایۃً) معشوق۔
(ال)

لطافت پیش ہے دن دن سو اس سرو سہی قدسوں
پیالا آس کا میرا سو بھر سدور کر ساقی
(ک۲:۲۹۴، زور)

سُرُوپ [پاپ]صف۔

:خوبصورت، سڈول۔(ال)

گوری سروپ ناری بھوچند سوں اپ سنواری
تو سائیں کے سو من میں ہوئی ہے دوناری پیاری
(ک۲:۲۹۹، زور)

سُرور کرنا (محاورہ)۔

:خوش کردینا۔(ال)

بادِ کِتا کرے بیندہ یہ دوا دوی
یک دو خبر خوشی کی لیا مو دل و جاں سرور کر
(ک۲:۱۱۶، زور)

سَرْوَری [ع: سرور+ی، لاحقہ کیفیت]امث۔

:سرداری، قیادت، حکومت، بادشاہت، پیشوائی۔
(ال)

اپچتا ہے ترے مکھ تھے جے شاہی
او شاہی تھے سدا تج سروری ہے
(ک۲:۱۷۷، زور)

سَرْوَن [پ]اند۔

:کان۔(ال)

اے نار میرے نین کوں وے آپنا دیدار عیش
سرون بھی تپتے ہیں مرے ان کو بھی بے گفتار عیش
(ک:۴۶۰، سیّدہ)

سریجن: محبوب۔(ق ال)

سریجن پیا منج کوں دوجا نہ بھاوے
مرے من میں بن پیو کوئی نا سماوے
(ک:۶۷۲، سیّدہ)

سری راگ [سری+راگ]اند۔

:(موسیقی) چھ راگوں میں سے پانچویں راگ کا نام جو عموماً اگن پوس مطابق نومبر، دسمبر (آغاز سرما) میں گایا جاتا ہے۔(ال)

سروقد ساقی جو بنیاد کرے ناچن کی
پریاں حوراں سیتیں مال کر سری راگاں سیتیں گاوے
(ک۱:۱۳۱، زور)

سریہ [ع]اند۔

:تختِ شاہی، مسند، گدّی۔(ف ل)

تس دنا بن کوئی دن ناہیں دعا منگنے کی تیئں
مرتضٰی تیئں مصطفٰی ہیں عید میں دیتے **سریہ**
(ک:۳۳۹، سیّدہ)

سڑک [پانی: سڑک، سڑکنا سے حاصل مصدر] امث۔

:لوگوں کے پیدل یا سواری میں چلنے کا باقاعدہ بنا ہوا
راستہ، شارع، گذرگاہ، روڈ۔(ال)

سڑک تھے باغ کوں دیکھت کھلے منبع باغ کے غنچے
سو اُس غنچے کے باسان تھے لگیا جگ مگ مگن سارا
(ک۳:۱۴، زوٓر)

سَسی [س]اند۔

:چاند۔(زوٓر)

نبی صدقے قطبا کے من میں
جون سَسی ناد سکی جپ رہنا
(ک۲:۲۸، زوٓر)

سَعد [ع]صف۔

:مبارک، نیک، چاند کی بائیسویں منزل کا نام۔
(ف ل)

سکھن سعد ساعت سوں سُرج چند اختراں خوشیاں
قطب مندر میں کیتے مل دیکھ امرت مہتراں خوشیاں
(ک:۴۱۲، سیّدہ)

سُفرہ [ع]اند؛ ~ سفرا۔

:دسترخواں، توشہ دان، وہ کپڑا جس پر کھانا چُنا جائے
(ع ال)

بچھایا ہوں میں **سفرہ** اُمید کا
بھرو صحنکاں نعمتاں محرم
(ک۳:۱۶۹، زوٓر)

سُفرہ :دسترخوان۔(ال)

بچھایا ہوں میں سُفرہ امید کا
بھرو صحنکاں نعمتاں محترم
(ک۲:۱۶۹، زوٓر)

سَفیدی [ساف: سفید+ی، لاحقہ نسبت و کیفیت] امث۔

:گوراپن، چٹاپن۔(ع ال)

نین پتلی لکھن ہارے سیاہی کاجل انکھیاں لے
اُچھر تج حسن کے اس کوں سفیدی سو نین کاغذ
(ک۳:۱۰۳، زوٓر)

سَقَر [ع]اند۔

جھلسا دینے والی گرمی، آگ کی لپٹ، دوزخ، جہنم۔
(ال)

جنّت ہور دوزخ ہور اعراف کج میں ہے مرے لیکھے
جدھر توں واں مرا جنت جدھر نین واں سقر منبع کوں
(ک۲:۱۷۶، زوٓر)

سکھ نشانی [سکھ+نشانی] امث۔

:سکون و آرام کی علامت، چین اور سکھ کا وسیلہ،
مراد، خوشی، عیش و آرام۔(ال)

کویک کویل بسنت کے راگ کائی
کہ پائی ہے اے رت میں **سکھ نشانی**
(ک۱:۱۳۸، زوٓر)

سِکانا ف م۔ :سِکھانا۔

ادھر کے رنگ لالی سوں سِکی یعقوب کوں بالی
شکرنا بات کو پگلائی ہے شیریں زبانی میں
(ک ۱: ۲۸۷، زور)

سُکانا ف م۔

:سُکھانا کا قدیم نام۔
مصطفےٰ کے باغ کے پھولاں کوں بن پانے سکائے
مصطفےٰ ہور مرتضیٰ ہور فاطمہ کا دل دکھائے
(ک ۳: ۵۶، زور)

سکت [پ: شکتی] امث نیز امذ۔

:قوت، بَل، توانائی۔ (ع ال)
تیرا نزاکت حسن کا پڑھنے میں لکھنے میں نہ آئے
او نور ہے روشن بہوت مُس ہے سکت یک دید کا
(ک: ۴۵۱، سیّدہ)

سکّر [شکر کا عوامی تلفظ] امذ۔

:شکر، کھانڈ، شیرینی، مٹھاس، نبات۔ (ال)
سٹیس گے لال مدمیانے پرت کے خوئے کا گلاب
یون خوش باس ہووے تیوں سٹیس سکر کو مجمر میں
(ک ۲: ۱۷۷، زور)

سَکَل [پ] صف۔

:سب، تمام، سارا، کُل۔ (ال)
باغ میں کرتے چمک چالے سکل سرواں ولے
چل نہ سک تج چال سم گاڑے گئے بن میں نجب
(ک: ۴۵۲، سیّدہ)

سِکَنْدَری امث۔

:سکندر جیسی شان (مجازاً) حکومت سلطنت۔
انوں تھے دین قایم ہے ہزاروں شکر کرتوں
کہ ہے بارہ اماماں نانوں سدا سکندری کا
(ک ۳: ۱۲، زور)

سِکّہ (۱) امذ؛ ~ سکا۔

:دھات وغیرہ پر نقش بٹھانے یا ڈھالنے والی کلی، مہر
تج مکھ مسی کا سکہ ہے عاشقاں کے دل منے
ناںج رقیباں چھوٹے کوں دیکھیں کتب تقلید کا
(ک ۱: ۲۹۱، زور)

سِکّہ (۲) [ع] امذ؛ ~ سکا۔

:مقررہ وزن کا بنا ہوا سرکاری نشان زدہ چٹپیا
گول چورس یا پہلو دار ٹکڑ جو بطور زر نقد کسی ملک
میں رائج ہو۔ روپیہ، پیسا، اشرفی وغیرہ۔
اناراں میں سہے دانے سوجیوں یاقوت پتلیاں میں
ہر اک پھل اس اناراں پر سہے سکے ثمن سارا
(ک ۳: ۱۵، زور)

سکّے کرنا (محاورہ)۔ :ٹھپا لگانا، نقش کرنا۔

جب ناک میں مکرا سہاگن پین آئی جلوہ میں
وہ قفل دے میخ گیان پر سکّہ کرے شب تاب سوں
(ک ۱: ۲۷۲، زور)

سَکی [س: سَکھی = (سہیلی)]

:سکھی، دوست، ہم جولی، دوست۔ (ال)
سکی کا مکھ مکا کیس کسوت جوں بنائے ہیں
دیسے یوں مانگ موتیاں کی کہ حاجی حج کو آئے ہیں
(ک ۱: ۲۹۲، زور)

سُکھ [س] اند۔

: آرام، راحت، تندرستی، آسودگی، آسائش، چین، امن وامان۔ (ہ ال)

صدقے نبی کے قطب کوں آپ لطف میا تھے
دکھ درد سب ہی دور کر ہور سکھ شفا بخش
(ک:۲۹۸، سیّدہ)

سُکھ زاد (صف)۔

: آرام میں پلا ہوا، آسودہ۔ (ال)

پیا کی یاد سوں پیتا ہوں میں مے
ہمارا حال کیا جانیں کے سکھ زاد
(ک۲:۸۷، زور)

سُگَو [س: سُگھڑ = (خوش سلیقہ) کا ایک املا] صف۔

: سگھڑ، سلیقہ شعار، ہنرمند۔ (ال)

رنگیلی سائیں تھے توں رنگ بھری ہے
سگو سُندر سہیلی گن بھری ہے
(ک۱:۲۷۱، زور)

سُگھڑ [س] صف: بہ سگو۔

: رک: سگو، سلیقہ شعار۔

سائیں سگھڑ کے سامنے سکیاں کی سُتراں کیوں سہوں
سہنا ہے سائیں سیج سب سندر منانا ہوئے تب
(ک:۴۹۶، سیّدہ)

سُگُن [س] اند۔

: اچھے گن والا، خوش صفات۔ (سیّدہ)

مشرق سے مغرب لکوں سلطانی ہے شہ کی
کہتا ہے سگن ساچ جو من جو سے پیلک سوں
(ک:۳۳۳، سیّدہ)

سُگند اسُگندھ [س] امث۔

: خوشبودار۔

جنت حوراں ہویاں یک دل نبی منا دہر چوندھرل
سگندیالاں سوں اپنے کھل کے جھاڑ آنگن نگارے ہیں
(ک:۳۱۵، سیّدہ)

سُگنیاں سگن کی جمع، چلنے گن والی کی جمع۔ (فرس ج)

خوشیاں عیشاں انداں سب سکنیاں سُن چھنداں سب
رہیا ہو پستہ خنداں سب بھرا تر جگ گھراں خوشیاں
(ک:۴۱۳، سیّدہ)

سلاماں [ع: (س ل م)] اند۔

: سلام = (تسلیم، بندگی، آداب) کی جمع۔

سجن یک دن بسر کر منبع سلاماں لے کے لکھ بھیجے
سو اس کاغذ کوں جیو نمنے جتن کر کے ہوں تعویذ
(ک:۵۵۱، سیّدہ)

سِلَح [ع: (س ل ح)] اند: بہ سلحہ۔

: سلاح، اسلحہ، ہتھیار، آلاتِ حرب۔ (ال)

ہیں لشکری نیناں تری سنجور سلح کلا کرے
کوئی ریس تس کی کیوں کرے سوندل کرے اسباب میں
(ک۱:۲۸۹، زور)

سُلطانی [ع] امث۔

: بادشاہی، فرمانروائی، حکومت۔ (ف ل)

اسم محمد تھے اہے جگ میں سو خاقانی مجھے
بندہ نبی کا جم رہے سُہتی ہے سلطانی مجھے
(ک۱:۳۰۱، سیّدہ)

سُلکھن / سولکھن [س] صف۔

: مبارک اچھے گن والا۔ (سیّدہ)

سُلکھن رات شب برات آبراتیاں لیائی ساریاں کی
لکھیا خوش عیش آنند عشرت سوروزی کھانے ہاریاں کی
(ک: ۳۴۴، سیّدہ)

سَلگ [س] صف۔

: لگاتار، مسلسل، برابر، سالم، ثابت۔ (ف ل)

مرا ہاتھ کرتا **سلگ** جو بناں سوں
کہ جوں جو بناں کا کسن ہے متابع
(ک: ۵۹۷، سیّدہ)

سَلنا [مقامی] ف ل۔

: خلش ہونا، کھٹکنا، چبھنا۔ (ال)

نبیؐ صدقے ہوا قطبا ترا جنیت
دندیاں سینے میں سلتا دکھ کا بھالا
(ک ا: ۱۳۷، زور)

سَم [س] اند۔

: مانند، اچھی طرح سے، مشابہہ، مثل، سامنے، مقابل۔ (ق ال)

نس دن دعا تھے مو نظر پڑیا ہلالی بھوں اُوپر
اس روشنی کے سم نہ آوے روشنی خورشید کا
(ک ا: ۲۹، زور)

سم آنا (محاورہ)۔ : سامنے آنا۔

نس دن دعا تھے مو نظر پڑیا ہلالی بھوں اُوپر
اس روشنی کے سم نہ آوے روشنی خورشید کا
(ک ا: ۲۹۰، زور)

سَما [ع] اند۔

: فلک، آسمان۔ (ع ال)

سما آکاش کے اوپر ہدف سو سور کرنا وو
بھواں کے قوس سوں تارے کے نیناں تیر مارے ہیں
(ک: ۴۴۳، سیّدہ)

سَمانی [ہ] امث۔

: صبر، تحمل، قدرت، لیاقت۔ (ہ ال)

پیاری کے خوی بند مشاطاں نگارے
بھواں کج کہیں یوں جیوں اسماں **سمانی**
(ک: ۳۹۹، سیّدہ)

سج : سمجھ۔ (فرس ج)

شراب پیکہ سورج کر دکھائی اپ توں سج
اول تو نین ستاریاں سوں مکھ تھا بدر تمام
(ک: ۶۱۳، سیّدہ)

سَماع (۱) [ع] اند۔

: راگ، قوالی۔ (ال)

عاشقاں منگتے ہیں سماع کرن
چند گاں نے کہاں رباب کہاں
(ک ۲: ۱۷۴، زور)

سَماع (۲): حال جو راگ یا قوالی سن کر آجاتے ہیں، وجد۔ (ال)

شعر مانی پر سند کرتے ہیں انحط سب سماع
اُس یاد سوں یک دو قدح ساقی پلاں قان کوں
(ک ۲: ۱۸۷، زور)

سَمانا [س]ف ل۔

:بَسنا، گھر کرنا، جاگزیں ہونا۔ (ال)

تج دور میں نیند سب کوں خوش آئے ولے

منج نین منے نیند سو یک پل نہ سمائے

(ک۳:۴۹، زورؔ)

سمجھن ہار: سمجھنے والا۔ (سیّدہ)

جیو ہات سمجھن ہارتوں اُوتار توں آدھار توں

یک ٹھار نہ ہر ٹھارتوں ہر لوک کا ایمان توں

(ک:۳۰۶، سیّدہ)

سَمُد اسَمُدْر [س:سَمُدر = (سمندر) کا مخف] اند۔

:سمندر۔ (ق ال)

گلابی نین میں تیری سمد پور موج مارے

سُرج سے گال پر دنت نورتن مانک چڑی ہے

(ک۱:۲۳۸، زورؔ)

سَمُدْر [س] اند۔

:رک:سَمُد، سمندر، بحر۔

چند زغواصی ہو آیا گگن سمدر بھتر دھمایا

نبی پر وارنے لیایا، ڈھلک موتیاں سوتا رہے ہیں

(ک۱:۳۷، زورؔ)

سمدور رک: سمدر۔ دریا، سمندر۔ (ق ال)

بہوتیک نبی کے چاؤسوں کیتی کندوری بھاؤسوں

سوتس کندوری لون تیں سمدور سب کھارا ہوا

(ک:۳۰۰، سیّدہ)

سُمدراں: دریا، سمندر کی جمع۔ (سیّدہ)

عجب کچ کھان مخفی تھے سو پرگٹ پر قطبؔ شہ دل

جواہر سُمدراں اُبلیں ہر یک تازے خیالاں میں

(ک:۶۳۴، سیّدہ)

سَمْسار [س:سنسار] اند۔

: آواگون، عمل تناسخ۔ (ال)

کھوٹے ہمارے پی کے بازار میں نہ چلے

گر ہوئے نظر تمہارا ہم زر چلے گا سمسار

(ک۲:۱۲۱، زورؔ)

سَمْسکرت [سنسکرت کا ایک املا]

:سنسکرت۔ (ال)

کہ سات سمندر ثمن **سمسکرت** علم بہے

تو توڑے جیر وہ کاری دکھاوے اس کے گتاں

(ک۲:۲۰۹، زورؔ)

سَمَن [ف:سَمن، یاسمن = یاسمین، قب:س:سَمَن] امث

:چنبیلی، یاسمین۔ (ال)

تج انگ پاس من منے پھل ہو کھلے سو ہیں

سو پاس نا سمن منے نا مشک نا عنبر

(ک۲:۱۱۳، زورؔ)

سُمَن [س] اند۔

:پھول، گُل۔ (ال)

نبی صدقے قطبؔا سوں اوپیو ملیا ہے

تو کیا کہہ سکوں بات اُس مکھ سُمن کی

(ک:۴۵۵، سیّدہ)

سَمُنْد [سمندر کا مخفف] اند۔

:سمندر، بحر۔(ال)

بند مہندی کے ہاتاں منے گل لال جوتوں پاتاں ہے

موتی جھڑیں پاتاں میں محل تھے سمند کھارے اہیں

(ک ۱۰: ۲:۱۷ا، زور)

سَمُوم [ع] امث۔

:گرم ہوا، لو۔(ال)

یارب اس سرور رواں کو نا دکھا بادِ سموم

کیوں کہ اُس کا نورِ دستا دل کے درپن میں عجیب

(ک ا:۲۹۴، زور)

سناون سُنانا۔(فر س ج)

لیلیٰ مجنوں کے سو کتاباں کی کہانیاں

قصا تیرا نازک ہے سناون جوتا اچھے

(ک:۶۶۵، سیّدہ)

سَن :ساتھ، باہم۔(ق ال)

اُبادیاں کر ملک میرا سوتوں

بسا سوتوں دے میرا رس یا سبج

(ک:۳۱۳، سیّدہ)

سُنات [مقامی] م ف۔

:سُناتا ہے، سُنائے۔(ق ال)

اجت چاند سہتے ترے دو دو دل

ترا مکھڑا پرم کہانی **سنات**

(ک:۴۳۸، سیّدہ)

سُنْبُل [ع] اند۔

:ایک مشہور خوشبودار سیاہی مائل بے پھول پھل گھاس جو گندھی چوتی کی طرح ہوتی ہے داؤں میں مستعمل ہے۔ بالچھڑ، شعرا معشوق کی زلف اور گیسو سے تشبیہ دیتے ہیں۔(ال)

کہوں زلف یا تازہ سنبل سہی

اوکھ پھول پر جوں کہ چند پر سحاب

(ک:۴۲۴، سیّدہ)

سُنْبُلَہ [ع] اند۔

:فلکیات، آسمان کا چھٹا برج جس میں چھبیس تارے داخل ہیں اور اس کی شکل عورتکی سی ہے جو خوشۂ گندم ہاتھ میں لیے ہوئے ہے۔ کنیا، راس۔(ال)

اچنبا بھید دکھلائی سندر منج آج آپ کن پر

ستارے سنبلا ہور چاند او جھل اپنی بالاں کے

(ک ۲:۲۵۲، زور)

سَنْبُور [سنپور جس کا یہ غلط املا ہے] صف۔

:بھرپور، لبالب، کامل، پُورا۔(ال)

مج دل نین میں نورا و سنبور کر کے خوش خوش

پھر پھر دکھائے مکھ تو دیکھی عیاں عیاں میں

(ک ا:۲۹۹، زور)

سَنْبھالَن ہار / سنبھالَن ہارا [سنبھالن + ہار، لاحقہ صفت + ا، لاحقۂ فاعلی] صف، مذ۔

:سنبھالنے والا، خبر گیری کرنے والا، سہارا دینے والا (ال)

آدھار دے آہار اب تج بن نہیں کوئی یا علی

مجکوں سنبھالن ہار اب تج بن نہیں کوئی یا علی

(ک ا:۱۸، زور)

سَنبھوگ: صحبت، مباشرت۔(ق ال)

نی صدقے قطبؔ ہو کے سوں کر سنبھوگ بھاگوں ٹل
قطبؔ کی داسی ہوں سچ کر اپس کہوائے بھی سر تھے

(ک:۳۴۵، سیّدہ)

سُنّت: سنگر۔(ق ال)

ہستن سکیاں سو گھنٹ سُنت گڑبڑا اُٹھیاں
باور گیند تنت پچھانیاں سو سر بسر

(ک:۵۶۶، سیّدہ)

سَنپارا [سپیرا کا متبادل] اند۔

: سپیرا۔(ال)

چوٹی تیری سوناگ ہے ہور زہر اس میں کڑوا
اوگھر کھیلاں میں دستی توں ساچلی سنپاوا

(ک ا:۲۴۲، زورؔ)

سَنپولا [سپولا] اند۔

: سانپ کا بچہ۔(ال)

مڑیا زلف سنپولا کھیا گاڑ رے عجب
اس دھات کا سنپولا بھی کس پر ڈسیا نہیں

(ک:۶۲۹، سیّدہ)

سَنپولی [سنپولا کی تانیث] امث۔

: سانپن، ناگن۔(ال)

سنپولی اپر بھونگ سٹیا جام
چھوٹے الکال میں پھول مالا

(ک ۲:۲۶۸، زورؔ)

سنتارے: ستارے کی انفیائی شکل۔(سیّدہ)

اے سا تو سنتارے انداں سوں ناچیں
ہمن بزم میں آکے زہرہ سو گاوے

(ک:۶۵۷، سیّدہ)

سنتوس/سنتوش [س] اند۔

: صبر، اطمینان، سکون، سُکھ، خوشی، مسرت۔(ال)

عید سوری، سروں سوروں سنگار آیاں سکیاں بھی
سنتوس ادک اس عید تھے پھر پاماں سکیاں بھی

(ک:۳۲۵، سیّدہ)

سَنتاپ/سَنتاب [س: سنتاپ] اند؛ ~سنتاپ۔

: (ہند) مصیبت، تکلیف، دُکھ، غم، پریشانی۔

مُرے تن تھے سنتاپ سب دور کرتوں
کہ میں ہوں تیرے وصل کے مدکی عاتی

(ک:۶۶۹، سیّدہ)

سَنتوکری [س] اند۔

: مطمئن۔(ال)

سَرون ہے اویا سینوتی پُھل یا سیپاں جوہریاں کے
یا چندنو دکاں دیکھ پائے جگ جوہری **نستوکری**

(ک ۲:۲۳۸، زورؔ)

سَنج

[ف: سنج، سنجیدن = تولنا سے صیغۂ امر] صف۔

: مرکبات میں بھی بطور لاحقہ مستعمل، تول، پرکھ، جانچ۔(ال)

تو نین قصہ سُن کے معانی ہوا ہے مست
اب نیہ کی ترازو میں رکھ کر توں اسکوں **سنج**

(ک ۲:۷، زورؔ)

سَنجُور [س]اند۔

:سوزش، جلن۔(ال)

ہیں لشکری نیناں تری **سنجور** سلح کلا کرے

کوئی ریس تس کی کیوں کرے سوندل کرے اسباب میں

(ک ۱:۲۸۹،زور)

سَنجوگ[س:سنیوگ]اند۔

:میل جول، گہری دوستی، قریبی تعلقات۔(ال)

عاشقاں کوں تمیں ہے حاجت کچ صلح و سنجوں گسوں

تم نین بھالے ہمن دل پڑ رہیں حاضر جواب

(ک:۵۰۲،سیّدہ)

سُنج [س]اند۔

:سچ کی انفیائی شکل۔(سیّدہ)

برہ کا دردکرو سنج پرت کی یاداں سوں

اے دونوں مل چلیں گے تو کریں گے ہم پرواز

(ک:۵۷۶،سیّدہ)

سِنچانا [سنچنا کا متعدی المتعدی]ق م۔

:پانی دلوانا، آبیاری کرنا۔(ال)

محمد قطب شہ بندہ ہے علی کا

علی آپ صدقے دو جگ میں **سینچایا**

(ک ۱۰:۳۲۴،زور)

سَنچر [س]اند۔

:آواز، شور، آہٹ۔(سیّدہ)

گھر گھر خوشی ہور عیش کا سنچر ہوا بھو دھات سوں

ہے آج جگ خوشحال سب ہوتی ہے ٹھارے ٹھارے عید

(ک:۳۷۵،سیّدہ جعفر)

سُنڈر [س]صف؛ ~سُندھر۔

:خوبصورت، حسین، خوشنما۔(ال)

موتی رنگ کا نمتنی پینے توں

دیسے منج نظر تل بہشتی **سُندر**

(ک:۴۱۸،سیّدہ)

سُنڈری[س]امث۔

:خوبصورت عورت، محبوبہ۔(سیّدہ)

دل لوٹے باج تل رتی نیں شوخ سندری

دل لوٹنے کے کام میں تجکوں بہوت ہے جس

(ک ۲:۱۲۶۰،زور)

سُندھر صف۔

:رک، سُنڈر، خوبصورت۔(سیّدہ)

سُرج چندسوں سندھر مکھ کوں دیئے تشبیہ سب شاعر

ولے پوچھیں جو تجکوں تو اس انگے او بچارے ہیں

(ک:۴۴۳،سیّدہ)

سُنڈ [س]اند؛ ~سونڈ۔

:ہاتھی کی ناک۔(ع ال)

انکس اس سیس پر قدرت نوا چند کی

کہ سنڈ پھانسے میں دشمن نت سپڑتا

(ک ۱:۱۷۳،زور)

سَنسار [س]اند۔

:دنیا، عالم، جہاں، جگت، کائنات۔(ال)

خداوندی اسے سہتی دو جگ کی

کیا آپ پیار سوں **سنسار** احداث

(ک:۵۱۶،سیّدہ)

سُنن [س]م ف۔

:سننا۔ (سیّدہ)

کسی ٹھار میں دِستا نہیں سب ڈھار ہے بھرپور
دیکھن کوئی سنلتا کاں اس ہریک سنن ہے
(ک:۱۳۲، سیّدہ)

سُنگ ف م۔ (سونگھ کا قدیم املا)

:بُو لینا، مہک معلوم کرنا۔ (ع ال)

باغ ٹل میں تج محبت کا اچنبا پھل لگیا
باس سُنگ پھولا کا عرق کا میں ہوا یوں ڈگمگایا
(ک:۴۸۷، سیّدہ)

سَنگ لاخ [سنگ+ف: لاخ، لاھقۂ ظرفیت] صف۔

: (مجازاً) مشکل، کٹھن، سخت۔

پڑوں بلبل کے نمن حسن کا قِصا سب شاخ
جن نہ سمجھے یے قصا سینہ ہے اُس کا سنگلاخ
(ک۲:۸۲، زورؔ)

سُنگات [س] (سنگت کا اشباع)۔

:ہمراہی، ساتھی۔ (ع ال)

خوشیاں کرو موالیاں مبعث رسو آیا
بہود دھات انند سوراں عیشاں **سنگات** لیایا
(ک:۳۲۰، سیّدہ)

سَنگھ [س] اند: سنگ۔

:ساتھ، رفاقت، صحبت، تعلق۔ (ال)

میرے سنگ مل بجاتی، **سنگھ** گاتی سنگھرا بھرنا
سری راگاں جو گاتی استری تو مجکوں بھاتی ہے
(ک۲:۲۷۸، زورؔ)

سِنگار [س] اند؛ امث۔

:زیب و زینت، آراستگی، سجاوٹ، سنگھار، بناوٹ (ال)

سورج ولایت کھن کے ہور صاحب سو دینار دین کے
جگ کے سنگار ہور عرش کے اُپ گوشوارے ہیں علی
(ک۱:۱۷، زورؔ)

سِنگارنا ف م۔

:آراستہ کرنا، سنوارنا۔ (ال)

فرشتے سَرگ ساتوکوں ستاریاں سوں سنوارنے ہیں
شبہ دنیا و دیں کے تئیں عرش کرسی سنگارے ہیں
(ک:۳۱۴، سیّدہ)

سَنگرام [س] امث۔

:لڑائی، جنگ و جدل۔ (ال)

دو نین دو بھونرے اہیں سنگرام کے دریا منے
دو مَن ترا دو تیز تر کرتے اہیں اس ٹھار عیش
(ک:۴۶۱، سیّدہ جعفر)

سنوانرے ف م۔

:سنوارنا، سنوارنے کا قدیم املا۔ (ال)

فرشتے سَرگ ساتوکوں ستاریاں سوں سنوانرے ہیں
شبہ دنیا و دیں کے تئیں عرش کرسی سنگارے ہیں
(ک:۳۱۴، سیّدہ)

سنیاں [:سنی (فعل) کی جمع۔ (سیّدہ)

محمد بال پن تھے ہے محمد کے غلاماں میں
تو جیتا داؤ میں پنتھاں سوں سارے سنیاں ستیں
(ک:۴۱۴، سیّدہ)

سُنّے :سونا، زیور۔(ق ال)

بھائی پن کے صیغے پڑتے موموناں اس عید میں

تو لکھے سُنّے کے پانی سوں عطارد خوش دبیر

(ک ا:۸۷، زور)

سو(۱) [س] حرف جزا۔

:لہذا، چناں چہ۔

گیا سب پُھول کا نوبت سو اب اس پھول نوبت ہے

سدا رکھ آپ یارب توں اس سروِ صنوبر کوں

(ک ا:۵، زور)

سُو (۲) [ف:سُو؛ سوے] امث۔

:سمت، جانب، طرف، اجہت۔(ال)

تج نام منبع آرام ہے منبع جیو سو تج کام ہے

سب جگ کوں تج سوں کام ہے تج نام جپ مالا ہے

(ک:۲۹۷، سیّدہ)

سوالت [مقامی] اند۔

:پوچھنا، دریافت کرنا۔(ال)

ساقی تو اُباریک پلا خوب سراسٹ

گل گشت چمن پیالا ہتا لیک سو سوالت

(ک:۵۰۷، سیّدہ)

سُوبالی [س+بالی] امث۔

:حسین لڑکی۔(ال)

سُوبالی کی چوٹی گندی چاؤ سوں

مشاطہ عشق ہت کھلاو و سدا

(ک ا:۱۶۲، زور)

سَوتَن [پا] امث۔

:سوت، خاوند کی دوسری بیوی، سوتن، سوکن۔(ال)

چاردہ معصوم کے ہیں داس جتے تھے نبی

پیشوا حضرت نبی کا تھا سوتن داؤد کا

(ک:۳۲۹، سیّدہ)

سودھن [پا] اند۔

:معشوق، حسین، محبوب، عورت، حسینہ۔(ال)

سودھن جوبناں راست کنچن کریاں جون

سوچک دیکی گج دیکھ سووِیں جگ حیراں

(ک:۳۱۹، سیّدہ)

سُور [پا] اند۔

:سورج۔(ال)

چند سور تیرے نور تھے نس دن کوں نورانی کیا

تیری صفت کن کرسکے توں آپی میرا ہے جیا

(ک:۲۹۷، سیّدہ)

سوراں اند۔

:سور(سورج) کی جمع۔(سیّدہ)

خوشیاں کرو موالیاں مبعث رسول آیا

بہو دھات انند سوراں عیشاں سنگات لیایا

(ک:۳۲۰، سیّدہ)

سَوراہونا (محاورہ)۔

:سوار ہونا۔(ال)

خبر ہوئی شہ ہوئے سورا (کذا) یکا یک آئے مج ٹھارا

نپو چھے تک پھرے بھارا تو اب رہا سماسے نا

(ک۲:۴، زور)

سُوَرت [ع: (س ور)] امث۔

:شدّت، تیزی، تُندی، غصہ، سختی، ظلم۔ (ال)

اس شہر کی سورتاں کن نا دیکھیا نہ سُنیا
نا کوتوال قاضی نا کس کا ہے حمایت
(ک: ۴۴۰، سیّدہ)

سُورنگی [سُورنگ + ی، لاحقہ نسبت] صف۔

:سورنگ: خوش رنگ۔ (سیّدہ)

چندر مکھ موہنیاں جب نا چتیاں ہیں
وتن میں توں سورنگی جوں پری ہے
(ک: ۴۴۱، سیّدہ)

سورج مُکھ [سورج + مُکھ] امث۔

:سورج سے مُشابہ ایک زرد رنگ کا پھول نیز اس کا پودا، اس کے بیج سے تیل نکالا جاتا ہے۔

(ال)

سورج مُکھ پھول پر پھلنے ہیں غیر پھول نسل کے
نہ پائے یو عجب پُھلاں سو مشکیں کیس اچپل کے
(ک ۲: ۲۴۸، زور)

سُورج [س] امذ۔ (سورج کا قدیم املا)

:سورج۔ (ال)

سورج ہے درپن تیرا ابز صحن آنگن تیرا
گھر لامکاں مسکن تیرا تج بن نہیں کوئی یا علی
(ک: ۳۰۵، سیّدہ)

سُوک [مقامی] صف۔ (سوکھ کا قدیم املا)۔

:سوکھنا سے ماخوذ، وہ چیز جس میں کسی قسم کی نمی، رطوبت یا چکناہٹ ہو۔ گیلا کی ضد۔ (ال)

بن سیر تمن ساری کلیاں سُوک رہی ہیں
ٹک آ کے کرد گشت چمن جی اُٹھے سارا
(ک: ۴۸۰، سیّدہ)

سوکیاں: سوکہ (سوکھا) کی جمع سوکھے ہوئے۔

(سیّدہ)

جھاڑ سوکیاں کوں لگے پھل عید تھے
گوہر بھرے سپیاں سب ہی اس عید میں
(ک: ۳۷۷، سیّدہ)

سوگند کھانا (محاورہ)۔

:قسم کھانا، عہد کرنا، حلف اُٹھانا۔ (ال)

شراب ہور عشق بازی باج منع تھے نا رہیا جاسے
کہ یودو کام کرنا کر میں لئی سوگند کھایا ہوں
(ک: ۴۶۱، سیّدہ)

سولہ سِنگاراں [سولہ + سنگھار] امذ۔

:عورتوں کی مکمل آرائش کا ساز و سامان، وہ آرائش وزینت کی سولہ چیزیں جو پاک و ہند کی عورتوں سے مخصوص (سرمہ، کنگھی، مہندی، منجن، مِسّی، اُبٹن، سیندور، پان، پھولوں کے ہار، گجرے، گہنے، کپڑے، چوڑیاں، کمر کا کمربند، کان، ناک اور گلے کے زیورات، سر کا زیور، ہاتھ پاؤں کے زیورات۔ (ال)

بنے سولہ سنگاراں تیرے انگ تھے
کہ سب خوباں میں تو دِستی گھیلی
(ک: ۴۲۵، سیّدہ)

سوں [س:سم] اند۔

:سے، وہ، سکوں، کو، سنسار، عالم۔ (ق ال)

سے۔ (ال)

سہیلیاں پیا مکھ دیکھا دو منجے چک

کہ پیو بن نہ سک سوں اپے دیکھ جدائی

(ک ۹:۰۶۷، سیّدہ)

سوندل [مقامی] اند۔

:لشکر، فوج۔ (ال)

ہیں لشکری نیناں تری تجو سلح کلا کرے

کوئی ریس تس کی کیوں کرے سوندل کرے اسباب میں

(ک ۲:۲۸۹، زور)

سوہانا [سوہاونا کا ایک املا] م ل۔

:سہانا، پسند آنا، بھانا، بھلا لگنا، زیب دینا۔ (ال)

نبی کی غلامی تھے ہے تاج تج سر

شہاں تاج پر تاج تیرا سوہایا

(ک ۱:۱۵۱، زور)

سوہن [س:شوبھن] صف۔

:خوبصورت، حسین، خوشنما۔ (ال)

تج انگ باس من منے پھل ہو کھلے سوہن

سو باس نامن منے نا مشک و نا عنبر

(ک ۲:۱۱۳، زور)

سُہاگ [س] اند۔

:خاوند، شوہر (مجازاً)، خاوند کی حیات کا زمانہ، خاوند کا پیار، زوجیت کی خوشگوار حالت، شوہر کا زندہ ہونا۔ (ال)

سُہاگاں کا گل سر ازل تھے بندے ہیں

کہ داونی کا پھندنا او باہاں پہ ساجے

(ک ۱:۲۷، زور)

سُہاگن [سہاگ+ن، لاحقۂ تانیث] امث۔

:وہ عورت جس کا خاوند زندہ ہو، شوہر والی عورت۔

(ال)

جب ناک میں مکرا سہاگن چین آئی جلوہ میں

قفل دے منجہ گیان پر سکہ کرے شب تاب سوں

(ک ۳:۵۷۳، زور)

سُہاوا [سُہانا کا حاصلِ مصدر] اند۔

:بناؤ سنگھار، آرائش، زیب و زینت، شان و شوکت

(ال)

مج اُس لکیا ہلاوا دوتن سو دیکھ سہاوا

اس گھر میں لائے لاواں گتاں سوجا اُچھالی

(ک ۱:۳۱۶، زور)

سُہاون [''سُہاونا'' کی تخفیف] صف۔

:دلکش، عمدہ، خوبصورت، حسین۔ (ال)

ول بدکر اویار اُدم لکہ کا قطب شہ

یاری کہ تپاوے نہ سہاون جونا اچھے

(ک ۲:۲۵۵، زور)

سُہاونا [سُہانا کا قدیم املا] ف ل۔

:اچھا معلوم ہونا۔ (ال)

صدقے نبی ملاوے تل تل قطب رجھاوے

ات چھند بندی سُہاوے ساریاں میں اس پری کا

(ک ۱:۷۷، زور)

سہرا باندھنا ف مر۔

: دلہن یا دولہا کے سر پر سہرا سجانا۔ شادی کرنا۔

(ال)

قدرتی پھولاں کا سہرا (باندھے) ہیں تج سیس اُوپر
دیکھ مالیاں ہات جوڑے نیں ہیں اے پھل بوستانی
(ک ا: ۲۸، زور)

سَہَس [سَہَسر کا قدیم املا] صف۔

: ایک ہزار، ہزار۔ (ال)

خدا کی رضا سوں برس گانٹھ آیا
سَہس شکر توں برس گانٹھ آیا
(ک: ۳۷۸، سیّدہ)

سُہنا (۱) [سوہنا کا قدیم املا] ف ل۔

: بھلا لگنا، خوشنما، دِکھائی دینا، بجنا، زیب دینا۔ (ال)

ویسے جُوں دور چنداں اس میں موہن
سُہیا جوں کہ نرمل چند بالا
(ک ا: ۲۹۵، زور)

سُہنا (۲) [سونا کا قدیم املا] ف ل۔

: سونا، نیند کرنا، خواب۔ (ال)

مُکھ تجلّی دیکھیا بیداری یا سُہتے منے
نیر نیہ کا منج پلا تیرے ادھر سمدور تھے
(ک ا: ۱۱، زور)

سَہنہ [مقامی] اند۔

: ہاتھیوں کی ڈار یا گلا۔ (ال)
گلا فیل کو سنسکرت میں سَہنہ کہتے ہیں
کوتوال۔ (ال)

دیکھیا ہوں سَہنہ کہ میخانہ کا ہوا درباز
کروں کا شکر گذاروں گا سود گانہ نماز
(ک ۲: ۱۲۴، زور)

سَہَو [ع] اند: امث۔

: غفلت، بے پروائی، غلطی، فروگذاشت۔ (ال)

کیا ہوا ہے سہو سائیں منج تھے کو
ناز چھند سوں کی گی لالن رُسن
(ک ۲: ۱۸۳، زور)

سُہَیل [ع] اند۔

: جنوبی آسمان کا سب سے روشن ستارہ جو حارس
نامی جھرمٹ میں واقع ہوتا ہے۔ (ال)

صراحی سنبلہ ہور مُشتری کالے پیالا
سہیل ساقی ہو منج مد پلاتے دھائے آج
(ک: ۳۸۰، سیّدہ)

سُہیلا [سوہلا = (تعریف کا گیت، شادی کا گیت) کا ایک املا] اند۔

: سوہلا، نغمہ، تعریف کا گیت، شادی کا گیت۔

(ال)

دنیا آروس آنند بالیاں سوں عشرت سے پلاتی ہے
سہیلا شاہ کا الحاں سوں زہرہ گائیا سر تھے
(ک: ۳۴۶، سیّدہ)

سَہیلی [رک: سہیلی + ی، لاحقۂ تانیث] امث۔

: سکھی، ساتھ رہنے والی، مصاحب، ہجولی۔ (ال)

پھرے پیم میداں میں وو شہسوار
سہیلیاں سبھی چُومیں اُس کا رکاب
(ک ا: ۱۳، زور)

سیّال [ع]صف۔

: بہنے والا، رقیق، پتلا۔(ع ال)

سکیاں کے ہات میں دیکھ پیالی مد کی
نہیں دیکھیا اگن کے تیئں جو سیال
(ک:۶۰۸، سیّدہ)

سیام [س:شیام]صف۔

: کالا، سیاہ، ملیح، سیاہی مائل نیلا، سیاہی مائل گندمی۔
(ال)

امرت اوصاف تجل سات ہے ظلمات سوں بھئیں
پانچھل دو بدلاں سیام ہے جو بن کے کھناں میں
(ک:۴۰۶، سیّدہ)

سیامی [سیام+ی، لاحقۂ نسبت]صف۔

: سیاہ، کالا (کنایۃً) محبوب۔(ال)

دو زُلف سِیامی رنگ ہیں تج گال کیرے مال پر
جگ بس چڑانے تیں سورہن ہت مار پکڑی ہوروش
(ک۲:۱۴۱، زور)

سیاہی [سیاہ+ی، لاحقۂ کیفیت]امث۔

: تاریکی، اندھیرا، روشنی کا نہ ہونا، اُجالے کی ضد،
ظلمت۔(ال)

محمدؐ دین قائم ہے ہندو بھاراں بھگا وو تم
سیاہی کفر کی بھانو اُجالا جگ مگا وو تم
(ک۱:۳۲، زور)

سیب ذقن [سیب+ذقن]اند۔

: چاہ زنخدان، محبوب کی ٹھوڑی۔(ال)

تھوڑی پر خوی تو نیں ہے پرت کے راز نیناں کے
وو حرفاں ہیں جو دستے ہیں اُسی سیب ذقن کا غذ
(ک۲:۱۰۲، زور)

سیت [س]صف۔

: اُجلا، سفید، دھولا (کالا کی ضد)۔(ال)

نین تھے سیت آسیت نیلم و موتی
ادھر تھے لعل رنگ مانگ رتن خاص
(ک۲:۱۴۳، زور)

سیتل [س:شیتل]صف۔

: ٹھنڈ، سرد، خنک، یخ۔(ال)

اے سیتل ہوا منج گلے نا پیا بن
مگر پیو کنٹھ لا کرئے منج نہالا
(ک:۴۰۹، سیّدہ)

سیتی ا سیتیں حرفِ جار۔

: سے۔(ال)

(پہلی 'ے' مجہول) حرف جار، سے، اس کا املا میں
پہلی 'ے' کو حذف کر کے بھی استعمال میں آیا ہے۔

حقیقی پیاسوں، مجازی سیتیں
جو نسبت کرے گا سو پائے عتاب
(ک۱:۱۲، زور)

سیج [پ، س]امث۔

: پھولوں کا بچھونا جو بستر پر بچھاتے ہیں، فرشِ خواب
پھولوں کی چادر، پلنگ، مسہری، سونے کا تخت۔
(ال)

بہو گنونت ناریاں میں اہے گنونت ناری توں
پیاری ایسی بچنا سوں سنوارا اپ سیج میری آئی
(ک:۶۵۸، سیّدہ)

سیخ [ف]امث۔

:لوہے یا کسی اور دھات کی سلاخ جو کباب سینکنے میں کام آتی ہے، لوہے کی تیلی یا سلائی۔

(ال)

فلک دور ہیں دو کھاٹ تیرے
سینا دنت سوں دُرجن سیخ پکڑیا
(ک:۳۹۱،سیّدہ)

سیّدا [سیدھا کا قدیم املا]اند۔

:سیدھا۔(سیّدہ)

کیوں لکھے پینگی تری لٹ کا صفت سیّدا قلم
ہے نوا چاند بہوت تیرے بھواں چاندا تھے کم
(ک:۶۱۲،سیّدہ)

سیرا [سہرا کا قدیم املا]اند۔

:سہرا۔(سیّدہ)

اُمید مُج تیرا اہے تج قول کوں سیرا اہے
معشوق توں میرا اہے جانے نہ دل لانے ہنوز
(ک:۴۱۵،سیّدہ)

سیری [سیر+ی، لاحقۂ کیفیت]امث۔

:تفریح، چہل قدمی، دیکھنا، گھومنا پھرنا۔(ال)

دو پتلیاں راوناں تیری بندی اپ اسپ کوں سیری
سو چوگان کھیلتے پھیرے ہمن دل گیند کر گھیرے
(ک۲:۲۹۰،زوؔر)

سیڑی ایڑھی [س:شرڈھی]امث۔

:اوپر یا نیچے اُترنے چڑھنے کا آلہ جس میں قدم رکھنے کی جگہ بنی ہو۔(ال)

کشش سیڑی اُپر کن چل سکے گا
ہزاراں لرزہ ہے اس کارخانہ
(ک:۶۴۸،سیّدہ)

سیس [س:شیرش]اند۔

:سر، پیشانی، ماتھا۔(ال)

نبی صدقے قطب شاہ کوں سہے جم عید مستانہ
کہ میرے سیس اُپر دایم چتر شاہی سہایا ہے
(ک۱:۱۱۶،زوؔر)

سیس پَر اَپَہ بات دَھرنا (محاورہ)۔

:سر پر ہاتھ دھرنا، سر پر ہاتھ رکھنا، سرپرستی کرنا۔

(ال)

جیو مانے سرو قد کھینچا تمارا یا امیر
ہات میرے سیس پر رکھ کر کرو سب میں کھمبیر
(ک۱:۲۰،زوؔر)

سیس تاج [سیس+تاج]اند۔

:سرتاج۔(ال)

اچاے عرش چوکی بی بی کے تائیں
کہ حضرت بی بی بیبیاں سیس تاج
(ک۱:۲۷،زوؔر)

سیسر [پ]امث۔

:وہ رسی وغیرہ جس میں تیر رکھ کر چلاتے ہیں، کمان کا چلّہ۔(ال)

سام سیسر اس بھنواں کا چُک اُچالے نا سکے
منج اُپر کیوں کھینچتے ہیں غصے سوں زوری کماں
(ک:۶۲۶،سیّدہ)

سیسوں (سرکی جمع) (سیّدہ)

بہوتک میاستے اپن دنیا قطبؔ کوں سب دکھن
سیسوں نبی کا نت چرن جب لگ ہے تن میانے جیا
(ک: ۲۹۷، سیّدہ)

سِیکا [مقامی] اند۔
: سونے کا زیور جو سر پر پہنا جاتا ہے۔ (ال)
سب جوہراں کا کھان مکھ یک ہے عجیب
پھلری کا موتی ناک پر سیکا دسے
(ک ۲: ۲۹۲، زورؔ)

سِیکانا [سکھانا کا قدیم املا] ف ل۔
: سکھانا، سکھلانا۔ (ال)
سیکائی چال گج ہنس کوں کھلائی پھول ہنسی میں
جواناں کوں نا خاطر لیائی مغروری سوں جانی میں
(ک: ۴۴۸، سیدہ)

سیمیا [ع] اند۔
: وہ علم جس کے ذریعے اشیائے موہوم دکھائی دیتی ہیں اور روح کو ایک جسم سے دوسرے جسم میں منتقل کیا جاسکتا ہے، جادو۔ (ق ال)
جہاں ہے سیمیاء کا نقش اس تھے
کہے ہیں عارفاں سب اس کو تمثال
(ک: ۶۰۸، سیّدہ)

سَیَن [س = مَشین] امث۔
: نیند، آرام، سکون۔ (ال)
نبی صدقے قطبا اس چھوکری
سنین کی سرک میں سو ہلگاونا
(ک ۲: ۲۸، زورؔ)

سَین [پ: سَین] اند؛ امث۔
: چشمک، آنکھ مارنا۔ (ال)
بابل کے سحر تیری نین سیناں ہیں
استاد انن سحر کا تج نیناں ہیں
(ک ۳: ۲۹، زورؔ)

سَینجَلی [ع: (ج ل ل)]
: روشن، واضح (یہ لفظ "نادعلی کے ایک مصرعے میں استعمال ہوا ہے جہاں اس کے یہ معنی ہیں) (ال)
مردی جو پوچھے تو علی تھے جا پوچھ
اسرار چھپے سنجلی تھے جا پوچھ
(ک ۳: ۴۳، زورؔ)

سینْدُور [س] اند۔
: کیمیاوی طریقے سے سیسے کا تیار کیا ہوا سرخ رنگ کا سفوف جسے عام طور پر ہندو عورتیں مانگ میں بھرتی ہیں، ہندو ماتھے پر اس کا ٹیکا لگاتے ہیں۔
پلک کانٹے نین باندیا نجاوے خیال تیرے کن
رقم اس خیال مو پیشانی کوں سیندور کر ساقی
(ک ۲: ۲۹۵، زورؔ)

سینسار: دنیا، جہاں۔ (ق ال)
جن پیو تھے بچھڑے اسے سینار میں نہیں کوچ خط
جس ٹھار میں وو پیو نہیں اس ٹھار میں نہیں کوچ خط
(ک ۲: ۴۷، سیّدہ)

سیوا [س] امث۔ : ذکر، یاد۔ (ال)
حضرتہی ڈشٹی کرے دل قطبؔ نت تج سوں دھرے
نس دن ترا سیوا کرے حق گیاں کا سوکھاں توں
(ک: ۳۰۶، سیّدہ)

سیوڑرائی[ف]صف۔

:شعبدہ بازی کرنے والا۔(ال)

تنے تن تیرے رنگ بھرے پھول ہیں
توں سیورائی ہو سامنے ہے کھڑی
(ک:۴۲۵،سیّدہ)

سیؤنا [س:سیو]ف م۔

:سنیا۔(ال)

جیوں میں جاگنے میں تج،سیووں سپنے منے بھی تج
جنم تج دھیان میں گھٹیا نہیں ہوں تج تھے خالی میں
(ک۲:۱۹۵،زور)

سیؤیّاں/سوئیّاں[رک:سیوک]امث۔

:سوئیں کی جمع۔(ال)

خرم خوشیاں سو میوے کی سیویاں بھری ہیں
ساقی پلا پیالہ کہ آیا ہلال عید
(ک:۳۵٦،سیّدہ)

سیویک[سیوک کا ایک قدیم املا]اند۔

:پجاری،چیلا،نوکر چاکر۔(ال)

کروں سیویک چت سوں مد پیر کا میں
کہ میخانہ کا منبع اجارت دکھایا
(ک۱:۱۰۲،زور)

ش

شاب(۱)[ع]صف۔

:جوان،نوخیز۔(ال)

نہیں پیہم میں کوئی شہشہ مثال
صحی مانے یہ بات کوں شیخ و شاب
(ک۱:۱۳،زور)

شاب(۲)[ع]اند۔

:چالاکی،فریب۔(ال)

طرح صحبت باغ میں کیتی ہے توں وضعی نوا
جانتی توں تُج بوجا ہوں تیرے سب چالے وشاب
(ک۱:۲۸۱،زور)

شاب(۳)امث۔

:دولت۔(زور)

کل موتو نور دیدہ بسو شاب تاپ تھا
اُس مکھ شراب و دِشٹ مرا آفتاب تھا
(ک۲:۸،زور)

شاخ[ف]امث۔

:ٹہنی،ڈالی۔(ال)

پڑوں بلبل کے نمن حسن کا قصا سب شاخ
جن نہ سمجھے یہ قصا سینہ ہے اس کا سنگلاخ
(ک۲:۸۲،زور)

شاداں[ف]صف۔

:خوش حال،خوش وخرم،مسرور۔(ال)

دیکھن شہ بزم کی تماشا رواں ہو
ملک لک لک افلاک تھے آویں شاداں
(ک۱:۴۳،زور)

شادی [شاد+ی، لاحقۂ کیفیت] امث۔

:خوشی، انبساط، مسرت۔ (ال)

نبی مولود خوشیاں تھے ہوئی دل کی بہاراں خوش
عشق خوشیاں وشادی تھے ہوئے ہیں روزگاراں خوش
(ک ۱: ۳۹، زور)

شاعر [ع] صف مذ۔

:شعر کہنے والا، وہ شخص جو کسی جذبے، خیال، واقعے یا حادثے وغیرہ کو مؤثر انداز میں نظم کرے۔ (ال)

شاعراں پڑتے معانی شعر لیک
شعر حضرت مدح پر پڑنا ہوس
(ک: ۵۸۱، سیّدہ)

شال [ف] امث۔

:وہ چادر جو کشمیر میں دنبے کے بالوں سے بنائی جاتی ہے، جامہ، پشمین کی ایک قسم، دوشالہ، سادہ یا کڑھی ہوئی اونی ریشمی چادر۔ (ال)

تم شال ابر شفق رنگ کے اوڑ آپ بغل تھے
دیتا صرے ثریا دیکھ مجاتال ساقی
(ک: ۳۵۱، سیّدہ)

شامی [شام (علَم)+ی، لاحقۂ نسبت] صف۔

:ملک شام کا رہنے والا، یا رہنے والی۔ (ال)

اماماں تھے منگے قولاں سو شامی شوی کافر
ہوئے بے قول تو ان تیں خدا دوزخ بنایا ہے
(ک ۲، ۵۶، زور)

شان [ع] امذ۔

:چہل پہل۔ (ال)

اس زمانے میں بڑائی عید اب کیوں نہ کرے
کہ نہیں دیکھے ہیں جم جمشید اے شان عید کا
(ک ۳: ۷، زور)

شان خاور [ف] امذ۔ (شاہ+خاور)۔

:مشرق کا بادشاہ (کنایۂ)، سورج۔ (ع ال)

خضر ہور چشمۂ حیواں ہمیں ہور یہہ سائیں کا
سو مکھ تھے روشنی پایا خبر کہ شاہ خاور کوں
(ک: ۲۹۸، سیّدہ)

شاہ رایاں [شاہ+رایاں، رائے کی جمع] امذ۔

:راجاؤں کا بادشاہ۔ (ال)

باٹ تیرا دور اگر ہے عشق پنتھ دکھلائے گا
شاہِ رایاں توں ہے رایاں میں زرایاں غم نکھا
(ک ۲: ۱۰، زور)

شاہاں [ف] امذ۔

:شاہ (=کسی ملک، سلطنت یا مملکت کا خود مختار فرمانروا، سلطان، بادشاہ) کی جمع۔ (ال)

شاہاں منے بھومان تھے کرتا بڑائی جان تھے
انپڑیا علی کے دان تھے تشریف شاہانی مجھے
(ک: ۳۰۱، سیّدہ)

شاہانی [شاہ+انی (انہ، لاحقۂ ظرفیت کی تانیث)] صف۔

:شاہانہ (=بادشاہوں کی مانند) کی تانیث۔
(ال)

شاہاں منے بھومان تھے کرتا بڑائی جان تھے
انپڑیا علی کے دان تھے تشریف شاہانی تھے
(ک: ۳۰۱، سیّدہ)

شب تاب [ف] صف۔

: آبدار موتی۔ (ال)

جب ناک میں مکرا سہاگن پین آئی جلوہ میں
دو قفل دے منجہ گیان پر سکہ کر شب تاب سوں
(ک ۱: ۲۷۲، زور)

شتاب [ف] م ف۔

: جلد، فوراً، فی الفور، جُرت، جھٹ، بلاتوقف۔

(ف آ)

تری چال مدست تھے لاجبیں گج
نہیں ان میں ائے بھید ہورائے شتاب
(ک: ۴۲۴، سیّدہ)

شجر [ع] اند۔

: درخت، پیڑ۔ (ال)

عشق ناگر کیا زمیں دل کا
ستوں انجھو کہ ہوئے شجر ڈربار
(ک ۲: ۱۱۹، زور)

شراب آلود [شراب + ف: آلود، آلودن = ملنا، لتھیڑنا + لاحقۂ نسبت] صف۔

: شراب میں ڈوبا ہوا، جس پر شراب لگی ہو؛ (مجازاً) شراب کی تاثیر رکھنے والا۔ (ال)

اب مجھے وامی دے اس لعل شراب آلود اب
یا ہدف تو کراو تیر نین شاب آلود اب
(ک ۲: ۳۴، زور)

شراب ناب [شراب + ناب] صف۔ امث۔

: خالص شراب، بادہ ناب (شاعری میں مستعمل)

(ال)

ساقیا آ شراب ناب کہاں
چند کے پیالے میں آفتاب کہاں
(ک ۲: ۱۷۴، زور)

شرائری [مقامی] امث۔

: شاعری۔ (سیّدہ)

نھنی کیس اُپجنے کا معما سو بوجھ شیخ
کہ ہر کیس تھے مکھ وضع شرائری عجائب سو
(ک: ۴۵۳، سیّدہ)

شُرب [ع] اند۔

: کسی رقیق شے کو حلق سے اُتارنے کا عمل، پینا، کسی چیز کا پینا۔ (ال)

صبح کے بن لے پھول کھیلے ہیں
شرب کا وقت ہے شراب کہاں
(ک ۲: ۱۷۴، زور)

شَرح [ع: (ش رح)] امث۔

: تشریح؛ (مجازاً) وہ کتاب جس میں کسی کتاب کے معانی و مطالب کی تشریح کی گئی ہو۔ (ال)

نہ لکھ سکے گا کنے شرح منج کتاباں کا
ہمارا علم ہے سب عالماں میں جیوں اعجاز
(ک ۲: ۱۲۴، زور)

شَرط [ع] امث، نیز اند۔

: عہد و پیماں، قول و قرار، بچن، قول۔ (ال)

جدھاں دیکھیا پیاری مکھ مصحف میں مبارک فال
تدھاں تھے قطب شہ جیتا ہے شرطاں سوں سوملک رے
(ک: ۶۷۸، سیّدہ)

شرع احمدی [شرع+احمدی] صف۔امث

:شریعت محمدیؐ، اسلامی قانون۔(ال)

تج عاشقاں میں ہوتا جنگ و جدل سو سب دان
ہے شرع احمدی تج انصاف کر خدارا
(ک۲:۲، زور)

شرف [ع:ش رف] امذ۔

:عزت، فخر۔(ال)

انجو جو ہو دوڑیں تری بزم میں
توں مکھ دھوئے تو ہوگا شرف منج کوں جم
(ک۲:۱۶۹، زور)

شرفدارا [ف] صف۔

:سورج کے برج حمل میں داخلے کا دن یا وقت وغیرہ
(ال)

خلایق اس دنا خاطر کیا پیدا جگت سارا
یقین مانو سکل دن میں یہی شرفدارا
(ک:۳۱۶، سیّدہ)

شرم [ع] امث۔

:وہ ندامت جو خلاف مروت بات یا اپنی کسی کوتاہی
یا جرم وغیرہ پر محسوس ہو، خجالت، غیرت انفعال۔
(ال)

ہوا غرق عرق شرموں تھے پھل نیر
کھولے ڈورے سکی تن یا سمن خاص
(ک:۵۹، سیّدہ)

شرمندہ [شرم+ندہ، لاحقہ صفت] صف۔

:نادم، خجل، محجوب۔(ال)

اپن قد سرو دکھلا کر کے شرمندہ سرواں کوں
توں اپنی چال دکھلا کر ہنساں کی چال بسرائی
(ک۲:۲۴۳، زور)

شش جہت [شش+جہت] امث۔

:چھے اطراف یعنی مشرق، مغرب، شمال، جنوب،
اوپر، نیچے (مجازاً) ہر طرف۔(کنایۃً) دنیا،
تمام عالم، اطراف عالم (ال)

جب توں لکھیا قطب شہ مہر محمد اپ دل
ہے شش جہت میں تجکوں حیدر کہ تو ادہارا
(ک۲:۲، زور)

شعلیاں شعلہ کی جمع۔(سیّدہ)

ہماری آہ شعلیاں تھے پایا ہے شفق لالی
اُساساں دود میرے تھے اُپر چھایا ہے منظر کر
(ک:۵۷۰، سیّدہ)

شغل [ع] امذ۔

:پیشہ، کام دھندا، کام کاج، مصروفیت، ملازمت۔
(ال)

پیا کا شغل مستی کس نہیں سر
اُنوں تھے ہے بگانہ آشنا روح
(ک۲:۸۱، زور)

شفا [ع] امذ۔

:صحت، تندرستی۔(ال)

عاشق شفا کے تائیں تج لب کا پانی پیوے
یاں تھے مگر ہے زم زم کے آب کا طلوع
(ک۲،۱۵۸، زور)

شِفا بخشنا (محاورہ)

:صحت دینا۔(ال)

صدقے نبی کے قطب کوں آپ لطف میا تھے
دکھ درد سب ہی دور کر ہور سکھ شِفا بخش
(ک:۲۹۸،سیّدہ)

شِفا خانہ [شفا+خانہ،لاحقہ ظرفیت] اند۔

:مریضوں کے علاج کی جگہ۔

تمن خواہش ہیں زردی نہ پایا مکھ بچارا سو
دِکھے عاشق شفا خانہ تمن لاہی کرن سکتا
(ک۲:۳۰،زور)

شَفَق [ع] امث۔

:سُرخی جو طلوعِ آفتاب اور غروبِ آفتاب کے وقت اُفق پر نمودار ہوتی ہے، آسمانی سرخی۔(ال)

فلک سُرمائی مخمل کے ملک درزیاں سوتاراں لے
شفق کی گوٹ لالہ سے منڈپ نوری سِلائے ہیں
(ک:۳۱۵،سیّدہ)

شکر [ف] اند۔

:ایسی مٹھاس جو مختلف نباتات خصوصاً گنے سے تیار کی جاتی ہے اور مختلف قسم کی مٹھائیوں، شربتوں اور کھانوں میں استعمال کی جاتی ہے۔
اِسے کھانڈ، چینی بھی کہتے ہیں۔(ال)

شہد و شکر نبات تھے تج اُدھر لذیز
لاگے تو قدِ سرو کوں سوں جو بن ثمر لذیز
(ک۲:۱۰۳،زور)

شکر فروش [ف] صف۔

:شکر بیچنے والا؛ (مجازاً) شیریں زباں۔(ال)

شکر فروشاں کرتے کتا نرخ شکر کا
بزموں شکر کا لذتاں پایا ہمن کام
(ک۱:۱۸۱،زور)

شُکرانہ [شکر+انہ،لاحقہ نسبت و اسمیت] اند۔

:شکر، شکر گذاری، نماز، روزے یا کسی اور شکل میں کسی احسان کا شکریہ ادا کرنا۔(ال)

سائیں کا رازِ ہستی تج پر چڑیا دعا کو
شکرانے کا دو رکعت کرتا ہوں میں ہوا صبح
(ک۲:۷۶،زور)

شکرِستان [شکر+ستان،لاحقہ ظرفیت] اند۔

:وہ جگہ جہاں شکر کثرت سے پائی جائے (مجازاً) وفورِ حلاوت۔(ال)

بُھلیا نھنوا و تمے جو میرا شکرستاں سوں
کہ جیوں بلبلے مگس کے پر محبت شہد راساں سوں
(ک۲:۱۸۷،زور)

شِکن [ف] امث، نیز اند۔

:چنٹ، جھول، سلوٹ (کاغذ یا کپڑے وغیرہ کی جُھری؛ چین (جسم کے کسی حصے خصوصاً پیشانی کی)؛ پیچ، بل (زلف کا)۔(ال)

کہ گلِ لعل کے پھانک پر دیکھ جوں ہے
سوتیوں نج ادھر میں شکن ہے متابع
(ک۲:۱۵۲،زور)

شکوراں: شکر کی جمع۔ (سیّدہ)

سلاماں سات لکھ لیا یا خضر پینے محمد تیئں
دنیا میں کرد سلامت کر ذکر لایا شکوراں کے
(ک:۳۲۶، سیّدہ)

شُمار [ف] اند۔
: گنتی، تعداد۔

دید اوپر جب دید ہووے ہے غنیمت دو گھڑی
سب گھڑیاں کوں نا بوجھوں ہے وہ گھڑی منج کوں شمار
(ک۲:۱۱۰، زور)

شمشاد [ف] اند۔
: ایک خوش قد درخت جو سَرو سے مُشابہ ہوتا ہے اور اس سے معشوق کے قد کو تشبیہ دیتے ہیں۔ سرو کی طرح یہ بھی بہار خزاں سے آزاد ہوتا ہے۔
قمری اکثر اسی درخت پر بیٹھ کر بولتی ہے اور اس کی آواز کو نالۂ عشق سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ (ف آ)

اُساساں اُس سیتی کرتے ہیں بات
ہمارا آس برلیا قدِ شمشاد
(ک:۵۴۴)

شمشیر [ف ف] امث، شم (= ناخن) + شیر)
: شیر کا ناخن، مُراد تلوار جو کہ ناخن شیر سے مُشابہ ہوتی ہے (اصل تلفظ یائے مجہول سے ہے مگر ایرانیوں کے لہجے کی تاسی کرتے ہوئے اُردو میں یائے معروف سے مُتروج ہے) (ال)

جھلک نین شمشیر تھے توں نہ ڈر
نمک چاک کر ہم ہوئے اختیار
(ک:۵۶۰، سیّدہ)

شمع [ع] امث۔
: موم، کافور یا چربی کی بنی ہوئی بتی جسے روشنی کے لیے جلاتے ہیں۔ موم بتی، چراغ۔ (ال)

شمع تم مجلس میں قضا آپ زبان سو بولیا
رشک آتا ہے منجے کیوں بولتا ہے تو حدیث
(ک۲:۶۵، زور)

شمے رک: شمع (سیّدہ)۔

سجن مُکھ شمے باج اوجالا نہ بھاوے
بُھلایا ہے منج جیو کوں اُو اُوجالا
(ک:۹، سیّدہ)

شمعِ مجلس [شمع+مجلس] امث۔
: موم بتی جو محفل میں روشن ہو (کنایۃً) محفل کی رونق، معشوق۔ (ال)

کھوپی کے پھل لڑیاں ہیں جیوں ٹوکریاں کے جھیلے
منج شمع مجلس اوپر اور شمع کوں ہوائے
(ک۱:۹۳، زور)

شنید [ف] صف۔
: سُنا ہوا، سننا، سننے کا فعل۔ (ع ال)

کہو یاراں کے معانی ہوا دیوانہ سُو اُس
ہوئے انجان سو یوں جانوں کدھیں اپ نہ شنید
(ک:۵۴۷، سیّدہ)

شوّال [ع] اند۔
: قمری سال کا دسواں مہینہ جس کی پہلی تاریخ کو عیدالفطر ہوتی ہے، عید کا مہینہ، عیدالفطر کا مہینہ۔ (ال)

شوال کا چند آیا مبارک سوں قطبؔ شہ
آنند کا سرا پیو کہ خوشیاں کی خبر ہے
(ک ا:۱۰۶،زورؔ)

شوانی =شہوانی۔[ع]صف۔

:شہوت سے متعلق۔(ف ل)

سہیلی بنی نیلی رُوت میں شوانی
مگھا چھائے ابز رنگارنگ نہانی
(ک:۳۹۹،سیّدہ)

شوخ دیدہ[ف]صف۔

:شوخ چشم،بےشرم،بےحیا۔(ج ل)

اس شوخ دیدہ تھے یوں ایمان اپس سنبھالیں
او ساحر کمان دار کرنے سو غارت آیا
(ک۲:۲۵،زورؔ)

شور سُننا(محاورہ)۔

:چیخنا،چلّانا،غُل مچانا،شور کرنا۔(ال)

اگر لشکر لے آوے غم جھگڑنے عاشقاں کے سم
ہمیں ہور ساقی ہو ہمدم سُنیں گے شور اس گھر میں
(ک۲:۱۷۷،زورؔ)

شوق [ع]اند۔

:خواہش،آرزو،تمنا،اشتیاق۔(ف ل)

ہمن شوقاں کے آہاں کے جوتا نیں بھریا ہے دھن
نہیں کس بان میں او تازگی ہور کس طنبوراں
(ک:۶۱۹،سیّدہ)

شور ہونا(محاورہ)۔

:دھوم مچنا،چرچا ہونا۔(ال)

صدقے نبی قطبؔ شہ تج سوں ملی اے بالی
جس حسن کا ہے جگ میں چوکھنڈ شور بھار
(ک ا:۲۳۰،زورؔ)

شہباز [شاہ باز کی تخفیف]اند۔

:یہ مشہور شکاری پرندہ جو آسمان کی خبر لاتا ہے اور اپنے سے بڑے پرند کو فضا میں شکار کر لیتا ہے،نگاہ بہت تیز ہوتی ہے،بڑا باز۔(ف آ)

لیسٹے ہیں میری دونوں آنکھیاں لہری کے نمنے
انکھیاں کھلے تو تجھے دیکھ کر ہوا شہباز
(ک۲:۱۲۴،زورؔ)

شہپر [ف]اند۔(شاہ پر کی تخفیف)۔

:پرندے کے بازو کا سب سے بڑا اور مضبوط پر۔(ال)

علی جس رات نے معراج مل کر مصطفٰے سیتے
تو ان پگ تَل کیا روح الامین فرش آپ شہپر کا
(ک:۳۳۰،سیّدہ)

شہسوار[شاہ سوار کی تخفیف]اند۔

:گھڑ سواری کے فن کا اُستاد،گھوڑے کی سواری کا ماہر(ال)

کریں عیداں خوشیاں عشرت ولے اس عید سم نہ آویں
علی مستی کے جولاں تھے ہوئے ہیں شہسواراں خوش
(ک:۳۱۷،سیّدہ)

شہلا [ع]صف۔

:سیاہ آنکھ،بھیڑ آنکھ سے مشابہ آنکھ یا ایسی آنکھ جس میں نیلے بھورے یا سرخ رنگ کی جھلک ہو۔

یک جھن اگر نہ دیکھوں تج یاد کا جو شہلا
تج باج گمنا منج کوں مشکل اہے بغایت
(ک ا:۳۷، زور)

شہنشہ [شہنشاہ کی تخفیف] امذ۔

:بڑا بادشاہ، بادشاہوں کا بادشاہ، حکمرانِ اعلیٰ۔ (ال)
نہیں پیم میں کوئی شہنشہ مثال
صحی مانے یہ بات کوں شیخ و شاب
(ک ا:۱۳۰، زور)

شیام [س] صف۔

:سانولا، سیاہ، کالا۔ (ال)
میری سو آہ تھے شفق چھایا ہے رنگ شیام کا
برق نمن جھملتا ہے شعلہ بہ طور نور کا
(ک ۲:۱۱۶، زور)

شیخ [ع] امذ۔

:واعظ، فقیہ، عالم، فاضل، مذہبی علوم میں فائق۔
(ال)
تمن مکتب میں نھوا واں برہ بحثاں سدا کرتے
سکاؤن علم شیخاں کو نچھل کاہی کرن سکتا
(ک ۲:۳، زور)

شیخ وشاب [شیخ + و (حرف عطف) + شاب] امذ۔

:بوڑھے اور جوان، سب کے سب۔ (ال)
نہیں پیم میں کوئی شہنشہ مثال
صحی مانے یہ بات کوں شیخ و شاب
(ک ا:۱۳، زور)

شیرین [ف] صف۔

:عزیز پیارا۔ (ف ل)
مری شیرین کنگھی کرتی کنگن بجتے ہیں ناداں سوں
رتن ٹیلا دھرے منگ میں نوے چھندسوں د پاتی ہے
(ک:۴۴۴، سیّدہ)

شیریں زبانی [ف] صف۔

:خوش گفتار، فصیح۔ (ف ل)
میٹھی باتیں، خوش بیانی، خوش کلامی۔ (ال)
ادھر کے رنگ لالی سوں سکی یعقوب کوں بالی
شکر نا بات کوں پگلائی ہے شیریں زبانی میں
(ک ا:۲۸۷، زور)

شیرینی [ف] امث۔

:مٹھائی، مٹھاس، حلاوت۔ (ع ال)
چاکھیا شیرینی معانی تمارے مکھ مٹھائی کا
تو ادھر تھے چووے مٹھائی نہ ہوئے کہ بھی بچن تلخ
(ک ۲:۸۴، زور)

شیشہ [ف] امذ۔

:نالی، عدسہ، عینک اور اسی طرح دوسرے آلات
میں لگا ہوا خاص قسم کا کانچ۔ (ال)
پیا رخسار کرتا جلوہ مو شیشے خیالاں میں
رقیباں عکس کرتے ہیں توں یک چھن دور ساقی
(ک ۲:۲۹۴، زور)

شیطان کی نانی امث۔

:نہایت عیار و مکار عورت، ڈائن، فتنہ پرداز عورت۔
(ال)

قلبِ زماں معانؔی بس کر بڈھی کی کہانی
شیطان کی ہے نانی آپس کوں آپ جالی
(ک ۱:۳۱۶، زورؔ)

شیعہ [ع] اند۔
:مسلمانوں کا وہ فرقہ جو حضرت علی کرم اللہ وجہ کو
رسول اللہ کا جانشیں وصی اور خلیفہ بلا فصل مانتا ہے
نیز شیعہ مذہب کا پیرو۔ (ال)
نبیؐ کے نور سے روشن ہوئے ہیں عرش و کرسی
علی صدقے کئے ہیں شیعہ کسوت زر زری کا
(ک ۳:۱۲، زورؔ)

شیوے / شیوہٗ [ف] اند۔
:طور طریق، ڈھنگ، انداز، دستور، عادت، روش،
ناز، کرشمہ۔ (ال)
دور ہوں فرسنگ در فرسنگ تیرے وصل تھے
میرے دل کا خیال تیرے شیوے بنتا دو دتھے
(ک: ۳۰۳، سیّدہ)

شیویاں شیوے (=طور طریق، ڈھنگ، انداز، دستور)
کی جمع۔ (سیّدہ)
نبی صدقے ملی حیدر پیاری
اے شیویاں ستیں چت سوں چت باندے
(ک: ۴۳۵، سیّدہ)

ص

صابر [ع (ص ب ر)] صف۔
:صبر کرنے والا، متحمل، مصیبت یا صدمے پر
خاموش رہنے والا، لقب حضرت ایوب علیہ السلام،
جن کا صبر ضرب المثل ہے۔ (ف آ)
تیری یاداں سیتی کد آہ نہ ماروں ہرگز
آہ ماروں تو کہیں نیہ میں نہیں ہے صابر
(ک ۲:۱۰۹، زورؔ)

صاحبِ قراں [صف؛ ~ صاحبقراں۔
:بڑا بادشاہ، وہ بادشاہ جو چالیس برس یا اس سے
زیادہ عرصہ تک حکمراں رہا ہو۔ (ال)
طڑا رکھے ہے سر پر سر تھے نشان کا
صاحب قراں سکھیاں میں دستی ہے چنچلی
(ک ۲:۲۷۶، زورؔ)

صاحبِ قرانی [صاحب قرآں + ی، لاحقۂ کیفیت] صف۔
:حکمرانی، خوش قسمتی۔ (ال)
سنو عاقلاں سب کہ دنیا ہے فانی
جو کوئی بوجھیا اس ہے صاحب قرآنی
(ک ۲:۳۱۸، زورؔ)

صاحبِ مُروّت [صاحب + مُروّت] صف۔
:مروت والا، بامروّت۔ (ال)
مندو باقوتاں کا توں جانے نہال کل کلال
اس کے تائیں مجلسِ صاحب مروت کہتے ہیں
(ک ۲:۲۱۲، زورؔ)

صاد [ع]اند وامث۔

:ص کا تلفظ، عربی کا چودھواں حرف (ف آ)

صدق صاد کا صبح صادق صفا سوں
قرب قطبؔ کوں قاف قاسم دکھایا
(ک ۱:۱۴۹، زورؔ)

صبا [مقامی]امث۔

:صبح

کیس کھولے کرنے کنگھی رات ہے ہمناں کوں وو
مانگ کاڑے جب سکی وو دیس ہمناں کوں صبا
(ک ۲:۱۵، زورؔ)

صبا کا باولجا (فقرہ)

:ہوا کا جھونکا لے جا۔

یُون کی شاخ کوں لاگے ہیں پھل جوبن کے مست
صبا کا باولجا عرض میری دست بدست
(ک:۵۰۶، سیّدہ)

صَباح [ع]امث؛اند۔

:صبح، تڑکا، فجر، سحر۔ (ف آ)

پیا کے مکھ میں دسے جوت خضر و موسیٰ کا
کہ اس کی یاد کوں توں ورد کر مسا و صباح
(ک ۲:۶۷، زورؔ)

صالح [ع:ص ل ح]صف۔

:نیک پرہیزگار، پاک دامن، نیکوکار۔ (ال)

تو روز ہور سورج شرف پاویں محل کے برج میں
گائیں زہرہ مُشتری کہ صالحاں کا عید ہے
(ک:۳۳۰، سیّدہ)

صَباحی [صباح (رک)+ی، لاحقہ نسبت]صف۔

:صباح سے متعلق، فجر کے وقت، صبح کا۔ (ال)

صباحی راگ گا کر منبج صبا کے تخت بسلا وو
دھناسری گا کے دھن منبج کوں سُرنگ پیالا ملاتی ہے
(ک ۲:۲۷۸، زورؔ)

صُبح گاہ [صبح+گاہ، لاحقۂ ظرفیت]م ف۔

:صبح کے وقت، صبح سویرے، علی الصباح۔ (ال)

مکھ مصحف میں جو دیکھوں فال تلتل صبح گاہ
ہر طرف منبج میں دستا ہے احسان عید کا
(ک ۳:۷، زورؔ)

صَبر [ع]اند۔

:قرار، چین، سکون، اطمینان۔ (ال)

دل کوں کہاں ہے دل ہے کیا صبر او سے
یک بند لہو ہور اس کوں ہزار اندیشہ
(ک ۳:۴۴، زورؔ)

صَبر کرنا (محاورہ)۔

:برداشت کرنا، جور و ستم سہنا، مصیبت کی شکایت کرنا۔ (ال)

عشق بازی جو منگے کرنے ہونا صبر اسے
غم ندیاں اُبلے تو کرنا ہے اسر صبر روا
(ک ۲:۱۱، زورؔ)

صَبُوح [ع:(ص ب ح)

:صبح (کے وقت پینے) کی شراب، وہ شراب جو دفع خمار کے لیے صبح کے وقت پی جائے۔ (ال)

تماری یاد میں نس گی پلاؤ ساقی صبوح
اویک قطرہ لہو تائیں توڑیا توبہ نصوح
(ک ۲:۷۹، زورؔ)

صَبُوری [ف] امث۔ :صبر۔(ق ال)

صبوری کوں نہیں ہے تھارا دل میں
صبوری کیوں کرئے سو کر نہارا
(ک:۴۲۶،سیّدہ)

صُحْبت [ع] امث۔

:پاس اُٹھنا بیٹھنا، باہم نشست و برخاست،
دوستوں کا باہم مِل بیٹھنا، ہمنشین۔(ال)

سب ہی عیداں میں اُتّم سوائے عید سوری ہے
نبی صحبت جو پائے عید میں او عید پوری ہے
(ک ا:۵۵،زور)

صحبتاں:رک،صحبت۔(جس کی یہ جمع ہے)

عشق صحبتاں میں پیالا پلا
تری نیہہ بھٹی کی مستی چڑی
(ک:۴۲۵،سیّدہ)

صِحّت [ع] امث۔

:آرام،تندرستی،شفا،دُرستی،تصیح۔(ف آ)
جسم کی وہ کیفیت جو معمول کے مطابق ہو۔
بیماری سے نجات،جسم کی بے عیبی۔(ال)

اپن نجت حقیرے تھے کدیں دل میں نہ کر غم
تجے دا روئے صحت سوں شفا جام دوں گا
(ک۲:۱،زور)

صَحْن [ع] امذ۔

:میدان،احاطہ،وسعت۔(ال)

سورج ہے درپن تیرا ابز صحن آنگن تیرا
گھر لامکاں مسکن تیرا تج بن نہیں کوئی یاعلی
(ک:۳۰۵،سیّدہ)

صَحْنَکاں [ع] امث۔(صحنک کی جمع)

:چھوٹا طباق،طباقچہ،رَکابی،طبق طعام،گنوارا کثر
مٹی کی رکابی کو کہتے ہیں،کونڈا۔(ف آ)

بچھایا ہوں سفرہ امید کا
بھرو صحنکاں نعمتاں محترم
(ک:۶۱۱،سیّدہ)

صَحی [صحیح کا قدیم املا] صف۔

:درست،ٹھیک۔(ال)

نہیں بیم میں کوئی شہنشہ مثال
صحی مانے یہ بات کوں شیخ و شاب
(ک:۳۰۳،سیّدہ)

صَحیفے [ع] امذ۔

:تحریر،خط۔(ق ال)

قطب دل کے صحیفے پر اولی تیرا لکھیا صورت
کیا منع پر کرم آخر دیا سوں دو اوّل نقاش
(ک:۵۸۵،سیّدہ)

صَد ہَزاراں [صد+ہزار+اں،لاحقۂ جمع] صف۔

:ہزاروں،ہزارہا،بے شمار،بہت زیادہ،ایک لاکھ۔
(ال)

وقت آیا ہے کہ غم کا جڑاؤ پاریں پیڑ سوں
صد ہزاراں شکر پایا ہوں میں دن عید کا
(ک۳:۱۰،زور)

صَدا [ع] امث۔(سدا کا بگاڑ)

:ہمیشہ۔(ال)

جو کوئی ان کی محبت سوں غلام اُن کے کوایا ہے
مدد اس مصطفیٰ ہے ہور رہے گاہ وو صدا رافع
(ک ا:۱۴،زور)

صَدْر [ع] امذ۔

:مسند یا تخت (میر مجلس یا سربراہ وغیرہ کا) (ال)

جھاڑاں کوں پھول ہور پھل سُہتے ہیں جیوں جواہر

صدراں زمردی رنگ ہر اک محل بچھاؤ

(ک:۴۰۲، سیّدہ)

صُراحی [ع] امث :۔صُری۔

:(عربی میں صراحیہ آیا ہے کیوں کہ صُراح شراب خالص کو کہتے ہیں اور اُس کے رکھنے کا ظرف ہے) شراب یا پانی رکھنے کا لمبی گردن کا چھوٹا برتن۔ (ال)

مستی تے اپ صراحی کرتی تھی سرکشی نت

کرتی ہے جام کوں اب ہردم سلام ساقی

(ک:۳۵۴، سیّدہ)

صَرّاف [ع: (ص رف)] امذ۔

:سونا چاندی پرکھنے والا، روپیہ پرکھنے والا، زرشناس۔ (فآ)

کہتے وگ کھو جو حُسن حسن سوں

جو صراف ہوے گا بوجھے گا گُہر

(ک:۴۴۹، سیّدہ)

صرّافی [صراف+ی، لاحقہ نسبتو کیفیت] امث۔

:صراف کا پیشہ، روپے پیسے کا یا سود بٹے کا کاروبار، نیز چاندی سونے کا کاروبار۔ (ال)

صرّافاں بیٹھے ہیں صرّافی سوں اب میہ کی دکاں

ہوئے ہیں حال کے پیکے سودھن تج حسن کے زانوں

(ک:۲۹۹، سیّدہ)

صُری [صُراحی کا قدیم اور غلط املا]

:رک = صراحی۔

تم مثالِ ابر شفق رنگ کے اوڑاپ بغل تھے

دیتا صُری ثریا دیکھ مج اتال ساقی

(ک ا:۱۰۱، زوؔر)

صَرِیح [ع] صف۔

:ظاہر، آشکار، اعلانیہ، صاف۔ (فل)

دل کے باتاں بوجھے معشوق پیرت کے حق میں

کہ نہ جانوں نہیں کہتے ہیں منجھے کھول صریح

(ک ۲:۷۷، زوؔر)

صَف [ع] امث۔

:مجازاً گروہ، جماعت، حلقہ۔ (ال)

جو عاشق سائیں کارن جی چھپاوے

اسے نیں عاشقاں کے صف منے لاج

(ک ۲:۷۴، زوؔر)

صَف صَف م ف۔

:صف بہ صف، قطار در قطار۔ (ال)

محمد قطب شہ غازی کرے مولود بھو چھند سوں

تو اس کی عمر و دولت تیں دعا صف صف ہو ٹھارے ہیں

(ک ا:۳۵، زوؔر)

صَفا [ع] صف۔

:پاکیزہ، مقدس، صاف۔ (ق ال)

ہوا آ کر صفا پھل کوں توں دے

کہ دیکھ او نقش ہوئے حیران مانی

(ک:۲۷۳، سیّدہ)

صفاں صف = (قطار، لائن) کی جمع۔

لشکر کی صفاں کھینچ کے غم آیا ڈرانے

کیا ڈر ہے منجے ہات میں ہے کھرگ جیوں الماس

(ک:۵۸۰، سیّدہ)

صِفت [ع] امث۔

:تعریف، عمدگی، خاصیت، خوبی، خصلت۔(ف ل)

کن لکھ سکے حساب تیری صفت کے یا رب

منشی نہ بوجھیں انشا قلماں ہووے ہیں جیوں کا

(ک۲:۲۲۰، زوؔر)

صَفدَر [ع] امذ۔

:دشمن کے لشکر کی صفوں کو چیر کر اُن میں گھس جانے والا، نہایت بہادر، سُورما، حضرت علی کا لقب۔ (ال)

احمد مدد تھے ہور علی صفدر نے زوراں تھے سدا

دشمن کلیجے میں کھڑک سورما گھپا واں عید کا

(ک۳:۶، زوؔر)

صَلاح [ع] امث۔

:رائے، تجویز، مرضی، صوابدید۔(ال)

بھواں کماں نین تیرے تے کئیں نہ چھوٹیا

ہدف ہو بیٹھے ہیں مارو نہ مارو تم ہے صلاح

(ک۲:۶۷، زوؔر)

صلوات [ع] امث۔

:صلوٰۃ کی جمع۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے درودیں برکتیں، رحمتیں، مہربانیاں جو حضور ﷺ کے فن میں ہوں۔(ف آ)

بکرعید آیا صلوت بر محمد

آنند علم اُچایا صلوت بر محمد

(ک:۳۶۶، سیّدہ)

صَلوٰۃ بھیجنا (محاورہ)۔

:محمد ﷺ پر درود بھیجنا۔(ال)

نبی ملو دلیا یا ہے خبر سے تھے خوشی کا

سدا صلوٰۃ بھیجو سب محمدؐ ہور علی کا

(ک۳:۱۱۱، زوؔر)

صمد [ع] صف۔

:بے نیاز، جو کسی کا محتاج نہ ہو اور اِس کے سب محتاج ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا ایک صفاتی نام۔(ف ل)

ہم بُت پرستی چھوڑ کر زاہد نہ کہہ پوجو محمد

ہم کام میں تج کیا غرض رہ دھیان لا اپ کام پر

(ک:۵۶۸، سیّدہ)

صَندَل [ع] امذ۔

:ایک قسم کی خوشبودار لکڑی کا نام جو مجازاً دوم درجہ میں سرد خشک ہے۔(ف آ)

دیکھ دیکھ صندل کوں لانا مشک کوں (بھی) لانا

تو تن کی باس آتا سچلا جیا سنبارا

(ک:۴۲۳، سیّدہ)

صُنع [ع] امذ۔

:کاریگری، تخلیق، کام کرنا، پیدا کرنا، کسی چیز کا تیار کرنا۔ (ال)

دیکھیا ہوں تیرے نین منے صنع خدا کا

تو سر نہانی سوں جھلکتا ہے پھرارا

(ک:۴۸۰، سیّدہ)

صَنَم [ف]امذ۔

:بُت، مورتی، حسین، محبوب۔ (ال)

نبی صدقے قطبا ہے تج بیہہ تھے مست

سہے سب بُتاں میں توں اس کا صنم

(ک:۴۲۳، سیّدہ)

صَنَوبَر [ع]امذ۔

:چیڑ کا درخت جس میں چلغوزہ لگتے ہیں اور یہ نہایت سیدھا ہوتا ہے سروناز ایک قسم سرو جس سے معشوق کی قد اور اس کے خرام کو تشبیہ دیتے ہیں۔

(ف آ)

گیا سب پھول کا نوبت سو اب اس پھول نوبت ہے

سدا رکھ اُپ میا یارب توں اس سرو صنوبر کوں

(ک:۲۹۹، سیّدہ)

صَواب[ع]امذ۔

:خطا کا نقیض، درست، خوب، بہتر، بہتری، راست۔

(ف آ)

آساں اساساں تھے سب ہوئیاں سو کھے ہیں تج نین

ئیں ہے صواب پانی دینا تمن ولایت

(ک:۴۴۰، سیّدہ)

صَوت [ع]امث، امذ۔ (''وٗ''لین)

:بانگ، آواز، صدا، ہذا۔ (ف ل)

لحن، لہجہ، نوا، آہنگ۔ (ال)

کہہ مطرباں کوں ساقی کہ اب صوت کم کرو

کن رکھ سنو کہ کرتے صراحی و جام بحث

(ک:۵۲۲)

صُورت[ع]امث۔

:شکل، چہرہ، منہ۔

صورتاں سب میرے نیناں تھے گئے ہیں باہر

جیوں مجنوں ہوا سرتے ہی تمارا ذاکر

(ک:۵۶۱، سیّدہ)

صَوم [ع]امذ۔ (''وٗ''لین)

:روزہ۔

عیدی سدہا کرا دیا کر نہ کہو کوئی

او صوم تجلی کی گھر سے گھر میں خبر ہے

(ک ا:۱۰۵، زور)

صِیام [ع]امذ۔

:روزہ، روزہ رکھنا۔ (ال)

بس عید جلوہ گر ہوگئے دن صیام ساقی

تو چند سے ساغراں میں بھرنے مدام ساقی

(ک ا:۱۰۴، زور)

ض

ضِیا [ع]امث۔

:روشنی، چمک، رونق۔ (ف ل)

منج بخت کے تارے کوں سدا رکھ تو چھلکتا

منج عیش کے سورج کوں سو دن دن تو ضیا بخش

(ک:۲۹۸، سیّدہ)

ط

طاسک [طاس+ک، لاحقۂ تصغیر] اند۔

: چھوٹا سا طشت، مجن۔ (ال)

سو طاسک سور کا کیکر چلیاں چندر مکھیاں لکت
زمیں پر دیکھ حیراں ہو مکن جیو ملکے حوراں کے
(ک۱: ۵۷، زور)

طاعت [ع] امث۔

: بندگی، عبادت، پوجا، فرمانبرداری۔

دل لُبدا زاہداں کے، صوفی و عابداں کے
لے خرقے طاعتاں کے دے مدتوں دام ساقی
(ک: ۳۵۲، سیّدہ)

طاق اَبْرُو [طاق+ابرو] اند۔

: وہ اُبرو جو محراب کی شکل کے ہوں۔ مراد، طاق جیسا (ال)

پرم کے سو پیانے سوں مد پلا کر
پیا طارقِ ابرو سوں سجدا کرایا
(ک۱: ۲۱۷، زور)

طاقِ کِسْریٰ [طاق+کسریٰ] اند۔

: نوشیروان عادل کا محل؛ (کنایۃً) بادشاہ کا محل۔ (ال)

جب نبوت کا علم سیّدا ہوا تب تب جھڑے
طاق کسریٰ تب نشاں لیتا عدم مفقود کا
(ک: ۳۲۸، سیّدہ)

طاقِ کَعْبَہ [طاق+کعبہ] اند۔

: کعبے کا طاق، کعبے کا دروازہ جو محراب کی شکل کا ہے (ال)

طوفِ طاق کعبہ کرنے دے منجے فرصت خدا
خاک سرمہ کر دماغ اپنے کو دیوون عود بُو
(ک۲: ۲۱۶، زور)

طالع (۱) [ع] صف۔

: طلوع ہونے والا، نکلنے والا (سورج کی طرح) اُٹھنے یا اُبھرنے والا۔ (ال)

پیشانی پر سعادت کی لکھیا کیزں ازل طالع
رقم میرا سکل طالع کی کیتا ہے اوّل طالع
(ک۲: ۱۵۰، زور)

طالع (۲) اند۔

: قسمت، بخت، نصیبہ، مقدّر، تقدیر۔ (ال)

دنیا کوں ہج کر جے کوئی خدا کی باٹ پکڑے ہیں
اونو افضل ہیں ساریاں میں اُنن کا بے بدل طالع
(ک۲: ۱۵۰، زور)

طالعِ مَسْعُود [طالع+مسعود] اند۔

: نیک بختی، خوش قسمتی۔ (ال)

مصطفےٰ ہو مرتضیٰ اس دن میں کتے ہیں ظہور
جن کرے یہ عید ہے وو طالعِ مسعود کا
(ک۱: ۶۳، زور)

طاہِراں [ع: (ط ہ ر)] صف، اند۔

: طاہر (=جس کا دل اور ضمیر بُرے خیالات سے پاک ہو، نیک پرہیزگار عموماً نبی، ولی وغیرہ) کی جمع (ال)

حضرت تولد تھے شرف پایا ہے کعبہ جگ منے
سجدا کرو دل سیس سوں اے طاہراں کا عید ہے
(ک: ۳۳۰، سیّدہ)

طبّاخ [ع] اند۔

:باروچی، خانساماں، کھانا کھانے والا۔ (ف ل)

مصطفیٰ ٹھاون از تھے دیئے ہیں حیدر کوں

جنے شک لیاوے پکے جیوں کہ تنورِ طبّاخ

(ک: ۵۳۹، سیّدہ)

طَبع [ع] اند۔

:سرشت، مزاج، طبیعت، فطرت، خمیر۔ (ف آ)

کیا موجود اپنے جود تھے منج جان غمخور کوں

دیا ہے جوت اپنے نور تھے موطبع انور کوں

(ک: ۲۹۸، سیّدہ)

طَبَق [ع] اند۔

:طباق، صحنک، تھالی، بڑی رَکابی، موافق، مطابق۔

(ف آ)

طبق پُھل پان کی پیاریاں بھرا دیں

سنواریں چولی اَپ تن پر صفا سوں

(ک: ۴۰۲، سیّدہ)

طبل باجنا ف مر۔

:طبل بجنا یعنی ڈھول بجنا۔ (ال)

تولد کی خبر سن کر طبل باجے عرش اوپر

حلے نوری بہشتیاں تیئں پنائے خوب چوسارا

(ک ا: ۳۸، زور)

طبیباں [ع] اند۔

:طبیب = (کسی بھی طریق علاج کا جاننے والا،

معالج، علم طب کا جاننے والا) کی جمع۔ (ال)

درد میرے کوں طبیباں کا دوا حاجت نہیں

منجے پیو یاد کی مد تھے چڑیا ہے سرکوں اثر

(ک: ۵۶۴، سیّدہ)

طَراوت [ع] امث۔

:مجازاً بہار، رونق، آب داری، خوبی، شگفتگی۔ (ال)

علی جس دن تھے سر جسے ہیں اس دن تھے طراوت پا

ہوا گلشن اُدِک تازہ سراسر چرخ اخضر کا

(ک: ۳۳۰، سیّدہ)

طَرَب [ع] امث۔

:خوشی، انبساط، فرحت، خرمی، ہلاس، عیش،

شادمانی، اُمنگ۔

جیاجیوں پھل گلے باندھے تیوں تون بچن پاکر

پون دلگل کھلاں ہارا طرب کا مد پیا ہے اب

(ک: ۴۹۸، سیّدہ)

طَرَح [ع] امث۔

:طور، طریقہ، ڈھب، تدبیر۔ (ال)

نکہ اچھر لکھئے مکھ اوپر طرح صحبت کا بیاں

آرسی دیکھ ہوگا تب خاطر نشاں تج با حساب

(ک ا: ۲۸۱، زور)

طَرَح (۲) امث۔

:دلکشی کا ڈھنگ، ناز، ادا، بانکپن، چھب، چہرہ مہرہ،

وضع قطع۔ (ال)

فلک سا تو بندھے آئیں ستارے چاند سورج

دو آئیں طرح دیکھ حیراں ہوا عقل آدمی کا

(ک ۳: ۱۲، زور)

طُرّہ [ع] اند: ← طُرَّ۔

:پھولوں کی لڑیوں کا گُچھا جو سر پر بندھتا اور کان

کے پاس لٹکتا رہتا ہے۔ (عموماً دولہا کے) (ال)

رکھلیا ہے سب پھلاں میں آج سر تھے ایک پُھل تازا
طرہ اس پھول کا گند کر رکھیں اب زیب افسر کوں
(ک:۲۹۹، سیّدہ)

طرّا [ع] اند:~طرّہ۔
:رک: طرہ۔
طرا رکھے ہے سر پر سر تھے نشان کا
صاحبقران سکیاں میں دستی ہے چنچلی
(ک۲:۲۷۶، زور)

طعما [ع] اند۔
:غذا، خورش، روزی، خوراک۔ (ال)
طعما و پانی باج میں کیوں رہ سکوں تج پیار بن
مج جیو کا آدھار ہے تج یاد کی آدھار سوں
(ک:۶۴۰، سیّدہ)

طِفل [ع] اند۔
:لڑکا، بچہ، بالا، بالک، شیر خوار، دودھ پیتا، نوزائیدہ، نادان۔ (ف آ)
میں طفل ہوں تمارے مکتب تھے علم بوجھیا
تو دیویں عالماں سب شاباشی منجکوں گہ گاہ
(ک۲:۲۲۱، زور)

طلعت [ع] امث۔
:چہرہ، رُخ، شکل، نظارہ، دیدار۔ (ع ال)
تیری طلعت تھے نہ ہوئے کم جو کر سے منج پہ نظر
ذرے سب تیرے سو مکھ نور تھے ہوتے ہیں قمر
(ک:۵۶۳، سیّدہ)

طلوع ہونا (محاورہ)۔
:چاند، ستارے یا سورج) کا اُبھرنا، نمودار ہونا۔
(ال)
دھن مکھ پہ تیری لٹ ہے نِس شاب کا طلوع
نِس لٹ میں مکھ دِسے جوں مہتاب کا طلوع
(ک۲:۱۵۸، زور)

طمع [ع] امث۔
:لالچ، حرص، خواہش، چاہ۔ (ف ل)
تج کیس دین اندکار کا کرتا ہے مشکِ تر طمع
تج لب کے امرت نیر کا دھرتا ہے اسکندر طمع
طمع کوں پیا یاد پانی سوں دھو کر
اپس دل میں تھے ہو بجن گن کے دھیانی
(ک:۴۶۸، سیّدہ)

طِنّاباں [ع] امث۔
طِناب = (رسی، رسّا، خیمے کی رسی) کی جمع۔ (ال)
طناباں نمنے کا ہے تاب دیتے زلف کوں کھونا
ازل تھے نیہہ تمھاری میں معانی کوں خدا پرور
(ک:۵۴۸، سیّدہ)

طنبو [تنبو کا ایک املا] اند:~تمبو۔
:یہ لفظ طِناب سے ماخوذ ہوا ہے یعنی وہ گھر جو رسیوں کے ذریعے کھڑا کیا جائے مجازاً خیمہ، ڈیرا۔
(ف آ)
دیسے یوں جالے موتیاں کے نچھل جوبن پہ چنچل کے
کہ جوں طنبو دو تھانبے کا پوَن سوں کس دولائے ہیں
(ک۱:۲۹۳، زور)

طوری [طور= (کوہ طور) + ی، لاحقۂ نسبت] صف۔

:کوہِ طور سے منسوب یا متعلق، کوہ طور کا۔ (ال)

بہوت آنند ہور عشرت خوشیاں تربوک دو جگ کیاں
اہیں اس عید کے جوتی منے جھلکار طوری ہے
(ک ا:۵۵، زور)

طوف [ع] اند۔

:کسی کے چاروں طرف پھرنا، گشت، چکر، پھیرا۔
طواف کرنا، گرد پھرنا۔

طوف طاقِ کعبہ کرنے دے منجے فرصت خدا
خاک سرمہ کر دماغ اپنے کو دیوں عودبُو
(ک ۲:۲۱۶، زور)

طول گڑنا (محاورہ)۔

:طول دینا، بڑھانا، دراز کرنا۔ (ال)

بھیٹن کے دو بٹ سہتی دہن کچ کچ اپنا طول کر
ہم دونو کچ سُوں کچ لگا کچ کچ کریں ہر بار عیش
(ک ا:۳۰۴، زور)

طہورا [طہور + ا، لاحقۂ نسبت]

:پاک وصاف نیز مراد: شرابِ طہور۔ (ال)

تم بہشتی کر ندا آتا ہے مے خانہ میں تھے
خوش طہورا مئے تمی پیو وکہ ہے وقتِ شباب
(ک ا:۵۰۱، سیّدہ)

طیور [ع] اند۔ :طیر = (پرواز، اُڑان) کی جمع۔

پرندے، چڑیاں۔ (ف آ)

تمن دوائر مکھ ہے نگیں سُلیماں کا
طیور و انس و پری پر کرو سدا تم راج
(ک ۲:۶۷، زور)

ظ

ظلم [ع] اند۔

:زبردستی، ستم، جور و تعدی، جفا، سختی۔ (ال)

کیا ابتدا ظلم تم حسن کا اب
منج اس ظلم تھے اپ پتہ میں رکھ اللہ
(ک ۲:۲۲۱، زور)

ع

عاجز [ع] صف۔

:بے بس، قاصر، جو کوئی کام کرنے کی قدرت نہ رکھتا
ہو۔ (ال)

معانی ہے عاجز تری خدمتاں میں
نہیں سُدبُد اس کوں توں کر سب تھے آگاہ
(ک ۲:۲۳۰، زور)

عادِل [ع] صف۔

:مصنف، جج، انصاف کرنے والا۔ (ف آ)

محمدؐ کے میم تھے مدد مانگ کر میں
علی عین عادل علم کوں اچایا
(ک ا:۱۴۹، زور)

عارفاں [ع] اند۔

:عارف = (ولی، خداشناس، مغفرت میں ڈوبا ہوا)
کی جمع۔ (ف آ)

جہاں ہے سیمیاء کا نقش اس تھے
کہے ہیں عارفاں سب اس کوں تمثال
(ک:۶۰۸، سیّدہ)

عاروس [ع] امث۔ [عروس = (دُلہن)] کی جمع

:عربی میں اس لفظ کا اطلاق دولہا پر بھی ہوتا ہے۔
مگر اُردو میں صرف دُلہن کیلیے مستعمل ہے۔ (ال)

پئن مستی کے گُل ریزاں سو بھر کر
نئی عاروس چک چومن کری رے
(ک:۳۵۰، سیّدہ)

عاشِقاں [عاشق + اں، لاحقۂ جمع] صف۔

:عشق کرنے والا، عشاق۔ (ال)

عاشقاں تج باٹ میں بسمل ہوئے ہیں بے شمار
عاشق بیچارہ کوں رکھ پیار کے دستور تھے
(ک ا:۱۲، زوؔر)

عاقبت [ع] امث۔

:آخر، انجام، نتیجہ، آخرت، عقبیٰ۔ (ف آ)

جب نبی صدقے ہوا ہے داس قنبر کا قطب
دو جگت میں ترکماں ہے عاقبت محمود کا
(ک:۳۲۹، سیّدہ)

عاقِلاں [عاقل + اں، لاحقۂ جمع] صف؛ اند۔

:عاقل = (ہوشیار، دانشمند، دانا) کی جمع۔ ذی فہم،
صاحبانِ عقل وفہم۔ (ال)

کہیں معانی کوں نھواد عاقلاں سارے
ہجے بسر اُپیں ابجد کے کرتے سر تھے یاد
(ک:۵۴۶، سیّدہ)

عالماں [ع] صف؛ اند۔

:عالم = (صاحبِ علم، جاننے والا، خبر رکھنے والا)
کی جمع۔ (ال)

نہ لکھ سکے گا کئے شرح منج کتاباں کا
ہمارا علم ہے سب عالماں میں جیوں اعجاز
(ک:۶۷۵، سیّدہ)

عام [ع] صف؛ اند۔

:پھیلا ہوا، مشہور، معمولی، سب، تمام بازاری،
رواجی، رَسمی، مشترک، مشتمل، بہت۔ (ف ل)

دھریا ہے دوجگ پر توں میا عام و لیکن
اپ مہر کے آدھار سوں منج فیض خدا بخش
(ک ا:۴، زوؔر)

عِبارَت [ع: (ع ب ر)] امث۔

:مضمون، تحریر، بیان، طرزِ تحریر، انشا۔ (ف آ)

منج یار حسن تھے جے بولے ہیں باتاں بے حد
یک باب ہے سو اُن میں جو اس عبارت آیا
(ک:۴۹۵، سیّدہ)

عَبَث [ع] صف۔

:بے فائدہ، لاحاصل، فضول، بے کار، نِکمّا، بازی،
کھیل۔ (ف آ)

جنے پیوے او نین جام اسے جام عبث
زلف پھاندے منے ہلجیا ہوں منجے دام عبث
(ک:۵۲۳، سیّدہ)

عَبِیر [ع] اند۔

:ایک خوشبودار سفوف یا بُرادہ (پاؤڈر) جو مشک
گلاب، صندل، وغیرہ سے مرکب ہو کر تیار ہوتا ہے
اور کپڑوں پر چھڑکا جاتا ہے بعض لوگوں نے
زعفران بھی اس میں شریک کی ہے بلکہ صرف

زعفران کو بھی لکھا ہے لیکن یہ ان کی غلطی ہے۔
(ف آ)
مہلی ڈور پر مل بھر زمیں آسماں سب لکیر
دماغ ہو تر جگت کے تر عنبر ہو رمشک عبیر سوں
(ک:۳۸۲،سیّدہ)

عِتاب [ع:(ع ت ب)] اند۔
:ملامت، غصہ، غضب، قہر، ڈانٹ، طیش، خفگی۔
(ف آ)
حقیقی پیاسوں مجازی ستیں
جو نسبت کرے گا تو پاوے عتاب
(ک:۳۰۳،سیّدہ)

عجایب [ع] صف۔
:نادر، عجیب (بہ طور صفت واحد)۔(ال)
تمن یاد کی مستی منج کو چڑی ہے
نین من میں کھلتی خماری عجائب
(ک ا:۲۲۵،زور)

عجب [ع] اند۔
:تعجب، حیرت۔(ال)
عجب نہیں جو ے نانو سُن کر دَھلے سھم
لے پیالے او پی پیالے ے پیتے مستاں
(ک ا:۴۲،زور)

عدن [ع] اند۔
:بہشت جس میں آدم کو رکھا گیا تھا۔(ف ل)
عشق کے طبلاں بجے دایم بہشتی عدن میں
بھید اولے کر دکھاتے ہیں اُڑت اپنے نین
(ک:۴۱۶،سیّدہ)

عرصہ گزرنا (محاورہ)۔
:بیان کرنا، درخواست کرنا، مُدعا پیش کرنا۔(ال)
عرصہ کرنے پھول سب آئے ہیں تج کن بات کھول
نرخ ہمارا نا توڑ ہیں ہم تمن تھے نوریاب
(ک:۵۰۱،سیّدہ)

عَرَق [ع] اند۔(بول چال میں عوام ''سک''، ''ر'' بھی بولتے ہیں)
:پسینا، وہ رطوبت جو انسان کے جسم سے حالتِ گرمی میں نکلتی رہتی ہے۔ کسی چیز کا نچوڑا ہوا پانی۔(ف آ)
عشاق کو پیو یاد سوں ے پینا روا ہے
اس مکھ کے عرق باج روا نہیں منجے آشام
(ک ا:۱۸۰،زور)

عَروسانی [عروس+انی، لاحقہ صفت] صف۔
:دولہن کے مانند۔(ع ال)
بندی چنزی پرت نقشے کری اس پر تکٹ تارے
نوے قد پر سُہاتا ہے پھولاں چولا عروسانی
(ک ا:۳۶،زور)

عَس [ع]:(عاس کی جمع)
:(اُردو اور فارسی میں بطور واحد مستعمل)
رات کا پہرہ دار، شہر میں گشت کرنے والا عہدہ دار، کوتوال۔(ال)
گھرے گھر ڈھونڈے تج چنچل رات کوں
ترے تیں عس ہو نکلتا شمع
(ک۲:۱۵۶،زور)

عُشاق [ع] اند۔

:عاشق کی جمع، چاہنے والے، عشق کرنے والے۔

(ال)

رسیلے اُدھر ہیں تیرے مَد بھرے
سو کرتے ہیں عشاق دل کوں کباب

(ک: ۴۲۴، سیّدہ)

عِشرَت [ع] امث۔

:عیش، نشاط، فرحت، آرام۔(ال)

قطب گیناثیا مولود آج تیرا
عشرت انند دے اُس آپار یاعلی

(ک: ۳۰۸، سیّدہ)

عشرتاں [ع] اند۔

:عشرت = (عیش، نشاط، فرحت، آرام) کی جمع۔

براتاں لے کر آیا ساراں میں خوش ہو
خوشیاں عشرتاں سوں کہ جگ جگجگاؤ

(ک: ۳۴۳، سیّدہ)

عِشق [ع] اند۔

:شدید جذبۂ محبت، گہری چاہت، محبت، پیار، پریم۔(ال)

ہنس ہنس کے مُکھ سوں مُکھڑے کے پُھل بچھاتی
عشقوں پیالا نازو پیو کر ڈلاتی منج کوں

(ک: ۴۱۵، سیّدہ)

عشق باز [عشق + ف: باز، باختن = کھیلنا] صف۔

:جذبۂ عشق میں کامل، سچا عاشق، عشق میں جاں
بازی کرنے والا۔(ال)

محبت پیو کا مجنوں برہ دریا میں کشتی ہے
اُس اوپر عشق بازاں میں منجے دستور کر ساقی

(ک ۲: ۲۹۵، زورؔ)

عشق پنتھ [عشق + پنتھ] امث۔

:راہِ عشق، محبت کا راستہ۔(ال)

پرت میں جنے اپنا دل کیتا دریا
عشق پنتھ میں میں اس کو ساجا کہ معاؔئی

(ک ۱: ۳۱۱، زورؔ)

عِشویاں [ع] عَشوہ، بہ عِشوا۔ کی جمع

:نازو ادا، غمزہ، کرشمہ۔(ال)

عجائب ہے قسمت تمن حسن کی
کہ اس تھے سُہاتا ہے عشویاں کا ساج

(ک: ۴۲۲، سیّدہ)

عَصا [ع] اند۔

:ہاتھ کی لکڑی، لاٹھی۔(ال)

کیا ڈر مجھے فرعون کا ہور سامری افسوں کا
موسیٰ عصا زیتون کا ہے تیغ ربانی مجھے

(ک ۱: ۱۰، زورؔ)

عَطّار [ع] صف۔

:عطر بیچنے والا، عطر فروش۔(ال)

سو اس نعل کا گرد عنبر ہے جیو کا
وو خوشبوئی سنگ ہوتے عطار بے غش

(ک ۲: ۱۳۰، زورؔ)

عَکس (۱) [ع] اند۔

:شبیہہ جو پانی یا آئینے وغیرہ دکھائی دے۔(ال)

سوچ تارے دپائی ہے سندر چندر پشانی میں
مگر دستا ہے عکس اس کا گگن سمدور پانی

(ک ۱: ۲۸۶، زورؔ)

عکس (۲)[ع]اند۔

:عداوت۔(ال)

پیا رخسار کرتا جلوہ موشیشے خیالاں میں
رقیباں عکس کرتے ہیں توں یک چھن دور کر ساقی
(ک۲:۲۹۴،زور)

عِلاج [ع]اند۔

:دوادارو کرنا، معالجہ، تدبیر۔(ال)

مو درد کا علاج کرن توں حکیم ہے
مو آہ درد دیکھ حکیماں کدھیں نہ رنج
(ک۲:۱۷،زور)

عِلم [ع]اند۔

:پڑھائی، تعلیم، علم سکھانا۔

بے علم ہور بے کتب ہور کس تھے بوجھیا جائے نا
عالماں بیچارہ دکھ کر اس کی تک میں رہے تھکیا
(ک۲:۶،زور)

علماں [مقامی]

:عالم کی جمع ''عالماں'' کا ایک املا۔

حضرت علی مولود کن علماں منگے بھیکاں سب ہی
سب علم میں افضل اس نو فاضلاں کا عید ہے
(ک:۳۲۹،سیّدہ)

عُلوی [علو+ی، لاحقۂ نسبت]صف۔

:علو سے منسوب، بلند (کنایۃً) آسمانی، روحانی، نورانی، آسمانی چیز۔(ال)

یارب اس علوی کوں رکھ علویاں منے
آب میہہ میں رہ پلا کوثر شراب
(ک:۵۰۳،سیّدہ)

عُلیقاں [ع]اند۔

:عُلیق = (ایک خاردار درخت جس کے پتے اور پیڑ کے دوسرے اجزا گلاب کے پیڑ کی طرح ہوتے ہیں، پھل سیاہ شہتوت کی طرح اور مزہ بھی ویسا ہی ہوتا ہے) کی جمع۔(ال)

نچھل موتی ہور پاچ یاقوت لاکر
کیے دو علیقاں جو بن کوں مرصع
(ک:۵۹۶،سیّدہ)

عمر کھونا (محاورہ)۔

:زندگی بسر کرنا، کسی مقصد یا کام وغیرہ میں زندگی تمام کرنا۔(ال)

جکوئی عمر کھویا ہے ساجن ہوس میں
جیوں پھل وہی یا پیا کر میں جانی
(ک۲:۳۳۱،زور)

عَمل کرنا (محاورہ)۔

:کاربند ہونا، ماننا، تعمیل کرنا۔(ال)

تو ہوا عالم میں، پھر عالم میں میں نیہہ سوں کر عمل
علم سارے میں عَلَم ہے کر کتے جگ تب منجے
(ک۲:۲۳۸،زور)

عنّاب [ع]اند۔

:ایک میوہ جو جھڑ بیری سے مُشابہ ہوتا ہے، رنگ سیاہی مائل سرخ اور مزہ شیریں ہوتا ہے اکثر امراض میں بطور دوا مستعمل، اس کا شربت اور شیرہ بھی بطور دوا استعمال کیا جاتا ہے۔(ال)

داکھ دانے انگلیاں کی بوٹ ہیں
رنگ بوٹاں میں مئے عناب ہست
(ک:۵۰۹،سیّدہ)

عَنْبَر [ع]اند۔
:ایک قسم کی خوشبودار چیز جو آگ پر موم کی طرح
پگھل جاتی ہے۔(ف آ)
مشک ہور زعفراں عنبر کلا کر
سکیاں تن کوں لگاؤ بہو صفا سوں
(ک:۴۰۲،سیّدہ)

عَنْبَرِین [عنبر+یں،لاحقۂ صفت] صف۔
:عنبر(رک) سے منسوب یا متعلق،عنبر کے رنگ کا
عنبر کی سی خوشبو دینے والا،خوشبودار۔(ال)
بلی جائے کر دیکھائیں عنبرین جلا دھویں کے
چھند بند سوں بھید اچھپے کر سات ابرِخوشی کے
(ک:۳۲۴،سیّدہ)

عُنْصَر [ع]اند۔
:جوہر(ہر شے کا)اصل،بنیاد،مفرد شے،مرکب
شے کا ہر جزو،عناصر اربعہ یعنی آگ،پانی،ہوا،مٹی
میں سے ہر ایک
دیا حق تج حکم تل سب پری ہور دیو وحش وطیر
سوجن ہور انس عنصر چار وساچا توں سلیماں ہے
(کا:۱۲۱،زور)

عَنِین [ع]امث۔
:عِنان،باگ۔(ال)
مُرا دات کا جم ترنگ سار قطب
اوسے سار ہمت دے عنین یا سمیع
(کا:۶،زور)

عَہْد [ع]اند۔
:حکومت،اقتدار،سلطنت کی مدّت۔(ال)
اس شاہ کی سودوراں دنیا و دیں کوں رُجھا
خوانِ خلیلی احساں اپ عہد میں دکھایا
(کا:۴۵،زور)

عِید [ع]امث۔
:(لفظاً)بار بار لوٹ کر آنے والا دن،خوشی کا وہ دن
جو بار بار آئے،اہلِ اسلام کے نزدیک سب سے
بڑا تہوار۔(ال)
ساری عیداں کا خوشی سنپور ہے اس عید تھے
تو اسی عیداں میں آستا ہے بڑائی بے نظیر
(ک:۳۳۸،سیّدہ)

عِیدی [عیدی+ی،لاحقۂ نسبت]امث۔
:عید کا انعام،وہ رقم یا چیز جو بزرگ چھوٹوں کو عید کی
خوشی میں دیتے ہیں۔(ال)
عید اگر عیدی کا دیوے دان سب کوں کیا عجب
تیری مجلس تھے اکھایا ہے سود کاں عہد کا
(ک۳:۸،زور)

عیسوی دَم [عیسوی+دَم]صف:اند
:مُردوں کو زندہ کرنے والا یا بیماروں کو شفا بخشنے والا
(ال)
تیری انچل باوتھے ہے عیسوی دم جلوہ گر
وہ انچل منج ہاتھ میں ہے جیوں کے موسیٰ کا عصا
(ک۲:۱۶،زور)

عَیش [ع] اند۔

: آرام، آسائش، خوشی، غم کا متضاد۔ (ال)

خوشیاں کرو موالیاں مبعث رسول آیا
بہو دھات انند سوراں عیشاں سنگات لیایا
(ک: ۳۲۰، سیّدہ)

غ

غاشا [غاشیہ = ڈھانکنے والی چیز، چادر، پردہ) کا بگاڑ] اند

ابز ترنگ زیں چند نوا چابک سرنگ تس بجلی
سورج کرن پرچم دسے غاشا بدل کارا ہوا
(ک: ۳۰۰، سیّدہ)

غایت [ع] امث۔

: انجام، انتہا، حد۔ (ال)

یک چھن اگر نہ دیکھو تج یاد کا شہلا
تج باج گمنا منج کو مشکل اہے بہ غایت
(ک۲: ۲۷۰، زور)

غبار [ع] اند۔

: گرد، ڈھول، خاک۔ (ف ل)

عشق کی آرسی اوپر عباراں کدنکو یارب
اوسی کی آرزو تھے دام میں گلغداواں خوش
(ک: ۳۱۸، سیّدہ)

غُباری [غبار (= گرد آلود) + ی، لاحقۂ صفت] صف۔

: (خوش نویسی) خط غبار والا، خطِ غبار میں لکھا ہوا۔ (ال)

غباری خط سو اس مکھ پر عجب خط ہے جو بنچا ہے
سو پڑنے اس ورق نا سک رہے ہت جوڑ ہر ہر کر
(ک۲: ۱۱۷، زور)

غرق ہونا (محاورہ)۔

: ڈوبنا، ڈوب جانا، تباہ ہو جانا۔ (ال)

ہوا غرقِ عرق شرموں تھے پُھل نیر
کھولے ڈورے سکی تن یاسمین خاص
(ک۲: ۱۴۳، زور)

غُروی [ع] اند۔ [گھمنڈ، تکبر) + ی لاحقۂ نسبت]

: گھمنڈ، ناز، فخر۔ (ف ل)

شاہاں غروری ٹھاوں تھے کرتے ہیں اپنی نوں تھے
مستی ہری تج ناؤں تھے کیتی ہے دیوانی مجھے
(ک: ۳۰۱، سیّدہ)

غَزَل [ع] اند۔

: عورتوں سے باتیں کرنا، عورتوں کے حسن و جمال کی تعریف کرنا، نظم کی ایک صنف جس میں عشق و محبت کا ذکر ہوتا ہے، جس کا ہر شعر جداگانہ مضمون کا حامل ہوتا ہے۔ یہ ہر بحر میں لکھی جا سکتی ہے۔
(ع ال)

نبی صدقے کہیا ہے قطب مبعث کا غزل رنگیں
کہ اُس کی تازگی ہو روشن تھے ہے جہاں روشن
(ک۱: ۴۹، زور)

غَش ہونا (محاورہ)۔

: ہوش و حواس برقرار نہ رہنا، بے ہوش ہونا۔ (ال)

سو اس نعل کا گرد عنبر ہے جیو کا
وو خوشبوئی سنگ ہوتے عطار بے غش
(ک۲: ۱۳۰، زور)

غُلْغُل [ف]اند۔

:شور، ہنگامہ، دھوم، شہرت۔(ال)

چلی لٹکت چمن کھن میں اُٹھے غلغل تو پھول بن میں

جھڑیں پُھل برگ انگن میں جھلوں دیکھ سروخم پکڑے

(ک:۴۴۵، سیّدہ)

غُلْغُل [حکایت الصوت]امث۔

:صراحی یا کسی ظرف سے رقیق شے کے انڈ لنے کی آواز، قُلقل۔(ال)

جو گرجے مست ہو بادل صراحی نت کرے غُلغل

پیو و پیالا او غلغل نارسوں ہے میکھ نیسانی

(ک۳:۳۴، زور)

غِلْمَان [غلام+ان، لاحقۂ جمع]اند۔

:عربی میں غلام کی جمع۔لڑکے، بچے۔

(ف) خوب صورت لڑکے جو بہشت میں بہشتیوں کی خدمت کے لیے ہوں گے۔(ع ال)

لوح ہور قلم کرسی عرش قدسیاں ملک، غلمان سب

بجلیاں بدل اڑ راوتے ہیں رات ساری واے واے

(ک۳:۵۷، زور)

غَلِیظ [ع]صف۔

:گندہ، نجس، ناپاک۔(ال)

اے دوتن نراسی توں ہے سر بسر غلیظ

چڑ چڑ کے منبج سوں ہر گھڑی باتاں نہ کر غلیظ

(ک۱:۳۱۳، زور)

غَلَیْف [ع]اند۔

:چادر، غلاف، اوپر کا پردہ، خول۔(ال)

نچھل موتی ہور پاچ یاقوت لاکر

کیے دو غلیفاں جوبن کو مرصع

(ک۲:۱۵۲، زور)

غُلُول [ف=غلیل]امث۔(قدیم)

:وہ کمان جس سے غلولہ چلائیں، غلّہ مارنے کی کمان (ال)

بھواں آسمانی تِس غلول اُس

دوتن کے جیواں کے سوہد فاں اُتارے

(ک:۴۰۹، سیّدہ)

غَمَام [ع]اند۔

:بادل، اَبر۔(ال)

نین مرگ تیرے ہیں ہور سُو کے شاخ

چندا مُکھ ترا ہے سو ہور لٹ غمام

(ک۲:۱۷۲، زور)

غم کی مَوج امث۔

:دکھوں کا ریلا، بہت زیادہ رنج والم۔(ال)

دل دریا میں غم کی موجاں آوتی ہیں فوج فوج

عشق کے تختے اوپر کیا ڈر ہے طوفاں زور تھے

(ک۱:۱۳، زور)

غم خوار [غم+ف:خوار، خوردن=کھانا، پینا]صف۔

:غم=(رنج، اندوہ، دُکھ، ملال، الم) کھانے والا، دکھ درد کا شریک، ہمدرد۔(ال)

اس یاد میں ہے جے کوئی اسکول نہیں کدھیں غم

غم توں نہ کھا معانؔی تج کوں خدا ہے غم خوار

(ک۲:۱۲۱، زور)

غمخور رک:غم خوار۔

غم خوار، غم کھانے والا۔

کیا موجود اپنے جود تھے منج جان غمخور کوں
دیا ہے جوت اپنے نور تھے موطیع انور کوں
(ک:۲۹۸، سیّدہ)

غمزہ دِکھانا (محاورہ)۔

:نخرہ کرنا، نازوانداز دکھانا، اِترانا۔(ال)

عاشقاں مل عاشقی سوں سب نوے غمزے دیکھاویں
ساقیاں پھر آوَ تم مجلس منے ے ارغوانی
(ک:۳۱۰، سیّدہ)

غمزہ باز صف۔ :نازنخرہ کرنے والا، نخریلا۔(ال)

بُھومنتراں سوں پالے سنپیارا سو ایک ناگ
روں روں سنپولے لبدے ہیں اس غمزہ باز کوں
(ک۲:۲۰۶، زوؔر)

غمزہ بازی [غمزہ باز+ی، لاحقۂ کیفیت] امث۔

:نازنخرہ دکھلانا۔(ال)

جس یار میں ہے سب ہی منم اور منی
اس غمزے بازی ہے سو لشکر شکنی
(ک۳:۴۸، زوؔر)

غَوّاص [ع] صف۔

:غوطہ لگانے والا، غوطاخور (کنایۃً) غوطے لگا کر
موتی نکالنے والا ماہر۔(ال)

چندر غواص ہو آیا گگن سمندر بھیتر دھایا
نبی پر وارنے لیایا ڈھلک موتیاں سو تارے ہیں
(ک:۳۱۵، سیّدہ)

غوغا [ع] امذ۔

:شور، ہنگامہ، غُل غپاڑہ، ہُلّڑ۔

زمیں پر کیا بلا کیا شور کیا غوغا ہوا پیدا
تا کج دل میں رکھ دایتا نہ نکلے غم تھے دم بھر کر
(ک۳:۵۶، زوؔر)

غِیاث [ع] صف۔

:فریادرس، مددگار، پشت پناہ۔(ال)

بچھڑی کے درداں کوں تم ہوتاں کا منج کوں ے غیاث
اواثر سرکوں چڑے تو منج کوں ہے او مئے غیاث
(ک:۵۲۱، سیّدہ)

غَیظ [ع] امذ۔

:طیش، تاؤ، غصّہ، شدید غصّہ، قہر۔(ال)

سکی توں ہر گھڑی منج پر نہ کر غیظ
محبت پر نظر رکھ کر بسر غیظ
(ک۲:۱۴۶، زوؔر)

غَیُور [ع] صف۔

:بہت غیرت مند، بڑی غیرت والا، اپنی عزت کا
پاس لحاظ کرنے والا۔(ال)

محمؐد صدقے قطبآں کی غزل سوری کی پوری سن
سکیاں مستاں ہویاں یوں جوں شراماں پی غیوراں کے
(ک۱:۵۸، زوؔر)

ف

فارِغ [ع] صف۔

:مطمئن، بے فکر، فارغ البال، آسودہ، بے نیاز۔ (ال)

تج مکھ دیکھت سورج چندر تھے ہوا فارغ
لے لب میں ترے دو لب شکر تھے ہوا فارغ
(ک۲:۱۶۱، زور)

فاش [ف] صف۔

:ظاہر، آشکارا، صریح، کھلم کھلا، علانیہ۔ (ال)

منج تج میں جے کچ راز ہے کس سوں نہ کرائے نا فاش
اے راز ایسا نہیں جو کیں کوئی جا کرے ہر ٹھار فاش
(ک:۵۸۳، سیّدہ)

فال دیکھنا (محاورہ)۔

:قرآن شریف یا کسی کتاب یا پانسے وغیرہ کے ذریعے نیک و بد کا شگون معلوم کرنا یا غیب کی بات دریافت کرنا۔ (ال)

جدھاں دیکھیا پیاری مکھ مُصحف میں مبارک فال
تدھاں تھے قطب شہ جنپیا ہے شرطاں سوں سو ملکِ رے
(ک۲:۲۷۸، زور)

فام [فہم کا بگاڑ] امث۔

:فہم، سمجھ۔ (ال)

عاشق ازل تھے ہیں ہمیں سرمست ازل ہیں ہمیں
نا آجکل تھے ہیں ہمیں زاہد کو تمیس یہ فام ہے
(ک:۳۶۰، سیّدہ)

فانی [ع: فان + ی، لاحقۂ صفت] صف۔

:مٹنے اور نابود ہونے والا، فنا ہو جانے والا۔ (ال)

سنو عاقلاں سب کہ دنیا ہے فانی
جو کوئی بوجھیا اس ہے صاحبِ قرآنی
(ک۱:۳۱۸، زور)

فتح کبیر [فتح + کبیر] امذ۔

:بڑی کامیابی، بڑی جیت۔ (ال)

کر دعا توں بھیج صلوا تاں محمد پر سدا
اس صلوات تھے ہوگا تجھے فتح کبیر
(ک۱:۷۹، زور)

فِتراک [ف] امث۔

:چمڑے کے تسمے جو زین کے عقب میں دائیں بائیں جانب شکار یا سامان باندھنے کے واسطے لگے ہوتے ہیں۔ شکار بند۔ (ال)

توں ڈر کھلا نرملا پاکھر ستارے جھمکنے
محور سہی فتراک جوں توں پھران ہارا ہوا
(ک۱:۹، زور)

توں در کھلا نرملا پا کاہ ستارے جھمکنے
محور سو ہے فتراک جوں توں پھرن ہارا ہوا
(ک:۳۰۰، سیّدہ)

فِتنہ [ع] امذ؛ ج فتنا۔ :شرارت۔ (ال)

بہوت بھید سیتی تو فتناں سو آئے
نظر نا لگے تیوں کرو اُن سپند
(ک۲:۸۲، زور)

فُتوح [ع] امث۔

:فتح کی جمع، کشائشیں، کشادگیاں، فتحیں، نصرتیں (ف آ)

تمھارے پاس بھیجیا ہوں خیال کا حاجت
سنے جو ئیک چھن اور عرضہ ہوئے مج کوں فتوح
(ک:۵۳۶،سیّدہ)

فِدائی [فدا+ئی، لاحقۂ نسبت] اند۔
:خود کسی پر قربان کرنے والا، جان نذر کرنے والا، سرفروش، جاں نثار۔(ال)
کروں تن من تماری دشت پر تھے آرتی چھن چھن
فدائی ہو ہوا دیدار کی تروار کا مخلص
(ک۲:۱۴۵،زور)

فَر [ع] اند۔
:آرائش وزیبائش، ٹیپ ٹاپ، بھڑک، شان وشوکت۔ (ال)
تیرے مکھ پر خسروی فر منور دیستا
تو ہی ترکستاں کے شاہاں دیوتے تج کوں خراج
(ک:۴۱۹،سیّدہ)

فَراخ [ف] صف۔
:چوڑا، پھیلا ہوا، وسیع، کشادہ، عریض وطویل، تنگ کا مقابل۔(ال)
خال نمنے دِسوں میں عاشقاں میں سب تھے پیا
ہات چوگاں لیوئے نیہہ کا میداں ہے فراخ
(ک:۵۳۹،سیّدہ)

فِراش [ع] اف م۔
:بچھانا، پھیلانا (کسی سطح یا چیز پر) وہ چیز جو بچھائی جائے، فرش، بساط، بستر۔(ال)
فرش ہریئے پر موتیاں کے بچھانے
اَپے فراش ہو دھایا مرگ سال
(ک:۴۰۸،سیّدہ)

فَرُّخ [ف: فَر (= دبدبہ، شان وشوکت)+ رُخ مبارک، مسود، اقبال مند] (ال)
دِسیا صبح صادق تمن روے فرخ
خوشی کے درروداں بھیجو سوئے فرح
(ک:۳۳۱،سیّدہ)

فَرجام [ف] اند۔
:انجام، عاقبت، انتہا، آخر۔(ال)
عطار توں مجمہ میں کِتا بائے گا عنبر
منج جیو کے مجمہ میں سدا باس ہے فرجام
(ک:۳۹۴،سیّدہ)

فَرسَنگ [ف] اند۔ :فرخ، میل۔(ال)
دور ہو فرسنگ در فرسنگ تیرے وصل تھے
میرے دل کا خیال تیرے شیوے بنتا دور تھے
(ک:۳۰۳،سیّدہ)

فَرش [ع] اند۔
:بچھانے کی چیز، بچھونا، چادر، دری اور جاجم وغیرہ (ال)
دھرتی سرنگیں فرش کی چوندھیر سمد جوں حوض ہے
چھپر پلنگ سات آسماں پنکھا سوتج باز ہوا
(ک۱:۹،زور)

فِرِشتاں [ف: فرشتہ = (خداتعالیٰ کی وہ مقدس اور معصوم مخلوق جس کو نور سے پیدا کیا گیا ہے] کی جمع۔

محبت کی لذت فرشتاں کوں نمیں ہے
بہت سعی سوں میں سو لذت پچھانی
(ک:۴۶۳،سیّدہ)

فُرصَت [ع]امث۔
:مُہلت،موقع محل،وقت۔(ال)
طوفِ طاقِ کعبہ کرنے دے مُنجے فرصت خدا
خاک سُرمہ کر دماغ اپنے کو دیوں عود بُو
(ک۲:۲۱۶،زور)

فُرقت [ع]امث۔
:دوری،جُدائی،علحدگی،ہجر۔(ال)
آہ ایسے مستاں کہ جو اچھے جگت آئے بھر
سو ہمارے تائیں سورنگاں سوں فرقت کیتے ہیں
(ک۴:۲۱۱،زور)

فُرمان [ف]امذ۔
:حکم نامہ،بادشاہی حکم،وہ پروانہ جو بادشاہ کی طرف سے بڑے امراء کو لکھا جائے،منشور سندِ شاہی،حکم (ال)
جب نغمۂ داؤدتوں گاوے سو نیہہ کے بن منے
سن کوئلاں الحان تج سجدا کریں فرمان کوں
(ک۲:۱۸۷،زور)

فُروغ [ف]امذ۔
:زیب وزینت،چمک،رونق،تابناکی۔(ال)
دین بارہ جب تی ہیں اس جگ منے
نہ دپ لاج تھے سب چھپاتے فروغ
(ک۲:۱۶۱،زور)

فَریاد [ف]امث۔
:دُہائی دینا،نالہ وفُغاں،آہ وزاری کرنا۔(ال)
ہمن سوں یک ہو غم کرتا ہے فریاد
کرو ہم دونو کوں اس غم تھے آزاد
(ک۲:۸۷،زور)

فریباں [ف:فریب،فریبیدن،فریفتن =فریب دینا، فریب کھانا] کی جمع۔
:دھوکا،دغا،فکر،حیلہ،طلسم،عیّاری۔(ال)
سن سُرگ بن تھے حوراپن کھن بن تھے تٹ تارے نمن
سولک فریباں کھائے کے جو آئے بسکلانے چنچل
(ک:۲۰۷،سیّدہ)

فُسُوں [افسوں=(جادو،منتر،سحر) کامخفف]امذ۔
:افسوں،جادو،سحر۔(ال)
ہوا سحر باطل سب ہی ساحراں کا
فسوں چڑتے ہیں نین جادوئے فرخ
(ک:۳۳۲،سیّدہ)

فصیح [ع:(ف ص ح)]صف۔
:(کلمہ یا کلام) جس میں فصاحت ہو،شستہ،شگفتہ،(لفظ یاتراکیب)۔(ال)
کرتے ہیں دعوے شعر کے سب اپنی طبع سوں
بخشیا فصیح شعر معانی کے تئیں خدا
(ک:۴۸۶،سیّدہ)

فُغانی [ف:فُغاں=(بانگ،فریاد،مراد،شور)+ی لاحقۂ نسبت]صف۔
عشق کے بنے بن سوپک ناد گاوے
پپیہا کے بولاں سوں پیو پیو فغانی
(ک:۴۰۰،سیّدہ)

فغفور [ع]اند۔

:چین کے قدیم بادشاہوں کا لقب۔(ال)

نظر کر مرحمت سوں دیکھ منج مسکین کوں یک پل

پیا کی کیمیائی دشت سوں فغفور کر ساقی

(ک۲:۲۹۵،زور)

فقیر [ع:(ف ق ر)]اند۔

:مفلس،محتاج،غریب۔(ال)

گنہگاراں چھڑاون ہار کا مولود اِس دن ہے

فقیر و شاہ سب مل کر کرو دکھ عرض یکبارا

(ک۱:۳۸،زور)

فقیہ [ع:(ف ق ہ)]صف۔

:ادراک وشعور رکھنے والا،علم فقہ کا عالم،علم دین کا

فاضل،شرعی احکام وقوانین کا ماہر۔(ال)

ازل تھے عشق کے پلڑے کستیں کئے مج بٹ

فقیہ و زاہداں میانے منجھے کئے ہیں سراج

(ک۲:۳۷،زور)

فلک [ع]اند۔

:آسمان،سما۔(ال)

صفت دنگی امت ہم تم زباں آکہن سکے نا جگ

فلک بھیں کے دوبارے ہوئیں تو بھی ہے جو کہ دشوار

(ک۱:۳۸،زور)

فنا [ع]امث۔

:موت،نیستی،ہلاکت۔(بقا کی ضد)۔(ال)

نبی صدقے فنا نہ جانے قطبا

محبت میں بقا پیالا پیا میں

(ک۲:۱۹۹،زور)

فوجاں [ع:فوج=(جنگی سپاہیوں کا گروہ] کی جمع۔

گرقبا دیکھ رگ چوندھیر تھے فوجاں کرملیاں بالیاں

مکلل ہولکیاں جھمکانے بھی جیوں بجلیاں بالیاں

(ک:۳۰۴،سیّد)

فنّی [فن+ی،لاحقۂ نسبت]صف۔

:فن نیز فنونی،فن کا۔

چنچل چتر بدونت فنی لک لک ملک جس درستی

سوقطب شہ پیو بھوگنی جگ جیو کے پیارے اہیں

(ک۱:۱۴۲،زور)

فیروزی[ف نیز ع]امث۔

:فیروز=(فاتح،کامیاب)+ی،لاحقۂ کیفیت،

فتح مندی،کامیابی۔(ال)

توں سلیماں ثانی و تج برج فیروزی و فتح

مشتری پایا مشرف تیری نظر منظور تھے

(ک۱:۱۲،زور)

فیروزی(۲)[فیروز(علَم)+ی،لاحقۂ نسبت]صف۔

:فیروزہ=(ایک مشہور جواہر جس کا رنگ سبز،

نیلگوں یا آسمانی ہوتا ہے) کی طرف منسوب

فیروے کا یا فیروزے کے رنگ کا نیلگوں آسمانی،

زنگاری۔(ال)

دردلک اس نبی پر جو نرنجن رب کے پیارے ہیں

جو فیروزی پہاڑیاں نوجشن کے تئیں سنگارے ہیں

(ک۱:۳۶،زور)

فَیض [ع]اند۔

:فائدہ، کرم، بخشش، عنایت، مہربانی، اثر، برکت۔

(ال)

ہوا ہے آشکارا دین و ایمان آج کے دن تھے
کیا ہے فیض اس دن کا سکل امت کا جاں روشن
(ک:۳۲۳، سیّدہ)

فیض بار [فیض+ف: بار، باریدن=برسانا] صف۔

:فیض رساں، فائدے پہنچانے والا۔(ال)

جب وہ ابرِ رحمت اس جگ پر ہوا ہے فیض بار
شیعیاں کے تیں اتھا وہ دن مگر بہبود کا
(ک۱:۶۳، زور)

فِیل [ع]اند۔

:ہاتھی، بیل۔(ال)

چڑکِ فلک فیل مست مستی سوں مکھ لال کر
گرم ہو چلنے لگیا دن لے کٹک بے حساب
(ک۳:۲۰، زور)

ق

قاصد [ع]اند۔

:پیغام پہنچانے والا، ایلچی، نامہ بر، سفیر۔(ال)

کل منج وزیر دل تھے قاصد بشارت آیا
یا حضرت سلیماں کن تھے اشارت آیا
(ک۲:۲۴، زور)

قاصِر [ع: (ق ص ر)] صف۔

:کوتاہی کرنے والا، مجبور، ناچار۔(ال)

خوشیاں شادیاں اسی مولود تھے ہوتیاں ہے ظاہر
زباں قاصر ہے حضرت وصف کہنے انوری کا
(ک۳:۱۲، زور)

قاف [ع]اند۔

:ایک پہاڑ جو ایشیائے کوچک کے شمال میں واقع ہے پُرانے زمانے میں لوگوں کا خیال تھا کہ یہ ساری دنیا پر محیط ہے اور اس میں پریاں رہتی ہیں۔
(ف ل)

قرب سوں قطب شاہ قدرت قدر سوں
قضا قوس تھے قاف تا قاف پایا
(ک:۳۶۸، سیّدہ)

قائم [ع]اند۔

:جاری، نافذ، برقرار۔(ال)

محمدؐ دین قائم ہے ہندو بھاراں بھگا دو تم
سیاسی کفر کی بھانو اُجالا جگ لگا دو تم
(ک۱:۳۲، زور)

قَبا [ع]امث۔

:اچکن جو دوہری اور چغے کی وضع کی ہوتی ہے۔
اس میں بٹنوں کے بجائے بند یا گھنڈی تکمہ ہوتا

ہے، ڈھیلا ڈھالا اور قدرے لمبا لباس جو کپڑوں کے اوپر پہنا جاتا ہے۔ (ال)

گر قبا دیکھ مرگ چوندھیر تھے فوجاں کر ملیاں بالیاں

مکلل ہو لگیاں جھمکانے بھی جیوں بجلیاں بالیاں

(ک:۴۰۳، سیّدہ)

قبے / قُبہ [ع] اند۔

: گنبد، کلس، برج، کالر، محراب۔ (ال)

قمر قاف قبے اوپر جگمگایا

پرم پی کا پیالا پیا منج پلایا

(ک:۳۷۷، سیّدہ)

قبولوں / قبولنا قبولنا = [قبول + نا، لاحقۂ مصدر] ف ل

: تسلیم کرنا، ہاں کرنا، بولنا، بات کرنا، منظور کرنا۔ (ال)

اگر یہ چاند اس آسماں کا کیں جگ تو قبولوں کیوں

سماں کے چاند کے مکھ میں کوں دیکھیا جو تارے ہیں

(ک:۴۴۳، سیّدہ)

قبیح [ع: (ق ب ح)] صف، مذ۔

: معیوب، مذموم، قابلِ شرم۔ (ال)

تیرے ہونٹاں کے رتن تھے سنیا ہوں بات صحیح

عالماں اِس کوں نہ مانیں تو ولیں سب میں قبیح

(ک۲:۷۷، زور)

قداں [ع] اند۔

: قد = (انسانی جسم کی اُونچائی) کی جمع۔

اے خوش خبر صبا توں لے جا جواں قداں کوں

چمناں کی آرزو میں بیٹھے ہیں بے پرستاں

(ک:۴۰۴، سیّدہ)

قدح [ع] اند۔

: (مجازاً) شراب کا پیالہ، ساغر۔ (ال)

تمن کوں آمیں اچھو ساقیا دعائے قدح

کہ مطرباں کرو مجلس نو ابرائے قدح

(ک:۵۳۶، سیّدہ)

قرارا [ع] اند۔

: قرار = (آرام، چین، سکون، راحت)۔ (ال)

چھبیلی سوں لگیا ہے من ہمارا

کہ اُس بن نیں ہمن یک تل قرارا

(ک:۴۲۶، سیّدہ)

قِراں کرنا (محاورہ)

: دو سیاروں کا ایک برج میں ملنا۔ (ال)

مبارکباد دینے آئیا نو روز تج دوبار

ادکھ سکھ تھے کریں تارے قِراں ہم عید و ہم نوروز

(ک۱:۲۲، زور)

قُرآن [ع: (ق ر ا)] اند۔

: آخری آسمانی کتاب جو ایک سو چودہ سورتوں پر مشتمل ہے۔ حضرت محمد ﷺ پر بذریعہ وحی نازل ہوئی، فرقان مجید، کلام اللہ، کتاب اللہ۔ (ال)

انجانی میں جوانی گیا، پند نا سُنیا

قرآن اور حدیث سوں ترکیب کر کلام

(ک۲:۱۶۶، زور)

قُربان [ع] اند۔

: وہ فدیہ جو قُربِ الٰہی کی غرض سے دیا جائے خواہ جانور ہو یا کوئی اور شے، صدقہ، بھینٹ۔ (ال)

سب خوشیاں عشرت تمن مجلس میں باندھے ہیں کمر
اب سلیماں کے ثمن تم دیو قرباں عید کا
(ک۳:۸،زور)

قربان کرنا (محاورہ)۔

:صدقے کرنا، تصدیق کرنا، نچھاور کرنا۔(ال)
جھمکے گلالی گال میں او مہ تویلا چھند کا
منج دل کے تیں اس دل اپر سب مل کے اب قرباں کرو
(ک۱:۷،زور)

قُرص [ع] اند؛ امث۔

:سونے یا چاندی کی گول ٹکیہ، مراد: سونے یا چاندی کا سِکّہ۔(ال)
گلالی پھولاں کا بندے سرکوں سہرا
او پھولاں جڑت قرص جمائل پنایا
(ک:۳۷۹،سیّدہ)

قسم گرنہار [قسم+کرنہار، لاحقۂ فاعلی] صف

:تقسیم کرنے والا، بانٹنے والا۔(ال)
جنت و سقر قسم کر نہار علی
مشکل کے سو گانٹھا کو کھولنہار علی
(ک۲:۴۳،زور)

قسمت کرنا (محاورہ)

:تقسیم کرنا، حصے لگانا۔(ال)
قسمت کرنہارا اپیں جس دیس تھے قسمت کیا
اُس دیس تھے اے قطب شہ تقسیم تج آیا انند
(ک۱:۳۹،زور)

قِصّا [قصہ کا ایک قدیم املا] اند۔

:قِصہ، کہانی، حکایت۔(ال)
لیلیٰ مجنوں کے سو گتاباں کی کہانیاں
قصا تیرا نازک ہے سناؤں جونا اچھے
(ک۲:۲۵۵،زور)

قِصّاص [ع:(ق ص ص)] اند۔

:بہت قصے کہانیاں سنانے والا، قِصہ خواں۔(ال)
مُشک نافا تیری کھونپے تھے ہوتا ہے ظاہر
عقل نابوج چرندے کوں جھوتے کرتے قصاص
(ک:۵۹۱،سیّدہ)

قِصّہ [ع:(ق ص ص)] اند؛ ~قصّا

:کہانی، حکایت، داستان، افسانہ۔(ال)
تونین قِصّہ سن کے معانی ہوا ہے مست
اب نیہہ کی ترازو میں رکھ کر توں اسکول منج
(ک۲:۲۷،زور)

قصراں [ع] اند۔

:قَصر=(محل، ایوان) کی جمع۔
سنوارے جگت سب جنت جوں پرت سوں
نگارے سو بازار قصراں محلاں
(ک:۳۱۸،سیّدہ)

قُفل دینا (محاورہ)

:تالا لگانا۔
جب ناک سیس مکرا سہاگن چین آئی جلوا میں
وو قفل دے منجہ گیان پر سکہ کرے شب تاب سوں
(ک۲:۲۷۲،زور)

قُلّاب [ع]اند؛~ قُلّابہ۔

: مچھلی پکڑنے کا خمدار آہنی کانٹا، آنکڑا، حلقہ، کنڈا۔

(ال)

نابوجھیں عشق پنتھ سو کاں پاویں کے اس انت

ہے طوق گلے قاف کے قلاب سوجوں لام

(ک:۳۹۵،سیّدہ)

قُلْقُل [حکایت الصوت]امث؛~ قل قل۔

: صراحی یا بوتل کے اندر سے پانی یا شراب وغیرہ کے نکلنے کی آواز۔(ال)

قطبؔا نبی آدھار تھے رحمت نت نئی کرتا رہے

تو تج علی کے پیار تھے قُلقُل نوا انعام ہے

(ک:۳۶۰،سیّدہ)

قُلْقُلا [قلقل+ا،زائد] :رک:قُلقُل۔

جوبن کی صراحی قطبؔ ہت میں دے

بشارت دیا قلقلا منج نبیذ

(ک:۵۵۵،سیّدہ)

قلماں قلم=(لکھنے کا آلہ) کی جمع۔

کن لکھ سکے حساب تیری صفت کے یارب

منشی نہ بوجھیں انشا قلماں ہوئے ہیں جیوں کاہ

(ک:۶۴۶،سیّدہ)

قَنْد [ع]اند۔

: سفید دانے دار شکر، سفید شکر۔(ال)

شیر خرما، قند، بداماں، پستے، جیواں ملا کر

صفت سوں کیتا صانع لب لال مونہیاں کے

(ک:۳۵۸،سیّدہ)

قوت [ع]اند؛امث۔

: خوراک، خواہش، غذا، بھوجن، کھانے کی چیز، ایک وقت کی بھوک کا کھانا جس سے پیٹ بھرے۔

(ال)

نچھل جل آرسی تج مکھ میں قوتِ روح دسے

ہمن حیات سو جاگا کیا باذنِ غفور

(ک۲:۱۱۴،زورؔ)

قَوس(۱)[ع]امث۔

: کمان جس میں تیر جوڑ کے نشانے پر لگاتے ہیں۔

(ال)

آج تیر قضا لگ گیا شہ کوں

قوسِ تقدیر کے چلن سوں نکل

(ک۲:۱۰۸،زورؔ)

قَوس(۲)[ع]اند۔

: (مجازاً) قوس قزح، دھنک جو بارش کے بعد ظاہر ہوتی ہے۔(ال)

قریب سوں قطبؔ شاہ قدرت قدر سوں

قضا قوس تھے قاف تا قاف پایا

(ک۱:۱۲۹،زورؔ)

قَول [ع]اند۔

: عہد، پیمان، وعدہ، اقرار، قسم، سوگند۔(ال)

اے صبا توں قول لیا تب ہوئے گا دل کو قرار

حق پرستی منج رقیباں نا بوجھیں اب زور تھے

(ک:۳۰۳،سیّدہ)

قول دے دینا (محاورہ)

:عہد و پیاں کرنا، پکا وعدہ کرنا، زبان دینا۔ (ال)

پرت کے قول دیتی ہے ولے منج کوں پتیارا نیں
پتیارا تو ہووے منج کوں جو دیوے منج چمن تعویذ
(ک۲: ۹۷، زورؔ)

قول لینا (محاورہ)

:عہد لینا، پکا وعدہ کرانا۔ (ال)

اے صبا توں قول لیا تب ہووے گا دل کوں قرار
حق پرتی منج رقیباں نا بوجھیں اب زور تھے
(ک۱: ۱۲، زورؔ)

قیامت ہونا (محاورہ)

:مصیبت یا آفت ہونا، بلا ہونا۔ (ال)

محرم کا نہ لیو ناوں کہ تم اے مسلماناں
قیامت ہو قیامت کا اُچایا ہے علم پھر کر
(ک۱: ۵۶، زورؔ)

ک

کاتب [ع] اند۔

: لکھنے والا شخص جس نے کوئی چیز لکھی یا نقل کی ہو۔

لکھے ناصح کا کاتب خدا کے وصف مصحف کوں
سواس نیں لے کے آیا ہے بہت رنگ کے چمن کاغذ
(ک۲: ۱۰۳، زورؔ)

کاج کرنا (محاورہ)۔

:تقریب کرنا۔ (ال)

سدا توں راج کر قطبا انند کا ساج کر قطبا
نبی کا کاج کر قطبا کہ تج بخشا نہارے ہیں
(ک: ۳۱۵، سیّدہ)

کاجاں کاج = (کام، تقریب) کی جمع۔ (سیّدہ)

گھرے گھر آج دن کاجاں پہ کاجاں سوتے ہیں خوش
کہ یو دن سب دناں میانے ادکھ منصور دستا ہے
(ک: ۳۲۸، سیّدہ)

کاجلا [س: کجل] اند؛~ کاجل۔

:نباتاتی تیل کے چراغ کا دھنواں جو چراغ کے اوپر لٹکے ہوئے ٹھیکرے یا کسی اور چیز پر لے کر یوں ہی یا چکنا کر کے سلائی سے آنکھ میں لگایا جاتا ہے۔

ترے نین کا کاجلا دیکھ دھن
اپنے کاجلا ہونے جلتا شمع
(ک۲: ۵۵، زورؔ)

کاجے :باجے۔ (سیّدہ)

مگر مولود ہے شہہ کا عرش اوپر طبل کاجے
مراداں پاونے سارے جگت ہاتاں لپارے ہیں
(ک: ۳۱۴، سیّدہ)

کاچ [س] امث۔ :کانچ، شیشہ۔ (ال)

کہو داکھ جھاڑاں کوں میرا سلام
تمن آرزو دل ہوا شیشہ کاچ
(ک: ۳۹۹، سیّدہ)

کاخ [ف] اند۔

:بلند عمارت، (عموماً) محل، ایوان، قصر۔ (ال)

پیو کے درداں تھے معانی اچھے کیو دور کہو
اس کی یاداں سیتی جتیا اہے عشرت کا کاخ
(ک: ۵۳۹، سیّدہ)

کارا [کالا کا قدیم املا اور تلفظ] صف۔

: کالا جو صحیح املا ہے۔ جس کا یہ غلط املا اور تلفظ ہے۔
سیاہ، کوئلے یا کاجل کے رنگ کا، سیاہ فام۔ (ال)

ایز ترنگ زیں چند نوا چابک سرنگ تس بجلی
سورج کرن پرچم دسے غاشا بدل کیارا ہوا
(ک: ۳۰۰، سیّدہ)

کارخانہ [کار + خانہ] اِمذ۔

: کام کرنے کی جگہ، فیکٹری۔ (ال)

مرا دل ہے زربفت کا کارخانہ
نہیں منج کوں بازار والا کا حاجت
(ک۲: ۵۱، زوؔر)

کارن [س] م ف۔

: وجہ سے، واسطے لیے، غرض سے، خاطر سے۔ (ال)

میں تیرے کاج جلوے راگ پایا
تو کارن چونپ سوں سُہرا گندایا
(ک: ۳۸۶، سیّدہ)

کارنج [مقامی] امث۔

: فوارہ۔ چشمہ۔ (ال)

سور کارنج میں بسنت کا رنگ جھکتا نور سوں
ہور چندر کے حوض میں چندن سوں مہکایا بسنت
(ک ا: ۱۱۹، زوؔر)

کاری [کار + ی، لاحقۂ بسنت] صف۔

: ماہر، کامل۔ (سیّدہ)

دوتی کاری دکھ تے کاری ہو کر گھاتی کرتی ہے
لاک چاڑی بوج پاڑی مج کوں آڑی درمنے
(ک: ۴۲۱، سیّدہ)

کاڑواں [ف] اِمذ؛ امث۔

: قافلہ، مسافروں کی جماعت، گروہ، سوداگروں کا
گروہ۔ (ال)

نو روز لیا یا ہے خبر روزِ ید سلطاں عید کا
شکھ کارواں بہر تھے لے کر آیا ہے ساماں عید کا
(ک۳: ۳، زور) (ک: ۱۴۷، سیّدہ)

کاڑنا [کاڑ = کاڑھ + نا، لاحقہ مصدر]

: خارج کرنا، الگ کرنا۔ (ال)

معانؔی کے سو میلے کپڑے نا دیکھو کہ عاشق ہے
سو کپڑے کاڑ کر دیکھو کہ پکڑیا ہے تمن درکوں
(ک: ۲۹۹، سیّدہ)

کاڑے: نکالے۔

بکس کھولے کرنے کنگھی رات ہے ہمناں کوں وہ
مانگ کاڑے جب سکی دو دیس ہمنا کوں صبا
(ک: ۴۸۹، سیّدہ)

کاڑیا : نکالا، خارج کیا، باہر کیا، الگ کیا۔ (ق ال)

نڈرا چپل چنچل لوچن ہمن ساجن کے خوش ڈھب ہے
اک ٹھاروں مل گئے ڈسٹی سوں خنجر کاڑیا ہے اب
(ک: ۴۹۸، سیّدہ)

کاس [مقامی] اِمذ۔

: پستان، کیس۔ (سیّدہ)

سہیلیاں کے گندنے تھے جن کاس باندھے
او شہ چرکیاں ستین بجکتی کھڑی
(ک: ۳۹۶، سیّدہ)

کاماں [: کام=(فعل،عمل،اقدام،کار) کی جمع۔

جو منج میں نیں اہیں پرہیزگاری کے کاماں
شراب خور کو اہانت سوں کیوں اشارہ کروں
(ک:۶۱۶،سیّدہ)

کامن [پ] صف۔

:خوبصورت (عورت)،حسینہ،شکیلہ،کامنی۔(ال)
ہوا بے سبب سائیں ہمنا سوں کروٹ
پکڑ دووتی کامن ہمن من سناتا
(ک:۶۹۲،سیّدہ)

کامنیاں کامنی=(حسین عورت) کی جمع۔

شاہ درس سیتی گمتیاں کامنیاں
دید پر ہے دید منظوریاں کی عید
(ک:۳۷۴،سیّدہ)

کاں [کہاں کا قدیم املا اور مخفف] م ف۔

:کہاں (کلمۂ استفہام)(ال)
آج دو رو کہے نوی دولہن
کاں گیا شہ میرا وطن سوں نکل
()

کانت [س] امث؛صف۔

:رونق،دلربائی،بہار،پسندیدہ،دلربا،معشوق،
محب،مالک۔(ال)
بہوتک میا ستے اپن دیتا قطب کوں سب دکھن
سیسوں نبی کانت چرن جگ لگ ہے تن میانے جیا
(ک:۲۹۷،سیّدہ)

کانٹیاں [کانٹی+آں،لاحقۂ جمع] امث۔

:کانٹا،خار۔(ال)
کرے ایراں زمیں پر بادشاہی تج نہیں ہے غم
مدن کانٹیاں پہ سوتا ہوں پیا توں دیکھ سرید کر
(ک:۵۶۹،سیّدہ)

کانٹھ [کانٹا کا قدیم املا] امذ۔

:کانٹا۔(ال)
کھل جائے کنچک کانٹھ جو دھن سینے اوپر
مانند سو اس کا نہ دیسے ساچ کدھر
(ک۳:۴۸،زور)

کاندیاں: کاند=(دیوار،پشتہ) کی جمع۔(سیّدہ)

توں گھور کر دیکھ رہی ہے کن پہ طرہ
کتے کاندیاں پوچھوں تا بوجھے کاندے
(ک:۴۳۴،سیّدہ)

کانسے / کانساں [ف: کاسہ، ع: کاسۃ] امذ۔

:کاسہ=(پیالہ،بادیہ،پیانہ،جام،) کٹورا کی جمع۔
گگن طبق میں سورج چاند کے سو کانسے دھرے
کہ زعفران و مشک رنگ رنگ بھرائے آج
(ک:۳۸۱،سیّدہ)

کاہے کلمۂ استفہام۔

: کیوں، کس لیے، کاہے کو، کس وجہ سے (قدیم
ادبیات میں تنہا اور تجدید میں مستعمل)۔(ال)
چندر مکھ لعل لب میں دسن جوں تیرے تارے ہیں
کہو یہ چاند کاں کاہے کس اسماں تھے اتارے ہیں
(ک:۴۴۳،سیّدہ)

کاہی کلمۂ استفہام۔

: کیوں، کیوں کر۔ (سیّدہ)

تمن مکتب میں نہواداں برہ بختاں سدا کرتے
سکاون علم شیخاں کوں نچھل کاہی کرن سکتا
(ک: ۴۷۷، سیّدہ)

کباب [ف] اند۔

: (تصوف) وہ دل جو عین تجلیات میں جذبات عشقی سے سوختہ ہو جائے۔

صف: جلا بھنا ہوا، سوختہ، بریاں۔ (ال)

اس نین کا سوکا سیتیں پرت مج کوں یوں پیا
دو جیاں کا دل ہماری برہ تھے کباب تھا
(ک۲: ۱۹، زور)

کباب ہونا (محاورہ)

: رنجیدہ ہونا، غم زدہ ہونا، افسردہ ہونا۔ (ال)

تج یاد تھے ہوئے ہیں سبھی طالباں کباب
ساقی پلا توں لطف سیتی اب تو یک دو جام
(ک۲: ۱۶۸، زور)

کبکاں [ف] اند۔

: کبک = (چکور، تیتر کی قسم کا ایک پرندہ) کی جمع شعرا اس کی رفتار سے معشوق کی چال کو تشبیہ دیتے ہیں۔ (ال)

جگ میں چلیں لٹکتے ات چاتو رای سوں سو
کبکاں ہنسیاں گینداں سکھ چال موہنیاں کے
(ک: ۳۵۸، سیّدہ)

کبوتر [ف: قب، س: کپوتا] اند۔

: فاختہ سے بڑا ایک پرندہ جو عموماً اُڑانے کے لیے پالا جاتا ہے۔ (اگلے زمانوں میں اس سے نامہ بری کا کام لیا جاتا تھا)۔ (ال)

کبوتر کیے بازی آباذ سوں
اوڑے جوت سورج کی پرواز سوں
(ک۲: ۱۲، زور)

کپٹ [س] امث نیز اند۔

: بغض، عناد، کینہ، دشمنی، منافقت۔ (ال)

کپٹ کیناں کے برجا تائیں دے قول
بساتی کی توں اپ دل میں تکر غیط
(ک: ۵۹۳، سیّدہ)

کتاباں [ع] امث۔

: کتاب = (لکھے یا چھپے ہوئے اوراق کا مجموعہ) کی جمع۔

عشق کی کتاباں کیا عشق سوں
قطب شہ نبی صدقے جاوید ہے
(ک: ۴۶۰، سیّدہ)

کتوال [ف: کوتوال = (پولیس کا وہ عہدہ دار جس کے ماتحت کئی تھانے ہوں) کی تخفیف]

کہے ظلم کتوال کا شہر میں ہے
معانی کوں ڈر کیا توں لطفاں نپایا
(ک: ۴۸۲، سیّدہ)

کتوالی کوتوالی: کوتوال کا صدر مقام، بڑا پولیس اسٹیشن۔ (ع ال)

اپ عشق کے نگر کی کتوالی دیو منج کوں
پنجیا ہے بیت نمنے میرے گام دو زنار
(ک:۳-۵۷۳،سیّدہ)

کتھل [مقامی] امذ۔
:رانگ جودھات کے برتن کی قلعی میں کام آتا ہے۔
(ال)
بُرے کوں نہ کہسے سو کوئی خوب کرے
کتھل اپنا زرگر کوں کاہے دِکھاتی
(ک:۲۵۵،سیّدہ)

کِتے [مقامی] م ف۔
: کہتے۔(ال)
جنت کِتے تر جگ جس سویک چمن تج باغ کا
کرسی عرش تج گھر انگن ہور لامکاں ٹھارا ہوا
(ک:۳۰۰،سیّدہ)

کٹ [س] امث۔
: کمر، لچکدار کمر، پتلی کمر (خصوصاً) شیرنی کی۔(ال)
تج منج کمر کے کٹ منے پہرت یکٹ سنپڑ یا بکٹ
اس کٹ منے کرتا اہے دائم مدن کا بھار عیش
(کا:۳۰۵،زور)

کٹاری [کٹار+ی، لاحقہ تصغیر] امث۔
: چھوٹا کٹار، کٹار کا متبادل۔(ال)
اُجالے دین میں فوجاں جو آویں داٹ کر غم کی
تو حیدر کی کٹاریاں سوں ہیا اس کا چراوٴ تم
(ک:۳۱۱،سیّدہ)

کٹارے [س] امث۔
: کٹار = تیز دھار کا چھوٹا اور دو دھار تکونا خنجر (جسے
کمر پر باندھتے ہیں) سے منسوب۔
کہے دیکھے کرشمہ کر وہ سندر نازنین منج کوں
تو اس نیناں کے جھلکارے جھلکتے جوں کٹارے ہیں
(ک:۴۴۳،سیّدہ)

کٹر دل [کٹر+دل] صف۔
: سنگ دل، کٹھور، بے رحم، بے مروّت۔(ال)
دیگاں بدل، سینحاں کہیں، تارے تکے، لذت بھرے
کٹر دل چندا سورج اگن گا نور سو اساں ہے
(کا:۱۲۲،زور)

کٹک [مقامی] امذ۔
: لشکر، فوج۔(ال)
چڑک فلک فیل مست مستی سوں مکھ لال کر
گرم ہوا چلنے لگیا دن لے کٹک بے حساب
(ک:۳۲۷،سیّدہ)

کٹکنا [کٹ = (کمر، لچکدار کمر، پتلی کمر+ک، لاحقۂ
نسبت+نا، لاحقہ مصدر] ف م۔
: کمر لچکانا، مٹکنا، ٹھمکی لگانا۔(ال)
سٹیا ہے حسن تیرا طرح نو روزی کا عالم میں
نزاکت تھے کٹکیاں گوریاں ہم عید و ہم نو روز
(ک۳:۲۵،زور)

کٹھن [س] صف۔
: دشوار، مشکل، سخت، دشوار گذار۔(ال)
تج بن پیارے نیند تکہ نیناں میں منج آتی نہیں
رینی اندھاری ہے کٹھن تج بن کٹی جاتی نہیں
(ک۲:۲۰۱،زور)

گجاتی [گجات+ی، لاحقۂ نسبت] صف۔

:کم ذات والا، کمینہ۔(ال)

نبی صدقے قطبا کی دوتی کا کھ ہے
صدا نیلا پیلا کہ اوہے گجاتی
(ک:٦٥٥، سیّدہ)

گجل [کاجل کا مخفف] اند۔

:کاجل۔(ال)

پتنگ دل عاشقاں کے مل رہے جلبل کجل ہو کر
سوتس بھیتن نہ پوچھو کوئی جو بن نوری ہلالاں میں
(ک:٦٣٤، سیّدہ جعفر)

گجل نینی [کجل+ نین+ی، لاحقۂ نسبت] صف، مث۔

:وہ عورت جس کی آنکھوں میں کاجل لگا ہوا ہو۔
(ال)

کجل نینی تجے مستی سہاوے
کہ تج نیناں تھے ٹپتے لعل تارے
(ک۲:۲۳۵، زوْر)

گجلا [کاجل کی تصغیر] اند۔

:سیاہ رنگ کا، کالا۔(ال)

سُنے کے طق میں جو بن پھول گینداں
اس اوپر دو کجلے بھوز خوش سہاوے
(ک۱:۱۶۳، زوْر)

گجلی [کجل = (کاجل) + ی، لاحقۂ نسبت] امث۔

:کاجل۔(ال)

چھبیلی کیس کھب کھب دیکھ مرے نیناں خیالاں کے
کہیں کجلی سجل موجاں کہ ہندو سیام ڈھالاں کے
(ک۲:۲۵۱، زوْر)

گجن [مقامی] اند۔

:ناز و انداز۔(ال)

مدن مست بدل مست کجن مست پری مست
ہوئی مست پون مست لگن مست پری مست
(ک۲:۴۷، زوْر)

گچ [کچھ کی تخفیف، قدیم صورت] صف۔

:کچھ، چند، تھوڑا، قلیل۔(ال)

جیتا ہوں تیری آس تھے آیا ہے رحم آ کاس تھے
جے کچ منگوں تج پاس تھے سو ہے سو تج کوں توں دیا
(ک:٢٩٧، سیّدہ)

کچویں [س] اند؛ امث۔

:کچ = (عورتوں کے پستان، چھاتی چھاتی کی
بھٹنی) کی جمع۔

مہتر گھڑیاں سوں بادیں بسنے اوپر کچویں
نا بات دو دیتی امرت گھڑیاں بھراؤ
(ک:٤٣٥، سیّدہ)

کد [پ] ام ف۔

:کب۔(ال)

عشق کی آرسی اوپر غباراں کد نکو یارب
اوسی کی آرزو تھے دام میں ہیں گلعذاراں خوش
(ک:٣١٨، سیّدہ)

کدم [پ] اند۔

:مجلس، محفل۔(ال)

شادیاں سکل کلاؤ خوشبوی کدم کلاؤ
چودھیر عود جلاو دھند کار بہ تکی کا
(ک:٢٣٧، سیّدہ)

کدن [کندن کی تخفیف] اند۔

:سونا، طلا، کندن۔ (ال)

کدن کا طرا کاں اوپر دہرے ہے

کہ یا چند نوا سورج انگے دیکھائی

(ک:۶۶۹، سیّدہ)

کدھیں [کدھی+ں (زائد)]

:کبھو۔ (ال)

نہیں عشق جس میں وہ بڑا کوڑ ہے

کدھیں اس سے مل پچیا جائے نا

(ک۲:۲۳، زور)

کڑکر م ف۔

:کر کے تیز بنا کے۔ (ال)

خدا قطبؔ شہ کوں شہنشاہ کر کر

سو سارے جگت میں ڈرا ہی پھرایا

(ک۱:۸۷، زور)

کرامت [ع] امث۔

:عظمت، بزرگی۔ (ال)

یک کرامت انو کا نیں کسی پیغمبر میں

سب نبیاں میانے ہمارے ہی نبی سُبتے سراج

(ک۱:۵۲، زور)

کربلا [ع] امث۔

:عراق میں ایک مقام جہاں حضرت امام حسینؓ اور ان کے رفقاء نے شہادت پائی تھی۔ (ال)

کیا ہے میہمانی یوں اماماں کا محرم توں

جنگل میں کربلا کے سب بلایاں کو بلایا ہے

(ک۳:۲/۵۶، زور)

کرتار [س] اند۔

:کرتا، پیدا کرنے والا، خالقِ حقیقی، خدا۔ (ال)

تج یاد کرتار جگ میں گوہراں کا کھان سب

تو ہوئے ہیں سب شہان روے زمیں کے تو اسیر

(ک:۳۰۷، سیّدہ)

کرسیں کرے گا، کریں گے۔ (ق ال)

یزید و شمر کے کاماں نہ کرسیں کوئی شیطاں بھی

ہزاراں لعن ہے اُس پر جن ایسا پوت جایا ہے

(ک:۴۸۷، سیّدہ)

کرِشمہ [ف] اند۔

:آنکھ یا ابرو کا اشارہ۔

سکیاں کی نین عیسیٰ کا اثر دھرتیاں کھیاں میں تو

پھرا دے نین جیو اس کا کرشمیاں سو چراتیاں کی

(ک۲:۳۴۴، زور)

کرَن [س] اند۔

:کرنا۔ (ال)

یک جیب سوں کرتا ہوں تجے شکر ہزاراں

بھی شکر کرن منج کوں توں توفیق نوا بخش

(ک:۲۹۸، سیّدہ)

کرناں کرَن = (شعاع) کی جمع

ہمن دل کے گنوارے میں تجن کا نور دستا ہے

سورج کرناں کی ڈوریاں سوں جھلکتا خوشنما ہے

(ک:۳۱۳، سیّدہ)

کرَن [س] امث۔

:سنہری یا روپہلی تاروں کی بنی ہوئی لیس جو بھاری دوپٹوں کے آنچلوں یا کامدار ٹوپی پر لگاتے ہیں۔ (ال)

باند خنجر کرن کی زریں فرنگ ہات لے
صبح کے وقت آیا پیک دو پیالی شراب
(ک ۳:۲۰، زورؔ)

کُرنگ [س] اند۔
: ایک قسم کا ہرن۔ (ال)
مشکمیں کرنگ دل میں سدا راکھے اب خیال
میں دام کس وضع سوں بچھاون کو فام دیت
(ک: ۵۰۸، سیّدہ)

کُرنگ نینی [س: کُرنگ + نین + ی، لاحقۂ صفت] صف
: ہرنی جیسی خوبصورت آنکھوں والا، آہو چشم۔
کرنگ نینی سہیلی توں میرے جیو کی پیاری
محمد قطبؔ سلطان سوں ہل ہل ہت چڑی ہے
(ک: ۴۲۱، سیّدہ)

کرن ہارا [کرَن + ہارا، لاحقۂ فاعلی] صف۔
: کرنے والا۔ (ال)
قسمت کرن ہارا اپیں جس دیس تھے قسمت کیا
اس دیس تھے اے قطبؔ شہ تقسیم تج آیا انند
(ک: ۳۱۷، سیّدہ)

کرِی : کی۔ (سیّدہ)
نین پتلی ہم سوں کری ایک بات
نین بُن میں دعوے کے پھولاں کھلات
(ک: ۴۳۷، سیّدہ)

کریاں: کیا (فعل) کی جمع۔ (سیّدہ)
رنگ بیر بہوٹی کسوت کریاں ہیں پاتراں سب
آنکاس کے کنارے بجلیاں کا رات جگاوَ
(ک: ۴۰۳، سیّدہ)

کَسّی کرنا (محاورہ)۔
: کسی فعل کو عمل میں لانا، کسی چیز کا ادا کرنا۔ (ال)
زاہد نمازِ کسی کریں سو نپٹ ریا
منج یاد تیری تسی سو ساری لگی دسے
(ک ۲:۲۹۱، زورؔ)

کِسْریٰ [خسرو کا معرّب] اند۔
: شاہانِ عجم کے بادشاہوں کا لقب، ایران کے قدیم
بادشاہوں کا لقب۔ (ال)
جب نبوت کا علم سیدا ہوا تب تب جھڑے
طاق کسریٰ تب نشاں لیتا عدم مفقود کا
(ک: ۳۲۹، سیّدہ)

کَسن [کسنا کا اسمِ کیفیت] اند۔
: بندھن، گرہ، مراد، چولی۔ (ال)
کھسا جو بن کسن میں تھے مدن اُبلا کے تن میں تھے
کھلا تیاں ہیں نین میں تھے چھبیلیاں پوتلیاں بالیاں
(ک ۱:۱۱۹، زورؔ)

کَسْنا [پ] ف م۔
: آدمی کو امتحاناً مشکل امور میں آزمانا، آزمائش کرنا،
جانچنا، کسی سخت یا لالچ کے کام میں آزمائش کرنا۔
(ال)
مج خیال میانے توں بسے مج گیان دیوانوں دسے
کتا کسوٹی پر کسے میں دھیان تج سوں لائیاں
(ک ۲:۵، زورؔ)

کنڈ [مقامی]

: کیس۔ایک دھات جولوہےاورگندھک کوملاکر بنائی جاتی ہے۔(سیّدہ)

پھترہات نا ہوے تانبے کے کاماں
کنڈ کوں سُنے ناد کا ہے بناتی
(ک:۶۵۴،سیّدہ)

کسوت [ع]امت۔:لباس،پوشاک،پوشش۔(ال)

حق تھے نبی علی کوں آپ جانشیں کئے آج
تب موناں خوشیاں سوں کسوت کئے شہانی
(ک:۳۴۰،سیّدہ)

کستی :آزماتی۔(سیّدہ)

پُھل گلااں ایسے گلااں تھے ہوا بلبل مست
رنگیلا جام لے اپ ہت منج کستی محبوب
(ک:۴۳۶،سیّدہ)

کسوتاں کسوت=(لباس،پوشاک) کی جمع۔

جنت کے حور ہور غلاں کر سب کسوتاں نوری
علی کے چرن دیکھے کرعلی کے دار ٹھارے ہیں
(ک:۳۴۲،سیّدہ)

کستور [کستوری کی تخفیف]اند۔

:مُشک۔(ال)

کدم کرسو کستور کنکم کلا کر
کنٹی کویلاں کا منا گل گوایا
(ک:۳۶۸،سیّدہ)

کشاد [ف:کشاد،کشادن=کُھلنا]صف۔

:کشادہ،وسیع،فراخ،کُھلا ہوا۔(ال)

تیری کمر کوں سرائے ہیں باد تھے نازک
او باؤ گانٹھ کہنے عقل تھے کدیں نہ کشاد
(ک:۵۴۶،سیّدہ)

کشتی [ف]امث۔

:ناؤ،سفینہ۔

محبت پیو کا منج کوں برہ دریا میں کشتی ہے
اس اوپر عشق بازاں میں منجے دستور کر ساقی
(ک۲:۲۹۵،زور)

کشتی بان [کشتی+بان،لاحقۂ فاعلی]اند۔

:کشتی چلانے والا،مَلّاح،ناخدا۔(ال)

اے ہیا موجاں تھے نا ڈر من کا بھاتا ہوئے گا
تو تجھے ہے نوح کشتی بان طوفان غم نہ کھا
(ک۲:۹،زور)

کشید [ف]امث۔

:کسی چیز کاعرق نکالنے کاعمل،عرق کشی۔(ال)

اُس پُومن تھے مو چومن دور خدایا نہ کریں
کہ حیات آب ولب ہے مرا دل اس پہ کشید
(ک:۵۴۷،سیّدہ)

کشیدہ [ف:کشیدہ،کشیدن=کھینچنا]اند۔

:سوئی اورتاگے سےکاڑھاہواسوت،ریشم یااون کےتاگےسےبیل بوٹےبنانےکاکام،کشیدہ کاری کڑھائی۔(ال)

صدر اوپر آ جھمکتی ہور ٹھمکتی ہے کھڑی ہو
نین کشیدے کے تاراں سوں مرے دل کوں برائی
(ک۲:۲۴۷،زور)

کعبہ مقصود [کعبہ+مقصود] امذ۔

:اصل مقصد، اصل مدّعا، منزلِ مقصود۔ (ال)

خدایا کعبۂ مقصود دِکھلا
دلیلِ رہ دکھایا عید بکرید
(ک ا:۱۱۶، زور)

کگر [کہہ کر کی تخفیف] م ف۔

: کہہ کر نیز کر کے۔ (ال)

شیرِ خدا تم ہیں کگر برحق تمنا مان کر
سارے ملک تمنا اوپر جیواں سوں وارے ہیں علی
(ک:۳۰۵، سیّدہ)

کلاکر ملا کر۔ (ق ال)

مُشک ہو زعفران عنبر کلا کر
سکیاں تن کوں لگاؤ بہو صفا ہوں
(ک:۲۰۴، سیّدہ)

کلاکرنا (محاورہ)

:شور کرنا، غل مچانا، جھگڑنا۔ (ال)

ہیں لشکری نیناں تری سنجور سلح کلا کرے
کوئی ریس تس کی کیوں کرے سوندل کرے اسباب میں
(ک ا:۲۸۹، زور)

کلال کلار= (شراب بیچنے والا) کا ایک املا۔

:ساقی، کثافت، شراب فروش۔ (ق ال)

مندر باقو تاں کاتوں جانے نہال گل کلال
اس کے تائیں مجلس صاحب مروت کہتے ہیں
(ک ۲:۲۱۲، زور)

کلام [ع: (ک ل م)] امذ۔

:بات، گفتگو، بات چیت۔ (ال)

مونین ہور دل میں لگیا ہے مدام بحث
چپ رہ توں عقل کرتی وو دونوں کلام بحث
(ک ۲:۶۳، زور)

کلانا [س: کل+انا، لاحقۂ مصدر] ف م۔

:ملانا، ملا جُلا دینا، گوندھنا۔

خوش نین نیز سیتی تن خاک کوں کلا وو
دل کے مندھر کوں سر تھے وقت عمارت آیا
(ک ۲:۲۴، زور)

کلاؤ :ملاؤ، گھول دو۔ (سیّدہ)

شادیاں سکل کلاؤ خوشبوی کدم کلاؤ
چودھیر عود جلاؤ دھند کار برکی کا
(ک:۳۳۷، سیّدہ)

کلبانا [کلپانا= (دُکھ پہنچانا، ستانا، تڑپانا) کا ایک املا]

ف م۔

ترا مکھ لوح کلبایا ڈروں تا میں پری جن تھے
ہندو پاتر سنپڑتی نین پچکتی جیوں ہرن پتلی
(ک:۴۰۷، سیّدہ)

کلس [س] امذ۔

:گنبد کے اوپر کی کلغی، قُبہ لوہے یا پیتل یا تانبے کا
سنہری ملمع کیا ہوا، سرطوق گنبد، میں سرگنبد۔ (ال)

صدقے نبیؐ قطب کے دل میں جو عشق ہے
او عشق ہے جگت منے سینسار کا کلس
(ک ۲:۱۲۶، زور)

کُلَف [قفل کا بگاڑ] اند۔

:لوہے کا آلہ جس سے دروازوں، صندوقوں کو بند کرتے ہیں جو بغیر چابی کے کھل نہیں سکتا۔ (ع ال)

اُدھر مد کے گھر کوں کلف تھا سو منگوا
سو کئی کیلی کھل دل عمارت دکھایا
(ک:۳۵۱، سیّدہ)

کِلک [ف] اند؛ امث۔

:قلم، خامہ، قلم کا نیزہ۔ (ال)

نبی کا مدح لیکھیا ہے شہ جیو کلک سیتی
تو اُس خوش مدح کو سہتا ہے جم سورج برن کاغذ
(ک۲:۱۰۳، زور)

کِلکِ قُدرت [کلک+قدرت] اند۔

:وہ قلم جس سے قدرت نے لکھا ہو مراد، خالقِ کائنات۔ (ال)

کلکِ قدرت تھے لکھے حسن نزا اوّل تھے
کس قلم سوں نہ سکے کو لکھیں تیرا چتر
(ک۲:۱۱۱، زور)

کَلَنک [س] اند۔

:داغ، دھبّا (مجازاً) عیب، رسوائی، تہمت۔ (ال)

وو بُو بُوے کا عکس تیرے مکھ اوپر یوں چھائیا
جیوں چاند کی جوتی منے مشکیں کلنک ہے داب سوں
(ک:۴۴۲، سیّدہ)

کِلَول [س] امث۔

:شوخی، ولولہ، مسرت، لہر، چُہل۔ (ق ال)

خوشیاں سوں آج جاں تاں سب جہاں معمور دِستا ہے
نبی کی عید سودی کی کلول میں نور دستا ہے
(ک:۳۲۸، سیّدہ)

کَلیان [س] اند۔

:(موسیقی) ایک راگ جو دیپک کا آٹھواں پتر ہے اور جو رات میں گایا جاتا ہے۔ (ال)

کرے مشتری رقص مجھ بزم میں بت
برس گانٹھ میں زہرہ کلیان گایا
(ک۱:۱۵۰، زور)

کلیجا/کلیجہ [س] اند۔

:جسمِ انسانی کا سب سے بڑا غدود جو داہنے طرف واقع ہے۔ ایک اندرونی عضو جس میں پت ہوتا ہے، جگر۔ (ال)

احمد مدد تھے ہور علی صفدر کے زوراں تھے سدا
دشمن کلیجے میں کھڑک سومار گھپا واں عید کا
(ک۱:۶، زور)

کلید [ف] امث؛ اند۔ : کُنجی، چابی، تالی۔ (ال)

کیمیاء دشت دم عیسیٰ ہور بھاگ میں فتح
ایسے دُر دانہ کے ہے ہات میں میرا سو کلید
(ک:۵۴۷، سیّدہ)

کماناں [ف: کمان = (تیر چلانے کا قوسی شکل کا ایک آلہ)] کی جمع۔

:(شعرا محبوب کی بھوؤں سے تشبیہ دیتے ہیں)۔ (ال)

تج نین کی راوت چڑھائی بھنوں کماناں روس کر
سب عاشقاں میں منج اوپر راکھے چھپ تاب سوں
(ک:۴۴۲، سیّدہ)

کماندار [کمان+ف: دار، داشتن = رکھنا] اند۔

:تیر چلانے والا، تیرانداز، سپاہی۔ (ال)

اُس شوخ دید تھے یوں ایماں اپس سنبھالیں
او ساحر کماندار کرنے سو غارت آیا
(ک:۴۹۵،سیّدہ)

کمر باندھ لینا (۱) (محاورہ)۔
: کسی کام کے لیے تیار ہونا، لیس ہونا، مستعد ہونا یا آمادہ ہونا، پختہ ارادہ کرنا۔ (ال)
کُل عالم سب تمن خدمت کو باندھے ہیں کمر
منج بندے بچارہ کوں باندھو کمر ہو دستگیر
(ک۱:۷۶،زور)

کمر باندھ لینا (۲) (محاورہ)۔
: بھروسہ کرنا، تکیہ کرنا، انحصار کرنا، اُمید رکھنا۔
(ال)
تج نین کی شاب تھے کہہ طور جل سُرمہ ہوا
کیوں کمر باندھے بچارا دل تمھارے گھور تھے
(ک۱:۱۱،زور)

کمرات: کمرپٹہ۔ (سیّدہ)
اہے باریک کمر بال تھے اُس بالی کا
اُس اوپر زر کمرات ناز سوں کتی محبوب
(ک:۴۳۶،سیّدہ)

کمَل [کنول کا محرف] اند۔
: کنول: ایک پودہ جو پانی میں اُگتا ہے۔ (ع ال)
نوا نو روز تو رنگ جو کلیاں کلیاں کھلایا ہے
بندا ناریاں کوں پُھل چنڑ یاں کمل کنچ کیاں سلایا ہے
(ک:۳۶۸،سیّدہ)

کُملانا [کمھلانا کا ایک املا] م ف ل۔
: (درخت، پھول پتے وغیرہ)۔ مُرجھانا۔
تازگی جاتی رہنا، طراوت نہ رہنا۔ (ال)
کلی من میا باد بن نا کھِلی منج
جو بن پھول بن ساجن کملاوے
(ک:۶۵۷،سیّدہ)

کمن [: کمند = (ایک پھندنے والے لمبے اور مضبوط رسی جسے کسی کو گرفتار کرنے یا پکڑنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ (ال)
دعا ہور منتراں سیتی وو چنچل منج کوں سپڑے کر
بندیاں ہوں اس کے دو زلفاں سیتی میں جیو کمن تعویذ
(ک:۵۵۲،سیّدہ)

کَن [پ] صف۔ (قدیم)
: کون۔ (ال)
چندسور تیرے نور تھے نِس دن کوں نورانی کیا
تیری صفت کن کر سکے توں اَپی میرا ہے جیا
(ک:۲۹۷،سیّدہ)

کَن [پ] حرف۔
: کنے (کے) پاس، نزدیک، قریب۔ (ال)
حضرت علی مولود کن علماں منگے بھیکاں سب ہی
سب علم میں فضل اس تو فاضلاں کا عید ہے
(ک:۳۲۹،سیّدہ)

کنا [کلمۂ استفہام۔
: کون۔ (سیّدہ)
پیاری کی چلکر بال کوں پیری عجائب سو
بنا مالی کنا پالی رہیا تیری عجائب سو
(ک:۴۵۳،سیّدہ)

کِناری [کنار+ی، لاحقہ نسبت] امث۔

: پانچ چھ انگل چوڑا گوٹا، لچکا۔ (ال)

مدن پھول کے رنگ ساڑی بندی ہے

سُبے اس کی موتیاں کناری عجایب

(ک:۴۱۳، سیّدہ)

کُنتل [س] امذ؛~ کُنتل (قدیم)۔

: سر کے بال، زلف، بالوں کی چوٹی، بالوں کی لٹ، بالوں کا جوڑا۔ (ال)

کُنتل کے جھولے سُبتے ہیں او مکھ پر

کہ جوں پُھل پر ڈلے بھونیرا سوگیانی

(ک:۲:۳۷۲، سیّدہ)

کَنتھا [پ: گتھا= (احوال، روئداد، سرگذشت] امذ۔

: قِصّہ، بپتا، دُکھڑا، کہانی۔ (ال)

توں سائیں گونسا مرا بر لیا چنتا مرا

سن سیو کا کنتھا مرا سجان تھے سجان توں

(ک:۳۰۶، سیّدہ)

کَنٹھ [س] امذ۔

: (مجازاً) آواز، گلا۔ (ال)

تیرا کنٹھ سُن کویلاں پایں حظ

ترا تنگ دہن دیکھ کلیاں پایں حظ

(ک۲:۱۴۷، زورؔ)

کَنٹھ مالا [کنٹھ+ مالا] امث؛ امذ۔

: گردن میں پہننے کا متعدد لڑیوں کا زیور۔ (ال)

نبی صدقے رہے تج عشق میانے

قطب سوں کیا پرت دیو کنٹھ مالا

(ک:۴۲۸، سیّدہ)

کَنٹھی [کنٹھا کی تصغیر] امث۔

: موتیوں کی لڑی، پرندوں کے گلے کا طوق۔ (ال)

کنٹھی، کنٹھ والی، خوش گلو۔ (س ج)

کدم کر سو کستور کنکم کلا کر

کنٹی کویلاں کا منا گل گوایا

(ک:۳٦۸، سیّدہ)

کُنج [ف] امذ۔

: گوشہ، کونا۔ (ال)

قطبؔ شہہ اس کنج فکر و خلوتِ دینی منے

تا اچھے وردت دعا و درس قرآں غم نہ کھا

(ک:۴۸۴، سیّدہ)

کُنجر [س] امذ۔

: ایک قسم کا بڑا ہاتھی۔ (ال)

نبی صدقے چڑے قطبؔا سکھ آساں

سو کنجر قطب شہ ہت جگ سنورتا

(ک:۳۹۱، سیّدہ)

کنچک [کنچک کا قدیم املا] امذ۔

: چولی، انگیا۔ (ال)

نہ کے نہالاں میانے کنچک کے باد کہ دیو

زہرہ و مشتری سوں پاتر رنبھا نچاؤ

(ک۱:۲۱۷، زورؔ)

کَنچکی [کنچک+ی، لاحقۂ تانیث] امث۔

: رک: کنچک۔

نکہ سوں تصویر کرنے جوبن پر

کنچکی پھاڑ پھاڑ تار کیے

(ک۲:٦۵۳، زورؔ)

کُنجل [س] اند۔

:بڑا اور قوی حبشہ۔ (ع ال)

نازک ننھی بالی محبت میں سونا جانے ہنوز
لُو چِن کنجل جھمکیں ولے ہارے نہ پچھانے ہنوز
(ک:۳۱۵، سیّدہ)

کُنچن [پ] اند۔

:سونا، زر، طلا۔ (ال)

سو دھن جو بناں راست کنچن کریاں جوں
سو چک دیسی گُج دیکھ ہوویں جگ حیراں
(ک:۳۱۹، سیّدہ)

کُندن [غالباً، س: کندل کا بگاڑ] اند۔

:اعلیٰ قسم کا صاف کیا ہوا سونا، سچّا سونا، طلائے خالص۔
(ال)

کُندن کی ہے پتلی جیون کی ہے مورت
تو سہتی ہے امرت بچن اس امولے
(ک۲:۲۳۴، زور)

کُندُوری [ف] امث نیز اند۔

:کھانا، ضیافت، دسترخوان، دعوت جو کسی تقریب کے موقع پر ہو (عموماً) وہ کھانا جو وسیع پیمانے پر دلہن کی طرف سے بعد نکاح کھلایا اور تقسیم کیا جاتا ہے۔ (ال)

بہوتیک بنی کے چاوسوں کیتی کندوری بھاؤ سوں
سوتس کندوری لون تِس سمدور سب کھارا ہوا
(ک:۳۰۰، سیّدہ)

کُنڈل گڑنا (محاورہ)۔

:(کسی چیز کا) دائرہ بنانا، حلقہ بنانا۔ (ال)

جو بن جیسے کمل اوپر بھونر بیٹھیں اہیں یارو
پینے بیٹھے ہیں کنڈل کر جو دیکھیا راس مالاں کے
(ک:۲۶۳، سیّدہ)

کندوریاں: دسترخوان، دعوت۔ (سیّدہ)

لعلِ خوباں بنب جب اُپمان جو پائے
تب تھے ہوی جگ میں کندوریاں کی عید
(ک:۳۷۴، سیّدہ)

کَنعان [عَلَم] اند۔

:شام کا صوبہ فلسطین، جہاں حضرت یوسفؑ پیدا ہوئے تھے۔ (ال)

ہر اک کنگورا اس کا جامِ جہاں نما ہے
ہے ہر مِنار پر شہ کنعان کا اُجالا
(ک:۴۱۱، سیّدہ)

کَنکی [س] امث۔

:ٹوٹے ہوئے چاول، چاول کا چورا، ٹوٹا (ال)

عشق کی کنکی شیریں نا کرسکے کد
جو بن پیالہ سوں توں سہاتی رہے رری
(ک۲:۲۸۳، زور)

کنکاراں: کنکروں، جواہرات۔ (سیّدہ)

پھریں چھندوں سوں نِس دن نیلم میں ہیرے کنکاراں میں
سو کہ سور نیہہ چند نہ خمارے من سروراں کے
(ک:۳۲۶، سیّدہ)

کنکم [پ]امذ۔

:زعفران، کُم کُم ۔(ال)

کدم کرسو کستور کنکم کلا کر

کنٹی کویلاں کا منا گل گوایا

(ک:۳٦٨،سیّدہ)

کنگن [پ،س]امذ۔

:کلائیوں میں پہننے کا جڑاؤ یا کنگورے،دار زیور۔

(ال)

اپ ہات میں بندی ہے جلوے کے ناد کنگن

نیناں کی پتلیاں کوں پتلیاں نمن نچاویں

(ک:۴۳٦،سیّدہ)

کنگی کنگھی= (چھوٹا کنگا جس کے دونوں طرف

دندانے ہوتے ہیں) کا محرف۔

کنگی کوں بہت ناز سیتی پکڑ کر

عشق شیریں خسرو کوں چھند بند دکھاوے

(ک:۳٨٧،سیّدہ)

کنگھی [س]؛~ کنگی۔

:چھوٹا کنگھا جس کے دونوں رُخ پر دندانے ہوتے

ہیں، مختلف وضع اور سائز کا ہوتا ہے۔ہاتھی دانت

اور بعض دھاتوں کا بھی بنایا جاتا ہے۔(ال)

مری شیریں کنگھی کرتی، کنگن بجتے ہیں ناداں سوں

رتن ٹیلا دھرے منگ میں نوے چھند سوں دیاتی ہے

(ک ا:۲٧٧،زور)

کنگورا [ف]امذ؛~ کنگورہ۔

:چھجہ جو عمارت کی چھت کے قریب باہر نکلا ہو۔

(ال)

ہر اک کنگورا اس جامِ جہاں نما ہے

ہے ہر مینار پر شہ کنعان کا اُجالا

(ک:۴۱۱،سیّدہ)

کِنِن [کن+ن،لاحقہ جمع]ضمیر،تنکیر۔

:ہرکس،کوئی،کس۔(ال)

تمن مکھ میں خدا کا نور جِ نیناں بھریا دیکھے

کنن صورت تمن سر بھر نہ ہمراہی کرن سکتا

(ک:٤٧٧،سیّدہ)

کُنواری [کنوارا کی تانیث]صف مث؛~ کنوانری۔

:بن بیاہی۔(ال)

سورج مشعل، چندر جوتاں، ستارے جونکہ گُریزاں

دیپائی نکوں مکھ پیشانی خویاں آ کنواریاں کی

(ک ا:٨٩،زور)

کُنوانری [کنواری کا محرف]امث؛~ کنواری۔

:کنواری، بن بیاہی، باکرہ۔(ال)

کچیاں کونلیاں کنوانریاں کلیاں کوں تو روز آیا

محمد صدقے قطبا کوں اندواں سوں ملایا ہے

(ک ا:۱۳۰،زور)

کَنْولا [کنول+ا،لاحقۂ نسبت]صف،مذ۔

:نازک،نرم، پھول سا۔(ال)

گل کھلے تارے نمن کنولے رنگیلے سُرو کوں

چندسُرج اس پھل لگے سب سرو کے بن میں عجب

(ک ا:۲۹۴،زور)

کَنْولی [کنولا کی تانیث]صف،مث۔

:نرم،نازک، پھول سی۔(ال)

لے کھڑی کنولی پیاری اپنے ہت میانے پیالا
لے بچکتی ہے بلکتی ہے پَوَن جیوں ہرن والا
(کُ ا:۲۳۵، زور)

کنولے:(کنولا)

:کومل، نرم، نازک۔(ق ال)
گُل کھلے تارے نمن کنولے رنگیلے سرور کوں
چندسورج اس پھل لگے سب سُرو کے بن میں عجب
(ک:۴۵۲، سیّدہ)

کنے [س] م ف۔
:پاس، قریب، نزدیک، قبضے میں، گھر پر۔
(ع ال)
باہر تو ادھر تے ساقیا نا
اس دور کنے کہ کام لیا
(ک:۴۸۸، سیّدہ)

کنہ [ع] امث۔
:حقیقت، ماہیت، اصلیت۔(ال)
آسمان کہنے کنہ مشکل بہوت
گر کہیں گے تو کہیں گے بو تراب
(کُ ۲:۴۲، زور)

کوانا [کوا= کہا+ نا، کا بگاڑ یا قدیم صورت] ف م۔
:کہلانا، کہوانا۔(ال)
جو کوئی ان کی محبت سوں غلام ان کے کوایا ہے
مدد اس مصطفیٰ ہے ہور رہے گا صدا رافع
(کُ ا:۱۴، زور)

کو (۱) کہو، کہہ۔
:(۲) طرف، کب، کس وقت۔(ق ال)
پیا ملنے کے قصے شوق سوں کو رنگ رنگ سیتی
نہ کو ساجن کی دوری کے بچن نیہہ کی دوکھیاری سوں
(ک:۴۳۲، سیّدہ)

کوایا :کہلایا۔(سیّدہ)
جو کوئی اُن کی محبت سوں غلام ان کے کوایا ہے
مودا اس مصطفیٰ ہے ہور ہے دو صدا رافع
(ک:۳۰۴، سیّدہ)

کوپ [س] امذ۔
:غصہ، غیظ وغضب۔(ق ال)
عشق کوپ سوں کھینچ باندی کمر
جو بن پیالا لے ہات میانے کھڑی
(ک:۴۲۵، سیّدہ)

کوٹ [س] امذ۔
:چاردیواری، کنڈل، فصیل، حصار(ال)
پایا ہوں ملک کوٹ اتن پیار تھے میں
منج کوں ہے سدا حیدر کردار معاذ
(ک:۳۱۱، سیّدہ)

کوٹی [کوٹا کی تصغیر] امث۔
:مختص یا معین حصہ، حِصّہ، رسد۔(ال)
گلالی تافتا بندپین چولی لعل رنگ تس میں
جو بن بالا چھپا کے منج ہر یک ہیرے کی کوٹی ہے
(ک:۶۶۲، سیّدہ)

کوثر [ع] اند۔

:بہشت کی ایک نہر کا نام جو اس کے اندر جاری ہے۔ چشمہ اور حوض کا نام (ادبیات میں بطور تلمیح مستعمل)۔ (ال)

دونوں جوبن ہیں ترے قصر بہشت
دو ادھر تیرے ہیں جیوں کوثر آب
(ک۲:۴۱، زور)

کوج / کوچ [کچھ کا قدیم املا] امث۔

: کچھ۔ (ال)

رین دن کوج جانے نا جو کوئی جیو عاشق ہے تیرا
لگیا ہے یادوں تیرا کہ بھی کچ یا آوے نا
(ک:۴۷۱، سیّدہ)

کوڑ [کوڑھ کا قدیم املا] صف۔

: کند ذہن، بے وقوف، احمق، پھوہڑ، کوڑھ مغز۔ (ال)

نہیں عشق جس وہ بڑا کوڑ ہے
کدھیں اُس سے مل بیسا جائے نا
(ک:۴۹۴، سیّدہ)

کوکے: ایک پرندہ۔ (ق ال)

کوکے چوندھیر تھے مھوراں ہرے بن چو طرفاں دیکھ
پنکھی رنگارنگی نعتیں کریں مست ہو چمناں میں
(ک:۴۸۸، سیّدہ)

کوکنا [س] ف ل۔ :کوئل کا بولنا۔ (ال)

پرم کی بھید بن میں کوکی کویل
سوناواں سوں پنکھیر و سب رجھائی
(ک۲:۲۵۹، زور)

کولانٹ کھیلنا (محاورہ)۔

: قلا بازی لگانا، نٹوں کے سے کرتب کرنا۔ (ال)

بجلیاں کے ٹکڑے کر میں دھرلے دھات کے چھند بند کر
کولانٹ کھیلے سر بسر کیا شوخ مہ پارے اہیں
(ک:۳۹۰، سیّدہ)

کولک: کب تک۔ (ق ال)

کولک کریں اے بھرٹ نمنے چوری
بھرٹاں کے سو بھرٹیاں کوں تور نہار علی
(ک۳:۴۳، زور)

کوں :کو، کے لیے (حرفِ جار)۔ (ق ال)

چند سور تیرے نور تھے نس دن کوں نورانی کیا
تیری صفت کن کر سکے توں اُپی میرا ہے جیا
(ک:۲۹۷، سیّدہ)

کونڈ بار [مقامی = کونڈ + بار] اند۔

: کٹھرا، کٹگھرا، بند کرنے کی جگہ، قید خانہ۔ (ال)

جس ٹھار جاتی ہوں پی میں کچ وقت گنتا ئیں مرا
انگن دیسے کونڈ بار سو ہور دار میں نئیں کوچ خط
(ک۲:۴، سیّدہ)

کوتلی [کوتلا + ی، لاحقہ تانیث] صف، مث۔

:کوتلا کی تانیث۔ (ال)

کوتلی مکھ پر بھوں چڑائی ہے یوں نوراں سیتی
عشق کے فر لکھے ہیں پوچھو تم اس نادان کالا
(ک:۴۱۹، سیّدہ)

کوہک [: کوئل، کوکنے والی۔ (سیّدہ)

: کوئل کا بولنا۔ (ال)

کوہک کوئل بسنت کے راگ گاتی

کہ پائی ہے اے رُت میں سُک نشانی

(ک: ۳۷۲، سیّدہ)

کویلاں: کوئل کی جمع۔ (سیّدہ)

سو ہنس کویلاں جیو کریں تحفہ اپنے

سو ہنس مکھ ہنسلیاں کے دیکھ چھند بنداں

(ک: ۳۱۹، سیّدہ)

کوئلہ [س] اند ~ کولا، کوئلہ، کوئلا، کویلا۔

: جلی ہوئی لکڑی کا بجھا ہوا انگارا جس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے اور جو دوبارہ جلانے کے کام میں استعمال کیا جا سکتا ہے نیز کان سے نکلا ہوا وہ سیاہ نباتی مادہ جو لانے کے کام آتا ہے اور عموماً پتھر کا کوئلہ کہلاتا ہے۔ (ال)

اماں تیں سورج جل جل ہوا ہے آگ کا شعلہ

جلایا ہے اپس کوں کوئلے نمنے پنم پھر کر

(ک۳: ۵۶، زور)

کوئی صف۔

: ایک بھی (شخص)

نہیں پیم میں کوئی شہشہ مثال

صحی مانے یہ بات کوں شیخ و شاب

(ک۱: ۱۳، زور)

کویل [کوئل کا قدیم املا]

: سیاہ رنگ کا خوش آواز پرندہ جو کوے سے بہت چھوٹا ہوتا ہے اور کوکو کی آواز نکالتا ہے۔ (ال)

پرم کی بھید بن میں کوئی کویل

سونا واں سوں پنکھیر و سب رنجھائی

(ک۲: ۲۵۹، زور)

کہ [ف: کوہ = (پہاڑ) کی تخفیف]

: کوہ، پہاڑ، مرکبات میں بھی بطور جزوِ اوّل مستعمل، جیسے کہسار، کہستان وغیرہ میں۔ (ال)

کُہہ طور پر سدا ہے سبحان کا اُجالا

تو خلق سُرمہ کوئی رحمان کا اُجالا

(ک۱: ۲۱۹، زور)

کہانی [کہانا = (کہانی، ضرب المثل، کہاوت) کی تصغیر]

: زندگی کا کوئی واقعہ یا واقعات، سرگذشت، بیتی ہوئی بات، حال احوال۔ (ال)

بیداریم قسمن سوں ہماری کہانی ہے

اور چشمِ ساحرانہ ترا ٹونہ ٹانہ کر

(ک۲: ۱۱۴، زور)

کہت : کہتا۔ (سیّدہ)

اتم لوگ سیس لگاویں سو کہت چند

سو میں پاؤں پڑیا ہر یکھ دکھایا جیوں توا چند

(ک: ۳۵۳، سیّدہ)

کہارے: کوئل کی آواز، کوک۔ (سیّدہ)

رسیلے کنٹھ سوں اُلاپ اب کوئل کے کہکارے

پپیہے ناد سوں مد پیونت کدنا خماراں کر

(ک: ۴۰۱، سیّدہ)

کہُربا [کہ (کاہ کی تخفیف) + ف: رُبا، رُبودن = اچک لینا، لے جانا] اند۔

:ایک درخت منجمد گوند جو پتھر کی سخت ہوتا ہے، اس کا رنگ عموماً زرد ہوتا ہے اسے کپڑے یا چمڑے وغیرہ پر رگڑنے سے اس میں مقناطیسی یا برقی قوت پیدا ہو جاتی ہے اور یہ گھاس کے تنکوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔(ال)

دشمن علی کے کہربا جوں پہلے ہوئے
جب علی تھے تکھ محباں ہوئے
(ک۳:۴۸، زور)

کہکنا ف ل۔

:پرندوں کا بلند آواز سے بولنا، خاص کر کوئل کا کوکنا، مور کا بولنا۔(ال)

کہکتا ہے تن پنجرے میں جوں کبوتر
کھلکتا ترا صبح کا ہوگا دلکش
(ک۲:۱۳۰، زور)

کہکش: کہکشاں۔(سیّدہ)

صدقے نبی جم راج کر قطب زماں آنند سوں
قدرت تھے کہکش آئے کردندیاں کے سر آرا ہوا
(ک:۳۰۱، سیّدہ)

کہنی (کہانی کا ایک قدیم املا)

:کہانی۔(ال)

عشق سُپنے میں میں دیکھیا ایک سُہنا
سانو کہنیاں کہتے سننا میری کہنی
(ک۱:۲۸۰، زور)

کہیا [کہا کا قدیم املا] اند۔

:کہا۔(ال)

پیا کوں پاؤں پر جیتا مناوں
نہیں وو مانتا کہیا ہمارا
(ک:۴۳۱، سیّدہ)

کہیتھے (کیسے کا قدیم املا) حرفِ استفہام

:کیسے، کیوں کر، کس طرح

کہیتھے پیا بن صبوری کروں
کھیا جائے اتّا کیا جائے نا
(ک۲:۲۳، زور)

کہیں: کسی جگہ، کسی مقام پر۔(ال)

اللہ رضا سوں جگ میں سوتے ہیں یوں انداں
غم کا نشاں کہیں کوئی جیتا ڈھونڈیا نہ پایا
(ک۱:۴۵، زور)

کے [کیا کا قدیم املا] م ف۔ :کیا۔

تم معانی کے گنایاں کا رقم کرتے ہیں کے
میں محمد نانوں تھے دونوں جہاں میانے جکپا
(ک۲:۷، زور)

کیتا [کرنا کا ماضی] اند۔

:کیا۔(ال)

یاد مج اس رات دیوانہ کیتا
وو نھنا مج خواب میں افسانہ کیتا
(ک:۴۹۳، سیّدہ)

کیتی [کیتا کی تانیث] مث۔

:کرتی۔(ال)

بہوتیک کے چاوسوں کیتی کندوری بھاؤ سوں
سوتس کندوری لون تیں سمدور سب کھارا ہوا
(ک:۳۰، سیدہ)

کیتیک [کیتک کا اشباعی املا] صف۔
:کئی، کئی ایک، کتنے ہی، متعدد۔(ال)
سو رنگ رنگیلی مہندی ہَو رنگ سوں کلا کر
کیتیک چاواں سیتی شہ پانوں کوں لگائے
(ک:۳۸۹، سیّدہ)

کیتے :کیتا کی جمع۔ :کتنے۔(ال)
سلکھن سعد ساعت سُوں سُرج چند اختراں خوشیاں
قطبؔ مندر میں کیتے مل دیکھ امرت مہتراں خوشیاں
(ک:۴۱۲، سیّدہ)

کئی :کوئی کا مخفف۔ :کوئی (مع تحتی الفاظ)
سپورن ہے کلا چند تھے اے شاکئی
تو سب جگ پر ستیا ہے اپ اُجالا
(ک ا:۲۹۵، زورؔ)

کیاں :کی (حرف اضافت) کی جمع۔(سیّدہ)
ابز سُفرے میں قدی جوڑ چند سورکیاں پوریاں
چے نعمت تھے قدرت کے سو چوندھر نور دستا ہے
(ک:۳۲۸، سیّدہ)

کیتیں [کے تئیں کی تخفیف]
:کے تئیں۔(ال)
تمیں و نا بن کوئی دن ناہیں دعا منگنے کیتیں
مرتضٰی تیں مصطفٰے ہیں عید میں دیتے سر پر
(ک ا:۷۹، زورؔ)

کیرا حرف ربط۔ :کا۔(ال)
بندا ہوں گنہ گار خدا میرا گنہ بخش
تج لطیف کیرا فیض خدا منج کوں سدا بخش
(ک:۲۹۷، سیّدہ)

کیرے :کے۔(سیّدہ)
کرے تمن مولود کی مہمانی سب رضوانیاں
سب لامکاں کیرے مکاں سرتھے سنوارے ہیں علی
(ک:۳۰۵، سیّدہ)

کیس [س] اند۔
:مراد، لمبے بال۔
عشق باساں سو پھانسے باگ کھینچے آپ دھن
کیس میانے پُھل جڑی چوٹی منے دونا اوبالا
(ک:۴۱۹، سیّدہ)

کیساں:کیس (بال) کی جمع۔
گھڑیاں گھڑیاں نا گن کے میں گنتا ہوں اب پہلا پہر
کنولی کے کیساں میں مہکے باس وو پُھل کیوڑی
(ک:۴۱۹، سیّدہ)

کیسر [غالباً، س] امث۔
:ایک قسم کا نہایت خوشبودار زردی مائل پھول،
مثل زعفران۔(ال)
بسنت و نت چھند سو کند گال اوپر
پھولایا آگ کیسر کی بہارا
(ک:۳۷۰، سیّدہ)

کیسنڈ :ایک دھات جو لوہے اور گندھک کو ملا کر
بنائی جاتی ہے۔(سیّدہ)
ہے مرگ نین کیسنڈ گونی
نیناں سوں کرے کماندارى
(ک:۶۵۸، سیّدہ)

کیش [ف] اند۔

:(۱) مذہب۔ دین۔ اعتقاد۔ (۲) عادت۔ خصلت

(۳) صفت، وصف طور طریقہ۔ ڈھنگ روش

(۴) ترکش۔ تیر دان۔ (ع ال)

اے بارِ خدا آپنے درویش کوں بخش

مج کوں محمد علی کے کیش سوں بخش

(ک:۴۰۷، سیّدہ)

کیلی : کنجی، کیلا۔ (سیّدہ)

جو خمخانہ کو موندیا تھا روزیاں کے قفل ساقی

نوا چند کیلی سوں خمخانے کوں سر تھے کھلایا عید

(ک:۳۵۶، سیّدہ)

کیمیا دِشٹ کیمیا = (ع = وہ جوہر جو جسم کی ماہیت کو بدل دے) + ڈشٹ۔ (س = نظر، روشنی)

: کیمیا نظر، کھوٹے کو کھرا بنا دینے والی نظر، تانبے کو سونا بنا دینے والی نگاہ، کندن بنا دینے والی توجہ، قدر و قیمت بڑھا دینے والی توجہ؛ مراد فیض بخش ذات یا شخصیت۔ (ال)

کیمیا دشٹ دم عیسیٰ وا ہور بھاگ میں فتح

ایسے دردانہ کے ہے ہاتھ میں میرا سو کلید

(ک۲:۹۱، زور)

کیمیائی [کیمیا + ی، لاحقۂ نسبت] صف؛ اند؛ ~ کیمیاوی

سونا بنا دینے والا، کندن کر دینے والا (استعارۃً) قدر افزائی کرنے والا۔ (ال)

نظر کی مرحمت سوں دیکھ منج مسکین کوں یک دل

پیا کی کیمیائی دُست سوں فغفور کر ساقی

(ک۲:۲۹۵، زور)

کیں [کہیں کی تخفیف اور قدیم صورت] حرف۔

: کسی جگہ، کہیں۔ (ال)

اگر یہ چاند اس آسماں کا کیں جگ تو قبولوں کیوں

سماں کے چاند کے مُکھ میں کوں دیکھیا جو تارے ہیں

(ک:۴۴۳، سیّدہ)

کیوڑی [کیوڑ (بحذف ا) + ی، لاحقۂ نسبت] صف۔

: کیوڑے کے پھول کے رنگ کا۔ (ال)

گھڑیاں گھڑیاں ناگن کے میں گنتا ہوں اپ پہلا

کنولی کے کیساں میں مہکے باس سو پُھل کیوڑی

(ک:۳۹۲، سیّدہ)

گ

گالا [ف: گال + ا، لاحقۂ نسبت و تذکیر] اند۔

: کنایۃً نہایت سفید۔ (ال)

چھپے چند سور جیالانہ چھپئے نور پیو گالا

دوتن کے من حسد بھالا کہ شرج سات باری ہے

(ک:۶۷۵، سیّدہ)

گالی امث۔ : بدزبانی، فحش بات۔ (ال)

گالیاں ستے او نازنیں مجھ یاد کرتا کہ سنیا

اب دل کروں قرباں اس دشنام کے انعام پر

(ک۲:۱۱۵، زور)

گام رَکھنا (محاورہ)۔

: چلنا، قدم رکھنا، آمادۂ عمل ہونا، عمل کرنا۔ (ال)

تیرے کام میں گام رکھیا ہوں میں تو

دیا عشق شاباشی کا منج کوں چادر

(ک:۴۵۷، سیّدہ)

گانا [س: گان] ف م۔

:منھ سے سُر یا سُریلی آواز نکالنا، سُریلے بول بندھے ہوئے سروں میں نکالنا، نغمہ سرائی کرنا، لہکنا۔ (ال)

خوش ہو خوشی ہنستی اہے ہور عیش متوالا ہوا
عشرت لکیا ات ناچنے آلاب جب گایا اَنند
(ک ۱:۳۹، زوٗر)

گانٹھاں: گانٹھ کی جمع۔

مدن گانٹھاں نوے جوبن نویلے تن اوپر سہتے
پون کے راگ رنگ گا کر منجے چھندسوں رجھاتی ہے
(ک: ۴۴۴، سیّدہ)

گاہ [ف] م ف۔

:کبھی، کسی وقت، بعض وقت۔ (ال)

دپے جو گاہ سور کہے ڈوبے کیا ہے ڈر
مکھ سور حور نور سدا دپے میرے گھر
(ک ۲:۱۱۳، زوٗر)

گانڈے: گٹے۔ (سیّدہ)

پھولاں کے منڈپ اور گانڈے کی تھائیاں
کہ ساتوں سہیلیاں سوں منڈپ اُچایا
(ک: ۳۷۹، سیّدہ)

گتاں [گات / گاتی کی تخفیف] امث۔

:حالت، کیفیت کی جمع۔ (در)

جب گتاں کے بھید گنوائے ہیں نٹ نٹ کارسوں
او ہنکاراں ناد سن کر گر بڑاتے سب پٹن
(ک: ۴۱۶، سیّدہ)

گج [س] اند۔

:ہاتھی، فیل۔ (ال)

گگن کا گج کا نوا چند دانت ہے تس گج اُپر چڑ کر
خوشیاں کے فوج سوں شہ گھر منے مہمانی آیا عید
(ک: ۳۵۶، سیّدہ)

گدا [ف] صف۔

:مفلس، نادار، غریب، فقیر، بھکاری، گداگر۔ (ال)

اچھو عیش و عشرت سدا بزم میں
معانی گدا کوں دلا دو درم
(ک ۲:۱۷۰، زوٗر)

گدڑی امث۔

:فقیروں کا جُبّہ جس میں رنگ برنگ کے پیوند لگے ہوتے ہیں۔ (ال)

نین دریا میں اُبلے ہیں موتی
عشق گدڑی کیاوے ہاتے ہات
(ک ۲:۵۴، زوٗر)

گدگلی کرنا ف مر؛ محاورہ۔

:گدگدی کرنا، گدگدانا، ہنسانے کے لیے، انگلیوں کو بدن کے حساس اعضا سے مَس کرنا۔ (ال)

نبی صدقے تلتل ہنسی میں اُتر
قطب تج کوں کر گدگلیاں پایں خط
(ک ۲:۱۴۷، زوٗر)

گرب [س] اند۔

:غرور، تکبّر، گھمنڈ۔ (ال)

گربوں تھامے ہو پیو پنتھ دیکھتے

چوری چوری سائیں نجھاتی اہے

(ک:۶۸۳،سیّدہ)

گرَج [س]امث؛اند۔

:بادلوں کے ٹکرانے کی آواز۔(ال)

ترے حملے کوں ڈونگر تاب کیوں لیائے

کہ اس گرجن تھے بادل گرج دھرتا

(ک ا:۱۷۳،زوٓر)

گرجن [گرجنا سے حاصل مصدر]اند۔

:عموماً چیزوں کے ٹکرانے سے پیدا ہونے والی آواز،

شور،غوغا،چرچا،گرج،کڑک۔(ال)

عیدی کے دمامے طبلاں بجتے جگت میں

پیہے جن گھنگروناد کے گرجن سوا ہر ہے

(ک:۳۵۵،سیّدہ)

گرد [ف]امث۔

:غبار،دُھول،مٹی۔(ال)

تیرے دوست کے باٹ کی گرد تھے

دے منج نین کوں توتیا یا حفیظ

(ک:۲۹۹،سیّدہ)

گرجیا:گرجا۔(سیّدہ)

گرجیا ہرگ خوشیاں سوں سنگا راؤ سکیاں

پڑتا ہے سیگھ پُھوی پُھوی چولی بھگاؤ سکیاں

(ک:۴۰۵،سیّدہ)

گرِو [ف]صف۔

:گرفتار،مبتلا۔(ال)

گِرو گرو ہے سہیلیاں کی سو چترائی منے نس دن

محمد قطبؔ شہ کوں دے ہے اپ نیناں کی دوائی

(ک۲:۲۷۶،زوٓر)

گرو [س]اند۔

:فلکیات،مشتری۔(ال)

گرو گھر گرہ کیاں کئے اُوترے دوداں سوں بھرائی

چاند سورج کے پیالے آپنے گھر میں پھرائی

(ک۲:۲۷۴،زوٓر)

گِرَہ [ف]امث۔

:بندھن،انٹی،گانٹھ،عقدہ،گتھی۔(ال)

نہ بیچو منجے مشک نافے کے نمنے

اذل تھے گرہ پا کہ طبلاں بجایا

(ک ا:۷،زوٓر)

گِرِیباں[ف:گری=گردن+بان=محافظ]اند۔

:لباس یا کُرتے کا وہ حصّہ جو گلے کے نیچے اور چھاتی

کے وسط میں ہوتا ہے۔(اکثر تکمے دار)۔(ال)

پکڑیا گریباں شیشہ کا گتواں تھے نا ڈر کے میں

بھو دلیں کوں سنپڑیا ہے اب نا چھوڑوں داماں عید کا

(ک۳:۶،زوٓر)

گڑبڑا [گڑبڑانا کا حاصل مصدر]اند۔

:گڑبڑ،افراتفری،گھبراہٹ،پریشانی۔(ال)

دھن دید پر نا دید رکھ سورج سورج نہیں رہتا کھڑا

تارے چندر سن یو خبر سب رین میں رہے گڑبڑا

(ک ا:۲۸۵،زوٓر)

گڑبڑانا [گڑبڑ+انا، لاحقۂ مصدر و تعدیہ] ف ل۔

: گھبرانا، پریشان ہونا، سٹپٹانا۔ (ال)

دمامے سو بادل کے کھن کا چتر ہے
کلیجا سو سُن دشمناں گڑبڑایا

(ک:۱۷۴، سیّدہ)

گزک [ف] امث۔ : بوسہ۔ (ور)

کھڑی مست انچل مست ڈھلی مست اورہی مست
گزک مست نُقل مست بچن مست پری مست

(ک:۵۰۸، سیّدہ)

گزند [ف] امذ۔

: دکھ، تکلیف، رنج، مصیبت، صدمہ، دھچکا، نقصان، گھاٹا، خسارہ، زیاں، چوٹ، کسک۔ (ال)

گرجتے ہیں اس دھن تھے ساتوں گگن
جگت رقص کرتا نہیں کچ گزند

(ک:۳۷۶، سیّدہ)

گسترده [ف: گسترٖدن = بچھانا ہے اسم مفعول] صف۔

: بچھایا ہوا، پھیلا ہوا۔ (ال)

دانے اوپر انچل کا وو جھل کرے ہے نہ کا
کیوں جاؤں چرا چرنے وو دام ہے گسترده

(ک:۶۴۵، سیّدہ)

گشتاں [ف: گشتن (پھرنا) کا حاصلِ مصدر] کی جمع۔ امذ

: سیر تفریح، گھومنا پھرنا، گشت، پھیرا۔ (ال)

اِدک ہاکاں کھکاٹی ہور زلف سنگ لے بجاوے تل
بجتر یک پچن گھنگرو کیتساں گشتاں پھراتی کی

(ک:۶۶۰، سیّدہ)

گگناں [س] امذ۔

: گگن = (آسماں، فلک) کی جمع۔

چندر جوتاں کا اُجالا پڑیا ہے گگناں میں
نین ہوائی تھے ہوتا ہے سب ہوا روشن

(ک:۳۴۷، سیّدہ)

گل امذ۔

: گلا کا مخفف، تراکیب میں مستعمل۔

مجنوں سو میرا نام ہے وحشی توں مج سوں رام ہیں
اس مکھ الکھ مجھ دام ہیں یک بیچ میں گل پایا

(ک ۲:۴، زور)

گلال [: لال سفوف جو ہولی میں چہرے پر مَلا جاتا ہے۔ لالی۔ (ق ال)

گالاں جو گل رخاں کے لالاں کرن کوں چوندھیر
پھرتا لے کر کمل میں پیالا گلال ساقی

(ک:۳۵۱، سیّدہ)

گلسری امث۔

: گلے کا ایک زیور جو (شادی شدہ) عورتیں گلے میں پہنتی ہیں۔ (ال)

زنگاں پدماں کے بندے گلسری
گلے گل لڑاں سوں دکھایا بسنت

(ک:۳۷۲، سیّدہ)

گلالا [گلال+ا، لاحقۂ نسبت] امذ۔

: پھول کا زیرہ، سُرخ رنگ کا سفوف۔ (ق ال)

پھٹی جوبن جوانی بھیٹی سوں
مودل میخانہ پیالا دیو گلا لا

(ک:۴۲۷، سیّدہ)

گُلالی [گلال+ی، لاحقۂ نسبت] صف۔

:گُلال جیسا، سُرخ، لال رنگ کا۔(ال)

جھمکے گلالی گال میں اومہ نویلا چھند کا

منج دل کے تئیں اس دل اُپر سب مل کے اب قرباں کرو

(ک:۳۳۵، سیّدہ)

گُلانا [س: گل] ف م۔

:کسی شے کا پگھلنا۔

ترے حسن کوں دیکھ شرموں سیتے

عشق کے بہانے تھے گلتا شمع

(ک:۵۹۹، سیّدہ)

گلِ لالا: لالا کا پھول۔(ق ال)

سو اپنے میں پیا مست ہو ہنستے آ گل لالا

کہے کیوں پیاری کر بوجھتی سو منج جیو کوں لجانے کی

(ک:۷۰۰، سیّدہ)

گُلدان [گل+ف: دان، لاحقۂ ظرفیت] اند۔

:وہ ظرف جس میں پھول یا پھولوں کا گلدستہ رکھا جاتا ہے۔(ال)

بارا جو ہے شیطان میں سنچرے نہ قطبا کان میں

اُمید کے گلدان میں بارا ہے رحمانی مجھے

(ک:۳۰۱، سیّدہ)

گُل ریز [ف] صف۔

:پھول بکھیرنے والا۔(ع ال)

جھڑتے ہیں پھول گل ریز اس کی میٹھی ہنسی تھے

تو چند سُرج ستارے اس تائیں کھولے دامن

(ک:۳۴۸، سیّدہ)

گُل گُوں [گل+گوں، لاحقۂ صفت] صف۔

:گلاب کے رنگ کا، گلابی، سُرخ۔(ال)

دنیا کا ابٹ منجکوں دور دستا

خوشی سوں پی تو یک دو پیالے گل گوں

(ک۲:۱۹۸، زور)

گُلنار [گل+نار=انار] اند۔

:ایک درخت جو انار سے مُشابہ ہوتا ہے اور اس میں بڑے بڑے پھولوں کے سوا جو گلاب کی مانند ہوتے ہیں پھل نہیں لگتا۔(ال)

انار کا پھول، انار کا سا رنگ۔(ق ال)

محبت مے دِسے اُس مکھ صفا میں

ہمن پیالے میں مے بھر ساقی گلنار

(ک:۵۷۰، سیّدہ)

گُلِستان [گل+ستان، لاحقۂ ظرفیت] اند۔

:وہ جگہ جہاں پھول بکثرت ہوں۔ چمن، گلزار، پھلواری۔(ال)

بادل ہو تری نیہ میں پھرتا ہوں گلستاں میں

الحمد للہ بارے میں گھر تھے ہوا فارغ

(ک۲:۱۶۱، زور)

گمت [س] اند۔

:راستہ، تماشا، کھیل۔(ق ال)

مکھ پر مکٹ چڑانے بکٹ کا گمت منے

تو حسن بھار میں سُبھے سو کے کا ڈھال عید

(ک:۳۵۷، سیّدہ)

گُل کرنا (محاورہ)۔

: پھول کھلانا، چمن زار بنانا، خوشبو بکھیرنا،
گلزار بنادینا۔ (ال)

عنبر ہور عود و مشک و زعفران کا رُوت آیا ہے
اس تھے باس انو کا جگ میں کرتا ہے گلستانی
(ک۳:۳۵، زور)

گمتیاں: عیش کرتی ہیں، وقت گذارتی ہیں۔ (در)

شاہ درس سیتی گمتیاں کا منیاں
دید پر ہے دید منظور یاں کی عید
(ک:۳۷۴، سیّدہ)

گمتے : گذارنے۔ (ق ال)

خلوت میں گمتے شہ جب ڈبتا ہے چاند کھن میں
چھپ جائے سورنس میں نکلے جو شہ انگن میں
(ک۱:۲۳۷، زور)

گمو : بسر کرو۔ (ق ال)

دیکھت شہ کی عشرت دعا کر کویں بت
گمو رات دن قطب شہ نت انداں
(ک:۳۲۰، سیّدہ)

گمے : بسر کرے۔ (در)

اے سیتل ہوا منج گلے نا پیا بن
مگر پیو کنٹھ لا کرئے منج نہالا
(ک:۴۰۹، سیّدہ)

گلہار اند۔ : گلے کا ہار۔ (ال)

منج من اُتالا ہے ادک اے نار تج سنسگرام کا
لٹ پٹ ہوا ات پیم سوں منج بانہہ کے گلہار خُذ
(ک۲:۱۰۵، زور)

گُن بَھری صف، مث۔

: خوبیوں والی، ہُنر مند (طنزاً)، شریر۔ (ال)

رنگیلی سائیں تھے توں رنگ بھری ہے
شگو سُندر سہیلی گُن بھری ہے
(ک۱:۲۷۱، زور)

گُن گانا (محاورہ)۔

: بہت تعریف کرنا۔ (ال)

زہرہ اس عید کی امنگاں سوں
شہ کے گُن آسماں پہ گایا ہے
(ک:۳۲۷، سیّدہ)

گُن گانا (محاورہ)۔

: بہت تعریف کرنا۔ (ال)

زہرہ اس عید کی امنگاں سوں
شہ کے گُن آسماں پہ گایا ہے
(ک:۳۲۷، سیّدہ)

گِنائیا [گنوانا کی تخفیف] ف م۔

: شمار کرانا، گنوانا، گننے کا کام دوسرے سے کرانا،
تفصیل سے بیان کرنا، ایک ایک کر کے بیان کرنا،
پوری طرح واضح کرنا۔ (ال)

قطبا گِنائیا ہے مولود آج تیرا
عشرت انند دے اُس آپار یاعلی توں
(ک:۳۰۸، سیّدہ)

گناہاں اند۔

: گناہ کی جمع۔ (س ج)

ایسا فعل کرنا جو شرعاً ممنوع ہو اور کرنے والا عذاب کا مستوجب ہو، اوامر اور نواہی کی خلاف ورزی کرنا، نافرمانی کرنا۔ (ال)

قطب زماں کے سب گناہاں بخش اللہ
پکڑیا علی داماں سب ہی اس عید میں
(ک:۳۷۷، سیّدہ)

گنبھیر [گھمبیر کا ایک املا] صف۔

: گہرا (مجازاً)، سنجیدہ، متین، بُردبار، بھرم یا عزت رکھنے والا۔ (ال)

جیو میانے سروقد کھینچا تمارا یا امیر
ہات میرے سیس پر رکھ کرو سب میں گھمبیر
(ک:۳۰۷، سیّدہ)

گنائے: گوائے۔ (در)

اُنن دن مولود آئے خوش خبر قدسی یو پائے خوش
پھرا مولود گنائے خوش جنت آتو ستوارے ہیں
(ک:۳۱۵، سیّدہ)

گنٹھ جوڑی امث۔

: گٹھ جوڑ، اتحاد، ملاپ۔ (ال)

نِکھنڈ گنٹھ جوڑی کوں جوکھوں یک سورتارے توں
خزینے جیو دلا مخزن ہٹے گھر تھے چراتی کی
(ک۲:۴:۲۷۴، زوؔر)

گَنج [ف] اند۔

: (عموماً قیمتی اشیاء کا) ذخیرہ یا مخزن، خزانہ، دفینہ، کنز۔ (ال)

او چشمۂ حیات گوں نالا خدا توں رنج
اُس دھن تھے عاشقاں کو ملیا ہے پرت کا گنج
(ک۲:۱:۷۱، زوؔر)

گنجائے: گونج جائے۔ (در)

نِس کیس میانے کیوڑے دستے ہیں بہاتی کے جیوں
تالاں پھٹاک ناداں آنند لگن گنجائے
(ک:۳۴۷، سیّدہ)

گنجیا اند۔

: گنجینہ، مخزن، خزانہ، دفینہ۔ (ال)

آیا ہے وقت مہدی ہادی جگت میانے
جس کوں اچھے گنجینا اس کوں کھلیں گے اسرار
(ک:۵۷۳، سیّدہ)

گُندنا [گوندھنا/ گندھنا کا ایک قدیم املا] ف م۔

: پھول یا موتی وغیرہ دھاگے میں پرونا، گوندھنا۔ (ال)

کھلیا ہے سب پُھلاں میں آج سر تھے ایک پُھل تازا
طرہ اس پھول کا گند کر رکھیں اب زیب افسر کوں
(ک۱:۵، زوؔر)

گُندنے: گوندھے۔ (در)

سہیلیاں کے گندنے تھے جن کاس باندھے
او شہ چرکیاں ستیں بجکتی کھڑی
(ک:۳۹۶، سیّدہ)

گُندکر: گوندھ کر۔ (در)

کھلیا ہے سب پھلاں میں آج سر تھے ایک پھل تازا
طرہ اس پھول کا گُند کر رکھیں اب زیب افسر کوں
(ک:۲۹۹، سیّدہ)

گُنگ [ف]صف۔

: جو بول نہ سکے، بولنے سے معذور، گونگا۔ (ال)

تیرے کہنے بن جے کوئی ہنگامہ میں کہنے بڑے
بہو عجب ہے اے کہ نیں ہوتا ہے گُنگ اس کا زباں
(ک: ۶۲۶، سیّدہ)

گنگ دھار: گنگا کی دھار۔ (در)

: گنگ، دریائے گنگا، صرف ''دریا'' کے لیے بھی آیا ہے۔ (ق ال)

میرے ترے روماولی جمنا وگنگا جوں مل اہیں
روں روں سو مچھلی ہوے کر کرتے ہیں تج گنگ دھار عیش
(ک: ۴۶۱، سیّدہ)

گگن :گگنا۔ (در)

جکیو چڑنے گھوڑے اوپر اس کوں سواراں میں گگن
تل ہور مسے کی گیند کر کرتے ہیں جولاں عید کا
(ک: ۱۷، سیّدہ)

گنوارے: گہوارے۔ (در)

ہمن دل کے گنوارے میں سجن کا نور دستا ہے
سورج کرناں کی ڈوریاں سوں جھکتا خوشنما ہے
(ک: ۳۱۳، سیّدہ)

گُنونتا [: اچھی صفات والا۔ (در)

توں سائیں گنونتا مرا بر لیا چنتا مرا
سن سیو کا کنتھا مرا سجان تھے سجان توں
(ک: ۳۰۶، سیّدہ)

گوانا [گنوانا کا غیر لفظی املا] ف م۔

: گنوانا، ضایع کرنا، برباد کرنا۔ (ال)

پئے جے ساقی کوثر کے ہت تھے جام کوثر کا
سدا حضرت گیرا برمال شاہاں میں گوا دو تم
(ک ا: ۳۲، زورؔ)

گوٹ [س] امث۔

: چادر وغیرہ کے گرداگرد یا کپڑے وغیرہ کے دامن پر ٹکی ہوئی پٹی جو لباس کے کنارے پر یا گرداگرد لگاتے ہیں، گوٹ آڑی اور سیدھی دونوں طرح لگتی ہے، کناری۔ (ال)

فلک سرمائی مخمل کے ملک درزیاں سوتاواں لے
شفق کی گوٹ لالہ سے منڈپ نوری ••• ہیں
(ک ا: ۳۶، زورؔ)

گوشاں [ف] امذ۔

: گوش (: کان) کی جمع۔

مکھ پر بڈھی کی جھڑ دی گوشاں کی گل کی جھڑری
سو چھند کرنا چھوڑی اور پائی ہے ماں
(ک: ۴۶۷، سیّدہ)

گوشہ [ف] امذ۔

: (مجازاً) خلوت، تنہائی کی جگہ، تخلیہ۔ (ال)

رکھے ہے منج گوشہ میں اپنے دل خواہ
ہزاراں شکر کرتا ہوں تا سحر گاہ
(ک۲: ۲۲۱، زورؔ)

گوندا :گوندنا۔ (در)

کرتار تیئیں کیس میں توں پھول نہ گوندا
قدرت کی کلیاں کا ہے لٹاں میں مہکارا
(ک: ۴۸۰، سیّدہ)

گونی :گوں = (غرض، مطلب، مقصد) کی طرف منسوب، طرح کی، رنگ کی، وضع کی۔ (ال)

ہے ہرگ نین کیسند گونی
نیناں سوں کرے تمانداری
(ک: ۶۵۸، سیّدہ)

گوہ [پ] اند؛~ گو۔
: پاخانہ، فضلہ، چرک، (کنایۃً) بہت گندا، گوبر۔
(ال)

یزیدیاں کا سو وقت آیا کرو لعنت یزید اوپر
سور کے گوہ میں داڑی موچھیاں سربیں ڈبایا ہے
(ک۳: ۵۶، زور)

گوہَر [ف] اند۔
: موتی۔ (ال)

سکل جھاڑاں کوں لاگے ہیں جواہر کے نمن پھولاں
سو پھولاں سوں کرے تل تل پیا پر گوہر افشانی
(ک۳: ۳۴، زور)

گوہراں: گوہر کی جمع۔ (فرس ج)

تج یاد کرتا رجگ میں گوہراں کا کھان سب
تو ہوئے ہیں سب شہان روے زمیں کے تواسیر
(ک: ۳۰۷، سیّدہ)

گہیلی مث۔
: حسین، نازنین۔ (ال)

بنے سولہ سنگاراں تیرے انگ تھے
کہ سب خوباں میں توں دستی گہیلی
(ک: ۴۲۵، سیّدہ)

گہ گاہ [م ف، ~ گاہ گاہ۔
: کبھی کبھی، گاہے گاہے۔ (ال)

میں طفل ہوں تمھارے مکتب تھے علم بوجھیا
تو دیویں عالماں سب شب باشی تجکوں گہ گاہ
(ک۲: ۲۲۱، زور)

گُہر [گوہر کی تخفیف] اند۔
: قیمتی پتھر، جوہر؛ موتی، مروارید۔ (ال)

گہر پاکاں میں تھے پنجیا گہر
عشق کا جنیتا سو امید ہے
(ک۱: ۳۰۲، زور)

گہے [گاہے کی تخفیف] م ف۔
: گاہے، کبھی۔ (ال)

دپے جو گاہ سور گہے ڈوبے کیا ہے ڈر
مکھ سور حور نور سدا دپے میرے گھر
(ک۲: ۱۱۳، زور)

گیان :علم عرفان۔ (در)

سب جگ بھلے میں ہیں نا بھلوں اودھان میں
لکھئے ازل بھومان میں ہے راز پنہسانی مجھے
(ک: ۳۰۱، سیّدہ)

گیانی صف۔
: عقلمند، سوجھ بوجھ والا، درویش، مراقبہ کرنے والا۔
(ال)

کُنتل کے جھولے سہتے ہیں او مُکھ پر
کہ جوں پُھل پر ڈُلے بھونرا سو گیانی
(ک۲: ۳۷۲، سیّدہ)

گیسُو [ف]اند۔

:سر کے لمبے، زلف کی لٹ۔(ف ل)

عشق کی سرفرازی اس کے گیسو میں تھے پنچا ہے

تو اس کے ہات تھے اُبجے محبت کے نگاراں خوش

(ک:۳۱۷،سیّدہ)

گینڈ [س]امث؛اند۔

:گیندے کا پھول، زرد رنگ کا پھول۔(ال)

باس باساں سوں محبت گیند میلی

بہار پُھل نا لیوے میری نئ بالی

(ک۲:۲۸۱،زور)

گینداں:گیندے کے پھول کی جمع۔(فرس ج)

جگ میں چلیں لٹکتے ات چاتورائی سوں سو

کبکاں ہنسیاں گینداں سکھ چال موہنیاں کے

(ک:۳۵۸،سیّدہ)

گھاتاں[:گھات=(نقصان، داؤ، تاک، بربادی، تباہی، ہلاکت، فریب، مارڈالنا، برباد کردینا) کی جمع۔(ق ال)

اماماں پر ہوا سو دُکھ نکو پوچھو مسلماں

ہر ایک ایمام پر یک دکھ بہت گھاتاں بساتا ہے

(ک:۷۴۷،سیّدہ)

گھاتی [گھات+ی، لاحقۂ صفت]

:موقع تاکنے والا، گھاتکی، قتل کرنے والا، قاتل۔

(ال)

دوتی کاری دکھ تے کاری ہو کر گھاتی کرتی ہے

لاک چاڑی بوج پاڈی مج کوں آڑی درمنے

(ک:۴۲۱،سیّدہ)

گھالی :ڈالی۔(ذر)

سُن عقل اس بُوی کی ساس آئی اس گڑی کی

سو جیو مکھی گھڑے کی گھڑے پہ جھانپ گھالی

(ک:۴۶۶،سیّدہ)

گھرباراند۔

:گھر اور گھر کا ساز و سامان، مال و متاع، بال بچے۔

(ال)

دشمن اد منج پر کرے گا دشمن کی جب نظر

مرتضٰی کے کھرگ تھے گھربار اس ہوگا تباہ

(ک ا:۲۴،زور)

گھراں:گھر کی جمع۔

خوشیاں عیشاں انداں سب سکھیاں سُن یہ چھنداں سب

رہیا ہو پستہ خنداں سب بھرا تر جگ گھراں خوشیاں

(ک:۴۱۳،سیّدہ)

گھرے گھر م ف۔

:گھر گھر، ہر ایک گھر، سب کے ہاں، سب جگہ۔

(ال)

حاتم کا بخشش چھپ گیا ہے تیری بخشش کے انگے

گنجان گھرے گھر بھر دیا ہے آج دوراں عید کا

(ک:۷۱۵،سیّدہ)

گھڑ :جھنڈ۔(ق ال)

چوٹی تیری سو ناگ ہے ہور زہر اس میں کڑوا

آد گھٹے کھیلاں میں دستی تو ساچلی سپنسارا

(ک:۴۲۳،سیّدہ)

گھڑے [: گناۓ، پڑے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

(ق ال)

سُنعقل اس بُوی کی ساس آئی اس گُوی کی

سو جیو مکھی گھڑے کی گھڑے پہ جھانپ گھالی

(ک:۴۶۶، سیّدہ)

گھنٹ [گھنٹا کی تخفیف] اند۔

: گھنٹا، گھنٹی، گھڑیال۔ (ال)

گھنگرو و گھنٹ مست جھنک ساز کر چلے

سونا دسنکِ مست متی جائیں ہارڈر

(ک:۵۶۶، سیّدہ)

گھن [س] اند۔

: اسماں، چرخ۔ (ال)

جب تھے ہوا جگ میں تمارا نور پرکٹ جو رخت

تب تھے سپت گھن جوت پا کر چھلکن ہارے ہیں علی

(ک:۳۰۵، سیّدہ)

گھنس [مقامی] اند۔

: گھانس، راز۔ (ق ال)

نبی صدقے قطبؔ کے دشمناں کوں کاٹنے گھنس جوں

نوا چند کابلی خنجر پکڑ کر ہت میں آیا عید

(ک:۳۵۶، سیّدہ)

گھنگروال صف۔

: گھونگریالے، گھونگروالے۔ (بال)۔ (ال)

سو اُمیداں کے انند پھول چمن من میں کھلے ہیں

گھنگروال بال پیالے منے مدبھر کے پلاوے

(ک ا:۱۳۱، زورؔ)

گھنگرو [س] اند؛~ گھنگھرو۔

: مٹر کے برابر یا اس سے کچھ بڑے دھات کا بنا ہوا

گول دانہ (خول والا) جو ہلنے سے بجتا ہے نیز اسی

قسم کے دانوں سے بنا ہوا ایک زیور جو اکثر ناچنے

والیاں/ناچنے والے ناچتے وقت پہنتے ہیں۔

(ال)

گھنگرو و گھنٹ مست جھنک ساز کر چلے

سونا دسنکِ مست متی جائیں ہارڈر

(ک۲:۱۱۳، زورؔ)

گھنیر [گھن = زیادہ + یر، لاحقۂ صفت] صف۔

: کثیر، بسیط، وسیع۔ (ال)

سب جگ کرے انند کہ عید غدیر ہے

عیداں منے یو عید بڑا ات گھنیر ہے

(ک:۳۴۱، سیّدہ)

گھنیرو [گمبیر کا ایک املا] صف۔

: گھمبیر، پُرعظمت، بڑا۔ (در)

نین تج گھنیرو تو منتر بھر کے سٹائی کی

دے سو کے ٹکڑے، بجلیاں کے ان ہت کھان کی باقی

(ک:۶۶۰، سیّدہ)

گھور کر دیکھنا (محاورہ)۔

: غصّے کی نظر سے دیکھنا، تیز نظر سے دیکھنا،

نیز نہایت انہماک سے دیکھنا۔ (ال)

توں گھور کر دیکھ رکھی ہے کن پہ طرا

کتے کاندیاں پوچھوں نا پوچھے کاندے

(ک ا:۲۸۵، زورؔ)

گھونگٹ [گھونگھٹ کا ایک املا] امذ۔

:چادر، دوپٹے وغیرہ کا مُنہ کے آگے جھکا ہوا یا نقاب کی طرح پڑا ہوا پلّو۔ (ال)

دل کوئی دھرتے ہیں طمع اس چھند بھری کے ناز کا
تس ناز ہور گھونگٹ کے تیں دھرتا
(ک۲:۱۵۹، زور)

گھیاواں [گھاؤ (باضافتِ ی) + ان لاحقۂ جمع] امذ۔

:گھاؤ = (گہرا زخم) کی جمع۔ (ال)

احمدؐ مود تھے ہور علی صفدر کے زوراں تھے سدا
دشمن کلیجے میں کھڑک سو مار گھیاواں عید کا
(ک:۱۷، سیّدہ)

ل

لا لگا۔ (ذر)

ترے درسن کی ہوں میں سائیں ماتی
مجھے لا وو پیا چھاتی سوں چھاتی
(ک:۷۰۵، سیدہ)

لاباں :لاب (فائدہ، نفع، ملنا، پانا) کی جمع۔

نبی صدقے ہوئے ہیں منج کوں لاباں کے اوپر لاباں
کئی ہوں نیہہ کا سودا قطبؔ شہ نیہہ بھاری سوں
(ک:۴۳۲، سیّدہ)

لابھی :فائدہ، لالھ۔ (در)

تمن خواہش ہمن زردی پنایا مکھ بچارا سو
دِکھے عاشق شفاخانہ تمن لابھی کرن سکتا
(ک:۴۷۷، سیّدہ)

لاتی :لگاتی۔ (مفہوم یہ ہی نکلتا ہے)

کیتا صبوری میں کروں جوں مین پاتی تھے بچھڑ
توں گل سناتی ہے ولے کی منج گلے لاتی نہیں
(ک:۴۷۳، سیّدہ)

لاج [پ] امث، امذ۔

:شرم، عزت۔ (ق ال)

نا سکے جبرئیل کچ کہنے تمارے وصف کوں
بندہ خدمت میں چوکیا سب بندیاں میں پکڑ لاج
(ک:۳۲۲، سیّدہ)

لاجاں :لاج = (شرم و حیا کی جمع)۔

چادر عشق کا اوڑے جو بز بہوتی دِیسے
تیرے عشق کے لاجاں دیکھے ہیں لاجوں بھاجے
(ک:۴۳۴، سیّدہ)

لاجنا [لاج+نا، لاحقۂ مصدر] ف ل۔

: شرمانا، نیز شرمندہ ہونا۔ (ال)

بی بی فاطمہ عرش کے تاج ہیں
اُنن نور تھے حور جنت کی لاج
(ک ا:۲۷، زور)

لاجوں: لاج = (شرم، عزت) کی جمع۔ (در)

سُہاتا ہے مُکھ حسن گوری کا شاب
اُوکھ چند پہ چند کیاں ہیں لاجوں نقاب
(ک:۴۲۴، سیّدہ)

لاجے [: شرمائے۔ (ق ال)

اُجالا عید کا لاجے سکی مُکھ روشنی انگے
انند کا نور مُنج پر چتر نمنے چھائیا سر تھے
(ک:۳۴۶، سیّدہ)

لاڈ اند؛~لاڈ۔

: پیار، دُلار، اعتدال سے زیادہ محبت، ناز، غزا،
چوچلا۔ (ال)

تو ہے لاڈلی لاڈ سوں آتی اہے ری
عشق چونپ سوں من میں بھاتی رہے ری
(ک ۲:۲۸۲، زور)

لاڈلی [لاڈلا کی تانیث] صف، مث۔

: پیاری، دُلاری، چہیتی بیٹی۔ (ال)

توں ہے لاڈلی لاڈ سوں آتی رہے ری
عشق چونپ سوں من میں بھاتی اہے ری
(ک ۲:۲۸۲، زور)

لار [غالبًا، س] اند۔

: لڑی، صف، راستہ۔ (ق ال)

پیاگل بانہہ دے کنٹھ لار ہوں گی
بُلا کر میں کھلا دوں نص بادام
(ک:۶۱۴، سیّدہ)

لاڈ [س] اند۔

: لاڈ، پیار محبت۔ (ال)

شراب خانے کا مسکیں ہوں دیکھ مستی میں
کیا لاڈ انبر پہ کروں، حکم تل سو تارہ کروں
(ک ۲:۱۷۵، زور)

لاڑیاں: لاڈ کی جمع۔ (در)

تمارا فیض بخش کا بہوت ہے عام و خاصاں پر
ہمن بخشو عشق کے لاڑیاں ہم عید و ہم نوروز
(ک:۳۴۷، سیّدہ)

لاف [ف] امث، اند۔

: شیخی، ڈینگ، خودستائی، بکواس۔ (ال)

عالم اپنے علم کا کرتے سب لوگاں میں لاف
تو نین کے جام کا مئے پیکہ پڑتا او حدیث
(ک:۵۲۳، سیّدہ)

لاکھاں [لاکھ+اں، لاحقۂ جمع] صف۔

: لاکھ، لاکھوں، بے شمار۔ (ال)
لاکھ کی جمع، لاکھوں۔ (ق ال)

نبی کی دیا تھے قیامت تلگ تم
گنا و نبی کے سو مولود لاکھاں
(ک:۳۲۰، سیّدہ)

لاگ [پ]امث، اند۔
:ربط، تعلق، علاقہ، وابستگی۔(ال)
عشق، محبت، دشمنی، کوشش، لگاؤ، راستہ، لگ، تک
لگ، لگی، لگا۔(ق ال)

جنت بن میں کھلیں جوں پُھل کلیاں رحمت کے شبنم تھے
سکیاں گل لاگ اُدھر کلیاں کوں مدسوں یتوں کھلایا عید
(ک:۳۵۶، سیّدہ)

لاگاں :لاگ کی جمع۔

جو ہے تج ہات میں تا فتاں بجا مطرب خوشی تاناں
خوشیاں سیتے لویں لاگاں انند ہور عیش ہے سر لیس
(ک:۶۱۷، سیّدہ)

لاگیا :لگا۔(ق ال)

نبی صدقے قطبا کا من تج سوں لا گیا
کہ اپ جیو میر تیرا کہتا ہے ٹھارا
(ک:۴۵۷، سیّدہ)

لالا :محبوب، (محمد قلی قطب شاہ کی ایک محبوبہ کا نام)

○ ہلیا من تو بالا سکی سن مو لالا
برہ تھے مُوجیا جلا بالے بالا
(ک:۴۲۶، سیّدہ)

لالہ [ف]اند۔
:ایک نہایت سرخ پھول جس کے درمیان سیاہ داغ ہوتا ہے۔(ال)

تج گال پھل اے اپرلٹ ہے سو گل لالے اپر
یا ہے بھنور لالے اپر سو نقش مج من کائیا
(ک۲:۴، زور)

لالاں :لعل، عاشق۔(ق ال)

بھرے مے لعل پیالے میں اپ لعل سوں پینے
سوتس بُند لعل مے تھے ہوئیں دکھ رنگ لالے لالاں کے
(ک:۶۶۳، سیّدہ)

لالن :معشوق، محبوبہ۔(ق ال)

مرے مَن کا بھاتا لالن سوں ملنا
منجے بھاتے ہیں پیوہت کنٹھ مالا
(ک:۴۰۹، سیّدہ)

لالی [لال+ی، لاحقۂ نسبت]امث۔
:سُرخ رنگت۔(ال)

تج مُکھ کی لالی تھے دِپے سورج کی لالی بھاگ سوں
تاریخ بہو دیکھیا نہ کس تاریخ ایسی استری
(ک:۴۱۰، سیّدہ)

لام [ع]اند؛امث۔
:سوار، پیدل وغیرہ، اسلحہ بند فوج، فوج کا دستہ۔
(ال)

نا بوجھیں عشق پنتھ سوکاں پاویں کے اس انت
ہے طوق گلے قاف کہ قلاب سو جوں لام
(ک:۳۹۵، سیّدہ)

لامکاں [ع]اند۔
:وہ مکان جس کی میں مکانیت کی تخصیص نہ ہو،
عالم قدس، خدائے تعالیٰ کی تعریف کا کلمہ۔
(ف ل)

سورج ہے درپن تیرا ایز صحن آنگن تیرا
گھر لامکاں مسکن تیرا تج بن نہیں کوئی یا علی
(ک:۳۰۵، سیّدہ)

لاوبالی [لاأبالی کا مخرب] صف۔

:لاأبالی صحیح املا ہے۔

سہیلی توں خاطر پیا کا پکڑ کر
سجن کے خیالاں سے سب لاوبالی
(ک ۳:۲۲۴، زور)

لباں [ف] اند۔

:لب کی جمع۔ (در)

جو جگ عشاق عاشق اس لباں کے ہو دیے جیواں
سو جانبازاں ہے عاشق کراجھوں پیاریاں پنایاں ہیں
(ک:۶۱۹، سیّدہ)

لُبدا [مقامی] صف۔

:فریفتگی، حرص، لالچ۔ (ال)

مولب تو لبدانے میں لے بوسے نچھل بھانے میں لے
مد پیالے میخانے میں لے چوطرف میخاراں بھرے
(ک:۳۶۶، سیّدہ)

لُبدانے:فریفتہ کرنے۔ (ق ال)

صدقے نبی کے قطب کوں لُبدانے کر اپنا کرے
عشرت انند کے چھند سوں بو چھند بھری چونسار عید
(ک:۳۷۵، سیّدہ)

لٹاں :لٹ = (زلف، بالوں کی لٹ) کی جمع۔ (ق ال)

کرتار تیئں کیس میں توں پھول نہ گوندا
قدرت کی کلیاں کا ہے لٹاں میں مہکارا
(ک:۴۸۰، سیّدہ)

لٹ پٹ [لٹ + پٹ (تابع)] صف۔

:اُلٹ پلٹ، بلّو، جلّو، سرگرداں، مصطرب۔
(ال)

چلے لٹ پٹ لٹک بالی سو ہو شرمد سوں متوالی
انچل سر چھوٹ گل لالی جھولے اس متواری کا
(ک:۴۶۲، سیّدہ)

لٹک [لٹک (لٹکنا سے حاصل مصدر)] امث۔

: لچک، جسم کی دلکش حرکت، ادا، دھج۔ (ق ال)
:لٹکنے کی کیفیت، لٹکنے کی آن بان، بانکپن۔ (ال)

سو دھن لٹک کے جب جھلک دونوں الک کے سو مہلک
مہکیا فلک پر تھے ملک بے سد ہو لک لک آئے ہیں
(ک:۳۴۹، سیّدہ)

لٹکت نازسے۔ (ق ال)

سو طاسک سور کالے کر چلیاں چندر مکھیاں لٹکت
زمیں پر دیکھ حیراں ہو مکھن جیو چمکے حوراں کے
(ک:۳۲۶، سیّدہ)

لٹکن [لٹکنا سے حاصل مصدر] اند۔

:وہ چھوٹی گھڑونچی جسے زمین پر رکھنے کے بجائے کسی چیز میں لٹکا دیتے ہیں۔ (ال)

سرو کا قد دِکھو ہور اس لٹکن چال دکھو
عشق کا آہ دِکھو ہور انچل اس سیس دکھو
(ک:۶۴۲، سیّدہ)

لٹکیاں :لٹک (نازواَدا) والی عورتیں۔

سولہ سنگار کر سب جب لٹکیاں سو ہرنیاں
سن ناد ریج آئے خلقاں موہنیاں کے
(ک:۳۸۵،سیّدہ)

لجاؤ [لجا+ؤ،لاحقۂ صفت] صف۔

:شرمیلا، حیادار، غیرت مند، غیرت والا۔ (ال)
تج تن کے جلوے میانے جلوے کے راگ سہتے
رجنی کے ہت پیالا ے سب کے تئیں لجاؤ
(ک ا:۲۰۵، زور)

لجان [لجا= (شرم، حیا، آبرو)+ن، لاحقۂ صفت]
صف، قدیم۔

:شرمندہ، شرمسار، شرمگیں، شرمایا ہوا۔ (ال)
کیا کسوت زمیں نو روز پھولاں کونپلیاں سیتی
او کسوت طرح دیکھ ہوتے جاں ہم عید ہم نوروز
(ک ۳:۴۴، سیّدہ)

لجنا [لجانا= (شرمگیں ہونا، شرمانا) کالازم] ف ل۔

:شرمانا، لاج کرنا۔ (ال)
لجے مینا کی قلقل سیتی بلبل
پریاں حوراں لجیں ہم شہ پری تھے
(ک ۲:۲۸۰، سیّدہ)

لجے :شرمندہ ہو۔ (در)

نبی صدقے قطبؔ کے سیج پر جم
سورج جس تھے لجے سو استری ہے
(ک:۶۷۰، سیّدہ)

لچّھن [پ] اند۔

:علامت، نشانی، چال ڈھال، طور طریق، عادت، خصلت، اعمال، کرنی، کرتوت (عموماً بُرے معنوں میں مستعمل)۔
تیرے مکھ تھے پائے ہیں سب خوبرو ہاں روشنی
جواہراں کیا کم تجے دستے ہیں تج مکھ پر لچّھن
(ک:۴۱۶، سیّدہ)

لذّت [ع: (ل ذ ذ)] امث۔

:حظ، لطف۔ (ال)
محبت کی لذّت فرشتیاں کوں نیں ہے
بہت سعی سوں میں سوں لذّت پچھانی
(ک ا:۳۱۱، زور)

لڑاں :لڑ= (لڑی، قطار) کی جمع۔ (دَر)

دستیاں جھڑاں میہوں کیاں موتیاں لڑاں کے نمنے
اس موتیاں کا سہرا گند کر منجے بنداؤ
(ک:۴۰۲، سیّدہ)

لُڑھکانا [لڑھکنا کا تعدیہ] ف م۔

:ڈھلکانا، ڈھکیلنا، گرانا۔ (ال)
ہلجائے جیواں کوں سکی اپ چوٹی کیرے تاب میں
تِلّی نمن لُڑکائے ہے دل اپ نین محراب میں
(ک:۴۶۸، سیّدہ)

لشکر [ف] اند۔

:فوج، سپاہ۔ (ال)
توں ہے چند، تارے ہیں لشکر ترے
توں ہے شاہ خوباں ہیں تیرا حشم
(ک ۲:۱۷۰، زور)

لطافت [ع:ل ط ف]امث۔

:رونق، جوبن، بہار۔(ال)

لطافت پیش ہے دن دن سوا اں سرو بھی قد سوں
پیالا آس کا میرا سو بھر سمدور کر ساقی
(ک۲:۲۹۴،زور)

لُطف [ع]امذ۔

:مہربانی، عنایت، کرم، شفقت۔(ال)

اچھوں رحمت اچھوں میں بات تیرا لطف منج بس ہے
لکھیا تج ناؤں منج سر پر ہزاراں شکر داور کوں
(ک:۲۹۹،سیّدہ)

لُطفاں:لُطف=(مہربانی، عنایت، کرم) کی جمع۔

کہنے ظلم کتوال کا شہر میں ہے
معانی کوں ڈر کیا توں لطفاں نپایا
(ک:۴۸۲،سیّدہ)

لَعل [ع]امذ۔

:ایک سُرخ قیمتی پتھر۔(ال)

مرگ آیا مرگنیاں اب مرگ کوں مناؤ
مرگ ایسے پیالے میانے سے لعل تھے بھر پلاؤ
(ک:۴۰۲،سیّدہ)

لَعن [ع:(ل ع ن)]امث، امذ۔

:پھٹکار(خدا کی)مار، نفرین۔(ال)

انوں کے دشمناں اوپر نازل تھے لعن واجب ہے
اگر ہوئے سمرقندی، بخاری و ملتانی
(ک۳:۳۶،زور)

لَعنت [ع:(ل ع ن)]امث۔

:پھٹکار، نفریں۔(ال)

یزیدیاں کا سو وقت آیا کرو لعنت یزید اوپر
سور کے گوہ میں داڑی موچھیاں سر بھیں ڈبایا ہے
(ک۳:۵۶،زور)

لِقا [ع]امث۔

:دید، دیدار، درشن، ملاقات۔(ال)

بے دیں کو سناؤ کہ کوی رمز پرت کا
عالم منے وہ خوک لقا مر وِک حر ہے
(ک:۳۵۵،سیّدہ)

لک [''لگ'' کا ایک قدیم املا]حرف

:تک، لگ، لگوں۔(ال)

ترا ہستی اسی کا نانو ہے تن میں جیا ہو
تو تج مستی ازل تھے تا ابد لک با صفا ہے
(ک:۳۱۳،سیّدہ)

لک امذ۔

:لاکھ، سو ہزار کی رقم یا مالیت وغیرہ۔(ال)

دُرود دہ لک اُس نبیؐ پر جو تُرنجن رب کے پیارے ہیں
جو فیروزی مہاڑیاں نوجنن کے تیں سنگارے ہیں
(ک۱:۳۶،زور)

لکھ [لاکھ کا مخفف]امذ۔

:لاکھ(سوہزار) کی تخفیف، تراکیب میں مستعمل۔
(ال)

عجب سحرے کہ سحر سامری اُس تھے گیا ہے چھپ
اولب خندے کہ افسوں پر سوواریوں آب لاکھ ہارا
(ک۲:۱۹،زور)

لکھیا :لکھیا۔

اَچھوں رحمت اُچھوں میں بات تیرا لطف مُنج بس ہے
لکھیا تج ناؤں منج سر پر ہزاراں شکر داور کوں
(ک ۱:۵، زور)

لکھانا [لکھنا کا تعدیہ] ف م۔

:دِکھانا، محسوس کرنا۔ (ال)

دو چندنی چندنے مکھ پر چندا کا ٹیلا لاتی ہے
نوے غمزے نوے چھندسوں میری رُوں رُوں لکھاتی ہے
(ک ۲:۲۷۵، زور)

لگ :تک، تلک۔ (ال)

بہوتک میا سیتے اپن دیتا قطبؔ کوں سب دکھن
سیسوں نبی کا نت چرن، جب لگ ہے تن میانے جیا
(ک ۱:۳، زور)

لگن [ف] اند؛ امث۔

:شمع کی تھالی جس میں موم پگھل پگھل کر گرتا ہے۔
(ال)

کھن کے لگن، شمع چاند تارے پتنگ کے نمن
اُڑتے ہیں اس آس پاس عشق تھے بے اختیار
(ک ۳:۳۹، زور)

لگناں [لگن: (=طشت، ایک قسم کا برتن) کی جمع] (ق ال)

ہرے صحرا میں نہ ہوئے لالی کلالاں نہ ہوئے بن میں
شبنمی تیل سوں شمعاں جوں زمرد لگناں میں
(ک ۶:۴۰۶، سیّدہ)

لکیاں :لگی (فعل) کی جمع۔

گر قباد یکھے مرگ چوندھیر تھے فوجاں کر ملیاں بالیاں
مکلل ہو لکیاں جھمکانے بھی جیوں بجلیاں بالیاں
(ک ۳:۴۰۳، سیّدہ)

لکیا [لگ (لگنا) سے + یا، لاحقہ نسبت وتانیث]

صف مث۔

:پیچھے لگ لینے والی۔ (ال)

چھبیلی سوں لکیا ہے من ہمارا
کہ اُس بن نئیں ہمن یک ڈل قرارا
(ک ۴۲۶، سیّدہ)

لِلات [س] امث۔

:ماتھا، پیشانی۔ (ال)

:پیارا، محبوب۔ (س ج)

نبی صدقے قطبا کوں گوری ملی
لِلات اس کا ہے سورج مشری
(ک ۴۲۵، سیّدہ)

لَلَتِ [س] صف، مث۔

:پسندیدہ، دل پسند، پسند۔ (ف آ)

خوبصورت، سُندر، حسین۔ (ج ل، ف ل)

چنچل، چلبلی، شوخ، عورت۔ (ال)

پنوا کی توں اپسے للت سوں مل کے اے دوتن
دو دین کے پرت میں اپنے شرم توں کی گنواتی ہے
(ک ۴۶۵، سیّدہ)

لنگر [ف] اند۔

:لوہے کا ایک نوک دار وزن جو بحری جہاز میں
رسّے یا زنجیر سے باندھ کر رکھا جاتا ہے اور جہاں

جہاز ٹھہرانا ہو وہاں اسے سمندر میں گرا دیتے ہیں
نیز وہ وزنی پتھر جسے چھوٹی کشتیوں کو کھڑا کرنے
کے لیے رَسّے سے باندھ کر سمندر میں لٹکا دیتے
ہیں۔(ال)

جوشِ غم پکڑیا ہے دیو نیہہ کا لنگر تمیں
آس کی کشتی میں بیٹھا ہوں کرو تم سے غیاث
(ک:۵۲۱،سیّدہ)

لنگرداری [لنگردار+ی، لاحقۂ کیفیت] امث۔
:لنگر کا کھانا یا کھلانا، لنگر جاری رکھنا۔(ال)

نبی لنگر میں لنگردار ہوکر وہ معانی
کہ لنگرداری میں تج کوں ہزاراں لک شفا ہے
(کا:۲۶۴،زور)

لِوا [ع:لوا] امذ۔
:فوج کا نشان، عَلَم، جھنڈا۔(ال)

لہوا ہے مست معانی سرا اے بہتر تھے
کہ پیو کے نین کے دِستے اہیں لوائے قدح
(ک:۵۳۷،سیّدہ)

لَوایَت [لو+ایت، لاحقۂ کیفیت] امث۔
:مراد، محبت یا پیار کا موسم۔(ال)

نیناں کے لال تھے دل پکڑیا ہے جوش میرا
ست چھانوں عشق کا منج توں آپنی لوایت
(ک۲:۲۷۰،زور)

لوبن [لوبان کا ایک املا] امذ۔
:لوبان (ایک قسم کا گوند جو آگ پر رکھنے سے خوشبو
دیتا ہے)۔(ف ل)

مُلّا ہے خدمت گار تل دھن مکھ کی مسجید میں
پلکاں بیتاں کا جل دھواں دیتا اہے لوبن چراغ
(ک:۶۰۶،سیّدہ)

لوچن [س] امث۔
:آنکھ، دیدہ، چشم۔(ال)

نچھل مکھ نیر پوراں میں مچھلیاں لوچن ترا چنچل
جوبن گج گرجتے اُوپر لٹاں بادل کے بھاراں کر
(ک:۴۰۱،سیّدہ)

لوح وقَلَم [لوح+(وحرف عطف+قلم)] امذ۔
:تختی اور خامہ، خدا کے احکام کی تختی اور اس کے لکھنے
کا قلم قدرت۔(ال)

لوح، ہور قلم، کرسی، عرش، قدسیاں، ملک، غلماں سب
بجلیاں بدل اڑاتے ہیں راستعاری وائے وائے
(ک۳:۵۷،زور)

لوڑیا :پسند کیا۔(در)

نبی کی بندگی لوڑیا صفاں سب کفر کیاں توڑیا
عشق کے صدر اُپر جوڑیا تکیا بھو عزت و تمکیں
(ک:۶۲۵،سیّدہ)

لوڑوں: چاہوں۔(ق ال)

میرے صاحب نہ لوڑوں تیرے ہاوے
بغیر از بھی منجے ہور کچ نہ بھاوے
(ک:۶۵۷،سیّدہ)

لوگاں لوگ:=(بہت سے آدمی، اشخاص) کی جمع۔

میرا شہر لوگاں سو معمور کر
رکھیا جوں توں دریا میں مِن یا سمی
(ک:۳۱۳،سیّدہ)

لون [مقامی]امث۔

:سمندری مچھلی کی ایک قسم۔(ال)

بہوتیک بنی کے چاو کیتی کندوری بھاؤ سوں

سوتس کندوری لون تیں سمدور سب کھارا ہوا

(ک:۳۰۰،سیّدہ)

لہار [مقامی]امث۔

:لہر،موج۔(ال)

ملے ہیں خوب عید ہور خوب یار ہور خوب پہرت منج

ہمن میانے انن میانے پرت کی ہے لہاراں خوش

(ک ا:۴۰،زور)

لہو [لوہو کا مخفف]اند۔

:خون،رکت،دم۔(ال)

دل کوں کہاں ہے دل ہے کہاں صبر اوسے

یک بُند لہو ہور اس کوں ہزار اندیشہ

(ک۳:۴۴،زور)

لہو آمیز [لہو+ف: آمیز،آمیختن = ملنا] صف۔

:خون آلود،جس میں خون ملا ہوا ہو،خون سے بھرا ہوا

(ال)

دل کباب آساں اُساساں تھے ہوا ہے میرا

لہو سیتی دھویا گیا پیرہن لہو آمیز

(ک۲:۱۲۳،زور)

لہو رونا محاورہ۔

:آنکھوں سے آنسوؤں کے بجائے خون نکلنا،

بہت رونا،روتیرو تے آنکھوں میں آنسو نہ رہنا۔

(ال)

لہو روتی ہیں بی بی فاطمہ اپنے حسیناں تیں

اولھو لالی کا رنگ سا تو گگن اپرال چھایا ہے

(ک۳:۵٦،زور)

لئی [مقامی]م ف۔

:زیادہ،بہت زیادہ۔(ق ال)

شراب ہور عشق بازی باج منج تھے نا رہیا جاسے

کہ یو دو کام کرنا کر میں لئی سوگند کھایا ہوں

(ک:٦١۴،سیّدہ)

لویں :لیں۔(ذ ر)

نبی صدقے قطب ساتاں رہیں مل دلیں ہور راتا

لویں سُکھ اپنے من بھاتا چھنداں سوں زملیاں بالیاں

(ک:۴۰۴،سیّدہ)

لیائے :لائے۔(ق ال)

منج جب دیکھ کر سودھن دسن تل لیائے لب دیسے

دسن نابات اُدھر امریت کے پانی سوں گھوں جوں

(ک:٦۳١،سیّدہ)

لیکھ [س]اند۔ :بھاگ،قسمت،نوشتۂ۔(ال)

:لکیر،لکھنا،تحریر،کتاب،خط،مسودہ،حساب۔

(ق ال)

جا بک سواراں ئے دیکھیا ئے جا بکی کس میں نہیں

کھیلے بھوت ڈاواں الکھ سوں لیکھ چوگاں عید کا

(ک:١٦٧،سیّدہ)

لیکھا [س]اند؛امث۔

:بھاگ،قسمت،نوشتہ وتقدیر۔(ال)

لیکھے سو پایا ہوں نہیں کچ یار کا گناہ

جن ظلم کے تو اسکوں اہے دردِ بے دوا

(ک۲:١۲،زور)

لیکھے [لیکھا کی جمع]امذ۔

:دیکھے،لکھا۔(ق ال)

اس بہمنی ہندو کا کس دھیر کروں شکایت

ہمیں لیکھے ہیں مورخ تاریخ اس حکایت

(ک:۴۴۰،سیّدہ)

لیو :لینا۔

پیالا لیو میرے اچھے لالا

کہ او پیالا ہے سورج بھی زوالا

(ک:۴۲۸،سیّدہ)

لیوں :لےلوں۔

پھر پھر بھنور کے نمنے تج باس ہوں تو لیوں

اس باس میں نہیں ہے نرگس کا خمارا

(ک:۴۲۳،سیّدہ)

لیلاٹ:خوشی۔(در)

لیلاٹ کے چمن ٹلا چند چوترا

موتیاں کے جل گون میں دو دھاری لگی دِسے

(ک:۶۸۵،سیّدہ)

م

مات کرنا(محاورہ)۔ :ہرانا،شکست دینا۔(ال)

نین تمارے کرے ہیں ہمن سوں بات صریح

خدا شکر کہ سب کوں کیا ہے مات صریح

(ک۲:۷۸،زور)

ماتا [س]صف،مذ۔

:مست،متوالا،مدہوش۔(ال)

پیا ج سوں یوں مل کے جھل کھالے دو تن

میں ہوں تیری ماتی توں ہے مرا ماتا

(ک:۶۹۲،سیّدہ)

ماتم پکڑنا(محاورہ)۔

:سوگ کرنا،غم کرنا۔(ال)

نہ تھا دکھ درد حوراں کوں کدہیں جنت منے یک تل

حسیناں کے دکھوں ماتم پکڑتے ہیں جنم پھر کر

(ک۳:۵۶،زور)

ماتمی [ماتم+ی،لاحقۂ نسبت]صف۔

:ماتم سے متعلق(لباس وغیرہ کے لیے)

ماتم کرنے والا،سوگوار۔(ال)

سورج جلتا ہے سارے ماتمیاں کے آہ تھے سب دن

چندا اس شرم تھے گل کر سو اپنا سرنوایا ہے

(ک۳:۵۶،زور)

ماتی [''ماتا'' کی تانیث]صف،مث۔

:دیوانی،مدہوش،مبتلا۔(ال)

ہوئی ہوں میں تماری نیہہ کی ماتی

کہ دیتا ہے و نیہہ منج کو اُلالا

(ک:۴۲۸،سیّدہ)

ماتیاں ''ماتی'' کی جمع۔(سیّدہ)

گن عید کا گاتیاں سکیاں پیوروپ کہاں راتیاں سکیاں

سائیں کے من بھاتیاں سکیاں ماتیاں ہیں پیو کے دھیان سوں

(ک:۳۵۹،سیّدہ)

ماٹی [س]امث۔

:مٹی،خاک۔(ال)

کالے ہوئے دُکھ تھے منگل سر پر ستیں ماٹی سکل

تو پکڑے اس دکھ تھے جنگل ہے بیقراری وائے وائے

(ک:۷۵۱،سیّدہ)

ماجرا(۱) [س]اند۔

:سرگزشت، احوال، جو کچھ گذرا۔(ال)

جاسوس سیدھی باٹ دکھانیہ پنتھ میں

رہ باٹ میانے ہور نہ کر سب سوں ماجرا

(ک۲:۱۲، زور)

مارگ [س]اند۔

:مسلک، طریقہ، روش، راستہ، راہ۔(ال)

میں آپ دیں چھوڑ کر پکڑیا اس دین کا مارگ

نپاتے اچھوں موکوں ہندوئے فرخ

(ک۲:۶۷، زور)

مارگ(۲) اند۔

:تدبیر، چارہ، علاج۔(ال)

پیاسوں عرض دکھ کہتے نہیں مارگ مگر خیالوں

کہ جیوں پھل باس مل رکھوال ہیں مج پار دوری ہے

(ک۲:۲۹۳، زور)

مارن امث۔

:مارڈالنا، مراد موت۔(ال)

دمِ عیسیٰ کتے مردے جلاون ہے و تیرا لئے

دوری مارن ملن جیون مج آ گاہی کرن سکتا

(ک:۴۷۷، زور)

ماکث [

:

نیناں کے دھارے اوپر خوشیاں سوں ناچتا ہے

کہو اے رقیب کا ہے تم ہو رہے ہیں ماکث

(ک:۵۲۱، سیّدہ)

ماگ اند۔

:راستہ، سر، نور، طرف۔(ق ال)

:مانگ۔(سیّدہ)

نین عشاق کھوجی ہو کہ پا کر کھوج یو کھیلیں

جو پتلیاں نین چراتیاں تو نین پر ماگ جاتی کی

(ک:۶۶۰، سیّدہ)

مالاں اند۔

:مالے=(ماڑی، بالاخانہ) کی جمع۔

(س ج، ق ال)

گلالی لال پھانکاں دو اُدھر پر وال ہیں دھن کے

تنن جھلکار جوں دامن چمک ہیں مالاں میں

(ک:۶۳۴، سیّدہ)

مالن [مالی (بحذف ی)+ن، لاحقۂ تانیث]امث۔

:مالی کی بیوی، مالی قوم کی عورت، پھول بیچنے والا۔(ال)

جو دیکھی رل میں پیوکوں سو پیو کا چت بہاری ہے

کپٹ پھل گندے جیوکوں سو مالن وندساری ہے

(ک۲:۲۷۳، زور)

مالیاں :مالی کی جمع۔

قدرتی پھولاں کا سہرا باندے میں تج سیس اوپر

دیکھ مالیاں ہات جوڑے نمیں ہیں اے پھل بوستانی

(ک:۳۱۰، سیّدہ)

مان [س]اند۔

:مرتبہ، عزت، آبرو، دبدبہ، بھرا ہوا۔(ق ال)

جگچ حال تھا کھیا ہوں تجے

کھیا مان میرا کھیا یا حفیظ

(ک:۲۹۹، سیّدہ)

مانجنا [س]ف م:~مانجھنا

:اُجالنا، جلا کرنا، صیقل کرنا، برتن مَل کر صاف کرنا۔

(ال)

ہے سر پاؤں لک توں کندن کی بنی

دو تن کوں توں نا دیکھ کر مکھ مانج

(ک:۴۳۹،سیّدہ)

مانڈے[س]اند۔

:منائے۔(سیّدہ)

:چپاتیاں، بڑی چپاتی۔(ال)

چاند سورج کے حمائل قرص سجتے ہیں نورانی

مانڈے مندپ جوت تاریاں سوں ہے سچلا آسمانی

(ک:۲۱۰،سیّدہ)

مانع [ع:(م ن ع)]صف۔

:منع کرنے والا، روکنے والا، رکاوٹ ڈالنے والا،

مزاحم سدِ راہ۔(ال)

قطبؔ جو بن پڑ سٹنے ہات آتے ہیں اُس سیتی

سو توٹے ہات کوں ہوتا ہے چنچل تج پدک مانع

(ک:۵۹۶،سیّدہ)

مانِک [س]اند۔

:لعل موتی۔(ق ال)

جوت مانک سوں بسنت کے گُل کھلے عالم منے

پُھل بسنت تھے سب فلک پر لال رنگ چھایا بسنت

(ک:۳:۳۷۳،سیّدہ)

منْہ [س]حرف۔

:میں، بیچ میں، اندر۔(ال)

قطبؔ شہ پیارے کوں چھاتی لگیا چھاتی محبت سوں

جو سار اس کے دل دکھ یک تِل مانہ گنوائی

(ک:۶۵۹،سیّدہ)

مانی [عَلَم]اند۔

:ایک قدیم رومی نقاش ومصور، ارژنگ نامی کتاب

اس کی تصنیف بتائی جاتی ہے۔عموماً بطور تلمیح مستعمل

(ال)

بسنت پُھل کا حمایل پہن کر آئی انگن میں دھن

سو پُھل سنگار کے نقشاں منے حیران ہے مانی

(ک۳:۳۵،زورؔ)

مانیا :مانا۔(سیّدہ)

یقین کر دل میں مانیا ہوں خدا جس کوں اپے دیتا

وو ہرگز زہر ہوسے نا کیا جس کو خدارا رافع

(ک:۳۰۴،سیّدہ)

مانے [معنی کا بگاڑ]اند۔

:مطلب، مفہوم، معنی۔(ال)

جنے جم نیہہ دھیا ناں میں رہیا ہے

اسے معلوم ہیں سب نیہہ کے مانے

(ک۱:۳۱۲،زورؔ)

ماوے :سماوے۔(ق ال)

ماوے سوری و بن کر برواں سوں ناچے بزمن

ماوے رومال اوڑتے ہیں راج کرتے راجے

(ک:۴۴۴،سیّدہ)

ماہاں ماہ=(چاند) کی جمع۔(سیّدہ)

لگے ہیں ناز کے پھول اس نہال نازک کوں

بُجھا کے آس پاولے زکات ماہاں تھے

(ک:۶۷۴،سیّدہ)

ماہتاب[ماہ+تاب]اند۔

:نورِ ماہ، چاند کی روشنی، چاندنی، نیز چاند۔(ال)

دیا بندہ کوں حق نبی کا خطاب
حکم دے دیا نور جوں ماہتاب
(ک:۳۰۳، سیّدہ)

ماہی [ف]امث۔

:زیرِ زمین وہ روایتی مچھلی جس کی نسبت خیال تھا تھا کہ اس کی پشت پر ایک گائے اور اس گائے کے سینگ پر زمین قائم ہے۔(ال)

دیپا مشرق و مغرب میں جھلک درپن مکھا تیرا
کہ تو جلوہ فلک تھے ہے سونا ماہی کرن سکتا
(ک۲:۳، زور)

مایا(۱) [ع]

:۱۔کرشمہ، کرامت، معجزہ۔

:۲۔عقل و دانش، قدرت۔(ال)

کدھیں بھوں سوں، نین سوں کد، کدھیں لب سوں نین سوں کد
بشارت دیتی ہیں چھند بند سوں مایا من کا بانے کی
(ک۲:۲۴۶، زور)

مایا(۲) :مسئلہ۔(ق ال)

:راز، بھید۔(سیّدہ)

سبھی عالماں آپ پڑن جانتے ہیں
نہیں کوئی پایا ائے پیرت کا مایا
(ک:۴۶۷، سیّدہ)

مُباح [ع]صف۔

:جائز، روا، حلال، درست، پاک، پوتر۔(ف ل)

اگر تو دین میں ہے ٹیلا لاونے کوں مباح
پیشانی ٹیلا لگا دیو تا کہ پاؤوں نجاح
(ک:۵۳۲، سیّدہ)

مُبارک[(ب ر ک)]صف۔

:باعثِ برکت و رحمت، برکت والا (مجازاً)، متبرک، مقدّس، اعلیٰ و ارفع۔(ال)

حضرت نبیؐ مولود بھی سر تھے نوی لیا یا انند
تو اس مبارک دیس تھے تر لوک سب پایا انند
(ک۱:۳۸، زور)

مُبارک بادامث۔

:کسی کو مبارک کہنا، بدھائی، تہنیت، خوش خبری، اچھی اور دل مسرور کر دینے والی بات، مژدہ۔(ال)

مبارک باد دینے آئیا نو روز تج دوبار
اَدکھ سکھ تھے کریں تارے قرآں ہم عید و ہم نوروز
(ک۳:۲۲، زور)

مَبعَث [ع:(ب ع ث)]اند۔

:اُٹھائے یا بھیجے جانے کا وقت یا جگہ؛ مراد: نبی کی بعثت یا وحی کے آغاز کا روز۔(ال)

خوشیاں کرو موالیاں مبعث رسول آیا
بہو دھات انند سو راں عیشاں سنگات لیایا
(ک:۳۲۰، سیّدہ)

مَبعُوث[ع(ب ع ث)]صف۔

:اُٹھایا ہوا، بھیجا ہوا، مراد: نبوت یا رسالت کے لیے بھیجا یا مقرر کیا ہوا۔

نبی مبعوث بھی آ کر کیا ہے سب جہاں روشن
ہوا اس دن کے نوراں تھے مکاں ہور لامکاں روشن
(ک:۳۲۳، سیّدہ)

مُتابع [ع(ت ب ع)]صف۔

:پیروی کرنے والا، پیروکار، متابعت کرنے والا،

چیلا، فرماں بردار۔(ال)

ترے درس کا دھن یتن ہے متابع

کہ جیون نین سوں مل انجن ہے متابع

(ک:۵۹۷، سیّدہ)

متواری[متوارا(بحذف ا)+ی، لاحقۂ تانیث]صف۔

:متوارا کی تانیث، نشیلی، مست۔(ال)

چلے لٹ پٹ لٹک بالی سو شہ مدسوں متوالی

انجل سو چھوٹ گل لالی جھولے اس متواری کا

(ک ا:۳۰۷، زور)

متوال [متوالا کا مخفف]صف۔

:متوالا=(مست، مدہوش، نشے میں چور، مخمور،

سرشار)۔(ال)

متوال سب ملے ہیں جوں پُھل چمن کھلتے ہیں

اپ من منے ہے ہیں بھر بھر دے جام ساقی

(ک:۳۵۲، سیّدہ)

متوالی [متوالا(بحذف ا)+ی، لاحقہ تانیث]صف، مث

:متوالا کی تانیث(ال)

عشق میں مست متوالی ہوں لالا

توں اپ ادھراں تھے منج کوں دنیا پیالا

(ک:۴۲۷، سیّدہ)

متی [س=مَتّ سے ماخوذ]صف۔

:مست، متوالا۔(ال)

نٹویاں کوں نین پتلیاں کی مد پلا متی کر

شہ کے مندہر انگن میں نٹ سوں نچاؤ سکیاں

(ک:۴۰۵، سیّدہ)

متیاں :متی کی جمع۔

متیاں ہومد کے پیالیاں سوں نین غمزیاں کے چالیاں سوں

جوانی کی اُلالیاں سوں کریں مل مل رلیاں بالیاں

(ک:۴۰۳، زور)

مِٹھ بول[مِٹھ=میٹھا کی تخفیف+بول]صف۔

:جس کی بولی میٹھی اور دل کش ہو شیریں گفتار۔

(ال)

پیا مِٹھ بول تھے ہور اس اُدھر تھے

ہمیں ہیں مست تیئں چنگ ساز باعث

(ک:۵۱۷، سیّدہ)

مِثال [ع:(م ث ل)]امث۔

:نظیر، عدیل، تمثیل۔(ال)

توں ایک ہے تج سا نہیں دوجا کہیں

کیوں پاوے جگت صفحے میں کوئی تیرا مثال

(ک۳:۵۲، زور)

مُج [مجھ کا قدیم املا]ضمیر۔

:مجھ۔(ال)

طعما و پانی باج میں کیوں رہ سکوں تج پیار بن

مج جیو کا آہار ہے تج باد کی آدھار سوں

(ک۲:۲۱۲، زور)

مَجاز [ع:(ج وز)]صف۔

:(علم معانی) وہ کلمہ یا لفظ یا صورتِ اظہار جو اپنے

حقیقی معنی کے علاوہ کسی اور معنی میں مستعمل ہو اور

دونوں معنوں میں تشبیہ کا یا اور کسی قسم کا تعلق ہو، کسی شے یا حقیقت کا بطور تمثیل، تشبیہ یا بطور استعارہ اظہار۔ (ال)

معانی آس تمھیں کیا بوجھیں اے میخواراں
تماری بزم میں کرتا ہے شمع بات مجاز
(ک ۲:۱۲۴، زور)

مجازی [مجاز+ی، لاحقۂ نسبت] صف۔
: مجاز سے منسوب یا متعلق جو استعارے یا مجاز مرسل کے طور پر ہو نیز مادی دنیائے ظاہر کا مرادی، فرض کیا ہوا، نقلی، ساختہ، جعلی، مصنوعی، غیر حقیقی، فرضی۔
(ال)

حقیقی پیاسوں مجازی ستیں
جو نسبت کرے گا تو پاوے عطاب
(ک ۱:۱۳، زور)

مجالس [ع: مجلس کی جمع] امث۔
: وہ جگہیں جہاں لوگ آ کر بیٹھیں؛ لوگوں کا اجتماع سبھائیں، سوسائیٹیاں، مجلسیں، محفلیں، انجمنیں، جلسے۔ (ال)

کہو چند سور کوں جا جو یکا یک آج نا نکلیں
کہ دھن مکھ نور تھے اپنی مجالس میں دیپا ہا ہوں
(ک ۱:۳۰۵، زور)

مجروح [ع: (ج ر ح)] صف۔
: زخمی، گھائل، جسے زخم پہنچا ہو یا لگا ہو، چوٹ کھایا ہوا (مجازاً) محبت میں مبتلا۔ (ال)

تو مکھ کی نازکی ہور باس تھے سمن مجروح
کیئے ہیں بیپرے چو پھر تھے کانٹے تن مجروح
(ک ۲:۸۰، زور)

مجذوباں [ع: (ج ذ ب)] صف، امذ۔
: مجذوب = (لفظاً کھینچا گیا، جذب کیا گیا، مراد: محبتِ الٰہی میں مدہوش، یادِ الٰہی میں غرق، صاحب جذب، خدا کے عشق میں مست و بے خبر) کی جمع
(ال)

سکی کا حُسن کیتا جذب مولود
اُسی تے جُ ہے مجذوباں سوں اخلاص
(ک: ۵۹۱، سیّدہ)

مجلساں: مجلس کی جمع۔

سکی چندر مکھی سوں مل تجے مد پینے کے تائیں
سنوارے ہیں ہزاراں مجلساں رنگیں فلک تھے خوش
(ک: ۵۸۷، سیّدہ)

مجلس بھرانا (محاورہ)۔
: مجلس منعقد کرنا۔ (ال)

جب آشہ ملوکاں سوں مجلس بھراویں
کھڑے ہوئیں دو رست جوڑ ہت ہندو راجاں
(ک ۱:۴۲، زور)

مُجہ ["مجھ" کا ایک قدیم املا] ضمیر۔
: مجھ جو اس کا صحیح املا ہے۔ (ال)

کرے مشتری رقص مجہ بزم میں نت
برس گانٹھ میں زہرہ کلیاں گایا
(ک ۱:۱۵۰، زور)

مجمر [ع: (ج م ر)] امذ۔
: وہ برتن جس میں خوشبو پھیلانے والی یا دھونی دینے والی چیزیں جلاتے ہیں، اگردان، عوددان، بخور، انگیٹھی۔ (ال)

عطار توں مجر میں رِتا بائے گا عنبر
منج جیو کے مجر میں سدا باس ہے فرجام
(ک ۱:۱۸۰، زور)

مجنوں [ع:(ج ن ن)] صف؛ اند۔
:جس پر جن یا آسیب وغیرہ کا سایہ ہو، جس کو جنون ہو، دیوانہ، پاگل، خطی، سودائی۔(ال)
مجنوں سو میرا نام ہے وحشی توں مج سوں رام ہیس
اس مکھہ الکھہ مجہ دام ہیں یک بیچ میں گل باہیا
(ک ۲:۴، زور)

مجے :مجھے۔(ق ال)
اُپ پیار تھے اب جم مجے غم تھے سو کر بے غم مجے
توں ہیں مدد ہر دم مجے تج بن نہیں کوئی یا علی
(ک:۳۰۶، سیّدہ)

مَچ [مچھ = مچھلی کی تخفیف]
:مچھلی کا ایک متروک املا۔(ال)
تمھارے مکھ کے نچھل جل میں مَچ عجب جرتی
خضر کا چشمہ تمن روزی ہے رکھو سرتاج
(ک:۵۲۵، سیّدہ)

مُحافہ [ع: محفہ کا بگاڑ] اند۔
:ایک پردے دار سواری جس میں عموماً عورتیں بیٹھتی تھیں اور کہارا سے اُٹھا کر چلتے؛ ایک عمدہ قسم کی بڑی ڈولی، پالکی، ڈولا، چنڈول۔(ال)
زہرہ نمن محافے روشن ہیں انگن میں
یا سُور کی ہے کرناں جوتاں سوں سر اُو چائے
(ک:۳۸۹، سیّدہ)

مَچھ [س: مت سی] اند؛ امث۔
:بڑی مچھلی، مچھلی۔(ال)
تمھارے مکھ کے نچھل جل مچھ عجب ترتی
خضر کا چشمہ تمن روزی ہے رکھو سرتاج
(ک ۲:۶۷، زور)

مُحِبّ [ع:(ح ب ب)] اند۔
:چاہنے والا، محبت کرنے والا، یار، دوست، مشفق (ال)
مُحِب ان کے جو کوئی ہیں ان کو کچ ڈر نہیں ہے اے قطبا
او سے ہم دین و دنیا میں کیا ہے مرتضی رافع
(ک:۳۰۴، سیّدہ)

محبت [ع: محبت (ح ب ب)] امث (قدیم: اند)
:پیار، پریم، پریت، الفت، چاہ، عشق۔(ال)
عشق کی سرفرازی اُس کے گیسو میں پنچا ہے
تو اس کے ہاتھ تھے اُپجے محبت کے نگاراں خوش
(ک ۱:۴۰، زور)

مُحتاج [ع:(ح و ج)] صف؛ اند۔
:ضرورت مند، حاجت مند، خواہش مند، خواہاں، طلب گار، متقاضی۔(ال)
جنے کامل کیا ہے پیم اپنا
غنی ہے دو جگت میں نیں وہ محتاج
(ک ۲:۵۷، زور)

مُحترم [ع:(ح ر م)] صف۔
:وہ جس کی عزت کی گئی ہو، وہ جس کی عزت کی جائے، احترام کیا گیا، قابلِ تعظیم، معزز، بزرگوار، لائقِ تعظیم و تکریم، حرمت کیا گیا، صاحبِ احترام۔
(ال)

بچھایا ہوں میں سفرہ امید کا
بھرو صحت کاں نعمتاں محترم
(کے ۲:۱۶۹، زور)

محراب [ع: (ح ر ب)] امث۔
: (عموماً) مسجد میں وہ قوس یا کمان نما قبلہ رُخ جگہ جہاں منبر کے ساتھ امام کھڑے ہو کر نماز پڑھاتا ہے۔ (ال)
دو نین تج ابرو تلیں ہیں نار کیرے خواب میں
دوست شوخی سوں سہتے مسجد کیرے محراب میں
(کے ۱:۲۸۹، زور)

مُحرّم [ع: (ح ر م)] صف۔
: حرام کیا ہوا، حرام کیا گیا، ممنوع۔
: قمری یا اسلامی سال کا پہلا مہینہ، وہ مہینہ جس میں امام حُسینؓ شہید ہوئے، مجازاً غم و اَلَم کا مہینہ۔ (ال)
محرم مہینے میں آیا اماماں کا سو غم پھر کر
زمیں ہور آسماں میانے بھریا سر تھے الم پھر کر
(کے ۳:۵۶، زور)

مِحک [ع: (ح ک ک)] امث؛ امذ۔
: وہ پتھر جس پر سونا گھس کر اس کا کھرا کھوٹا معلوم کرتے ہیں، کسوٹی، عیار۔ (ال)
نبی صدقے قطب کا دل اماماں نیہہ سوں ہے روشن
موجیو کنچن کے تیئں اے بارہ ناواں ہیں محک تھے خوش
(کے: ۵۸۷، سیّدہ)

محور [ع: (ح و ر)] امث۔
: وہ فرضی خط جس کے گرد زمین گھومتی ہے اور جو زمین کے مرکز سے گذرتا ہے اس کا ایک سرا قطب شمالی اور دوسرا سرا قطب جنوبی کہلاتا ہے اور دونوں کو قطبین کہتے ہیں۔ (ال)
توں ڈر کھلا ہے نرملا پا کھر ستارے جھمکنے
محور سہنی فتراک جوں توں سوں پھراں ہارا ہوا
(کے ۱:۹، زور)

مخفی [ع: (خ ف ی)] صف۔
: چُھپا ہوا، پوشیدہ، خفیہ، گُپت۔ (ال)
وہاں تھے باس خوش، بارا لے آیا
ولے مجھ باس مخفی تو او نا بوج
(کے ۲:۶۶، زور)

مُخلِص [ع: (خ ل ص)] امذ۔
: سچا دوست، پکا دوست، وفادار، دوست۔ (ال)
کروں تن من تماری دشت پر تھے آرتی چھن چھن
خدائی ہو ہوا دیدار کی تروار کا مخلص
(کے ۲:۱۴۵، زور)

مُخمَل [ف: مخمل، ع: مخمل (خ م ل)]
: (پارچہ بافی) ایک نہایت نرم و ملائم رئیں دار ریشمی کپڑا جو سوتی بانے پر تیار کیا جاتا ہے اور نوعیت کے لحاظ سے رُواں چھوٹا بڑا رکھا جاتا ہے۔ (ال)
فلک سر مائی مخمل کے، ملک درزیاں سوتا واں لے
شفق کی گوٹ لالا سے، منڈپ نوری ہیں
(کے ۱:۳۶، زور)

مَخموری [ع: (خ م ر)] صف۔

: خمار آلود، نشے میں چور۔ (ال)

ناریاں چک پر چمن دے شہ کرو
لعل اُدھر پیالیاں سوں مخموریاں کی عید
(ک: ۴: ۳۷، سیّدہ)

مَخمور [ع: (خ م ر)] صف۔

: نشے میں چور، مست، متوالا، مدہوش، شراب پیا ہوا (ال)

چھبیلے مست ساقی کے پچھیں دوڑیں سو مخموراں
پلا دو مے ہوا اب تو ہوا ہے گلفشانی کا
(ک: ۲: ۱۷، زور)

مَد [س] امث۔

: محبوب، شراب، نشہ، غرور۔ (ق ال)

چھپی چوری کد ہیں مدیکٹ پاتی جو ہوں کیں تج
تو دیکھ تج مست ہو جیوں میرا پس میں اب ٹھکتی ہوں
(ک: ۲: ۱۸۲، زور)

مَدبھرا [مد+ بھرا (بھرنا سے فعل ماضی نیز حالیہ تمام]

صف مذ۔ (مث: مدبھری)

: سرور اور مستی کی کیفیت سے پُر، نشیلا، مست، مخمور، رسیلا، شراب سے پُر۔ (ال)

بخت اُس کے کہ پیاری سوں پیوے مد
صراحی کر بھنواں میں مدبھری تھے
(ک: ۳: ۲۸۰، زور)

مَد پلانا (محاورہ)۔

: شراب پلانا، مست و مخمور کرنا۔ (ال)

ڈسری پہر دو پہری پھل اپ کن منے بائی سکی
اے مد منج کیا کام آوے مد پلا دو کوٹری
(ک ا: ۱۷۵، زور)

مَد پیالہ [مد+ پیالہ] اند (قدیم)

: شراب کا پیالہ؛ (مجازاً) جامِ شراب۔ (ال)

جے کوئی جو مستان ہیں مد پیالے کے
ہور طور میں آیا ہے دیکھت مد کا طور
(ک ۳: ۴۶، زور)

مَد پیر [مد+ پیر] اند۔

: پیر مغاں۔ (ال)

کروں سیریک چت سوں مدپیر کا میں
کہ میخانہ کا منج اجارت دکھایا
(ک ا: ۱۰۲، زور)

مَدخانہ اند۔

: شراب خانہ، میخانہ، مے کدہ۔ (ال)

میخانہ میرا ہور ہے پیانہ مستی ہور ہے
جوبن کے مدخانیاں سیتیں باندیا ہوں شرطاں عید کا
(ک ۳: ۵، زور)

مَدمَست [مد+ مَست] صف۔

: نشے میں چور، مخمور، متوالا۔ (ال)

تیرے دو نین ہیں مدمست متوال
تیرے دو گال ہیں خوشی کے گلال
(ک ۲: ۱۶۵، زور)

مُدام [ع: (دوم)] صف؛ م ف۔

: ہمیشہ، دائم، متواتر، مسلسل، لگاتار۔ (ال)

پیالے پیتے پلاتے بھر بھر صراحیاں لاتے
مد جام دے ہمن سب بھر بھر مدام ساقی
(ک:۳۵۲،سیّدہ)

مَدد ع:(م دو)امث۔
:سہارا،حمایت،اعانت،امداد۔(ال)
اب پیار تھے اب جم مجے غم تھے سو کر بے غم مجے
توں ہیں مدد ہر دم مجے تج بن نہیں کوئی یا علی
(کِ ۱:۱۹،زور)

مَددگار صف۔
:مدد کرنے والا،حمایتی،معاون،پُشت پناہ۔(ال)
ہر ٹھار مددگار ہو اب پیار سیتے
دیتے ہیں منجے فتح کا ترِوار علی
(کِ ۳:۴۳،زور)

مُدَرِّس [ع:(درس) سے صفت فاعلی] صف،مذ۔
:درس دینے والا،پڑھانے والا،معلم،اُستاد۔
(ال)
کھن کے مدرسے کئے، چاند مدرس کنے
بحث کرن تارے آئے طالب علماں کے سار
(کِ ۳:۳۹،زور)

مُدرَہ انذ۔
:کانوں میں پہننے کی ایک وضع بالی۔(ال)
دھری ہے کان میں مُدرے چڑائی ہے ابوتی تن
کہ پتلیاں میانے دستی ہے سو چلی تپلی جیوں دیوا
(ک:۴۵۹،سیّدہ)

مُدَّعا [ع:مدعا(دع و)]انذ۔
:مقصود،مقصد،غرض،مطلب،مراد،منشا،خواہش۔
(ال)
کب کھلے گا مدعا کا پھول دل گزار میں
ناز جیتنے سوں مرے دل کوں ڈگاتی دور تھے
(ک:۳۰۲،سیّدہ)

مَدْ ماتا [مد+ ماتا= والا] صف مذ۔
:عشق میں مگن۔(ق ال+ال)
نبی صدقے قطبؔا کی ماتی کتی ہے
قطبؔ شاہ سندر گئی مدّ ماتا
(ک:۶۹۲،سیّدہ)

مَدَن [س]انذ۔
:مہادیو جی اور کام دیو کا لقب،عشق کا دیوتا،
موکل شہوت۔(ال)
مدن مست بدل مست کجن مست پری مست
ہوئی مست پون مست لگن مست پری مست
(کِ ۲:۴۷،زور)

مَدَن چونا اچڑھنا (محاورہ)۔(قدیم)
:نشہ چڑھنا۔(ال)
نسبت پھولاں کا شبنم ہے سو بھر ساقی صراحی میں
جو اس مد تھے مدن چڑ کر ہمیں رنگ ہوئے نورانی
(کِ ۳:۳۴،زور)

مَدَن سُلطان [مدن+سلطان] انذ۔
:شاہِ عشق،عشق کا بادشاہ۔(ال)
کیتے ہیں شاہ کو سلطان و لے ہے ان مدن سلطاں
کیتے دھاتاں بجاؤں کدنپو چھے کن بجایانے
(کِ ۲:۲۷۸،زور)

مَدُھر [س]صف۔

:میٹھا،خوبصورت،جو سننے میں اچھا لگے۔

متوالے،مست کرنے والے۔(ق ال)

مَدھر مدستی میاسوں منوہر

مدن من کی مجلس میں مہتر مُنڈایا

(ک:۳٦٨،سیّدہ)

مِرا [میرا کی تخفیف]ضمیر۔

:میرا(عموماً ضرورتِ شعری کی وجہ سے شاعری

میں مستعمل)۔(ال)

نہ دکھلاؤں کسی جوہر فروشاں کوں مرا جوہر

دیا حق روشنی سب جواہراں میں میرے جوہر کوں

(ک ا:۴،زور)

مَراتِب [مرتبہ کی جمع]اند؛ج۔

:مرتبے،درجے،رُتبے،مدارج،مناصب۔

(ال)

گجل انکھ میں سوماہی کے مراتب سوں علم پکڑے

چکر ہالاں چندا مکھ پر پتلیاں کا چشم پکڑے

(ک:۴۴۵،سیّدہ)

مرادات امث۔

:مرادیں،مُراد کی جمع۔(ترکیب میں مستعمل)

(ق ال)

مرادات کا جم ترنگ سار قطب

اُوسی سارہت دے عینین یاسمیع

(ک:۳۱۴،سیّدہ)

مُراداں:مُرادوں۔(سیّدہ)

جم مراداں جام ساقی بھر اُچھونت بزم میں

نا مراداں کوں مرادِ جام دے اُس حور تھے

(ک:۳۰۲،سیّدہ)

مَرتبان [ع:مرتبان/مرتبانی؛ف:مرتبان]اند۔

:چینی یا مٹی کا برتن جس پر لاکھ کا روغن کیا گیا ہو اور

جس میں مربا یا اچار وغیرہ رکھا جاتا ہے،اچاری۔

(ال)

دیس ناریل کے پھل یوں زرد مرتباناں جوں

ہور اس کے تاج کوں کہتا ہے پیالہ کر دکھن سارا

(ک ۳:۱۵،زور)

مَرحمت [ع]امث۔

:مہربانی،عنایت،رحم وکرم،نوازش،کِرپا،دَیا۔(ال)

کہیا مرحمت کی نظر سوں نواز و مجھ

کہیے ہماری پنتھ منے جان فشاں کرو

(ک ۲:۲۱۵،زور)

مَرحمت کرنا:ف مر؛محاورہ۔

:عطا کرنا،بخشنا،دینا۔(ال)

اب اَلکھیاں کوں کہہ توں تک مرحمت نظر کر

طالع مکھے سو انپڑیا میں کوں نہیں ہے چارا

(ک:۴۸۷،سیّدہ)

مُردَہ [ف]صف۔

:مراہوا،بے جان۔(زندہ کا نقیض)

تج دشٹ کی تاثیر تھے مردے سوسر تھے جی اُٹھے

کانٹے سوکیاں پر دھر نظر تا ہوئے گلستاں عید کا

(ک ۳:۵،زور)

مَردی [مرد+ی، لاحقۂ کیفیت] امث۔

:بہادری، مردانگی۔(ال)

مردی جو پوچھ گا تو علی تھے جا پوچھ
اسرار چھپے سینچلی تھے جا پوچھ
(ک۳:۴۳، زور)

مُرَصَّع [ع (ر ص ع)] صف۔

:آراستہ، مزیّن (عموماً زیورات یا پھولوں وغیرہ سے) سجا ہوا (سونے وغیرہ سے)

سنگارا ویں چوراں نمن ہر طرف تھے
مرصع میں ڈب سر تھے پگ نوری ناراں
(ک:۳۱۹، سیّدہ)

مُرغ [ف: مرغ] امذ۔

:پرند، اُڑنے والا جانور (جو کچھ حبشہ بھی رکھتا ہو)، طائر، پرندہ۔(ال)

کھلے ہیں پھول نیہہ کے مرغ من کوں
ہوا ہے اس تھے اے پرواز باعث
(ک۲:۵۸، زور)

مَرغوب [ع: (ر غ ب)] صف مذ۔

:جس کی رغبت کی گئی ہو، جو دل پسند ہو، پسندیدہ، من بھاتا۔(ال)

ترے حسن کا ذکر موگل ہے تسی
مرے دل کے گوشے منے توں ہے مرغوب
(ک:۴۳۷، سیّدہ)

مَرغولیں [ف] صف۔

:خوش آواز پرندوں کا الحان۔(سیّدہ)

سہیلیاں جب بچن بولیں نرمل رتن رولیں
پنکھی جیواں کے مرغولیں دیکھت کھولیں پراں خوشیاں
(ک:۴۱۳، سیّدہ)

مِرگ [س] امذ۔

:ہرن، چکارا، آہو۔(ال)

:ہر وحشی جانور کے لیے بھی آتا ہے۔(ق ال)

سُبے سیس انچل دھ نور جیوں گگن پر
مِرگ میں مِرگنیاں کی کسوت سہانی
(ک:۳۹۹، سیّدہ)

مِرگ تن [مرگ+تن] صف۔

:ہرن جیسے جسم والا (مجازاً) خوبصورت بدن والا، محبوبہ۔(ال)

پنکھی دیکھت سو مکھ پرواز ہوئے
مرگ نینی مرگ تن میں ریجھانے
(ک۲:۲۵۴، زور)

مَرگ سال [مَرگ+سال] امذ۔

:برسات کا موسم (ہیئت) پچھتر، پانچواں پچھتر۔(ال)

مرگ سال آئیا پھر تھے مرگ نینی سنگاراں کو
جڑت مانک بہوٹیاں لعل موتیاں لیک دھاراں کر
(ک۱:۱۹۵، زور)

مرگ نینی [مرگ نین+ی، لاحقۂ نسبت] صف؛ امث۔

:خوبصورت آنکھوں والی عورت (مجازاً)، محبوبہ۔(ال)

مرگ سال آئیا پھر تھے مرگ نینی سنگھاراں کر
جڑت مانک بہوٹیاں لعل موتیاں لیک دھاراں کر
(ک۱:۱۹۵، زور)

مرگنیاں امث۔

:مرگنی = (ہرن کی مادہ، ہرنی) کی جمع۔

مرگ آئیا مرگنیاں اب مرگ کوں مناؤ
مرگ ایسے پیالے میانے سے لعل تھے بھر پلاؤ
(ک:۴۰۲،سیّدہ)

مَرن کادی[مَرن+کارن (بحذف ن)+ی،
لاحقۂ کیفیت]امث۔
:مرنے کا سبب۔(ال)
بچھڑتے لاکھ دشواری بچھڑ شہ مج مرن کاری
ولے پیو یاد کی یاری ہمن جیوتین ادھاری ہے
(ک۲:۲۷۳،زور)

مَڑیاں[مرے+ان،لاحقۂ جمع]صف؛ج۔(قدیم)
:مُردے،مردے ہوئے۔(ال)
میا کی دشت سوں یک دن لنک عدن میانے
مریاں جلاؤ ادھر کے زلال تھے بھرپور
(ک۲:۱۱۴،زور)

مُرید[ع:(راد)]صف۔
:چیلا،شاگرد،پیرو۔(ال)
مرید پیر میخانہ ہوا ہوں دیکھ اے زاہد
ہماری مے پرستی میں تمن تسی ریا ہے اب
(ک۲:۳۳،زور)

مَسّا [س]امذ؛~سے۔
:جلد پر اُبھرا ہوا سیاہ یا سرخی مائل پیدائشی دانہ،گا ہے
پیدائش کے بعد بھی اُبھر آتا ہے،بعض بیماریوں کے
علامت کے طور پر قدرے پھیل بھی جاتا ہے۔
(ال)
سو اُس زنجیر زلفاں سوں کتاں کوں تو کریا ہے بند
مسا داغ غلامی دے منجھے مجر میں عنبر کر
(ک۲:۱۱۷،زور)

مَست [ف]صف۔
:خوش،مگن،بشاش،کیف میں ڈوبا ہوا۔(ال)
نبی صدقے قطبا ہے تج یہہ تھے مست
تُہے سب بتاں میں تروں اس کا صنم
(ک:۴۲۳،سیّدہ)

مَستان [مست+ان،لاحقۂ نسبت]صف؛امذ۔
:رک،مست،دیوانہ،مجذوب۔(ال)
عجب نئیں جوے نانو سن کر ڈھلے غم
لے پیالے اوپی پیالے مے پیتے مستاں
(ک:۳۱۹،سیّدہ)

مَستک [س]امث۔
:ماتھا،پیشانی،سر۔(ق ال)
محمد قطب تج مستک لکھے ہیں داس پیغمبر
تو شاہاں کے ستاریاں میں تمن نور ہے سرج سارا
(ک۱:۳۸،زور)

مَستی [مست+ی،لاحقۂ کیفیت]امث۔
:غرور و ناز۔(ال)
شاہاں غروری ٹھاؤں تھے کرتے ہیں اپنی دھاؤں تھے
مستی مری تج ناؤں تھے،کیستی ہیں دیوانی مجھے
(ک۱:۱۰،زور)

مَسجداں[ع]امث۔
:مسجد=(سجدہ کرنے کی جگہ،مسلمانوں کا عبادت
خانہ،نماز پڑھنے کی جگہ)کی جمع۔
مَسجداں کو باندکر بت خانے کے سب بُت تُڑوا
مصطفےٰ ہور مرتضیٰ کے بانگ تھے دیں پایا رواج
(ک:۳۲۲،سیّدہ)

مسجید رک؛ مسجداں۔

: مسجد

ملا ہے خدمت گار تل، دھن مکھ کی مسجید میں
پلکاں بتیاں کا جل دھواں دیتا ہے اے نو بن چراغ
(ک۲:۱۶۲، زور)

مَسْرُور [ع] صف۔

: خوش، شاد، شادماں۔ (ال)

کن طرے کا باس اب بادِ صباحت بھیج منج
اس دماغ باورے کوں باس دے مسرور تھے
(ک۱:۱۱، زور)

مسکانا/مُسکاتی [مسکنا کا تعدیہ] ف م۔

: مسکرانا، ہنستی، مسکراتی۔ (ق ال)

بولے جو بول مسکاتی بولنے میں
یک یک پیالا دے کرنس دن گلاتی منج کوں
(ک:۴۱۵، سیّدہ)

مسکاونا: مسکرانا۔ (سیّدہ)

مجے غنچے کوں دیکھ یا آوتا
النکار سوں سائیں مسکاونا
(ک:۶۹۴، سیّدہ)

مُسکتانا [مُسکرانا کا قدیم املا] ف م (قدیم)

: مسکرانا، ہنسنا بولنا۔ (ال)

سج تھے جاب کچ دی نیں پیاسوں مسکتی ہویاں
کہے ایتا کی یوبج یا پیا تم کرتے بھانے کی
(ک۲:۲۴۶، زور)

مسکتی : مسکراتی۔ (سیّدہ)

جو ڈھاں ڈھکنی کے کھیل کھیلن آئی دھن
نہ سِک پھوکڑی پھو کھیل مسکتی کھڑی
(ک:۲۹۶، سیّدہ)

مَسْکَن [ع: (س ک ن)] اند۔

: جائے سکونت، رہنے کی جگہ، ٹھکانہ۔ (ال)

سورتج ہے درپن تیرا ابز صحن آنگن تیرا
گھر لامکاں مسکن تیرا تج بن نہیں کوئی یا علی
(ک:۳۰۵، سیّدہ)

مِسّی [س] امث۔

: ایک سیاہ منجن یا پاؤڈر جسے عورتیں سنگار کے لیے اپنے دانتوں اور ہونٹوں پر مَلتی ہیں، اس سے دانتوں کی ریخیں اور مسوڑے سیاہ اور دانت اور ہونٹ چمکدار ہو جاتے ہیں۔ (ال)

تج مکھ مِسّی کا سکہ ہے عاشقاں کے دل منے
نابج رقیباں جھوٹے کوں دیکھیں کتب تقلید کا
(ک:۴۵۱، سیّدہ)

مَسِیحا [مسیح+ا، لاحقۂ نسبت] اند۔

: مراد، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، مسیح۔ (ال)

ترے نیہ بن جیو نا منج نہ بھاوے
مسیحا نمن آپ دم سوں جلا منج
(ک۲:۴۳، زور)

مَشّاطہ [ع: (م ش ط)] امث۔

: وہ عورت جو دلہن کے سر میں کنگھی چوٹی کر کے سرمہ لگائے، اٹبنا ملے، سنگھار کرنے والی عورت۔
(ال)

آئی مشاطہ نگاراں موزگاری پری تائیں
قدرت اس ہونٹ مٹھای تو نبات اس کیاں کھلاوے
(ک:۳۷۰،سیّدہ)

مَشام [ع]اند۔
:کھوپڑی کا وہ حصہ جو خوشبو اور بدبو میں تمیز کرتا ہے۔
()
کرتے غروری اپنے بغل میں سورکھ کتاب
دو نیہہ کا سو باس نکلتا ہے ہم مشام
(ک:۶۱۱).

مُشک [ف]امث؛اند۔
:ہرن کے نافے کی خشک شدہ رطوبت جس نے
دانے سیاہ سرخی مائل اور خوشبو نہایت تیز ہوتی ہے،
کستوری،مسک۔(ال)
مُشک نافا تیری کھوپے تھے ہوتا ہے ظاہر
عقل نابوج پرندے کوں جھوتے کرتے قصاص
(ک:۵۹۱،سیّدہ)

مُشک ناب اند۔
:خالص مشک۔(ج ل)
شاہ ختن سن چلیا غرب نگر تھے لے فوج
تن کے تناں دین رنگ جیسے اہے مشک ناب
(ک۱:۲۱،زور)

مُشک نافہ [مشک+نافہ]اند۔
:ہرن کی ناف سے حاصل ہونے والا مشک جو عمدہ
ہوتا ہے،خالص اور عمدہ مشک۔(ال)
نہ بیچو منجے مشک نافے کے نمنے
ازل تھے گرہ پا کہ طبلاں بجایا
(ک۲:۷،زور)

مُشکیں [ف]اند۔
:کستوری جیسی خوشبو،مُشک جیسا رنگ۔(ل ش)
دو بُو بُرے کا عکس تیرے مکھ اوپر یوں چھائیا
جیوں چاند کی جوتی منے مشکیں کلنک ہے داب سوں
(ک۲:۴۴۲،سیّدہ)

مُشکل [ع(ش ک ل)]امث۔
:دشواری،مصیبت،دقت،پریشانی،سختی،پیچیدگی۔
(ال)
جنت و سقر قسم کر نہار علیؑ
مشکل کے سو گانٹھاں کو کھولنہار علیؑ
(ک۳:۴۳،زور)

مَشہُور [ع:ش ھ ر)]صف۔
:شہرت کیا گیا،معروف نامی،نامور۔(ج ل)
نہ جانوں روزِ محشر کیوں اچھیگا جاب و پرسش منج
کہ میخواراں منے اب تو ہمن مشہور کر ساقی
(ک۲:۲۹۵،زور)

مشہور کرنا:ف مر؛محاورہ۔
:شہرت دینا،منادی کرنا،اعلان کرنا۔(ال)
نہ جانوں روزِ محشر کیوں اچھیگا جاب و پرسش منج
کہ میخواراں منے اب تو ہمن مشہور کر ساقی
(ک۲:۲۹۵،زور)

مِصْباح [ع(ص ب ح)]اند۔
:چراغ،دیا۔
:صبح کے وقت شراب پینے کا پیالہ۔(ف آ)
معانی بھید یا اس یاد نور تو دل میں
اُسی تھے دستا ہے روں روں ترا کہ جیوں مصباح
(ک۲:۶،زور)

مُصْحَف [ع: (ص ح ف)]

: (مجازاً) قرآن مجید۔ (ال)

دھو گنا ہاں اپنے مصحف کے تلاوت سیتی تو
تج خلاصی تیئں کرے حضرت دعائے صبح گاہ
(ک: ۳۰۹، سیّدہ)

مِصْرع [ع: (ص ر ع)] امذ؛ ~ مصرعہ۔

: آدھا شعر، پد، بیت یا فرد کا نصف حصہ۔ (ال)

سکی مکھ صفحے پر تیرے لکھیا راقم ملک مصرع
خفی خط سوں لکھیا نازک ترے دونوں پلک مصرع
(ک۲: ۱۵۳، زور)

مطبخی [مطبخ + ی، لاحقہ نسبت و کیفیت] امذ۔

: مطبخ کا یا اس سے متعلق منسوب کھانا پکانے والا،
باورچی۔ (ال)

ملک ہور مطبخی پوریاں تلیا چند سور کے چھند سوں
انندوں آتشق شعلے تلے دے کھن تنوراں کے
(ک: ۳۲۷، سیّدہ)

مُطْرِب [ع (ط ر ب)] صف؛ امذ۔

: خوش کرنے والا، گانے والا، قوّال، مغنی۔ (ج ل)

کھلتا مرغ دل کے بوستاں میں
طرب مطرب کوں لیا یا عید بکرید
(ک: ۳۶۱، سیّدہ)

مَطْلَع [ع: (ط ل ع)] امذ۔

: طلوع ہونے کی جگہ، غزل یا قصیدہ کے شروع کے
بیت یا شعر جس کے دونوں مصرعوں میں قافیہ ہوتا
ہے۔ (ج ل)

کھیا ہوں وصف مکھ تیرے کا اے دھن خوب اوّل مطلع
ویا مطلع بی ہوسے نا کہ او ہے بے بدل مطلع
(ک۲: ۱۵۴، زور)

مُطْلَق [ع: (ط ل ق)] صف۔

: بالکل، قطعی، قطعاً، یکسر۔ (ال)

○ پیا مطلق منجے دل تھے بسارے
پیا بن کیوں جیوؤں کہہ ری سہیلی
(ک۲: ۲۲۵، زور)

مَعاذ [ع] امث۔

: جائے پناہ، بچاؤ یا حفاظت کی جگہ۔ (ج ل)

○ دو جگ منے منج کوں اہے کرتار معاذ
بندا ہوں اسی کا وہی بر تھار معاذ
(ک: ۳۱۱، سیّدہ)

مُعْجِز [ع: (ع ج ز)] امذ۔

: خرق عادت جو نبی سے ظاہر ہو، معجزہ۔ (ال)

○ خوشیاں کے فوج دائے ہیں ہمن دل پر انندسوں
کہ چھن چھن جگ میں معجز و لیتا پیغمبری کا
(ک۳: ۱۲، زور)

مِعْراج [ع: (ع ر ج)] امث۔

: سیڑھی، کوئی چیز جس سے انسان چڑھے،
مسلمانوں کے اعتقاد میں پیغمبرؐ کا آسمان پر جانا اور
تجلیاتِ الٰہی کا نظارہ کرنا، مجازاً انتہائی عروج یا
ترقی۔ (ج ل)

○ برحق ولی توں رب کا صاحب سچا ہے سب کا
معراج کی سو شب کا جھلکار یا علی توں
(ک: ۳۰۸، سیّدہ)

مَعشُوقی [ع] امث۔

:دلفریبی، دلبرائی۔ (ج ل)

:معشوق ہونے کی حالت، معشوق پن۔ (ال)

معشوق پیو کی عاشق ہوئے کر کے جگ منج منج

او علم معشوق کا کرتی بیاں بیاں میں

(ک ا:۳۰۰، زور)

مُعَطَّر [ع:(ع طر)] اند۔

:خوشبو میں بسا ہوا، خوشبودار، مہکتا ہوا۔ (ج ل)

مجلس ہوا معطر اس زلف عنبریں تھے

کیوں یک دو پیالے ناپیوں دستا اہے صفا صبح

(ک ۲:۷۶، زور)

مُعَمّا [ع] اند۔

:اندھا کیا گیا، نابینا کردہ شدہ، کور؛ (مجازاً) پوشیدہ بات، مخفی بات، پیچیدہ اُمر، پہیلی۔ (ال)

توں ہے پری یا حور یا ہے پدمنی

قطباؔ معما یو عجب ہیکا دسے

(ک ۲:۲۹۲، زور)

مَعمُور کرنا (محاورہ)۔

:بھرنا، پُر کرنا، آباد کرنا، بسانا۔ (ج ل)

جکوئی ہے عشق میں ثابت سدا ہے جیونا اس کا

سو اُس کے ناؤں سوں میخانہ سب معمور کر ساقی

(ک ۲:۲۹۵، زور)

مُغِیلاں [ع] اند۔

:کیکر، ببول یا ببول کی طرح کا ایک خاردار درخت جو عموماً بیابانوں میں ہوتا ہے (قدیم ضعیف الاعتقادی پر مبنی روایات کے مطابق اس پر بھوت رہتے ہیں۔ (ال)

او جنگل میں شوق سوں اب کعبہ خاطر رکھ قدم

تج اگر بولیں جبیں کانٹے مغلیاں غم نہ کھا

(ک ۲:۹، زور)

مَفقُود [ع:(ف ق د)] صف، اند۔

:کھویا ہوا، غائب، ندارد، ناپید، گُم شدہ، جو پایا نہ جائے۔ (ال)

جب نبوت کا علم سیّدا ہوا تب تب جھڑے

طاق کسریٰ تب نشاں لیتا عدم مفقود کا

(ک:۳۲۹، سیّدہ)

مُقَرَّب [ع:(ق رب)] صف، مذ۔

:قریب کیا گیا، نزدیک کیا گیا، بزرگی دیا گیا، وہ شخص جسے قربت حاصل ہو، مصاحب، خاص دوست، ہمراز۔ (ج ل)

تمن پرت کری پیچاں پڑے ہیں اب دل میں

ملائکاں مقرب سُندر بہشتی حور

(ک:۵۶۶، سیّدہ)

مَقصُود [ع:(ق ص د)] صف؛ اند۔

:جس کا قصد یا ارادہ کیا گیا ہو، مقصد کی جگہ یا ٹھکانہ (مجازاً) غرض، مدعا، مطلب۔ (ال)

مقصود کے غنچے مرے مولود تھے پھل پھل ہوئے

امید کی برسانت کا جھڑ پر سو جھو لایا انند

(ک ا:۳۹، زور)

مَکّار [ع:(م ک ر)] صف۔

:مکر کرنے والا، فریبی، دھوکے باز، ٹھگ، عیار۔

(ال)

کہ جب من میں کہ جب سکھ میں کہ جب دکھ مین کروں یاد اُس
تو تب دوتن سمج جاوے عجب مکار پوری ہے
(ک۲:۲۹۳، زور)

مَکان [ع:(ک ا ن)] اند۔

:گھر، مسکن، رہنے کی جگہ، خانہ، بودوباش کی جگہ۔

(ج ل)

نبیؐ مبعوث بھی آ کر کیا ہے سب جہاں روشن
ہوا اس دن کے نوراں تھے مکان ہور لامکاں روشن
(ک۱:۴۸، زور)

مَکتَب [ع=(ک ت ب)] اند۔

:درس گاہ، پڑھنے لکھنے کی جگہ، تعلیم گاہ، جس میں بچوں کو (ابتدائی) تعلیم دی جائے، اسکول نیز کالج وغیرہ۔

میں طفل ہو تمھارے مکتب تھے علم بوجھیا
تو دیویں عالماں سب شاباشی مجکوں کہ گاہ
(ک۲:۲۲۱، زور)

مُکٹ / مُکُٹ [س] اند۔

:تاج، وہ تاج جو ہندوؤں میں دولہا کے سر پر رکھتے ہیں۔ (ج ل)

مکھ پر مکٹ چڑانے بکٹ کا گمت منے
تو حسن بھار میں ہسے سو کے ڈھال عید
(ک:۳۵۷، سیّدہ)

مُکرا [مکھڑا کا قدیم املا] اند (قدیم)

:مکھڑا۔ (ال)

:آرسی، شیشہ۔ (سیّدہ)

جب ناک میں مکرا سہاگن پیں آئی جلوہ میں
وو قفل دے منج گیاں پر سکّہ ترے شب تاب سوں
(ک:۴۴۲، سیّدہ)

مُکَرَّم [ع:(ک ر م)] صف۔

:جس کی تکریم کی گئی، معزز، محترم، قابلِ تعظیم، عزت دیا گیا، بزرگ (خطوط میں بھی بطور القاب مستعمل) (ال)

پیا تج بند میں ہلجا ہوں کر آزاد منج بند تھے
معانی کوں غلاماں میں خطاب اب دے مکرم کا
(ک۲:۲۱، زور)

مکری :آرسی، شیشہ۔ (سیّدہ)

چندنی مکھ اُپر مکری کا ڈلنا گستاخ
جب رکھے کان اُپر تو دِسے ہمنا گستاخ
(ک:۵۳۹، سیّدہ)

مُکلّل [ع] صف۔

:جس میں موتی یا جواہر جڑے ہوئے ہوں۔

:زرو جواہر وغیرہ سے مزین، آراستہ، زریں کلغی لگایا ہوا (مجازاً) بھڑکیلا، چمکیلا۔ (ال)

گر قباد یکھ مرگ چوندھیر تھے فوجاں کر ملیاں بالیاں
مکلل ہو لگیاں جھمکانے بھی جیوں بجلیاں بالیاں
(ک:۴۰۳، سیدہ)

مُکھ [س]اند۔

:چہرہ،مُنھ،صورت۔(ال)

سجن مکھ شے باج اوجالا نہ بھاوے
بُھلایا ہے منج جیو کوں اُو اوجالا
(ک:۴۰۹،سیّدہ)

مُکھ سَمن [مکھ+سمن کی تخفیف،حرفِ تشبیہ] صف(قدیم)

:مراد،خوبصورت،خوب رُو۔(ال)

نبیؐ صدقے قطبا سوں اوپیو ملیا ہے
تو کیا کہہ سکوں بات اس مکھ سمن کی
(ک۲:۲۲۸،زور)

مُکھ کالا کرنا (محاورہ)۔

:مُنہ کالا کرنا جو زیادہ رائج محاورہ ہے۔(ال)

دندیاں کا مکھ کالا کیا اساں ہمارے دندتیں
ے پیوتا ہو شوق تھے نت آبِ حیواں عید کا
(ک۳:۶،زور)

مُکھاری [مکھ+اری،لاحقۂ نسبت] امث۔

:(موسیقی) گانے والی عورت،بھیروں ٹھاٹھ کا ایک راگ۔(ال)

مگ راگاں پیاری اب رگے رگ راگ گاتی ہے
مکھاری راگ گاتی مکھ لہاراں سوں سہاتی ہے
(ک۲:۲۷۸،زور)

مَکھی [پ،س]امث۔

:بے ڈنک کا عام چھوٹا اُڑنے والا کیڑا جو بستیوں میں منڈلاتا اور اپنی بال جیسی ٹانگوں میں مختلف قسم کی متعدی بیماریوں کے جراثیم کو اُڑا کر اِدھر اُدھر پھیلانے کا سبب بنتا ہے۔(ال)

نین مٹھائی سوں لبدے زاہداں تج نیہ میں
ہم مکھی کوں چاکھتا ہے او مٹھائی سب روا
(ک۲:۱۴،زور)

مَگ [پ]اند۔

:راہ،راستہ،سڑک،باگ،ڈگر۔(ال)

سڑک تھے باغ کوں دیکھت کھلے منج باغ کے غنچے
سو اُس غنچے کے باساں تھے لگیا جگ مگ مگن سارا
(ک۳:۱۴،زور)

مگس [ف]امث۔

:(ادبیات) مکھی نیز شہد کی مکھی۔(ال)

بجلیاں نھنوا دن منے جیو میرا شکر ستاں سوں
کہ جیوں بلجے مگس کے پر محبت شہد راساں سوں
(ک۲:۱۸۷،زور)

مگمگایا [مقامی] ف ل(قدیم)

:مہک اُٹھنا،مہکنا،خوشبو دینا۔(ال)

مبعوث کی خوشیاں تھے حوراں کئے جو خوشیاں
جنت کی خوشبویاں تھے دو جگ مگمگایا
(ک:۳۲۱،سیّدہ)

مَگن [س]صف۔

:ڈوبا ہوا،غرق،مستغرق۔(ج ل)

سو کاسوں کریں جو غصہ و ناز کی بات
جب ہوٹاں تھے جھڑے پھوٹی جیو مگنے اس کوں مگن
(ک۱:۲۲۹،زور)

مِگھا [میگھا کی تخفیف]اند۔

:میگھ،بادل۔(ال)

سہیلی بنے نیلی رت میں شوانی
مگھا چھائے انبر رنگارنگ نہانی
(ک ا:۱۹۳، زور)

مُلّا [مولیٰ کا مؤ رد] امذ۔
:مسجد میں نماز پڑھانے، اذان دینے اور اس کی
حفاظت و خدمت پر مامور شخص۔ (ال)
ملا ہے خدمت گار تل، دھن مکھ کی مسجید میں
پلکاں بتیاں کا جل دھواں دیتا اہے لوبن چراغ
(ک ۲:۱۶۲، زور)

مَلائِکاں [ملائک + اں، لاحقۂ جمع] امذ۔
:(دکن) ملائک کی جمع، فرشتے، کروبیاں، ملائک،
ملائکہ۔ (ال)
تمن پرت کری پیچاں پڑے ہیں اب دل میں
ملائکانِ مقرب سندر بہشتی حور
(ک ۲:۱۱۴، زور)

مِلّت [ع: (م ل ل)] امث۔
:دین، مذہب، شریعت۔ (ال)
منجے پائے ہیں نھن پن کھوتے اس چاہ زنخداں کا
کریں کیوں ترک اے مذہب ازل تھے پایا ہوں ملت
(ک ۲:۵۳، زور)

مُلتَفِت [ع] صف۔
:التفات کرنے والا، توجہ کرنے والا۔ (ج ل)
اگر وہ ملتفت ہووئے ہماری بات پر یک چھن
نواروں میں خزینہ اُس اُپر اس دل کے درہم کا
(ک:۴۹۴، سیّدہ)

مَلَک [ع: (م ل ک)] امذ۔
:خدائے تعالیٰ کی وہ مقدس اور معصوم مخلوق جس کو
نور سے پیدا کیا گیا، فرشتے۔ (ال)
ملک ہور جن نے سب کرتے دعا شہ کا صدق سینے
دنیا ہور دین میں ایسا سوشہ پیکس کر پکارے ہیں
(ک:۳۱۴، سیّدہ)

مُلکا [مولکا کی تخفیف] امذ۔
:(کاشت کاری) بیج کا نکیلا پھٹاؤ، کلا، سوئی۔ (ال)
او بال پن میں دسیا جوبناں کا ملکا سخت
او تول سیتیں مودل بھانڈہ کاچ کا بشکست
(ک ۲:۴۴، زور)

مَلّم [مرہم کا بگاڑ] امذ (قدیم)
:مرہم۔ (ال)
سینہ چھیلے گیا ہے باؤ اُساساں تھے پیا
ہونٹاں کا پھونے ملم لاؤ کہ تا ہوئے ملیح
(ک:۵۳۴، سیّدہ)

مَلیح [ع: (م ل ح)] صف۔
:سانولا، خوبصورت، حسین۔ (ج ل)
سینہ چھیلے گیا ہے باوا ساساں تھے پیا
ہونٹاں کا پھونے ملم لاؤ کہ تا ہوئے ملیح
(ک ۲:۷۷، زور)

ممولے [ف] امذ۔
:ممولا = (ایک چھوٹے سے پرند کا نام جس کے
پیٹ پر کالی دھاریاں ہوتی ہیں) کی جمع۔
نین ہیں پیاری کے جیسے ممولے
بھنواں کی ترازو سوں بھو چھند تولے
(ک:۴۵۶، سیّدہ)

مَن [پ]اند۔

:دل، جی، قلب، خاطر۔(ال)

کیا تج بیہہ کا بارا منج چوندھیر سو سب حیراں

ہمیں سجدہ کریں دایم ہمارے مَن کے سرور کوں

(ک:۲۹۹، سیّدہ)

مَن پُھول اند۔

:دل کا پھول؛ (کنایۃً) دل، قلب۔(ال)

نبی صدقے قطبؔ من پھول کھلیا

تو چوندھیر سب مہکتا جیو باساں

(ک۲:۱۸۴، زورؔ)

مَن کی مراد پانا (محاورہ)۔

:دل کی خواہش پوری ہونا، ارمان پورا ہونا،

حسرت نکلنا۔(ال)

خدا کے پیار تھے پایا ہوں میرے من کی مراد

اسد اللہ کی کھرگ تھے تمھارے وندے چور

(ک۲:۱۴، زورؔ)

مَن گُمَن [من+گُم+ن، لاحقۂ صفت بقاعدۂ قدیم]

:دل کو کھو دینے والا۔(ال)

ترے گل گال تھے اس دھن ہوے میرے نین گلشن

سو پتلیاں بھونرے ہو پھرتیاں، دیکھت او من گمن گلشن

(ک۲:۱۸۱، زورؔ)

مَن ہَرنا [من ہرن+ا، لاحقۂ تعدیہ و تذکیر] ف م۔

:دل چُرانا، دل چھیننا، کسی کے دل کو قابو میں کر لینا۔

(ال)

کھوا پھڑکے آویں گے من ہرنا

لگوں گی آج پیا کے چرنا

(ک۲:۲۷، زورؔ)

مَنا [منع کا بگاڑ] صف۔

:ممنوع، جس کی اجازت نہ ہو؛ ناجائز، حرام۔(ال)

ے شرع میں منا ہے کہ محتسب نہ کے تھوں

دے بوسے لب نمک سوں کرے حلال ساقی

(ک۱:۱۰۱، زورؔ)

مَنارَہ [منار=(نور کی جگہ، لالٹین، چراغ دان)+ہ

لاحقۂ تذکیر] اند۔

عشق کے منارے اوپر جیوں و دل سوں

معاؔنی کہے بانگ اللہ اکبر

(ک:۵۷۴، سیّدہ)

مَنات :مِنّت۔

چتر ناریاں میں چترپن تجے

کہ آپس کے من میانے منگوں منات

(ک:۴۳۸)

مَنتاں مِنّت=(کوئی مراد پوری ہونے کے لیے نذر

چڑھاوے وغیرہ کا کیا ہوا عہد)

:مِنتیں۔(ق ال)

ہزاراں منتاں کرتا تو تک ہنس بولتی نئیں تھی

سو آج اُتری ہے باتاں میں کہ میں مدبی پلایا ہوں

(ک:۴۶۱، سیّدہ)

مَنتر [س]اند۔

:جادو، ٹونا۔(ق ال)

:وہ پُر اثر مقررہ کلمات جو روایتی طور پر کسی کو موہنے

یا نقصان پہنچانے یا زہریلے جانور کا اثر اُتارنے

کے لیے پڑھ کر پھونکے جائیں۔(ال)

منجے اپنا لہہ نہیں کیتے آپنا

کہو نا کہو بلبجیا تیرے منتر

(ک:۴۴۹، سیّدہ)

منتراں: منتر کی جمع۔ (سیّدہ)

تیرے نیناں کی جھمکن میں سہاوے بھید کا جل کا
لگے ناچاک دوتن کا نین کے منتراں ستیں
(ک:۴۱۴، سیّدہ)

مُنج [مجھ کا قدیم املا] ضمیر (قدیم)؛~ منجھ۔
: مجھے، مجھ کو، میرے لیے۔ (ال)

تج نام منج آرام ہے منج جیو سوتج کام ہے
سب جگ کوں تج سوں کام ہے تج نام جپ مالا ہے
(ک ا:۱۴، زورؔ)

منجا [س] اند۔
: مسہری، پلنگ، چارپائی، گدی وغیرہ۔ (ال)

منجا اہے آسمان ہور تارے جڑے اس کوں جڑت
اس کے کلس سورج چندر دو جگ میں بیرا جے سدا
(ک ا:۱۷۸، زورؔ)

منجے [مجھے کا قدیم املا] ضمیر۔
: مجھے، مجھ کو، میرے، میرا۔ (ال)

تو دوری ڈراوے منجے دور تھے
وہ کیا بوجھے مو دل میں ہے تونگر
(ک ا:۲۸۸، زورؔ)

مَندِر [س] اند۔
: مکان، گھر، محل، ہندو سادھوؤں کے رہنے کی جگہ، ہندوؤں کی پرستش گاہ، کسی بت کے رکھے جانے کا مکان۔ (ج ل)

شاہ کے مندر سعادت کا خبر لیا یا بسنت
نین پتلیاں کے چمن میں پھول پھل لیا یا بسنت
(ک:۳۷۳، سیّدہ)

مَندہر [مندر کا قدیم املا] اند، قدیم۔
: رک: مندر، عبادت گاہ۔ (ال)
: مکان، محل، سورگ، جنت۔ (ق ال)

نٹویاں کوں نین پتلیاں مد پلا متی کر
شہ کے مندہر ہر انگن میں نٹ سوں نچاؤ سکیاں
(ک:۴۰۵، سیّدہ)

مَنڈپ [س] اند؛~ منڈھپ۔
: سائبان، خیمہ۔ (ق ال)

چاند سورج کے حمائل قرض سہتے ہیں نورانی
مانڈے منڈپ جوت تاریاں سوں ہے سچلا آسمانی
(ک:۳۱۰، سیّدہ)

منڈپاں: منڈپ = (کھلا مکان یا کمرا، سائبان، خیمہ) کی جمع۔

بدل کے منڈپاں چوندھر اُچاکر
مندل بجلیاں کے گرجا یا مرگ سال
(ک:۴۰۸، سیّدہ)

منشور نامہ [مشور + نامہ] اند۔
: تحریری منشور یا دستاویز۔ (ال)

نچھل تج روپ لکھنے تھے قلم جیو پائے کر ناچے
لکھے منشور نامہ تج حسن کا بے بدل نقاش
(ک:۵۸۵، سیّدہ)

مُنشی [ع] اند۔
: تحریر میں ادائے مطالب پر قدرت رکھنے والا، لکھنے والا، مضمون نگار، انشا کا فن جاننے والا، انشاء پرداز۔ (ال)

کن لکھ سکے حساب تیری صفت کے یارب
منشی نو جھیں انشا قلماں ہوے ہیں جیوں کاہ
(ک۲:۲۲۰،زور)

منظر [ع:(ن ظ ر)] اند۔
:پتلی؛مراد آنکھ۔(ال)
صبا توں باٹ دکھلانک ہمارے یار کے گھر کی
کہ شاید آوے وو لالن پکا یک میرے منظر میں
(ک۲:۱۷۷،زور)

منظور [ع:(ن ظ ر)] صف۔
:جو نظر آئے، جو پیشِ نظر ہو، دیکھا ہوا، نظر کیا ہوا،
پسند، مقبول، خواہش کے مطابق، مقصود، مطلوب۔
(ال)
توں سلیماں ثانی و تج برج فیروزی و فتح
مشتری پایا شرف تیری نظر منظور تھے
(ک۱:۱۲،زور)

مُنقّش [ع:(ن ق ش)] صف۔
:جس پر نقش و نگار ہوں، بیل بوٹے دار، جس پر
نقوش کندہ یا اُبھرے ہوئے ہوں۔(ال)
نھنی کوپ میں کونپلی گچ کا گچ ہے
لکھیا ہات قدرت سوں صورت منقش
(ک:۵۸۱،سیّدہ)

منکر ع:(ن ک ر)] صف؛اند۔
:انکار کیا گیا، مکروہ، خراب۔(ف آ)
نبیؐ صدقے قطب کن میں بچن کہہ جاتی کے منکیر
سکیاں سب گواہی ہیں تو بات کرتی دیکھی حال میں
(ک۲:۱۹۵،زور)

منگ :مانگ۔(ق ال)
مری شیریں کنگھی کرتی کنگن بجتے ہیں ناداں سوں
رتن ٹیلا دھرے منگ میں نوے چھند سوں رپاتی ہے
(ک:۴۴۴،سیّدہ)

مَنگل [س] اند۔
:خوشی، خوش طالع، مبارک، مریخ، لڑائی کا دیوتا،
مست ہاتھی۔(ق ال)
خدایا قطب کے تارے کوں دے سرفرازی
خوارج کے ستاریاں میں منگل کیرا جفا ہے
(ک:۳۱۳،سیّدہ)

منگل گانا (محاورہ)۔
:خوشی یا مبارک باد کے گیت کا گانا، خوشی میں گانا،
خوشی منانا، خوشی کرنا۔(ال)
ملایک دور فرماتے حوراں غلماں منگل گاتے
خوشی کیتے ہیں ساتوں آسماں جب تے جونوری ہے
(ک:۳۲۵،سیّدہ)

منگوں :مانگوں۔(سیّدہ)
بندا قطب شہ داس میں بخشش منگوں تج پاس میں
پکڑیا ہوں تیرا آس میں تج بن نہیں کوئی یا علی
(ک:۳۰۶،سیّدہ)

منگیا :چاہا۔(ق ال)
منگیا جو توبہ کے تئیں صبح استخارہ کروں
ہنگام توبہ توڑن آیا کیا میں چارہ کروں
(ک:۶۱۵،سیّدہ)

منگے :مانگے۔(سیّدہ)

تج یاد میں جگ موہیا ہے جگ اُپر تیرا میا
جو جگ منگے سوں توں دیا توں ہی جگت کا ہے دیا
(ک:۲۹۷،سیّدہ)

مَنَم [ف:من ہم اسم کا مخفف ہے] فقرہ۔
:میں ہوں (بطور للکار) (مجازاً) غرور، گھمنڈ، شیخی،
خودستائی۔(ال)

پیاری نہ کر توں سجن سوں منم
جو جاگی جوانی تو پھر ہوگی خم
(ک۱:۲۴۰،زور)

مُنَوَّر [ع:(ن ور)] صف۔
:روشن، نورانی، اُجاگر، چمکیلا، درخشاں، تاباں۔
(ال)

پیا مکھ تھے چو تا شراب منور
پلایک دو پیالے ہمن ساقی بھر بھر
(ک۲:۱۲۲،زور)

مَنوہر [س] صف۔
:قبول صورت۔(ق ال)
:من کو موہ لینے والا، دل کو لبھانے والا، خوبصورت،
(مجازاً)، معشوق۔(ال)

مدھر مدّتی میا سوں منوہر
مدن من کی مجلس میں مُہتر منڈایا
(ک:۳۶۸،سیّدہ)

مِنہاج [ع:(ن ہ ج)] اند، امث۔
:راستہ، روشن اور واضح راستہ، کشادہ راستہ،
کھلی سڑک، شاہراہ، شارعِ عام۔

پرت کوں جان عاشق جوا ہے فرد
توں یوں بوجے توتج دکھلائے منہاج
(ک۲:۷۵،زور)

مُنِیر [ع:(ن ار)] صف۔
:روشن، چمکدار، روشنی دینے والا۔(ف ل)

باجتے اس عید کے طبلاں سُرگ ساتو منے
چاند سورج لو ہوئے ہیں دو جگت میانے منیر
(ک:۳۳۹،سیّدہ)

مینہوں/مینہو۔
:بارش۔(ق ال)

خدایا معانی کی اُمید برلیا
کہ جیوں سانت کے مینہوں تھے جگ اگھایا
(ک:۳۷۸،سیّدہ)

مَنے [مقامی] حرف (قدیم)۔
:میں، درمیان۔
:اندر۔(ال+ق ال)

شاہاں منے بھومان تھے کرتا بڑائی جان تھے
انپڑ یاعلی کے دان تھے تشریف شاہانی مجھے
(ک:۳۰۱،سیّدہ)

مَنین [منے کا قدیم املا] حرف (قدیم)
:میں، اندر۔(ق ال)

باس پھولاں کا تمن کیس منین ہے محرم
کنگھی اپ شوخی سوں تم کیس میں رہنا گستاخ
(ک:۵۴۰،سیّدہ)

مانیا :مانا۔(سیّدہ)

دو جہاں میں حق حبیب اپنا تمن تئیں مانیا
قطبؔ شہ مسکین کو دیو ہت پکڑ شاہاں میں تاج
(ک:۳۲۲،سیّدہ)

موزبانی[مو+زبانی] صف۔(قدیم)

:مُنہ زبانی، بلاتحریر، بے لکھے، زبانی۔(ال)

میں اُمّی کر گنتے ہیں سب امیاں تو علم میں
مو زبانی کا قلم تج وصف لکھ فاسک بھگیا
(ک۲:۷،زورؔ)

مُو [مقامی]

:میرے، میرا، مجھ، میں۔(ق ال)

کیا موجود اپنے جود تھے منبع جانِ غم خور کوں
دیا ہے جوت اپنے نور تھے موطبع انور کوں
(ک ا:۴،زورؔ)

موکوا کوں م ف۔(قدیم)

:مجھ کو، مجھے۔(ال)

میں اَپ دین چھوڑ پکڑیا اس دِین نارگ
نپاتے اچھوں موکوں ہندوے فرخ
(ک ا:۶۷،زورؔ)

مَوالی [مولیٰ کی جمع] اند۔

:بادشاہ، سردار، آقا، مالک۔(ال)

شاہاں میں رتبہ عالی قطبؔ شہے موالی
مبعث رسولؐ اَعالی چھند بند سوں گنایا
(ک ا:۴۵،زورؔ)

مَوالی(۲)۔

:یار، دوست، نوکر، چاکر۔(ق ال)

موالیاں سب کرو خوشیاں کہ آیا دن خلافت کا
خلافت دے رسولؐ آپی بیاں کیتے شرافت کا
(ک ا:۷۵،زورؔ)

موتی رولنا (محاورہ)۔

:موتی سمیٹ کر جمع کرنا، گوہر جمع کرنا، موتی اکٹھے کرنا (طنزاً) مال و متاع حاصل کرنا، فائدہ اُٹھانا۔
(ال)

دن جوت ہیریاں تھے آلے دپے تب
سکی جب ادھر لال تھے موتی رولے
(ک۲:۳۳۵،زورؔ)

مَوجاب[موج+آب] امث۔(قدیم)

:موجِ آب کی تخفیف۔(ال

صدقے نبیؐ قطبؔ شہ یوں شعر بولے ہر دن
دریا کو روز جون ہے موجاب کا طلوع
(ک۲:۱۵۸،زورؔ)

مَوجاں[موج+ان، لاحقۂ جمع] امث۔

:موجیں، لہریں۔(ال)

دل دریا میں غم کی موجاں آوتی ہیں فوج فوج
عشق کے تختے اوپر کیا ڈر ہے طوفان زور تھے
(ک ا:۱۲،زورؔ)

مَوجُود [ع:(وج د)] صف۔

:وجود میں لایا ہوا، پیدا شدہ عالمِ وَجود میں آیا ہوا۔(ال)

تج لطف تھے موجود ہوا جیو سیتی میں
اَپ رَحم کے نوراں سوں مرے دل کو جلا بخش
(ک ا:۴،زورؔ)

مُوچھ [پ] امث؛ ~ مونچھ۔

: وہ بال جو مَردوں کے اوپر کے ہونٹ پر ہوتے ہیں۔

یزیدیاں کا سو وقت آیا کرو لعنت یزید اوپر
سور کے گوہ میں داڑی موچھیاں سر بھیں ڈبایا ہے
(ک ۴:۵۶، زور)

مُورت [س] امث۔

: تصویر، تمثال، شبیہ۔ (ال)

: صورت، بُت، پتھر یا دھات کی بنی ہوئی تشبیہ، پُتلی
(ف ل)

پیا کا مورت آپ دل میں لکھیا ہوں
کہ موہن میں بن پیو ہورنا سماوے
(ک ۲:۲۶۰، زور)

مُوَرِّخ [ع: (ارخ)] امذ۔

: تاریخ لکھنے والا، تاریخ نگار۔ (ف ل)

اس بہمنی ہندو کا کس دھر کروں شکایت
نیں لیکھے ہیں مورخ تاریخ اس حکایت
(ک ۲:۲۶۹، زور)

مُوس [س] امذ۔

: (مجازاً) سخت آزمائش، مشکل امتحان۔ (ال)

برہ موس میں دوتی کوں باک گالو
کہ گن اُس کے پیاری کے تین سنتاتے
(ک ۲:۲۳۷، زور)

مَوک [موکھیہ کا مخفف] امث (قدیم)

: فضیلت، فوقیت۔ (ال)

پر اوپیا تھے چڑت زرنگاری
سبھی شہ پریاں میں اوک موک پائی
(ک ۲:۲۶۲، زور)

مُوکوں [''مجھ کو'' کا قدیم املا] ضمیر (قدیم)

: مجھ کو۔ (ال)

میں اپ ویں چھوڑ پکڑیا اس دین کا مارگ
نپاتے اجھوں موکوں ہندوئے فرخ
(ک ۱:۶۷، زور)

مول کرنا (محاورہ)۔

: بھاؤ تاؤ کرنا، خریدنا یا بیچنا، سودا کرنا، قیمت کا
اندازہ کرنا، قیمت چکانا۔

جواہر نیں کہیں تج سار کا خوبی کے دکاں میں
جو آوے مول کرے تج تو ہووے جوہری بے ہوش
(ک ۲:۱۳۱، زور)

مَولُود [ع: (ول د)] صف؛ امذ۔

: پیدائش کا دن، وقتِ ولادت، پیدا ہونے کا
زمانہ، پیدائش۔ (ال)

کرنے تمن مولود کی مہمانی سب رضوانیاں
سب لامکاں کیرے مکاں سر تھے سنوارے ہیں علی
(ک ۱:۱۷، زور)

مولود گزرنا (محاورہ)۔

: محفلِ میلاد منعقد کرنا، آنحضرتؐ کی ولادت کے
ذکرِ مبارک کی محفل یا جلسہ کرنا۔ (ال)

محمد قطب شاہ غازی کرے مولود بھو چھند سوں
تو اس کی عمر و دولت تیں دعا صف صف ہو ٹھارے ہیں
(ک ۱:۳۵، زور)

مومن [ع: (ام ن)] امذ۔

: ایمان لانے والا، ایماندار۔ (ف ل)

: اسلام کی پیروی کرنے والا سچا اور پکا
مسلمان۔ (ال)

تج مکھ اَجت کے جوت تھے عالم و پنھارا ہوا
تج دین تھے اسلام لے موہن جگت سارا ہوا
(ک ا:۹،زور)

موميا [موم+یا، لاحقۂ نسبت] امث۔
:ایک سیاہ چکنی دوا جو پہاڑوں سے نکالی جاتی ہے۔
اور ٹوٹی ہوئی ہڈی کو جوڑنے اور ضرب کی تکلیف دور
کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے، پہاڑ کا مد،
سلاجیت (مجازاً) مسالا جس سے لاش حنوط کی
جاتی ہے۔(ال)
ہوتیک درد مند ہوں منج کھلا
ترے لطف کا موميا یاحفیظ
(ک ا:۶،زور)

موں ڈالنا (محاورہ)۔
:مُنھ لٹکنا، خاموہونا۔
ڈلتی موں ڈالی نمن آمی بجن نیہہ باؤ تھے
او چال دیکھ ہنس موہیا چنچل سگھڑ بالی اہے
(ک ۲:۲۸۰،زور)

موہَن [س] صف؛ امذ۔
:موہ لینے والا، فریفتہ کرنے والا، دلفریب، دلربا،
نہایت خوبصورت۔(ف ل)
دیسے جوں دود چنداں اس میں موہن
سہیا جون کہ نرمل چند بالا
(ک ا:۲۹۵،زور)

موہنا [موہ+نا، لاحقۂ مصدر] ف م۔
:فریفتہ کرنا، شیفتہ کرنا، عاشق بنانا۔(ال)

تج یاد میں جگ موہیا ہے جگ اُپر تیرا میا
جو جگ منگے سو توں دیا توں ہی جگ کا ہے دیا
(ک ا:۳،زور)

مَہاڑی [مہاری = (محل، قصر، عالی شان مکان) کا ایک
املا] امث۔
:مہاری، محل، قصر۔(ال)
ڈرده لک اُس نبی پر جو نرنجن رب کے پیارے ہیں
جو فیروزی مہاڑیاں نوجنن کے تین سنگارے ہیں
(ک ا:۳۶،زور)

مہتر [مہ+ف: تر، لاحقۂ تفضیل] صف۔
مرادمہورت، نیک گھڑی۔(ال)
قربان ہونے شہد اپر آئی اہے اتبار عید
عشرت کے پردے لیارچے مہتر سوں شہد کے دار عید
(ک ا:۱۴۴،زور)

مہتری [مہتر = (عظیم، اعلیٰ) + ی، لاحقۂ کیفیت] امث۔
:مہتر کا کام یا منصب، بزرگی، بڑاپن، نیز سرداری۔
(ال)
باندھے ہے عشق کے کوپ سوں اب کھنوٹ میں دعویکانت
پرچھم پرم چاواں ہلے سہتے سکیا نہیں مہتری
(ک ۲:۲۸۲،زور)

مہدی [مہندی کا بگاڑ] امث۔
:ایک قسم کا درخت جس کی پتیاں پیس کر لگانے سے
سُرخی آجاتی ہے۔(ف ل)
دھن ہات کی لالی نہ یو مہدی کے رنگ تھے لال ہے
رنگین کیے اپ ہات اور خونخار پکڑی ہور روش
(ک ۳:۱۴۲،زور)

مِہر [ف]امث۔

:محبت، مروت، مہربانی، عنایت۔(ال)

میرے دل میں بات نیں کچ بات تج بن اے پیا

منج اوپر سٹ مہرسوں اپ روشنی کا ٹک نگاہ

(ک ۱:۲۳، زور)

مَہکار [مہک+ار، لاحقۂ کیفیت]امث۔

:مہکنے کی کیفیت، خوشبو یا لپٹ، مہک۔(ال)

سب پھولاں کی باس میں مہکار مجہ پھول کا نہیں

لذت اس جھلکار کا چپیا ہے مجہ من میں عجب

(ک ۱:۲۹۴، زور)

مَہکاری [مہکار+ی، لاحقۂ تانیث]امث۔(قدیم)

:خوشبو۔(ال)

بالی سندر آلی اہے گلال کی ڈالی اہے

بالان کی مہکاری تُہیں جس مکھ گلالی اہے

(ک ۲:۲۶۰، زور)

مَہمان [ف]امذ۔

:وہ شخص جو کسی کے گھر آکر اُترے، ضیف۔(ج ل)

امرت کا پانی پیو کر ہیں جیوتے جگ جیو سب

برکت نبیؐ اس نیز کون کرتا ہوں مہماں عید کا

(ک ۳:۴، زور)

مِہمانی [مہمان+ی، لاحقۂ کیفیت]امث۔

:مہمان داری، دعوت، ضیافت، مدارت، میزبانی۔

(ال)

بسنت کا پھول کھلیا ہے سو جیون یاقوت زمانی

کرو مل کر سہلیاں سب بسنت کے تائیں مہمانی

(ک ۳:۳۴، زور)

مُہَن [موہن کی تخفیف]صف۔

:موہن، موہنے والا، فریفتہ کرنے والا، لبھانے والا

(ال)

مُہن کوپ کرتے ہیں اپ ناز سیتی

دوتن جا کہے ہے مگر میری باتا

(ک ۲:۲۵، زور)

مُہو [''محو'' کا بگاڑ]صف۔

:محو جو اس کا درست املا ہے۔

:کسی خیال میں مستغرق، متحیر، حیران۔(ج ل)

بہشتی میوے ارزانی ہوئے ہیں اب معانی کوں

رقیباں اے بڑائی دیکھ کر جاتے ہیں جگ تھے مہو

(ک ۳:۲۱۸، زور)

مَۓ اَرْغوانی [مۓ ارغواں+ی، لاحقۂ نسبت]امث۔

:سُرخ رنگ کی شراب۔(ال)

خدا کا شکر ہے تج سلطنت تھے کام پایا ہوں

دندے دشمن کے مکھ پر پیوتا مۓ ارغوانی کا

(ک ۲:۱۷، زور)

مۓ اَنگور امث؛صف۔

:انگور سے کشید کی ہوئی شراب، انگور کی شراب۔(ال)

پیا کی سور کی کرنا دسے منج دل کوں قلابے

ہوا ہے مدعا حاصل مے انگور کر ساقی

(ک ۲:۲۹۵، زور)

مۓ پَرَسْت [مے+ف: پرست، پرستیدن=پوجنا]صف

:بہت شراب پسند کرنے والا(مجازاً)، شراب خور،

شراب کا عاشق، شراب کا رسیا۔(ال)

میرا خمار توڑو اپ حسن کی نگہ سوں
جیوں مے پرست کرتے پیالے سیتی دوا صبح
(ک۲:۷۷، زور)

مئے فروش [مے+ف: فروش، فروختن=بیچنا] اند۔
: شراب بیچنے والا، شراب فروش۔ (ال)
مے فروشاں لاج تھے باندھے ہیں مے خانے کے در
عیسوی دم موسوی فر تھے ہمارا کھول باب
(ک۲:۳۹، زور)

میان [ف] اند۔
: بیچ، وسط، درمیان۔ (ف ل)
مجلس ترا ہزار پری خانہ سکل
جیو اس میاں بصورت و معنی خراب تھا
(ک۲:۸، زور)

میت [متیا=(دوست، ساتھی، معشوق) کا مخفف] امث
: دوست، یار، ساتھی، رفیق، مشفق، عاشق، محبوب، ساجن۔ (ال)
صدقے نبی کے سور چندر تا اچھے گن
پت میت سوں قطب کرو سو لاک سال عید
(ک۱:۱۰۸، زور)

میخانہ [''مے خانہ'' کا ایک املا] اند۔
: شراب خانہ، شراب پینے کی جگہ، میکدہ۔
مرید پیرِ میخانہ ہوا ہوں دیکھ اے زاہد
ہماری مے پرستی میں تمن بستی رہا ہے اب
(ک۲:۳۳، زور)

میخوار [''مے خوار'' کا ایک املا] اند۔
: شرابی، مے نوش، شراب نوش۔ (ال)

نہ جانوں روزِ محشر کیوں اچھیگا جاب و پرستش ہم
کہ میخواراں منے اب تو ہمن مشہور کر ساقی
(ک۲:۲۹۵، زور)

میدان [ع: (م ی د)] اند۔
: وہ جگہ جہاں گھوڑے دوڑاتے ہیں (عموماً فارسی میں مستعمل)
چڑ ترنگ مغروری کا جولاں دے میدان میں
دیکھو تک چو پھر کہ بیٹھے ہیں تمھارے داد خواہ
(ک۱:۲۴، زور)

میریاں [میری+اں، لاحقۂ جمع] صف مث، نیز ضمیمہ قدیم
: میری، اپنی، خودکی۔ (ال)
باہاں میریاں مشتاق ہیں تج بانہہ کے گلہار کے
باہاں منے بانا سکے تج بانہہ کا گلہار عیش
(ک۱:۳۰۴، زور)

میزان [ع: (وزن)] امث۔
: وہ پیمانے جن پر قیامت کے دن انسان کے اعمال کو تولا جائے گا اور ان کے مطابق سزا اور جزا دی جائے گی۔ (ال)
دیا میزان دو عالم کا اپن ہت میں جگت سائیں
کیا رازِ نہاں ظاہر ہوا حل معمارا
(ک۱:۳۸، زور)

میگھ نیسانی [س] اند۔
: ایک روایت کے مطابق وہ بارش جس کے سبب موتی پیدا ہوتے ہیں۔ (ال)
جو گرجے مست ہو بادل صراحی نت کرے غلغل
پیو پیالا اور غلغل نا دسوں ہے میگھ نیسانی
(ک (قصائد)، ۴۳، زور)

مَیل [ع]اند۔

:(مجازاً) رغبت، فطری میلان، توجہ، التفات، رجحان۔(ال)

ہمن میل باندھے تمن میل سیتی
اسی تھے ہمن میل ہے سوئے فرخ
(ک ا:۴۷، زور)

میل باندھنا (محاورہ)۔(قدیم)

:التفات کرنا، توجہ دینا، نیز اُمید یا خواہش رکھنا۔

(ال)

ہمن میل باندھے تمن میل سیتی
اسی تھے ہمن میل ہے سوے فرخ
(ک ا:٦٧، زور)

مَیلا [میل+ا، لاحقۂ صفتِ تذکیر]صف۔

:گندہ، چرک آلودہ، چکٹ، غبار آلود، گدلا، خاک، ڈھول میں بھرا ہوا۔(ال)

معانی کے سو میلے کپڑے نا دیکھو کہ عاشق ہے
سو کپڑے کاڑ کر دیکھو کہ پکڑیا ہے تمن درکوں
(ک ا:۵، زور)

میم [''م'' کا توضیحی املا]اند۔

:حرف ''م'' کا تلفظ۔

تج تخلص ہے معانی معنی کے گنج سوں بھریا
تو محمد میم تھے پایا دو عالم کا سریر
(ک ا:۲۱، زور)

میں کہاں تُم کہاں (فقرہ)۔

:ایک دوسرے میں بعد المشرقین ہے، ایک دوسرے میں بہت فرق یا فاصلہ ہے۔

کرتے ہیں باتاں خیالاں سوں ہمیں تمنا سنگات
میں کہاں ہور تم کہاں جھوٹے کریں لوگاں گماں
(ک ۲:۱۹۲، زور)

مینا [ف]اند۔

:ساغر، شراب کی بوتل، پیمانہ، جام (کنایۃً) شراب
(ال)

خماری پاس تجھ نوتاں تھے مہکی
چمک مینا منے خوش دلبری تھے
(ک ۲:۲۸۰، زور)

مینھوں [''مینھ'' کا ایک قدیم املا]اند۔

:مینھ=(بارش، برسات)۔(ال)

چوند ہر گرجت ہور مینھوں برست
عشق کے چمنے موراں کا ہے راج
(ک ا:۱۹۱، زور)

میہہ اند۔

:مینھ، بارش، برسات۔(ال)

تمن شوق کا نین تھے میہہ چووے
اے باتاں نہیں جھوٹ تم دیکھو ساچ
(ک ا:۱۹۲، زور)

ن

ناب [ف]صف۔

: جس میں ملاوٹ نہ ہو، خالص، صاف۔ (ف ل)

ساقیا آ شرابِ ناب کہاں
چند کے پیالے میں آفتاب کہاں
(ک ۲: ۱۷۴، زور)

ناچت : جڑ سے اکھیڑنا، لڑنا، دشمنی کرنا۔ (دَر)

بوجھیا اہے معانی راز و رموز پیو کا
ہر کوئی فہم کر کچ ہوتے اپس میں ناچت
(ک: ۵۲۱، سیّدہ)

ناچیاں: ناچتی (فعل) کی جمع۔ (سیّدہ)

چندر مکھ موہنیاں جب ناچیاں ہیں
وتن میں سوں سورنگی جوں پری ہے
(ک: ۴۴۱، سیّدہ)

نااُمید صف۔

: مایوس، نراس، ناکام، نامراد، بے آس۔ (ال)

ہاں توں نااُمید نا ہو کو نجانے سر غیب
کیا اچھیگا پردے اوجھل کھیل پتلیاں غم لکھا
(ک ۲: ۹، زور)

ناد [س] اند؛ امث۔

: آواز، صدا، گونج، نیز سینگ کی پونگی سے نکلنے والی آواز، سنکھ کی آواز۔ (ال)

کفر باغ میں پکڑیا تیری سوی کوں
چنچل ناد میں ناد گاتی اہے ری
(ک ۲: ۲۸۳، زور)

ناشاد [ف]صف۔

: غمگین، افسردہ دل، پژمردہ خاطر، دلگیر، رنجیدہ، غمزدہ، سوگوار، نامراد، ناکام، محروم۔

مے پیک موسنگات سو ناشاد کرتا ہے
او ترک مست دیکھو کہ بیداد کرتا ہے
(ک ۲: ۲۵۴، زور)

ناکام [ف]صف۔

: جس کا مقصد پورا نہ ہوا ہو، محروم، نامراد، ناکامیاب، ناکامران۔ (ال)

ہارا ہوا، شکست کھایا ہوا، ہزیمت خوردہ۔ (ال)

جے دل میں محبت علی و آل علی ناہ
اے خونِ جگر دا روئے ناکام دویگا
(ک ۲: ۱، زور)

ناکس [ف]صف۔

: (مجازاً) بے حقیقت، ناچیز، بے اہمیت، جو کسی شمار قطار میں نہ ہو۔ (ال)

بیکس و ناکس ہوں میں کسی سے کروں پیرت کی بات
میرے روں روں خط کوں پڑتا ہے تمارا دل دبیر
(ک ۱: ۲۱، زور)

نابات ["نبات" کا اشباعی املا] امث۔

: مصری، نبات۔ (ال)

نین سائیں کے دیکھ کملاوے نرگس
اُدھر ہیں رسیلے کہ نا بات کے جھب
(ک ۱: ۱۶۸، زور)

ناچن [ناچ+ن، لاحقۂ صفت] ف ل۔

:ناچنا۔(ال)

سروقد ساقی جو بنیاد کرے ناچن کی

پریاں حوراں سیتیں مل کر سری راگاں گاوے

(ک ا:۱۳۱، زور)

ناچنا [ناچ+نا، لاحقۂ مصدر] ف ل۔

:تھرکنا، رقص کرنا، ناچ سے مطابقت رکھنے والی

حرکاتِ جسمانی سے کام لینا۔(ال)

خوشی ہو خوشی ہنستی اہے ہور عیش متوالا ہوا

عشرت لگیا ات ناچنے الاب جب گایا انند

(ک ا:۳۹، زور)

نادباجنا ف مر۔

:سنکھ بجنا، ناقوس کی آواز نکلنا، ناد بجنا۔(ال)

مولودِ خوشیاں آئیاں، مولود کی خوشیاں کرو

خوشیاں کے ناداں باجتے اس کوں منجے مہماں کرو

(ک ا:۷۱، زور)

نارپھل اند۔

:گلِ انار، انار کا پھول۔(ال)

چھبیلی سروقد ناری کوں لاگے نار پھل جوڑا

سیو رنگ دانے اوپر بھندھن لٹاں ہم عید و ہم نوروز

(ک ۳:۳۰، زور)

نار [س: ناری کی تخفیف] امث۔

:عورت، زن، استری نیز مادہ، مؤنث۔(ال)

اے نار میرے نین کوں دے آپنا دیدار عیش

سرون بھی تپتے ہیں مرے ان کوں بھی دے گفتار عیش

(ک ا:۳۰۳، زور)

ناری [س] اند۔

:عورت، بیوی، استری۔(ف ل)

بہوت رنگ سوں آپ رنگیاں سکیاں

ولے کاں ترے رنگ کی ناری دیسے

(ک:۴۱۷، سیّدہ)

ناز [ف] اند۔

:لاڈ، پیار، اِٹھلاہٹ، چونچلا، ادا، نخرہ۔(ال)

یہہ دھن کا ناز ٹھنکا پاؤں جھنکایوں سہے

آس من کا عیش تن کا ذوق کن کا ہرمنے

(ک:۴۲۱، سیّدہ)

نازُک [ف] صف۔

:دُبلا پتلا، ورق سا، ہلکا، کم وزن۔(ال)

تیری کمر کو سرائے ہیں بار تھے نازک

او باو گانٹھ کنے عقل تھے کدیں نکشاد

(ک ۲:۹۰، زور)

نازُکی [نازک+ی، لاحقۂ کیفیت] امث۔

:نزاکت، ملائمت، نرمی، خوبی، نفاست، لطافت،

خود پسندی، خود بینی۔(ج ل)

نازکی میں نہیں ہے پھول ترے مکھ کے نمن

چند سورج، مشتری تیرے کریں کیوں تج سیتی ہم

(ک ۲:۱۷۱، زور)

نازل کرنا (محاورہ)۔

:اُتارنا، اُوپر سے نیچے لانا۔(ال)

کیا قرآں خدا نازل محمدؐ ہور علی تئیں

سدا جبریل لیاتا وحی ہور رحمت ربی کا

(ک ۳:۱۱، زور)

نازنین [ف] صف۔

: دل فریب، دل رُبا، نازک اندام، خوبصورت، خوش وضع، ناز واداسے فریفتہ کرنے والی، خوش ادا۔ (ف ل)

جس صدر کی صورت اُپرتوں پک دھرے اے موہنی
تو جیو پاکر بھی لکھے تج نازنین اوتار نقش
(ک ۲: ۱۳۶، زور)

ناسِک [س] امث۔

: ناسکا، ناک، بینی۔ (ال)

پھلی ناسک چمکنے تھے ہے شبرات
دھرت کوں آج نِس جون گھن کری رے
(ک: ۳۵۰، سیّدہ)

ناسِکا [س] امث۔

: رک، ناسک۔

او مکھ زحل ہے سورج کے نمنے
چنپے کی کلی جوں سہے ناسکا چھب
(ک ۱: ۱۶۸، زور)

ناصِر [ع: (ن ص ر)] امذ، صف۔

: مددکرنے والا، مددگار، معاون۔ (ج ل)

باندیا احرام کہ تیرا کروں گا جیوں سوں طواف
لعل رنگ انجھو ہمن کوں نہیں ہوتا ناصر
(ک ۲: ۱۰۹، زور)

نافا/نافہ [ف] امذ۔

: ناف سے مُشک۔ (ج ل)

: نافہ، مُشک کی تھیلی جو ایک خاص قسم کے ہرن کے پیٹ (ناف) سے برآمد ہوتی ہے، کستوری کی پوٹلی، نافچہ۔ (ال)

مُشک نافا تیری کھونپے تھے ہوتا ہے ظاہر
عقل نابو پرندے کوں جھوتے کرتے قصاص
(ک: ۵۹۱، سیّدہ)

ناگر کرنا (محاورہ)۔

: ہل چلانا، قلبہ رانی کرنا۔ (ال)

عشق ناگر کیا زمیں دل کا
سٹوں انجھو کہ ہوئے شجر دُربار
(ک ۲: ۱۱۹، زور)

ناں : نہیں، نہ۔ (وَر)

تو نار جھاڑ تھے پُھل چننے ہات ناں انپڑے
پرت میں دال ہوا قد عصا دے چننے رتن
(ک: ۶۳۸، سیّدہ)

ناٹوں/ناٹو امذ۔

: نام۔ (ق ال)

: وہ لفظ جس سے کسی ذات یعنی انسان، شے، وغیرہ کا علم ہو کسی کو پکارنے کے لیے ایک مخصوص لفظ، اسم (ال)

باتاں گہرسیاں نرملیاں واریا جو تیرے ناٹوں پر
سو جائے کر اسماں پر ہر یک بچن تارا ہوا
(ک: ۳۰۰، سیّدہ)

ناؤں : ~ ناٹوں۔

رک: ناٹوں۔

شاہاں غروری ٹھاوں تھے کرتے ہیں اپنی دھانوں تھے
مستی مری تج ناؤں تھے کیتی ہے دیوانی مجھے
(ک: ۳۰۱، سیّدہ)

ناندنا [پ]ف ل۔

:لگنا، چھبنا، داخل ہونا۔(ال)

دو رخسارے ہے خوں والے غرانے تانوا گھٹالے

ہے پلکاں تیر انبالے سونا ندے دل اُپر میرے

(ک۲:۲۹۰، زور)

ناٗنوں [''ناٗنو'' کا قدیم املا] امذ۔

:نام۔(ال)

لے نانوں علیؓ کا کرے مولود قطب شہ

نشیاں و انداں کرے یک لک ودو لک سوں

(ک۱:۶۸، زور)

ناہ :نہیں۔(دَر)

جے دل میں محبت علی و آلِ علی ناہ

اُسے خوں جگر دا روئے ناکام دِوے گا

(ک:۴۷۵، سیّدہ)

نایب [ع:(ن و ب)] صف، مذ۔

:ماتحت، مددگار، قائم مقام۔(ف ل)

دن ازل تھے مرتضےٰ کو کہتے ہیں نائب تمن

ذوالفقار اب کافراں کو مار کر لیوو خراج

(ک۱:۴۷، زور)

نبات [ف] امث۔

:قند، مصری۔(ال)

آئی مشاطہ نگارں مونگاری پڑی تائیں

قدرت اس ہونٹ مٹھای تو نبات اس کیاں کھلاوے

(ک:۳۷۰، سیّدہ)

نباتاں :نبات =(مصری، قند) کی جمع۔

مکت موتی منجا بندی مانگھ سیتی

جگے جگ نباتاں بٹایا برس گانٹھ

(ک:۳۸۴، سیّدہ)

نبر [غالباً ''نڈر'' کا بگاڑ] صف۔

:بے جھجک، بے خوف، نڈر۔(ال)

نبر کا ڈھیٹ شوخی سوں آکر کھڑی جب

سو اوچٹ نظر میری اس پر پڑی جب

(ک:۴۵۵، سیّدہ)

نبی مولود [نبی+مولود] امذ۔

:آنحضرت ﷺ کی پیدائش کا دن میلادالنبیؐ۔

نبیؐ مولود لیایا ہے خبر سر تھے خوشی کا

سدا صلوٰۃ بھیجو سب محمدؐ ہور علی کا

(ک۳:۱۱، زور)

نبیاں [نبی+اں، لاحقۂ جمع] امذ۔

:بہت سے نبی، انبیاء علیہ السّلام۔(ال)

جیوں نبیاں میں مصطفیٰؐ ہیں تیوں اماماں میں حسینؓ

کفر کے تئیں بھان کر اسلام کہتے ہیں حسینؓ

(ک۳:۵۶، زور)

نبیذ [ع] امث۔

:کھجور یا تاڑ کا تازہ عرق، تازہ پھلوں کا رَس،

وہ شراب جو خرما اور جو سے بنی ہو۔(ف ل)

سکی تج اُدھر تھے پلا منج نبیذ

چمن کے نقل سوں پلا منج نبیذ

(ک:۵۵۴، سیّدہ)

نپانا [مقامی]ف م۔
:پیدا کرنا، وجود میں لانا، تخلیق کرنا، پورا کرنا۔
(ق ال)
نہ کر غصہ شکایت عشق پنتھ میں
خرم دکھ میں نپانا عید بکرید
(ک:۳۶۰،سیّدہ)

نپٹ [س]ف م۔
:بالکل، سراسر، نرا، صاف، سیدھا، حدرجہ،
استقلال۔(ق ال)
سکل نبیاں سوں باطن تھے علی بن مصطفیٰ سوں حق
کہا ظاہر جو دو جگ تائیں نپٹ ان دونو رہبر تھے
(ک:۳۳۴،سیّدہ)

پنجا :پیدا ہوا۔(دَر)
عشق کی سرفرازی اس کے گیسو میں تھے پنجا ہے
تو اس کے ہات تھے اُپجے محبت کے نگاراں خوش
(ک:۳۱۷،سیّدہ)

نت [پ]م ف۔
:سدا، ہمیشہ،(ق ال)
مدام علی التواتر، لگاتار۔
مرے دوستاں کوں توں نت دے جنت
مرے دشمناں کوں اگن یا سمیع
(ک۱:۶۰،زور)

نت نت[نت+نت] م ف۔
:(دعائیہ) ہمیشہ، سدا، روز کے روز، ہر روز۔
(عموماً آنا کے ساتھ مستعمل)۔(ال)
خوشیاں عشرتاں ذوق دائم سو نت نت
شہا کے مندر ٹھمایاں بجایا
(ک:۳۴۳،سیّدہ)

نٹوا [نٹ+وا، لاحقہ صفت]اند۔
:قوال، بھانڈ، ناچنے والا، نقال۔(ف ل)
ساقی پیالا پیم کا بھر بھر پا عیشاں کے تیئں
نٹوا ہونا چلے مشتری ہت زُہر چنگ باجے سدا
(ک:۳۹۳،سیّدہ)

نٹھ [''نٹ'' کا قدیم املا]اند۔
:کرتب باز، تماشا دکھانے والا۔(ال)
نٹھے کے شہراں منے انگشت نما ہوں سر تھے
چپ دوتن ڈر نہیں تیرانکو ترسانے جائے
(ک۲:۲۹۶،زور)

نَجاح [ع:(ن ج ح)]امث۔
:فتح مندی، کامیابی، اصلاح حاجت روائی، چھٹکارا۔
(ال)
اگر تو دین میں ہے ٹیلا لاونے کوں مباح
پیشانی ٹیلا لگا دیو تا کہ پاوؤں نجاح
(ک:۵۳۲،سیّدہ)

نجھا [س]ف م۔
:غور سے دیکھا، توجہ سے دیکھا۔(ق ال)
پیو مکھ کی آرسی میں دیسیا ہے سچ اپ نام
جے کو نجھا یقین سوں دکھے من پائے کام
(ک:۶۰۹،سیّدہ)

نجھاوے/ نجھائے

:دیکھے، گھورے۔(دیکھنا، گھورنا)۔(دَر)
سو دیکھ حیراں ہو سارے گگن کے سب رہن ہارے
اپس سُد کھو کے بیچارے نجھاوے نین ابر سوں
(ک:۳۸۲،سیّدہ)

نجھل [نجھول = (جس میں کوئی عیب یا جھول نہ ہو) کا مخفف] صف۔
:شفاف، صاف، پاکیزہ۔ (ق ال)
سہلی کا کھونپا ہے بدک بند خوے جھڑے جوں ہوں نجھل
دیکھت چنچل نیناں چپل بجلی تو جاوے کڑکڑا
(ک ا:۲۸۵، زور)

نجھا :غور سے دیکھنا۔ (دَر)
نجھا تج نین دیکھیا دھن تو ہوتے ہیں پلک مانع
کہ جب تج گال دیکھن کہے تو واں ہوتے الک مانع
(ک:۵۹۵، سیّدہ)

نچھل [س] صف۔
:پاک، صاف، شفاف، بے داغ، اصلی، خالص، بے میل۔ (ال)
مولب توں لبدانے میں لے بوسے نچھل بھانے میں لے
مد پیالے میخانے میں لے چوطرف میخاراں بھرے
(ک:۳۶۶، سیّدہ)

نخل [ع] امذ۔
:کھجور کا درخت، عام درخت۔ (ال)
لگے ہیں انجواں کے پھل ضعیف اس نخل کوں میرے
ہر اک انجو ہے دُر دانہ منجے وو خسروانی کا
(ک:۴۹۰، سیّدہ)

نِدا [ع: (ن دو)] امث۔
:آواز، صدا، پکار نیز آسمانی آواز، غیبی آواز۔ (ال)
سدا دیتا ندا مطرب مقام دلپذیری کا
ہمارے تم میانے آشناں باتاں کیا ہے اب
(ک:۴۹۸، سیّدہ)

نِرمَل :بے میل، گندگی یا کثافت سے دور، پاک، صاف، شفاف۔ (ال)
لاج کے خوئے بند اُپر رات کا کہنے جواب
کیوں چھپائے بی نہ چھپ سے نیر نرمل کا جواب
(ک ا:۲۸۱، زور)

نرملا [نرمل + ا، لاحقۂ نسبت] صف، مذ۔
:صاف، شفاف، پاک۔
یوں در کھلا ہے نرملا پاکاہ ستارے جھمکنے
محور سے ہے فتراک جوں توں پھرن ہارا ہوا
(ک:۳۰۰، سیّدہ)

نرملیاں [نرمل کی جمع] امث۔
:نرملائی، صاف شفاف، اُجلاہٹ (مجازاً)، پاکیزگی۔ (ال)
باتاں گہرسیاں نرملیاں واریا جو تیرے نانوں پر
سوجائے کر اساں پر ہر یک بچن تارا ہوا
(ک:۳۰۰، سیّدہ)

نرمول [نر + مول] صف۔
:بے اصل، بے بنیاد، انمول۔ (ف ل)
شکر فروشاں کرتے کِتا نرخ شکر کا
نرمول شکر کا لذتاں پایا ہمن کام
(ک:۳۹۴، سیّدہ)

نراسی [نراس = (نا اُمید، مایوس) + ی، لاحقہ کیفیت] صف۔
:مایوسی، ناکام، نا اُمید۔ (ال)
اے دوتن نراسی توں ہے سر بسر غلیظ
چڑ چڑ کے منج سوں ہر گھڑی باتاں نہ کر غلیظ
(ک:۴۶۴، سیّدہ)

نرالی [نرالا = (الگ، علیحدہ، جُدا) کی تانیث] صف، مث۔

: الگ، علیحدہ، جُدا۔ (ال)

مرے دل میں نس دن تھے ہے پند بستا
کہ شہ کے چرن تھے نہوؤں نرالی
(ک۲: ۲۲۴، زور)

نرخ [ف] امذ۔

: بھاؤ، شرح، در قیمت، مول۔ (ف ل)

تج شکر ایسے بول تھے نرخ شکر سب کم ہوا
شہر بدخشاں میں نواروں لعل ادھر کے دان کوں
(ک۲: ۱۸۶، زور)

نرخ توڑنا (محاورہ)۔

: بھاؤ گھٹانا۔ (ال)

عرضہ کرنے پھول سب آئے ہیں تج کن ہات کھول
نرخ ہمارا نا توڑو، ہیں ہم تمن تھے نوریاب
(ک۲: ۳۸، زور)

نرنجن [س] صف۔

: بے عیب، خیال سے ماورا، بے ریا، منزّہ،
مراد: خدائے تعالیٰ، پرمیشور، پرماتما۔ (ال)

دُردہ لک اس نبی پر جو نرنجن رب کے پیارے ہیں
جو فیروزی مہاڑیاں نوجنن کے تئیں سنگارے ہیں
(ک: ۳۱۵، سیّدہ)

نروپ [ن (حرفِ نفی) + روپ] صف۔

: بدشکل۔ (ق ال)

چھٹ آ چھب سوں گھنگر والیاں لٹاں نیناں چلبلیاں
سوجوں دیں نیر کوں لہراں کنور نروپ چالاں کے
(ک: ۶۶۲، سیّدہ)

نزاکت [ف] امث۔

: نازک سے اسم کیفیت تا نازک پن، نازکی۔ (ال)

معانی نزاکت ترا سب بوجھیا
تواں کوں کنتھے کا چکا دو شکر
(ک: ۴۱۹، سیّدہ)

نزیک [''نزدیک'' کا قدیم املا] م ف۔ (قدیم)

: نزدیک۔ (ال)

دوست راکھوں وضع مے پیناں کا کب دشمن نزیک
اس زماں میں مست اس جام محبت کیتے ہیں
(ک: ۶۳۹، سیّدہ)

نس دن [نس + دن] م ف۔

: رات دن، چوبیس گھنٹے، مسلسل، ہمیشہ، ہر وقت۔
(ال)

چند سور تیرے نور تھے نس دن کوں نورانی کیا
تیری صفت کن کر سکے تو اپی میرا ہے جیا
(ک: ۲۹۷، سیّدہ)

نسبت کرنا (محاورہ)۔

: تشبیہ دینا، نظیر ٹھہرانا۔ (ال)

حقیقی پیاسوں مجازی سیتیں
جو نسبت کرے گا تو پاوے عطاب
(ک۱: ۱۲، زور)

نسنگ [ن (حرفِ نفی) + سنگ] صف۔

: اکیلا، تنہا۔ (ال)

دو نوچن ہیں تیرے نسنگ چور راوت
اونو سوں دلیری نہ کر سب ہی ہارے
(ک: ۶۵۴، سیّدہ)

نشان نہ پانا (محاورہ)۔

:سراغ نہ ملنا۔ نام ونشان نہ ہونا۔ (ال)

اللہ رضا سوں جگ میں سوتے ہیں یوں اتنداں
غم کا نشاں کہیں کوئی جیتا ڈھونڈیا نہ پایا
(ک۱:۴۵، زور)

نَشتَر [ف] اند۔

:پھوڑوں وغیرہ کو چیرنے کا آلہ، فصد، کھولنے یا شگاف دینے کا نوک دار آلہ۔ (ال)

کھا نشتر اس دل رگ منے جلتے خوارج اگ منے
منج کوں سو دونو جگ منے تج بن نہیں کوئی یا علی
(ک:۳۰۶، سیّدہ)

نَشیمن [ف] اند۔

:مسکن، مکان، محل سرا۔ (ال)

جیوں ہما نمنے رکھیں ہیں چھانوں ہمنا پر تمیں
اس تھے پایا ہوں بڑائی ہور نشیمن عید کا
(ک۳:۱۰، زور)

نُصرَت [ف: نصرت؛ نصرۃ (نصر)] امث۔

:فتح، کامیابی، ظفرمندی۔ (ال)

کھلے ہیں بخت دروازے نبی کے داس پن تھے منج
محباں دوستاں سارے طبل نصرت بجا دو تم
(ک:۳۱۱، سیّدہ)

نُصُوح [ع] صف۔

:ایسی توبہ کہ پھر گناہ کی طرف رغبت نہ ہو، سچی اور پکی توبہ۔ (ال)

تمھاری یاد میں نس گئی پلاؤ ساقی صبوح
او بیک قطرہ لہو تائیں توڑیا توبہ نصوح
(ک۲:۹۷، زور)

نَصِیر [ع: (ن ص ر)] صف۔

:ناصر، نصرت والا، کامیاب، ظفرمند۔ (ال)

رکھ منج حضرت کے صدقے یاالٰہی امن میں
ہور کھو ایمان درست دو جگ میں ہوؤ منج نصیر
(ک:۳۳۹، سیّدہ)

نظارہ کرنا (محاورہ)۔

:منظر دکھانا، تماشا دکھانا، غور سے یا محبت سے گھورنا دیکھتے رہنا، تکنا۔ (ال)

درست بات کتا ہوں نہ جانے منجھ تے دیکھیا
شراب پیویں حریفاں و میں نظارہ کروں
(ک۲:۱۷۵، زور)

نظراں [ع] امث۔

:نظر = (توجہ، عنایت، مہربانی) کی جمع۔

پیا کوں دیکھنے مو دل کہے ہے آب زیور سوں
کہ پھول پنکھڑی نمن بکھرے نہ ہوئے نظراں جولالن کے
(ک:۴۳۲، سیّدہ)

نظرباز (محاورہ)۔

:حسن پرست، تاک جھانک کرنے اور گھورنے والا، عاشق مزاج، نیز وہ شخص جو صرف دیکھنے کا مزہ اُٹھائے۔ (ال)

ہمارا سجن خوش نظرباز ہے
تو اس دل میں سب عشق کا راز ہے
(ک۲:۲۳۰، زور)

نظر پڑنا (محاورہ)۔

:نظر آنا، نگاہ پڑنا، اچانک دیکھنے میں آنا، دکھائی دینا نیز سامنا ہوجانا، نظر ڈالنا کا لازم۔ (ال)

پڑیا نظر یکا یک بلجیا سو جیوے بے شک
چنگی اٹھی جیوں چکمد حسن و ہمن ملالی
(ک ا:۳۱۶، زور)

نظر رکھنا (محاورہ)۔

:میلان رکھنا، دھیان دینا، محبت سے دیکھنا، عاشقانہ نظر ڈالنا۔ (ال)

سکی توں ہر گھڑی منج پر نہ کر غیظ
محبت پر نظر رکھ کر بسر غیظ
(ک ۲:۱۴۶، زور)

نظر لگنا (محاورہ)۔

:نظرِ بد کا اثر ہوجانا، چشمِ زخم پہنچنا، ٹوک لگ جانا، آسیب کا اثر ہوجانا۔ (ال)

بہوت بھید سیتی تو فتناں سو آئے
نظر نا لگے تیوں کروان سپند
(ک ۲:۸۶، زور)

نعمت [ف: نعمت؛: نعمۃ] امث۔

:لذیز چیز، مزیدار کھانا، نیز آرام و آسائش۔

(ال)

بچھایا ہوں میں سفرہ امید کا
بھرو صحنکاں نعمتاں محترم
(ک: ۶۱۱، سیّدہ)

نفّاخ [ع: نفخ (ن ف خ)] امذ۔

:پھونک مارنے والا، پُھلانے والا۔ (ال)

تار کے نور کا پیالا دے منجے ساقی توں
پُھکنا اغیار کا دیکھ پکڑیا ہے مودل نفاخ
(ک: ۵۳۹، سیّدہ)

نقد [ع] امذ۔

:پونجی، سرمایہ۔ (ال)

مو آہ و نالہ تب تھے دکھایا ملن گھڑی
او نقد عمر مو دو نفس در حساب تھا
(ک ۲:۸، زور)

نقش [ع] امذ۔

:داغ، دھبہ۔ (ال)

تج گال پھل الے اُپر لُٹ ہے سو گل لالے اپر
یا ہے بھنور لالے اپر سو نقش مج من کا ئیا
(ک ۲:۴، زور)

نقش باندنا (محاورہ)۔

:اثر قائم کرنا۔ (ال)

تمھارا حسن میرے دو نین میں نقش باندیا
جے کوئی دیکھیں تمن کوں ہوویں ان کے نہالاں کچ
(ک ۲:۶۹، زور)

نقّاش [ع] امذ۔

:نقش کرنے والا، نقش و نگار کرنے والا۔ (ج ل)

دیکھت تیری منچھل صورت نورانی ہور شکل نقاش
گنواں سُد بد ہوے ہیں گم اپس میں اپ شکل نقاش
(ک: ۵۸۴، سیّدہ)

نُقل [ع] اند۔

:وہ چیز جو نشے دار چیز کے ساتھ کھائیں، ایک قسم کی شیرینی۔ (ج ل)

مد شوق کے پیالے سیتی استاں کو سب مستاں کر
دے نقل تل تل ذوق کا ایک دل سوں یو خمار عید
(ک:۳۷۵، سیّدہ)

نُقلاں :نقل کی جمع۔

نوی متوالی مد پیالا پلاتی نین نُقلاں سوں
نین خماری اپنے تن چڑھا دھن گُن بناتی ہے
(ک:۴۴۴، سیّدہ)

نکر :نہ کر۔ (ڈر)

کہتی پیا تیرا ہوں میں سنبھال توں اس راز کوں
دو تن سنے گی بات اے کس دھرنکیر اسرار فاش
(ک:۵۸۴، سیّدہ)

نُکتے [ع] اند۔

:نکتہ کی جمع، باریکیاں، دقیق باتیں،
تراکیب میں مستعمل۔ (ال)

کوئی آج لگ سمجھے نیں تج حسن کے نکتے کے تئیں
معنی نہ بوجھے عالماں ہرگز کدھیں تج بھید کا
(ک:۴۵۱، سیّدہ)

نِکٹ [س] صف۔

:نزدیک، قریب، پاس۔ (ج ل)

عشق کا جن نہ بوجے اُن نکٹ بھاؤ
پرت میں اُن کرنے بھو آنے بھانے
(ک:۴۶۴، سیّدہ)

نکو [مقامی۔ دکن] حرف نفی (قدیم)

:نہیں، مت، نہ۔ (ق ال)

جلتا سو شمے بزمِ طرب میں نکو لیاؤ
مے سور کے انگے ہوئے سب دیوے سو گمنام
(ک:۳۹۴، سیّدہ)

نکہ [نکھ = (ناخن) کا قدیم املا] اند۔

:رک: نکھ (ناخن) جو اس کا درست املا ہے۔ (ال)

نکہ اچھر لکھئے مکھ اوپر طرح صحبت کا بیاں
آرسی دیکھ ہوگا تب خاطر نشاں تج با حساب
(ک ا:۲۸۱، زور)

نکھ [س] اند۔

:پیر یا ہاتھ کے ناخن، ناخن۔ (ال)

تج نکھ تھے نو چند پنچے آچھے شفق رنگ تن اُپر
جوں پھول پر ریکاں سُہیں تیوں تن پر تھارے تھار نقش
(ک:۵۸۵، سیّدہ)

نِکھنڈ [ن (سابقۂ نفی) + کھنڈ = حصّہ]

: آدھا، نصف، نیم، ٹھیک، آدھا۔ (ال)

نکھنڈ نس کنٹھ جوڑی کوں جوکھوں یک سور تارے سوں
خزینے جیو دلا مخزن ہے گھر تھے چراتی کی
(ک ۲:۲۴۷، زور)

نِگاراں [نگار + ان، لاحقۂ جمع] اند۔

:خوبصورت لوگ، حسین لوگ۔
:وہ نقش و نگار جو عورتیں مہندی سے ہاتھوں پر بناتی ہیں۔ (ال)

نویلی دھن، رنگیلی اب ہتھیلی میں نگاراں کشی
نگار اس کا نگارستانِ جاں ہم عید و ہم نو روز
(ک۳:۲۶،زور)

نگارت: نگار۔ (دَر)

چھپی تھی سو یک ماہ مد کی چھبیلی
مشاطا ہو عید انگارت دکھایا
(ک:۳۵۲،سیّدہ)

نِگارستان [نگار+ستان، لاحقۂ ظرفیت] امذ۔

: جہاں بہت سے خوبصورت نقش یا تصویریں ہوں، وہ جگہ جو نقش و نگار سے آراستہ ہو، بجی ہوئی اور آراستہ جگہ۔

نویلی دھن رنگیلی اب ہتھیلی میں نگاراں کشی
نگار اس کا نگارستان جان ہم عید و ہم نوروز
(ک۳:۲۶،زور)

نِگارنا [نگار+نا، لاحقۂ مصدر] ف م۔

: سجانا، سنوارنا، نقش بنانا۔ (ال)

پیاری کے نوی نبد مشاطاں نگارے
بھواں تُج سُہیں یوں جیوں اسماں سمانی
(ک:۳۹۹،سیّدہ)

نِگاہ [ف] امث۔

: نظر، پشتو ن نیز چشم، آنکھ۔ (ال)

میرے دل میں بات نیں، کچ بات تج بن اے پیا
منج اوپر سٹ مہر سوں اپ روشنی کا ٹک نگاہ
(ک۱:۲۳،زور)

نَگٹ [انگ:Nugeet] امذ۔

: کسی چیز کا ٹکڑا یا ڈلا، کسی قیمتی دھات کا ڈھیلا، سونے یا چاندی وغیرہ کا ٹکڑا۔ (ال)

دیں قوت پائیا ان کے تولد تھے نگٹ
منج کوں کیا ڈر ہے کہو کفار کے کاماں سیتی
(ک:۳۳۳،سیّدہ)

نگر [س] امذ۔

: شہر، بلدہ، قصبہ۔ (ف ل)

اپ عشق کے نگر کی کتوالی دیو مجکوں
پنچیا ہے بیت نمنے میرے گلے وو زنار
(ک۲:۱۲۱،زور)

نگری [نگر+ی، لاحقۂ نسبت و تصغیر] امث۔

: نگر کی تصغیر، چھوٹی بستی۔ (ف ل)

نیہہ کی نگری میں چڑ دل تخت جیوڑا جا کہیا
لامکاں میں کا مکاں لی آج دستا سب منجے
(ک۲:۲۳۸،زور)

نِگہ دار [نگہ+ف: دار، داشتن = رکھنا] صف۔

: نگہبانی کرنے والا، پاسبان، محافظ۔ (ال)

سدا بارہ اماماں ان کے نگہ دار ہیں
ہور ہوں ان کی غلامی تھے قطب راج دھراج
(ک۱:۵۲،زور)

نگیں [ف] امذ۔

: نگینہ، نگ، جواہر۔ (ف ل)

سکل تخت پر میرا یوں تخت کر
انگوٹی پہ جوں ہے نگیں یا سمیج
(ک۱:۶،زور)

نگینا [''نگینہ'' کا ایک املا]

:نگینہ جو درست املا ہے۔

جواہرات کا وہ تراشا ہوا ٹکڑا جو انگوٹھی میں جڑا جاتا ہے، نگ، قیمتی پتھر، جواہر۔(ال)

نگینا جوں کندن کے میانے سپڑے
سودوں سپڑا لیا منج کوں پیارا
(ک:۴۳۱، سیّدہ)

نم [ف] اند۔

:(مراداً) شبنم، اوس۔(ال)

چھنداں سیتی سنگار کر آئی دھن
سُبے مُکھ اُپر خوی کے جوں پُھل پہ نم
(ک:۴۲۳، سیّدہ)

نمازاں [ف] امث۔

:[نماز=(اہلِ اسلام کی ایک فرض عبادت اور اہم رکن کا نام جو دن میں پانچ وقت مقررہ رکعات اور طریقے سے پابندیٔ وقت کے ساتھ ادا کی جاتی ہے، صلوٰۃ] کی جمع۔

بسر کر قبلہ میں تم طاق کوں کرتا نمازاں
نہ دیویں داد میرا کس کروں میں داد فریاد
(ک:۵۴۵، سیّدہ)

نُمایاں [ف=نمودن=ظاہر ہونا سے اسمِ حالیہ]

:ظاہر، کھلا، فاش، عیاں، نمودار، جُدا، منفرد، الگ، ممتاز، خاص، اہم۔(ال)

روزید میں اُمید کے پھولاں کھلے مانگو دعا
سب ہی دناں میں دیستا ہے دن نمایاں عید کا
(ک ۳:۴، زور)

نمکی [س] امث۔

:لیموں کا اچار، نمک۔(در)

موسینہ داغ درد دوکھوں
تج مکھ نمکی تمام لیبا
(ک:۴۸۸، سیّدہ)

نمن [س] صف۔

:حرفِ تشبیہ، مانند، طرح، مثل۔(ال)

سنگار آویں حوراں نمن ہر طرف تھے
مرصع میں ڈُب سر تھے پک نوری ناراں
(ک:۳۱۹، سیّدہ)

نمنے [نمن+ے(حرف اِمالہ)] صف۔م ف۔

:طرح، مانند، مثل۔(ال)

دستیاں جھڑاں میہوں کیاں موتیاں لڑاں کے نمنے
اس موتیاں کا سہرا گڈ کر منج بنداؤ
(ک:۴۰۲، سیّدہ)

نن پن: بچپن۔(ق ال)

نبی داس نن پن تھے ہے قطب شہہ
شہاں میانے شہ کر لکھایا برس گانٹھ
(ک:۳۸۴، سیّدہ)

نوا [قدیم] صف۔

:نیا، جدید، انوکھا، عجیب وغریب۔(ق ال)

یک جیب سوں کرتا ہوں تجے شکر ہزاراں
بھی شکر کرن منج کوں توں توفیق نوا بخش
(ک:۲۹۸، سیّدہ)

نوارا [س] اند۔

: بچاؤ، روک، آڑ، حفاظت کی کوئی چیز۔ (ال)

سکی پیو چتنا لکیا ہے ہمن کوں

تجن بن نہ کرے لے ہور کوئی نوارا

(ک:۴۵۷، سیّدہ)

نوانبر :نوآسمان۔

سب جگ گدا سلطان توں نوانبران کا بھان توں

میرا سو پشتیوان توں تج بن نہیں کوئی یا علی

(ک:۳۰۵، سیّدہ)

نِوَایا [س] صف۔

: جھکا ہوا، خمیدہ۔ (ج ل)

عقل کے تخت پر پرم تخت بیٹھا

عشق عقل کے ہات اپسے نوایا

(ک:۴۶۷، سیّدہ)

نَوبَت [ع] امث۔

: باری، مرتبہ، دفعہ، حالت، کیفیت۔ (ج ل)

گیا سب پھول کا نوبت سواب اس پھول نوبت ہے

سدا رکھ اُپ میا یارب توں اس سروصنوبر کوں

(ک:۲۹۹، سیّدہ)

نَوبَہار [نو+ بہار] اند۔

: موسمِ بہار کا شروع؛ (مجازاً) نسبت کا موسم،

موسمِ بہار، پھولوں کے کھلنے کی فصل نیز عروج کا

وقت، عروج کا دور۔ (ال)

کھلیاں ہیں کلیاں یوں مستی بیتیں جیوں نو بہار

ے پلا ساقی ہوا ہوں سر تھے میں بے اختیار

(کٓ۲:۱۱۰، زور)

نُور [ع] اند۔

: روشنی، تجلی، اُجالا، چمک، تاب، جلوہ، جوت،

درخشانی، دھوپ، چاندنی۔ (ج ل)

چند سور تیرے نور تھے نِس دن کوں نورانی کیا

تیری صفت کِن کر سکے توں اُپی میرا ہے جیا

(ک:۲۹۷، سیّدہ)

نوراں :نور کی جمع۔

تج لطف تھے موجود ہوا جئیو ہستی میں

اُپ رحم کے نوراں سوں میرے دل کو جلا بخش

(ک:۲۹۸، سیّدہ)

نُورانی [ع] صف۔

: منور، روشن، چمکیلا، درخشاں۔ (ج ل)

چند سور تیرے نور تھے نِس دن کوں نورانی کیا

تیری صفت کِن کر سکے توں اُپی میرا ہے جیا

(ک:۲۹۷، سیّدہ)

نورتن :نو قسم کے جواہر یعنی یاقوت، زمرد، الماس، موتی،

مونگا، گومیدک، لہسنیہ، نیلم اور پکھراج۔ (ق ال)

نین جھلکار جاکھن پر دیکھت ہنستے سوگ بن پر

سوتن کے نورتن تن پر کریں جو جوہراں خوشیاں

(ک:۴۱۲، سیّدہ)

نُوازنا [''نوانا'' کا قدیم املا] ف م۔

: نثار کرنا، صدقے کرنا، وارنا۔ (ال)

اگر وہ ملتفت ہووے ہماری بات پر یک چھن

نواروں میں خزینہ اُس اُپر اس دل کے درہم کا

(کٓ۲:۲۰، زور)

نھاس :بھاگ۔(ق ال)

یکیلی دیکھ منج انجانتی ہیں
کہاں میں نھاس کر کرتا پکارا
(ک:۴۳۱،سیّدہ)

نھڈیں:جھکیں۔(دَر)

پیاری ہور پیاہت میں سوہت لے
سرو بن میں نھڈیں گل پھول مالا
(ک:۳۷۱،سیّدہ)

نھنا :ننھا،چھوٹا۔(ق ال)

یاد مج اس رات دیوانہ کیتا
وو نھنا مج خواب میں افسانہ کیتا
(ک:۴۹۳،سیّدہ)

نھنواد :بچہ۔(ق ال)

داکھ کے نھنواد پنجے تیرے باغ
داکھ کے نھنواد پنجے تیرے باغ
(ک:۵۱۵،سیّدہ)

نھنی :چھوئی،ننھی۔(ق ال)

مستمابوتی نھنی اپ تن اوپر چڑای
اے بوتی میں رُپے کا چندا دکھاتی مجھ کو
(ک:۴۱۵،سیّدہ)

نیارا [''نرالا'' کامحرف]صف۔

:جدا،علیحدہ،الگ،مختلف۔(ال)
نبی صدقے قطبؔ عاشق ہے تیرا
سدا مل اچھ نھویک تل بی نیارا
(ک:۴۲۶،سیّدہ)

نیاز [ف]امث،اند۔

:حاجت،احتیاج،طلب،آرزو،خواہش۔(ال)
اس لٹ کو لٹاپٹ سوں پکڑ کیتا نیاز
کہیا کہ مرا چارہ کریں اے ور ساز
(ک۳:۴۵،زورؔ)

نیر [س]اند۔

:پانی،جل،آب،ماء۔(ال)
مُکھ تجلی دیکھیا بیداری یا ہنسے منے
نیرنیہ کا منج پلا تیرے ادھر سمدور تھے
(ک:۳۰۲،سیّدہ)

نیڑے[س]م ف۔

:ہمسایہ،نزدیک ہی،پاس۔(ق ال)
پیوبن تل بیلی لاگی ناری کوں
من نیڑے باج اوس تک تل گھڑی
(ک:۴۲۲،سیّدہ)

نیزہ بازی[ف]امث۔

:نیزہ کے کرتب اور داؤ پیچ۔(ف ل)
نین راوت لئے سوکے کے نیزے ہاتھ غمزے سوں
سو کرتا نیزہ بازی ناز سوں منجہ دل میں او پیارا
(ک۲:۱۹،زورؔ)

نیش [ف]اند۔

:نوک کی تیزی،نوک کی اَنی
ڈنک،خار،کانٹا،کانٹے کی نوک،
زہر۔(ف ل)
جب کنگھی ہلجے تمن کیس منے ناداں سوں
عاشق او نیش کنگھی دیکھ کے ہوتا سوراخ
(ک:۵۳۹،سیّدہ)

نیشکر [نے+شکر] اند۔

: گنا، پونڈا، اوکھ، اِکھ۔ (ال)

سکی باتاں شکر کرتی ولے میٹھای آ سے تا

دوانی نیشکر میں کوئی کدہیں نا بات باسے نا

(ک: ۴۷۸، سیّدہ)

نیکا [''نیک'' کا بگاڑ] صف مذ۔

: عمدہ اچھا، خوب نیز سہاؤنا، خوش منظر، خوبصورت (ال)

بالی تو چھند بھری ہے یا حور یا پری ہے

بھو روپ سندری ہے دھرتی ہے حسن نیکا

(ک: ۳۳۸، سیّدہ)

نیلا پیلا [نیلا + پیلا] صف نیز اند۔

: نیلا اور پیلا، زرد و کبود رنگ۔ (ال)

نبیؑ صدقے قطبا کی دوتی کا مکھ ہے

سدا نیلا پیلا کہ اوہے کجاتی

(ک ۲: ۲۳۶، زور)

نیلم [س] اند۔

: نیلے رنگ کا قیمتی پتھر، یاقوتِ کبود۔ (ال)

نیں تھے سیت آسیت نیلم و موتی

اُدھر تھے لعل رنگ مانک رتن خاص

(ک: ۵۹۰، سیّدہ)

نیلمی [''نیلم'' + ی، لاحقہ نسبت] صف۔

: نیلم سے منسوب، نیلم کے رنگ کا، نیلے رنگ کا،

نیلا، نیلگوں، آسمانی۔ (ال)

پھلئے رَین یا تارے کھن یا بھونرے مکھ لے موگری

یا نیلمی تاراں سوں بھر موتی پردے سوکری

(ک ۲: ۲۳۸، زور)

نیم [س] اند۔

: قاعدہ قانون، رسم و رواج، مقررہ اُصول، طریقہ،

چلن۔ (ال)

پیاری جو وتی میں پنت تج پیم

منجے جیو دیونا ہے پیم میں نیم

(ک: ۴۶۹، سیّدہ)

نیم کرنا (محاورہ)۔

: عہد کرنا، اقرار کرنا، قسم لینا یا اُٹھوانا، ہٹ کرنا۔ (ال)

توں پھر نیم کر چیر بناتی اہے

سو مسکاتی اور نگ لکھاتی اہے

(ک ۲: ۲۸۴، زور)

نین [س]

: آنکھ چشم ۲۔ نظر، نگاہ۔ (ف ل)

منج جیو کے پُل بَن کوں کر اَپ شوق سوں تازہ

منج نین کے درپن کو اَپس مُکھ تھے صفا بخش

(ک: ۲۹۸، سیّدہ)

نین پیالے [نین+ پیالے (پیالہ کی جمع)] اند۔

: کٹوروں جیسی آنکھیں (مجازاً) بڑی بڑی،

خوبصورت آنکھیں۔ (ال)

لَبھاں سوں کج سجل ہے کہ، نین پیالے ہو دوڑے سو

سوجل سم رنگ سراباں ہے جوانی دھوپ جھالاں کے

(ک ۲: ۲۵۱، زور)

نینا اند۔ :نیناں = (نین کی جمع)

چھٹ آ چھب سوں گھنگھر والیاں لٹاں نینا پہ چلبتیاں

موجوں ویں نیز کوں لہراں کنور زروپ چالاں کے

(ک ۲: ۲۵۱، زور)

نیناں [س]اند۔

:آنکھیں۔(ف ل)

نیند کی ہے خماری نیناں میں
او کنول مکھ دھویں گلاب کہاں
(ک:۶۱۵،سیّدہ)

نیہہ [''نیہا'' کا ایک املا]اند؛امث۔

:پیار،دوستی،عشق،محبت کی ندی۔(ق ال)

خضر ہور چشمۂ حیواں ہمیں ہور نیہہ سائیں کا
سو مکھ تھے روشنی پایا خیر کر شاہ خاور کوں
(ک:۲۹۸،سیّدہ)

نیہہ بَن [نیہہ+بن]اند۔

:عشق کا جنگل،دشتِ محبت،مراد،محبت کا مقام۔

(ال)

عشق کیاں کلیاں چن نہ (کذا) ہوں نیہہ بن میں
کہ منج کوں یا باس ہور رنگ دیکھا وے
(ک۲:۲۵۹،زور)

نیہہ پنتھ [نیہہ+پنتھ]اند۔

:محبت کا راستہ،راہِ محبت کا مسلک۔(ال)

نبیؐ صدقے قطبا کوں تج نیہہ پنتھ بن
نہیں من کوں بھاتا ہے کچ ہور ٹھارا
(ک ا:۲۵۲،زور)

و

وُ [''وہ'' کی تخفیف]اندمث۔

:(برائے اشارہ بعید)''وہ'' جس کا یہ مخفف ہے۔

(ال)

ہاتاں میں لالی یوں بسے کیتے شکار و سب کسے
خونی نشانی بج دسے عشاق لے چنگ سنپڑا
(ک ا:۲۸۶،زور)

وائے وائے (فقرہ)۔

:افسوس صد افسوس،ہائے ہائے (بہت زیادہ افسوس کے اظہار کے موقع پر مستعمل)(ال)

ساتو گگن آٹھوں جنت،ساتھ دریا،ساتھ دھرت
ایکس تھے ایک آپس میں آپ دکھ کرتے کاری وائے وائے
(ک ا:۵۷،زور)

وائی [س]امث۔ :پھلواری،بغیچہ۔(ال)

غم کی آہاں وائیاں نیہہ کا پانی چھنک
داکھ کا ہنگام ہے ساقی پال سے جیوں گلاب
(ک۲:۴۰،زور)

واجب [ع:وج ب]صف۔

:سزاوار،لائق۔(ال)

دوتن کے جھوٹ کوں چج مانتا توں یوں تو واجب نیں
دو کیوں کے جھوٹ آتج کوں بری جا اس ٹپکتی ہوں
(ک۲:۱۸۳،زور)

وارث [ع:ورث]اند۔

:سرپرست،مالک،آقا،والی۔(ال)

گنگا ابلیا ہے میرے نین کے انجھواں کے بنداں تھے
منجے ڈر کیا تراون ہاو دریا کا ہے تو وارث
(ک۲:۶۱،زور)

واجست

:واجب است، واجب ہے۔

روا ہے گرچہ سبھی طاق ابرواں کوں نماز
تو طاق ابرواں کوں جن نماز کیتا واجست
(ک:۵۰۶، سیّدہ)

واروں

:غالباً، قربان کروں، نثار ہو جاؤں۔

تمیں میرے مندر سو آج آؤ لالا
تم اوپر تھے واروں گی جوبن سو بالا
(ک:۴۲۹، سیّدہ)

وارے

:قربان کرے، نچھاور کرے۔

شیرِ خدا تم ہیں گر برحق تمنا مان کر
سارے ملک تمنا اوپر جیواں سوں وارے ہیں علیؓ
(ک:۳۰۵، سیّدہ)

واریا

:اُتارا، نچھاور کیا۔ (ق ال)

باتاں گھرسیاں نرملیاں واریا جو تیرے نانوں پر
سو جائے کر اسماں پر ہریک بچن تارا ہوا
(ک:۳۰۰، سیّدہ)

وافر [ع(وف ر)] امذ، صف۔

:زیادہ کثیر، باافراط، کثرت سے، بہت۔ (ال)

اپ پیشانی پر دھریا داغ غلامی کا تیرا
کھرا کھوٹا نہ گنو اس کوں کرو تم وافر
(ک:۵۴۱، سیّدہ)

والی [ع] صف، امذ۔

:محافظ، نگہبان، نگراں۔ (ال)

صدقے نبیؐ قطب زماں پیاری سوں مل عیشاں کرے
کیوں نا کرے نیہہ ملک میں تج عشق تھے والی اہے
(ک۲:۲۶۰، زورؔ)

وام [ف] امذ۔ :قرض، اُدھار۔ (ال)

دل لبد زاہداں کے صوفی و عابداں کے
لے خرے طاعتاں کے، دے مدتوں وام ساقی
(ک۱:۱۰۳، زورؔ)

وامی [س] امث۔

:قرض دار، مقروض (مجازاً) بدقسمت، مصیبت زدہ، عاجز، درماندہ۔ (ال)

اب مجے وامی دے اس لعل شراب آلوداب
یا ہدف تو کراو تیر نین شاب آلوداب
(ک:۴۹۸، سیّدہ)

وتّا

:اُتنا، وتنا، (یا جتّا، جتنا کے بالمقابل)

وتا منج دل میں آتا ہے اُبَل مہر
جتا کرتی ہے توں منج سر بسر غیظ
(ک:۵۹۳، سیّدہ)

وتن [اُتنا کا قدیم املا] صف، مذ۔

:اُتنا۔ (ال)

چندر مکھ موہنیاں جب ناچتیاں ہیں
وتن میں توں سورنگی جوں پری ہے
(ک:۴۴۱، سیّدہ)

وتیرا [''وتیرہ'' کا ایک املا] اند۔

:طور، طریقہ، برتاؤ، چلن، ڈھنگ، روش، شیوہ (مجازاً) عادت۔ (ال)

دمِ عیسیٰ کتے مردے جلاون ہے وتیرا لے
دوری مارن ملن جیون مجھ آ گاہی کرن سکتا
(ک ۲:۳، زور)

وجر [س] اند۔

:بیش قیمت پتھر، ہیرا، الماس، نیز ہیرے جیسا۔ (ال)

گگن کا ہے محل بن تھام ہور بن طاق بندے کر
نوا چندر وجر کا طاق بندے سو بندہا یا عید
(ک: ۳۵۵، سیّدہ)

وچتر [س] صف۔

:رنگ برنگ، گوناگوں، مختلف قسم کا، متنوع، دھبے دار، چتکبرا، رنگا ہوا، مزین، خوبصورت، حسین۔ (ال)

اندو جھلکار سورج ناد بجلی
کیول اس کا گگن نمنے و چترتا
(ک: ۳۹۱، سیّدہ)

وحش وطیر [وحش+و (حرف عطف)+طیر] اند۔

:جنگلی چوپائے اور پرندے، چرند پرند۔ (ال)

دیا حق تج حکم تل سب پری ہور دیو وحش و طیر
سوجن ہور انس عنصر چارو سا چاتوں سلیماں ہے
(ک: ۳۶۴، سیّدہ)

وحشی [ع] صف۔

:جنگلی جانور جو آدمیوں سے بھاگ جائے، جو انسانوں سے مانوس نہ ہو۔ (ال)

مجنوں سو میرا نام ہے وحشی توں مج سوں رام ہیں
اس مکھ الکھ مجھ دام ہیں لِک بیچ میں گلی باہیا
(ک ۲:۴، زور)

وَدن [س] اند۔

:چہرہ، مُنھ، خدوخال۔ (ال)

ترا ودن سو دیا نور حور جنت کوں
بھوں تیری سو اعرافیاں کو دینے واج
(ک ۲:۶۷، زور)

وردت

:ورد۔ (ال)

قطبؔ شہ اس کنج فکر و خلوت دینی منے
تا اچھے وردت دعا و درس قرآن غم نہ کھا
(ک: ۴۸۴، سیّدہ)

ورزور [ور+زور] صف۔

:بہت زور والا، زورآور، زبردست۔ (ال)

بجن تج مکھ عرق بُند بُند بہت ورزور دِستااب
او مدجن کو پیئے سو عاشقی میں ہور دِستااب
(ک: ۵۰۰، سیّدہ)

ورساز [ور+ف: ساز، ساختن = بنانا] اند۔

:طرح دار، سجیلا، بانکا، نیز نفیس، شائستہ۔ (ال)

نبی صدقے ملیا قطبؔ زماں سوں
او پیوجے چھند میں ہے ورساز باعث
(ک: ۵۱۸، سیّدہ)

ورقاں

:ورق = (پتہ) کی جمع۔

تری سبزی تے دستے سبز ورقاں
گلابی رنگ سے چوتا ہے اجنوں
(ک:۶۲۵،سیّدہ)

ورد گزنا (محاورہ)

:(کسی کام کا) معمول باندھنا، عادت ڈالنا۔(ال)

پیا کے مکھ میں دسے جوت خصر و موسیٰ کا
کہ اس کی یاد کوں تو ورد کر مسا و صباح
(ک:)

وصالا [''وصال'' کا ایک املا] اند۔

:وصال = (لفظاً) آپس میں مل جانا۔ (مجازاً) دو چیزوں کا ایک ہو جانا، ملاقات، ملاپ، ملنا، قرب، ملن۔(ال)

مومن توسوں بھولیا گیا من سو تولیا
برہ راز کھولیا توں دے اپ وصالا
(ک:۴۲۷،سیّدہ)

وصف [ع] مث۔

:تعریف، نیز خوبی، اچھی بات، صفت، خاصیت، خو، خصلت، کمال، ہنر، جوہر، سلیقہ، پہچان۔(ال)

نا سکے جبریل کچ کہنے تمارے وصف کوں
بندہ خدمت میں چو کیا کر سب بندیاں میں پکڑیا لاج
(ک ۱:۴۷،زور)

وصل [ع] اند۔

:میل ملاپ، ملاقات (خصوصاً)، عاشق و معشوق کا ملنا (ہجر کا نقیض)۔(ال)

وصل کہہ یا دوری اے دونوں کا معنی ایک ہے
نِس میں جگنا شمع پروا کیا شمع پروانے کا
(ک:۴۹۴،سیّدہ)

وضا رک:وضع۔

کہو تو نہیں کہن تیں پٹکی دوتن کو جالیا
اُوظلم کس وضیا سوں کر نِس جگائے طالب
(ک:۵۰۰،سیّدہ)

وَضع [ع] امث۔

:شکل، صورت، حلیہ۔(ال)

دادو کرتے ہزار وضع طبیب
تو دکھا غمزہ ناز سوں یکبار
(ک ۲:۱۱۹،زور)

وضعی وضع سے منسوب۔

:وضع کی ہوئی، بنائی ہوئی۔(ق ال)

طرح صحبت باغ میں کیتی ہے توں وضعی نوا
جانتی توں کچ بوجا ہوں تیرے سب چالے وشاب
(ک:۴۴۶،سیّدہ)

وَعظ [ع] اند۔

:نصیحت، پند، تلقین، ہدایت۔(ال)

وعظ تیرے سوں معانی بندھیا ہے دل یارب
کرو آمین نبیؐ و علیؓ تھے اس کی دعا
(ک ۲:۱۱،زور)

وَفا [ع] امث۔

:نباہ کرنا، ساتھ دینا، دوستی کا پورا کرنا، نباہ، نبھاؤ، ساتھ۔(ال)

عاجز ہوا اس فن منے سب ساحراں کا سحر
دو تن گند ناں تھے ہوا ہے سب ہی وفا تلخ
(ک۲:۸۵، زور)

وقتِ مہدی [وقت+مہدی (علم)] اند۔
:حضرت مہدی کے آنے کا زمانہ۔
(مجازاً) قربِ قیامت۔(ال)
آیا ہے وقتِ مہدی ہادی جگت منانے
جس کوں اچھے گنجینا اس کوں کھلیں گے اسرار
(ک۲:۱۲۱، زور)

وِلا [ع] امث۔
:محبت، اُلفت، دوستی۔(ال)
نبی صدقے قطباً علی مہر سیتے
بندھا دل کہیں نیں انن بن ولا منج
(ک۱:۳۷، زور)

وَلایَت [ع: ولایۃ کا مفرس] امث۔
:مالک ہونا، قابض ہونا، حکومت ہونا۔ایک بادشاہ
کی حکومت، وہ ملک یا ممالک جن پر ایک حاکم
قابض ہو، اقلیم، ملک، صوبہ، ریاست، حکومت،
سلطنت۔(ال)
آساں اُساساں تھے سب ہوناں سو کھے ہیں تج نین
نیں ہے صواب پانی دیتا تمن ولایت
(ک۱:۲۶۹، زور)

وَلے [ع: ولیک کی تخفیف] حرف استثنا۔
:مگر، لیکن، ولیکن، پر۔(ال)
یک لک اُسی پیغمبراں اُپجے جگت میانے ولے
تج پر نبوت ہے ختم سب تھے توں ہی پیارا ہوا
(ک:۳۰۰، سیّدہ)

ولیاں [ولی+اں، لاحقۂ جمع] اند۔
:(دکن میں) ولی کی جمع، بہت سارے ولی، اولیاء۔
(ال)
کہتے ولیاں میں شاہ حس سوشہ ہمارے ہیں علیؑ
پیارے نبی کے جیو کے سو اُو پیارے ہیں علیؑ
(ک:۳۰۴، سیّدہ)

وَلیکن [ع: ولکن کا املا] حرف استدراک۔
:مگر، لیکن۔(ال)
دھریا ہے دو جگ پر توں میا عام ولیکن
اَپ مہر کے آدھار سوں منج فیض خدا بخش
(ک:۲۹۸، سیّدہ)

وِن ["اُن" کا قدیم املا] ضمیر غائب جمع۔
:اُن، اُس۔(ال)
صفت وُن کی امت ہم تم زباں آ کہن سکے نا جگ
فلک بھیس کے دو پارے ہوئیں تو بھی ہے جو کہ شیوارا
(ک۱:۳۸، زور)

وَنت [پ] صف۔ :والا۔(ق ال)
بسنت ونت چھند سو کند گال اوپر
پھولایا آگ کیسر کی بہارا
(ک:۳۷۰، سیّدہ)

ونے
:وینی، بین۔(دَر)
لیاؤ اتہہ چاؤ سوں مجلس کے میانے
طنبورا ہور کماج ونے مرصع
(ک:۵۹۴، سیّدہ)

ڈو ["وہ" کا قدیم املا] ضمیر غائب۔

:وہ۔(ق ال)

پلکاں نین تکے کر راکھیا ہوں میں تکے تیئں
جو پوتلی ڈو ہندی تک آئے منج نین میں
(ک:۴۲۰،سیّدہ)

ویکنٹھ بَن [ویکنٹھ+بَن] اند۔

:باغ بہشت، جنت۔(ال)

سنوارے پُھل نہالاں رنگ رنگاں
مگر ویکنٹھ بن پُھل ہار آیا
(ک:۳۳۱،سیّدہ)

ہ

ہات ["ہاتھ" کا مخفف] اند۔

:ہاتھ، دست، پنجہ۔(ال)

دو جگ کوں جیو دینے سکے حضرت علی سلطاں توں
یک ہات برسے ذوالفقار یک ہات برسے داں توں
(ک:۳۰۶،سیّدہ)

ہاتاں/ہتاں :ہات(ہاتھ) کی جمع۔

مگر مولود ہے شہہ کا عرش اوپر طبل کا جے
مراداں پاونے سارے جگت ہاتاں پسارے ہیں
(ک:۳۱۴،سیّدہ)

ہات پساڑنا (محاورہ)۔

:مانگنا، ہاتھ پھیلانا، التجا کرنا، عاجزی کے ساتھ طلب کرنا۔(ال)

میرا امرت انچل او جھل لذت مجکوں دکھائے ہے
پیاریا ہات میں آساں سوں اداس مجکوں تک ریوا
(ک ا:۳۰۱،زور)

ہات جوڑنا (محاورہ)۔

:دونوں ہاتھ جوڑ کر منت سماجت کرنا، دونوں ہاتھ جوڑ کر التجا کرنا، نیز مہارت کا اعتراف کرنا، برتری کو ماننا۔(ال)

قدرتی پھولاں کا سہرا باندے ہیں تج سیس اوپر
دیکھ مالیاں ہات جوڑے نیں ہیں اے پھل بوستانی
(ک ا:۲۸،زور)

ہات سوں ہات ملنا (محاورہ)۔

:ہاتھ سے ہاتھ ملنا، ہاتھ سے ہاتھ ملا کر بیٹھنا، ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیٹھنا۔ (ال)

منج ہات منگتا ہے ادک تج ہات سوں ملنے کے تیں
منج ہات کوں اپ ہات سوں کرنے دے توں
(ک ا:۴۰۳، زوؔر)

ہات ہونا (محاورہ)۔

:قبضے میں ہونا، اختیار میں ہونا، ہاتھ میں ہونا۔
(ال)

سب اختیار میرا تج ہات ہے پیارا
جس حال سوں رکھیگا ہے او خوشی ہمارا
(ک۲:۲، زوؔر)

ہاتاں اند۔

:ہات (ہاتھ) کی جمع۔
مگر مولود ہے شہ کا عرش اوپر طبل کا جے
مراداں پاؤنے سارے جگت ہاتاں پسارے ہیں
(ک ا:۳۵، زوؔر)

ہاتاں بہ ہاتاں لے جانا (محاورہ)۔

:ہاتھوں ہاتھ لے جانا، جھٹ پٹ لے جانا۔ (ال)
تج عشق کا انت کوئی نا پایا ہے دنیا دین منے
پایا سوان لے کر گیا ہاتاں بہ ہاتاں عید کا
(ک۳:۳، زوؔر)

ہاتف [ع] اند۔

:پوشیدہ آواز دینے والا، جس کی آواز سنائی دے اور وہ دکھائی نہ دے، پکارنے والا جو غیر مرئی ہو، سروش، غیب کی آواز دینے والا، فرشتہ۔

دیا ہاتف ندا منج رات دن جم جم خوشیاں کر
کہ بجتا ہے دماما دو جہاں میں حیدری کا
(ک:۱۲۷، سیّدہ)

ہادی [ع] صف؛ اند۔

:آگے رہنے والا، ہدایت دینے والا، پیشوا، پیرومرشد، رہبر، رہنما۔ (ال)

آیا ہے وقت مہدی ہادی جگت میانے
جس کوں اچھے گنجینا اس کوں کھلیں گے اسرار
(ک:۵۷۳، سیّدہ)

ہاراں اند۔

:"ہار" کی جمع۔
ہار، لڑائی، کھیل، زہر، قطار، موتیوں یا پھولوں کی مالا۔
(ق ال)

سورج طبق سے گالاں میں ے نقل دھرو تم
پیاری پرت کے ہاراں پیاری کے گل میں باؤ
(ک:۴۳۵، سیّدہ)

ہاشمی [ہاشم (علم) +ی، لاحقۂ نسبت] صف۔

:ہاشم سے منسوب یا متعلق، ہاشم کی طرف نسبت رکھنے والا، قریش کا ایک خاندان جو ہاشم کی اولاد سے تھا۔ حضور ﷺ بھی اسی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ (ال)

ازل تھے عہد کیاں خوشیاں جگت میں تھیاں ولیکن
ہمارے دور میں دایم خوشی یہ ہاشمی کا
(ک۳:۱۱، زوؔر)

ہاکے/ہا

:ہانکے،شہرہ۔(دَر)

تج قد دیکھ سرواں ہاکے کئے ہیں بن میں
تج قد سہاوتا ہے جنت کیرے چمن میں
(ک:۴۲۰،سیّدہ)

ہانس [س]اند۔

:گلا،گردن،گلے میں پہننے کا سونے یا چاندی کا ایک زیور،ہنسلی،حلقہ،کنٹھا۔(ال)

تو ہی ہستی کا ہانس منج گلی نہ باکر
نبی ہاتھ نا بات نیکا چکایا
(ک:۳۷۷،سیّدہ)

ہاوا [''ہوا'' کا قدیم املا]اند۔

:ہوا،خواہش،ہوس،محبت،شوق،شاہ،کشش،عشق۔(ال)

پرت کا تیرا ہاوا جس کوں لگیا ہے
جیا اس کا تج سوں بندایا ہے بھاری
(ک:۲۰۷،سیّدہ)

ہاوے اند۔

:ہوا ہوس/جلائے،آوا،بھٹی،خزاں کی آگ۔
(سیّدہ)

ہمن بائے ہیں حلقہ کان میں ہاوے سواس دھن کے
جیچ فرمائے ہم سر پر کہ حاجت ہیں تمی من کے
(ک:۴۳۲،سیّدہ)

ہَٹ پکڑنا (محاورہ)۔

:ہاتھ پکڑنا،ہاتھ تھامنا۔(ال)

جو کوئی دل میں محبت دھر کر (ہو) رہیا ہے ایماں کا
سو اس کا ہت پکڑ کر آپ کرتے مصطفا رافع
(ک:۳۰۴،سیّدہ)

ہَت جوڑت (محاورہ)۔

:ہاتھ جوڑنا۔

مصور تج لکھے صورت نہ سک نور کی مورت
اپن میں آپ ہَت جوڑت قلم سٹ کر شرم و پکڑے
(ک:۴۴۵،سیّدہ)

ہتوڑی [ہتوڑا (بحذف ا)+ی،لاحقۂ تصغیر]امث۔

:چھوٹا ہتوڑا (ہتوڑا کی تصغیر)

زرینا سر تھے پک پنیں کوں ناداں سود سندراں کر
فلک زرگر کے ہت گھڑنے سونو چند کی ہتوڑی ہے
(ک۲:۲۵۰،زور)

ہتی [''ہاتھی'' کی تخفیف]اند۔

:ہاتھی۔(ق ال)

ہتی سنگھ جو کوئی دُرجن جو آوے
سو ہیبت تھے دندے تن من پدرتا
(ک:۳۹۱،سیّدہ)

ہجر [ع]اند۔

:محبوب سے دوری،جدائی،فراق،مفارقت،علیحدگی
(ال)

تمہارے ہجر دریا میانے بابا نیہہ کشتی
ہلیا ہے ذوق کا بارانہ جانے کن ملاح
(ک۲:۷۶،زور)

ہدایت [ع: ہدایۃ کا مؤرّد] امث۔
: سیدھا راستہ، دکھانے کا عمل، رہنمائی، رہبری،
نیز نجات کا راستہ۔ (ال)
غمزے کے سمند میانے تیرا ترہت نہ دے کر
ڈوبن ہوے ہیں اب تو تم ٹک کرو ہدایت
(ک ا: ۲۶۹، زوَر)

ہدَرْنا [ہدر = (لرزش، جھٹکا، حرکت) + نا، لاحقۂ مصدر] ف ل۔
: ہلنا، جگہ سے جنبش کرنا، کانپنا، تھرتھرانا، جھٹکا کھانا،
لرزنا۔ (ال)
ہتی سنگھ جو کوئی دُرجن جو آوے
سو ہیبت تھے دندے تن من ہدرتا
(ک: ۳۹۱، سیّدہ)

ہدَف [ع] اند؛ امث۔
: نشانہ، زد، مار، چیز جسے نشانہ بنایا جائے، تیر یا
بندوق کی گولی کا نشانہ گاہ، چورنگ۔ (ال)
سما آکاش کے اوپر ہدف سو سور کرنا وو
بھواں کے قوس سوں تارے کے نیناں تیر مارے ہیں
(ک: ۴۴۳، سیّدہ)

ہدفاں : ہدف کی جمع۔
بھواں آسمانی کماں تس غلول اُس
دوتن کے جیواں کے سو ہدفاں اُتارے
(ک: ۴۰۹، سیّدہ)

ہَردَم م ف۔
: مسلسل، ہروقت، ہرگھڑی، ہرلحظہ، ہرلمحہ، ہردفعہ،
ہرآن، ہروقت، ہمیشہ۔ (ال)

اپ پیار تھے اب جم مجے، غم تھے سو کرے غم مجے
توں ہیں مد ہر دم مجے، تج بن نہیں کوئی یا علی
(ک ا: ۱۹، زوَر)

ہردے [س] اند۔
: دل، جگر، (مجازاً) حوصلہ (تراکیب میں مستعمل)
(ال)
شعر معانی اَن بندے موتی ہیں جگ میں حسن کے
ہردے صدف موتی جمیا اپ وار ایزد نام پر
(ک ۲: ۱۱۵، زوَر)

ہَرزَمان م ف۔
: ہروقت، ہرگھڑی، شب و روز، دن رات۔ (ال)
عجب دن ہور گھڑی ہے اے نہیں ہے کوئی دن اس
کہ اس دن تھے گگن پر سور لکھ ہے ہرزماں روشن سم
(ک ا: ۴۸، زوَر)

ہَریا اند۔ : ہرا، سبز۔ (ق ال)
تمن آرزو تھے ہے دل باغ ہریا
اناراں اوگل نا منج ہت دلایا
(ک: ۳۷۹، سیّدہ)

ہریئے : ہرے۔
فرش ہریئے پر موتیاں کے بچھانے
اُپے فراش ہو دھایا مرگ سال
(ک: ۴۰۸، سیّدہ)

ہزاراں [''ہزار'' کی جمع] اند۔
: ہزاروں۔
یک جیب سوں کرتا ہوں تجے شکر ہزاراں
بھی شکر کرن منج کوں توں توفیق نوا بخش
(ک: ۲۹۸، سیّدہ)

ی

یاداں ف=یاد=(حافظہ،ذیل،سوچ) کی جمع۔

برہ کا درد کرو نُخ کی یاداں سوں
اے دونوں مل چلیں گے تو کریں گے ہم پرواز
(ک،ص۵۷۶،سیّدہ)

یتا [س] تابع فعل۔
:اتنا۔(ف ل)
نبی صدقے عشق باتاں خدا تج تیئں دیا جانا
تجھے قدرت یتا ہے جو قطبؔ کوں سمجھاوے نا
(ک:۴۷۲،سیّدہ)

یچ :یہی۔
پیا کی چھاتی لگ کر میں رہی تھی چھپ کے چھاتی میں
تہاں تھے یچ دوتن کاڑے جومت دیکھی تھی چھپنے میں
(ک:۲۹۷)

یزداں [ف] اند۔
:خدا۔
قطبؔا نبی کے صدقے آنند کر اس محل میں
بستا ہے اس میں شیر یزداں کا اُجالا
(ک:۴۱۲،سیّدہ)

یک :ایک۔(سیّدہ)
یک حبیب سوں کرتا ہوں تج شکر ہزاروں
بھی شکر کرن منج توں توفیق نوا بخش
(ک:۲۹۸،سیّدہ)

یکبار :ایک دفعہ،ایک مرتبہ۔
دارو کرتے ہزار وضع طبیب
توں دکھا غمزہ ناز سوں یکبار
(ک:۵۷۱،سیّدہ)

یکتل :فوراً،ذرا سی دیر میں،تل بھر۔(ق ال)
ازل تھے سائیں کا دل ہور میرا دل کئے ہیں یک
بچھڑ کر کیوں رہوں ایسے جیون پیارے تھے یکتل میں
(ک:۶۹۸،سیّدہ)

یکٹ :اکیلا،واحد،تنہا۔(ق ال)
کیوں رہ سکوں تج سوں یکٹ جاتا مجے ہر تل یکٹ
لائے ہیں چورائے اجوٹ تم اپ نے پروار سوں
(ک:۶۲۸،سیّدہ)

یکچت :ایک دل۔(ق ال)
ساقی سچ مانو یقین یکچت سوں
میں ہوئی دیوانی دل تج پنتھ ہری
(ک:۱۴۲۲،سیّدہ)

یک لک:ایک لاکھ۔
یک لک اَسی پیغمبراں اُپجے جگت میانے والے
تج پر نبوت ہے ختم سب تھے توں ہی پیارا ہوا
(ک:۳۰۰،سیّدہ)

یکلے :اکیلے۔
رہوں کیوں چپ الالیاں سوں ترنگ چڑاے بالیاں سوں
سورج کرنیاں کی بھالیاں سوں نکل چوریا نکلے یکلے
(ک:۶۷۴)

یکیلا :اکیلا۔
یکیلا میں نہ ہلجیا ہوں سواس زلفاں کے اے بند میں
بہوت ہیں سر سحر اس دونین جادوے پُرمن کے
(ک:۴۳۳،سیّدہ)

یکیلی :اکیلی۔
یکیلی دیکھ منج انجانتی ہیں
کہاں میں نٹھاس کر کرتا پکارا
(ک:۴۳۱،سیّدہ)

یمناں : ملک یمن۔

دھرت بند چیر جواہر چولی رنگ پاچ کرانگ پر
بر بھوٹیاں لعلاں سوں اُترے ہیں یمناں میں
(ک:۴۰۶، سیّدہ)

یو : یہ۔ اسی طرح۔ (ق ال)

اُتن دن مولود آئے خوش خبر قدسی یو پائے خوش
پھرا مولود گنائے خوش جنت آٹو سنوارے ہیں
(ک:۳۱۵)

یوسف ثانی

: حضرت یوسف علی السلام کی طرح بے حد حسین۔
(ف ل)

اس ناؤں کی بڑپن جھلک مُج سربلندی تا فلک
آکھس سدا سارے ملک تو یوسف ثانی مجھے
(ک:۳۰۱، سیّدہ)

یَون : جوانی۔ (ق ال)

یون ماتی پیالے نین کیتی
تیرے ڈھلنے تھے ہووے میں متوالا
(ک:۴۲۸، سیّدہ)

باب چہارم

حواشی و تعلیقات

- ☆ اللہ تعالیٰ کے نام اور صفات۔
- ☆ عربی جملے قرآنی آیات و احادیثِ مبارکہ
- ☆ حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے نام اور القاب
- ☆ حضرت علیؓ کے نام اور القاب۔
- ☆ شخصیات۔
- ☆ سیاروں کے نام۔
- ☆ تلمیحات
- ☆ جسم کے اعضاء
- ☆ پھول اور پھل
- ☆ جانوروں اور پرندوں کے نام
- ☆ راگ اور آلاتِ موسیقی
- ☆ زیوارت
- ☆ کھیل
- ☆ رسومات، تہوار و تقریبات
- ☆ بلاد و اماکن
- ☆ حوالے

اللہ تعالیٰ کے نام اور صفات

اللہ (ک۳:۴۵، زور)

(اللہ تعالیٰ کے اور ننانوے صفاتی نام ہیں مگر یہ نام عربی میں اسم ذاتی ہے)، بحالت ندا، اے خدا، اے میرے پروردگار۔ اس کے معنی خدا، بھگوان، داتا، سائیں، معبود اور پیدا کرنے والا کے ہیں [1]

حفیظ (ک:۲۹۹، سیّدہ)

:اللہ تعالیٰ کے ننانوے صفاتی ناموں میں سے ایک ہے۔ جس کے معنی ہیں نگہبان، حفاظت کرنے والا، محافظ [2]

خدا (ک:۲۹۷، سیّدہ)

:خدائے تعالیٰ کا صفاتی نام ہے۔ جس کے لفظی معنی ہیں خود ہی آنے اور موجود ہونے والا اور لغوی معنی، اللہ، خداوند، مالک، صاحب، آقا، بھگوان، پرمیشر کے معنی میں استعمال ہوتا ہے [3]

ذوالمنن (ک۱:۲۲، زور)

:یہ اللہ کی خاص صفت ہے جو بخشش اور احسان کرنے والے کے معنی دیتی ہے [4] غفار اور غفور اس کے ہم معنی الفاظ کہلاتے ہیں۔

رافع (ک۱:۱۳، زور)

:عربی میں اس کے معنی بلند کرنے والے [5] درجہ بڑھانے والے کے ہیں۔ (رفع = بلند کرنا)

رحمان (ک۱:۲۱۹، زور)

:رحمان کا اطلاق صرف ذات خدا پر ہوتا ہے مہربانی کرنے والا، دیانت و شفیق، آمرزگار، کریم [6]

سامیا (ک۲:۵، زور)

:یہ عربی زبان کا لفظ ہے جو آقا، مالک، سامی کے معنی میں آتا ہے۔

سبحان (ک۱:۲۰، زور)

:سبحان اسم مصدر ہے۔ جس کے معنی ہیں اللہ کو سچے دل سے یاد کرنا اور اللہ کی پاکی اور تعریف بیان کرنا اور خدا کو بدی سے مبرا کرنا اور پاکی سے یاد کرنا [7]

سَمیع (ک۲:۶، زور)

:سَمَعَ سے لیا گیا ہے جو سماعت کرنے والا، سننے والا، دعا قبول کرنے والے کے معنی دیتا ہے، خدا ایک صفاتی نام ہے [8]

غنی (ک۲:۵۷، زور)

:اللہ کا صفاتی نام ہے جو عربی میں مستعمل ہے۔ جس کے معنی ہیں دولتمند، لوٹانے والا، بے نیاز [9] بے پروا۔

کرتار (ک ۲:۳۱، زوّر)

: ہندو بولتے ہیں اس کے معنی کرنے والا، بنانے والا، دَیا کرنے والا، پیدا کرنے والا، خالق، خدا اور کردگار ہیں۔ ١٠

کریم (ک ۱:۱۴۹، زوّر)

: عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں جو بخشنے والا، گناہ سے درگزر کرنے والا، سخی و فیاض (اصطلاح میں کریم وہ شخص جو اپنی حاجت پر اور کی حاجت کو مقدم رکھے) ١١

معبود (ک ۱:۶۳، زوّر)

: اللہ جل شانہ کا صفاتی نام جس کے معنی ہیں پوجا کیا ہوا، پرستش کیا ہوا، جس کی عبادت کی جائے۔ اللہ، بھگوان، ایشور، کرشن۔ ١٢

عربی جملے، قرآنی آیات واحادیثِ مبارکہ

استغفر اللہ (ک ۲:۲۱۹، زوّر)

: (لفظاً) میں خدائے تعالیٰ سے معافی مانگتا ہوں (مراداً)
کسی امرِ قبیح کے موقع پر مستعمل، مترادف، ایسا ممکن نہیں، یہ نہیں ہوسکتا، خدا اس سے محفوظ رکھے، بری بات ہے، لاحول ولاقوۃ، خدا نہ کرے ایسا ہو۔ ١٣

اقراء (ک ۱:۴۶، زوّر)

: بسم اللہ یا مکتب کی رسم، ابتدائی تعلیم، آغاز، (بچوں کو جب پڑھنے بٹھاتے ہیں تو بسم اللہ کے ساتھ سورۂ علق (اقراء باسم ربک الذی) کی ابتدائی آیات پڑھائی جاتی ہیں۔ پیغمبر علیہ السلام پر کل قرآن سے پہلے نازل ہوا تھا)۔ ١٤

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ (ک ۱:۲۴۱، زوّر)

: الحمدُ اللہ کے لغوی معنی ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے۔ ١٥ اصطلاحی معنوں میں ''خدا کا شکر ہے''، ''خدا کی عنایت ہے'' کہا جاتا ہے۔

اللہ اکبر (ک ۴:۵۷، سیّدہ)

: خدا بہت بڑا ہے، تکبیر جو نماز میں کہی جاتی ہے۔ جنگ میں حملہ اور جانور کو ذبح کرتے وقت کہی جاتی ہے۔ ١٦ تعجب، عظمت، شکوے شکایت، کمال مبالغے اور فخر و عبایات کے موقع پر استعمال کی جاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (ک ۳:۶۴، زوّر)

: اس کے معنی یہ ہیں کہ ''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے''۔ ہر مسلمان ہر کام کے شروع میں کہتے ہیں۔ ١٧

صلوٰت بر محمد (ک ۱:۱۲۴، زوّر)

: صلوٰۃ کی جمع ١٨، اللہ تعالیٰ کی طرف سے درودیں، برکتیں، رحمتیں، مہربانیاں، جو حضرت محمد ﷺ کے حق میں ہوں۔

لولاک لما خلقت الافلاک (ک ۳: ۴۵، زور)

: حدیث قدسی: یعنی اگر تیری رسول اکرمؐ کی ذات نہ ہوتی تو میں آسمان کو پیدا نہ کرتا۔[۱۹]

یہ حدیث کتب صحاح ستہ میں موجود نہیں ہے۔[۲۰] لیکن اس حدیث سے متعلق مولانا خیر محمد جالندھری فرماتے ہیں کہ "لولاک لما خلقت الافلاک کے الفاظ موضوع ہیں لیکن مفہوم صحیح ہے"۔[۲۱] اس حدیث کو ایک عالم صغانی نے موضوع کہا ہے اور بعض دیگر علمانے بھی مگر سب محدثین نے نہیں، اگر بالفرض صغانی محدث کا یہ قول قبول کرلیا جائے تو بھی وہ ظاہری، الفاظ کے متعلق ہے نہ کہ حقیقت اور اصل و معنی کے متعلق کیوں کہ: بالمعنی یہ حدیث صحیح ہے۔[۲۲] البتہ ایک حدیث جس کے راوی حضرت عمرؓ بن خطاب ہیں فرماتے ہیں کہ حضور پاکؐ نے ارشاد فرمایا کہ جب آدم علیہ السلام سے خطا کا ارتکاب ہوگیا تو انھوں نے (جناب باری تعالیٰ) میں عرض کیا اے پروردگار میں آپ سے بہ واسطہ محمدؐ کے درخواست کرتا ہوں کہ میری مغفرت ہی کر دیجیے سو حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے آدم تم نے محمدؐ کو کیسے پہچانا حالاں کہ میں نے ان کو پیدا کیا بھی نہیں، عرض کیا کہ اے رب میں نے اس طرح سے پہچانا کہ جب آپ نے مجھ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اپنی شرف دی ہوئی روح میرے اندر پھونکی تو میں نے سر جو اُٹھایا تو عرش کے پایوں پر لکھا ہوا دیکھا **لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ** میں نے معلوم کرلیا کہ آپ نے اپنے نام مبارک کے ساتھ ایسے ہی شخص کے نام کو ملایا ہوگا جو آپ کے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ پیارا ہوگا۔ حق تعالیٰ نے فرمایا اے آدم تم سچے ہو واقع میں وہ میرے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ پیارے ہیں اور جب تم نے اُن کے واسطے سے مجھ سے درخواست کی ہے تو میں نے تمھاری مغفرت کی۔ اور اگر محمدؐ نہ ہوتے تو میں تم کو بھی پیدا نہ کرتا"۔[۲۳]

من کنت مولا (ک ۱: ۵۷، زور)

: یہ ترمذی کی حدیث ہے جو مکمل طور پر اس طرح ہے

وعن زید بن ارقم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کنت مولا فعلی مولا رواہ احمد والترمذی.

زید بن ارقم سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا: "میں جس کا دوست ہوں علیؓ بھی اس کے دوست ہیں"۔ (احمد ترمذی)

اس حدیث کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ جس شخص کو میں دوست رکھتا ہوں اس کو علیؓ بھی دوست رکھتے ہیں اور ایک مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جو شخص میرا حامی و مددگار اور دوست ہوتا ہے اس کے حامی و مددگار اور دوست علیؓ ہوتے ہیں۔[۲۴]

حضرت محمد ﷺ کے نام اور القاب

اُحمدؐ مختار (ک ا:۳۱، زور)

:پیغمبرِ خدا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا عَلَم، بہت تعریف اور حمد و ثناء کرنے والا اور جسے اختیار دیا گیا ہے۔۲۵

حبیب (ک ا:۴۷، زور)

:دوست، پیارا، معشوق، خدا کا پیارا، مراد حضور، رسولِ خدا، محمد مصطفیٰ ﷺ ۲۶

خاتم (ک ا:۴۶، زور)

:ختم کرنے والا، اخیر یا انجام کو پہنچانے والا۔۲۷

خیر البشر (ک ۲:۱۶۱، زور)

:مخلوقات میں سب سے بہتر، بہترین انسان، رسول اللہ ﷺ کا لقب۔۲۸

شاہ دو جگ (ک ا:۷۵، زور)

:[شاہ+دو جگ] دونوں جہانوں کا سردار یا آقا، حضرت محمد ﷺ کا صفاتی لقب ہے، دنیا اور آخرت کے بادشاہ آنحضرت ﷺ۔۲۹

شمس الضحیٰ (ک ا:۴۶، زور)

:شمس الضحیٰ دو الفاظ کا مجموعہ ہے شمس جس کے معنی ہیں سورج، الضحیٰ جس کے معنی ہیں چمکدار روشنی پھیلانے والا۔ آنحضرت ﷺ کا صفاتی لقب، ہدایت کی روشنی پھیلانے والا سورج، چمکدار سورج مراد آنحضرت ﷺ۔۳۰

شہہ دنیا و دیں (ک ا:۳۵، زور)

:عربی زبان کا لفظ ہے جو دنیا و دین کے مددگار کے معنوں میں آتا ہے اسے بھی حضور ﷺ کے صفاتی نام میں شمار کیا جاتا ہے۔

طٰہٰ (ک ا:۴۹، زور)

:طٰہٰ اُن حروف میں سے ہے جنھیں حروف مقطعات کہتے ہیں۔ ان کے مفہوم کے بارے میں کسی کو صحیح علم نہیں۔ طٰہٰ کے حروف قرآنِ حکیم کے بیسویں سورۃ کے ابتداء میں آئے ہیں اور اسی وجہ سے اس سورۃ کا نام طٰہٰ ہے۔ بعض مفسرین کا خیال ہے کہ طٰہٰ سے غالباً رسول اللہ کی جانب خطاب ہے۔ اس سے مراد ''طاہر'' ہے۔۳۱

محمدؐ (ک ا:۱۲۴، زور)

:تعریف کیا گیا، برگزیدہ، عبادت گزار، نبی آخر الزماں کا اسم مبارک، آپ ۱۲/ ربیع الاوّل بمطابق ۵۷۰ء کو عرب کے مشہور قبیلہ بنو ہاشم میں پیدا ہوئے۔ احمد مختار رسول خدا بی بی آمنہ کے بطن سے پیدا ہوئے۔ ابھی بطن مادر میں تھے کہ والد عبداللہ نے رحلت کی۔ صغیر سنی میں والدہ نے انتقال کیا۔ کچھ عرصہ دادا اور ان کے وفات کے بعد آپ کے چچا کے پرورش کی ذمہ داری کی۔ آپ کا انتقال ۶۳۲ء میں ہوا اور آپ کا مزار انور مدینہ میں ہے۔۳۲

محمودؐ (ک ا:۶۳، زور)

:محمود کے معنی ہیں سراپا گیا، پسندیدہ، محبوب حضورؐ کا صفاتی نام۔۳۳

مصطفیٰؐ / مصطفےؐ (ک ا:۴۶، زور)

:حضرت نبی برحق کا خاص لقب جو (اصطفٰے = منتخب کرنا) سے لیا گیا ہے، چنا ہوا، پسندیدہ، مقبول، منظورِ نظر۔

نبیؐ (ک ا:۴، زور)

:نبی عربی زبان میں مستعمل ہے جو خبر پہنچانے والے، قاصد الٰہی کے معنی دیتا ہے، رسول، پیغمبر۳۴

حضرت علی کے نام اور القاب

حضرت امیر (ک ا:۶۳، زور)

:اسلام کے چوتھے خلیفہ حضرت علیؓ کا لقب۔

حضرت علیؓ

:آپؓ کا پورا نام، حضرت علی بن ابو طالب، آپؓ حضورِ اکرم کے حقیقی چچا زاد بھائی تھے۔ آپؓ اسلام کے چوتھے خلیفہ تھے لیکن جعفری، بوہرے اور اسماعیلی فرقے کے لوگ پہلا امام اور خلیفہ مانتے ہیں۳۵۔ آپؓ حیدر کرار بچوں میں سب سے پہلے ایمان لانے والے تھے۔ آپؓ بچپن ہی سے تھے ذہین، بہادر، نڈر اور شجاعت کے جوہر دیکھانے والے تھے اسی لیے آپؐ نے حضرت علیؓ کو یہ لقب عطا کیے شیرِ خدا، حیدرِ کرار، فاتح خیبر اور اسد۔ آپؓ رسولِ خدا کی صاحبزادی سیدنا فاطمہ الزہرا کے شوہر تھے۔ آپؓ کے صاحبزادوں کے نام حسن اور حسین ہیں۔ آپؓ کی شہادت ۲۱ رمضان کو ہوئی۔

حیدرِ کرار (ک ا:۲۳، زور)

:لفظی معنی ہیں بڑھ چڑھ کر حملہ کرنے والا بہادر، حیدرِ کرار نام کے پیچھے ایک واقعہ کارفرما تھا کہ آپؓ کی والدہ بیت اللہ کے طواف کو گئی تھیں۔ وہیں وضع حمل کے آثار پیدا ہو گئے۔ آپؓ نے بارگاہِ الٰہی میں خشوع وخضوع سے دعا کی تو فوراً پشت سے دیوار شق ہو گئی تو آپؓ کی مادرِ گرامی اندر تشریف لے گئیں آپؓ کی ولادت کعبۃ اللہ میں ہوئی۔ وہاں ایک اژدہا رہتا تھا اتفاق سے وہ آپ کی طرف بڑھا تو آپؓ نے اپنے ننھے ہاتھوں سے اسے چیر دیا۔ اسی لیے بی بی آمنہ نے آپ کو ''حیدرِ کرار'' کا نام دیا۔۳۶

ساقی کوثر (ک ا:۸۷، زور)

:زورِ قیامت جنتیوں کو جنت کی مشہور نہر کوثر کی شراب پلانے والا، مراد حضرت علیؓ جو مالک کوثر رسولِ خداؐ کے حکم سے بہشت کے مستحق مومنین کو کوثر کی شراب تقسیم کریں گے۔۳۷

شاہِ مرداں (ک ا:۵۲، زور)

:حضرت علی کا لقب ہے۔ شاہِ مردان، شیرِ یزدان، قوت پروردگار!

لَا فَتٰی اِلَّا عَلِی سَیْفَ اِلَّا ذُوْالْفِقَار

شاہ ولایت (ک ۱:۵۷، زور)

: اولیاء اللہ کے بادشاہ، تمام بزرگانِ دین کا سلسلہ حضرت علیؓ سے جاملتا ہے اس لیے آپ کو شاہِ ولایت کا لقب دیا گیا ہے۔ ۳۸

شیرِ خدا (ک ۱:۶۸، زور)

: اسد اللہ کا ترجمہ، حضرت علیؓ کا لقب، یہ لقب رسولِ خدا ﷺ نے حضرت علیؓ کو عنایت فرمایا تھا۔ ۳۹

صفدر (ک ۳:۶، زور)

: لشکرِ دشمن کی صفوں کو چیر کر ان میں جانے والا، نہایت بہادر، سورما جو حضرت علیؓ کے القابات میں شمار ہوتا ہے۔ ۴۰

مرتضیٰ (ک ۱:۲۴، زور)

: مرتضیٰ صفت ہے، جس کے معنی ہیں پسندیدہ، مراد حضرت علیؓ بن ابی طالب کا لقب۔ ۴۱

شخصیات

ابراہیم (ک ۱:۱۲۰، زور)

: مشہور پیغمبر، آزر بت تراش کے بیٹے یا بھتیجے، حضرت اسماعیل علیہ السّلام کے والد، محمد ﷺ کے جدِ امجد، کعبۃ اللہ کے بانی اُر (اُور) کے باشندے، جن کو توحید کی تبلیغ کے جُرم میں بابل کے مدعیٔ الوہیت کے بادشاہ نمرود نے آگ میں جلا کر ہلاک کرنا چاہا، مگر بحکم خداوند آگ گلزار بن گئی۔ ۴۲

ارسطو (ک ۲:۲۹۰، زور)

: مشہور عالم فلسفی، ریاضی دان، ماہرِ فلکیات اور ماہرِ سائنسدان تھا۔ ۳۲۲ھ میں یونان کی ایک ریاست مقدونیہ کی ایک بستی میں پیدا ہوا۔ اٹھارہ سال کی عمر میں افلاطون کی شاگردی اختیار کی۔ ۳۸۴ھ میں چالسیہ میں وفات پائی۔ ۴۳

اِسْکَنْدَر [یو: Alexander] امذ: ~ سکندر۔

: مقدونیہ (یونان) کا تیسرا بادشاہ اور فلسفی (فاتح اعظم کے لقب سے مشہور (۳۵۶ تا ۳۸۹ ق م) قصص و روایات میں آئینے کا موجد۔ آبِ حیات کی جستجو میں بحرِ ظلمات تک پہنچا اور ناکام رہا۔ (مجازاً) بادشاہ بزرگ۔ (ال) ۴۴

امام حسینؓ (ک ۳:۵۷/۵۶، زور)

: جناب شہادت انتساب ابو عبداللہ امام سوم کا نام مبارک جن کا لقب شریف رشید، سیّد الشہدا ہے۔ تاریخ ولادت آخر ربیع الاوّل ۳ھ مقام تولد مدینہ منورہ، امامت گیارہ سال گیارہ ماہ تین دن۔ آپ کی شہادت بحکم یزید پلید علیہ اللعنۃ ابن معاویہؓ ۱۰/محرم الحرام ۶۱ھ بروز جمعۃ المبارک کو ہوئی۔ ۴۵ شہادت کے وقت آپؓ کی عمر ۵۷ تین مہینے دس روز تھی۔

انوری (ک ۳:۱۳، زور)

: ایشیا کے ایک مشہور فارسی گو شاعر کا تخلص جس کا نام اوحد الدین اور مولد خاوران تھا۔ چناں چہ اس نے

اپنا تخلص ''خاوری'' قرار دیا۔ مگر بعد ازاں عماد ثانی کے ارشاد سے بدل کر ''انوری'' ٹھہرایا۔ مدرسہ منصوریہ میں پڑھا جیسا علم میں مایہ ناز تھا ویسا ہی دنیوی زر و مال سے نادار، اسی وجہ سے اپنی عمر فقرانہ طریقے سے بسر کری تھی۔ انوری شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ نجومی کا بھی دعویٰ تھا۔ چناں چہ اس نے سلطان طغرل شاہ سلجوقی کے عہد میں دعوے سے کہا کہ فلاں روز مثل طوفانِ نوح ایک طوفان آئے گا۔ مگر وہ غلط نکلا چناں وہ بادشاہ سے ڈر کر بلخ پہنچا۔ بلخ والوں نے بدسلوکی دیکھ ان کے دشمن ہو گئے لیکن قاضی حمید الدین نے آپ کی حمایت کی۔ بلخیوں نے قاضی کی بے خبری میں حکیم انوری کو قتل کر ڈالا۔ ۵۸۲ھ میں یہ واقعہ پیش آیا اور بلخ ہی میں آپ کو پیوند خاک کیا گیا۔ ۴۶

آدم (ک ۳:۴، زور)

: پہلے انسان اور خدا کے اوّلین پیغمبر۔ ابو البشر (انسان کا باپ) اور صفی اللہ (خدا کا برگزیدہ) لقب۔ آپ کے زمانے کا تعین نہیں کیا جا سکتا۔ قرآنِ مجید میں ہے کہ آدمؑ کی تخلیق مٹی سے ہوئی اور ہم نے بنایا آدمی کو کھنکھناتے سنّے گارے سے (سورۃ ۱۵، آیت ۲۶) تخلیق کے بعد اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو خلیفۃ اللہ فی الارض قرار دیا اور فرشتوں کو حکم دیا کہ انھیں سجدہ کرو ابلیس کے سوا تمام فرشتے سربسجود ہو گئے۔ ابلیس نہ فرمانی کے سبب راندۂ درگاہ ٹھہرا۔ حضرت آدمؑ جنت میں رہتے تھے۔ کچھ عرصے بعد اللہ تعالیٰ نے اُن کی بائیں پسلی سے ایک عورت پیدا کی۔ حوّا اُس کا نام رکھا۔ ان دونوں کو حکم ہوا کہ جنت کی جو نعمت چاہو استعمال کرو، مگر ''اِس'' درخت کے قریب نہ جانا ورنہ ظالموں میں شمار کیے جاؤ گے'' لیکن شیطان کے بہکانے پر اُنھوں نے شجرِ ممنوعہ کا پھل کھالیا۔ اِس پاداش میں اُنھیں جنت سے نکال کر زمین پر پھینک دیا۔ بعض روایات کے مطابق ہبوطِ آدمؑ کا مقام جزیرہ سراندیپ (سری لنکا) تھا۔ یہاں یہ دونوں دو سو سال تک ایک دوسرے سے جدا رہے آخر خدا نے ان کا گناہ معاف کر دیا۔۰۰۰ آپ نے ۹۶۰ برس کی عمر پائی۔ ۴۷

آذر (ک ۴:۵۷، سیّدہ)

: حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد یا چچا کا نام جو بت تراش تھے۔ ۴۸

بی بی فاطمہؓ (ک ۱:۲۷، زور)

: سیّدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہراؓ جگر گوشۂ رسول مقبولﷺ کا نام حضرت علیؓ کی بیوی اور حسنؓ و حسینؓ کی والدہ ماجدہ کا نام۔ ۴۹

جمشید (ک۳:۷،زورؔ)

:ایران کے ایک مشہور بادشاہ کا نام، کہتے ہیں کہ اس نے ایک ایسا پیالہ بنایا تھا، جس میں ساری دنیا کے تمام حالات نظر آتے ہیں۔۵۰

حاتم طائی (ک۳:۴،زورؔ)

:عرب کے ایک مشہور سخی کا نام، اواخر دورِ جاہلیت میں تھا اور عبداللہ بن سعد کا بیٹا تھا اس کی سخاوت اور جوانمردی بطور تلمیح مستعمل ہے۔۵۱

حافظؔ (ک۱:۴۷،زورؔ)

:اصل نام "خواجہ شمس الدین محمد" انھیں حافظؔ شیرازی بھی کہا جاتا ہے۔۱۳۲۵ء میں آپ شیراز میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام بہاؤالدین اصفہان کے تاجر تھے۔ حافظ بچپن ہی میں باپ کے سائے سے محروم ہو گئے۔ ایک خمیر ساز کے ہاں آٹا گوندھنے کی نوکری اختیار کر لی۔ فارغ اوقات میں مکتب میں قرآن حفظ کرتے۔ اسی مناسبت سے حافظؔ اپنے تخلص رکھا۔ آپ اپنے زمانے کے مشہور شاعر تھے۔۵۲

حسنؓ (ک۱:۴۹،زورؔ)

:حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کے بڑے صاحب زادے۔ نبی اکرمؐ کے نواسے۔ حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد عراق میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کی گئی۔ مگر آپؓ امیر معاویہ سے مصلحت کر کے خلافت سے دست بردار ہو گئے۔ مدینے میں وفات پائی۔ بعض روایات کے مطابق آپ کو زہر دے کر شہید کیا گیا۔۵۳

حضرت اسماعیلؑ (ک۱:۱۲۰،زورؔ)

:حضرت ابراہیمؑ کے بڑے صاحبزادے ہاجرہ کے بطن سے پیدا ہوئے آپ کا لقب ذبیح اللہ ہے کیوں کہ ایک دفعہ ان کے والد ابراہیمؑ نے خواب میں تین دن تک دیکھا کہ اللہ فرما رہا ہے کہ اللہ کی راہ میں سب سے قیمتی چیز قربان کرو۔ آپؑ نے اسماعیلؑ کو بتایا کہ میری سب سے قیمتی چیز تم ہو تو آپؑ نے فرمایا کہ اے والد مکرم آپ مجھے ثابت قدم پائیں گے۔ جب ابراہیمؑ نے اسماعیلؑ کو منیٰ کے مقام پر لٹایا جیسے ہی آپؑ کی گردن پر چھری رکھی تو اللہ نے جبریلؑ کو بھیجا حضرت جبریلؑ نے اسماعیلؑ کو ہٹا کر دنبہ رکھ دیا اسی وجہ سے تمام مسلمان ذوالحجہ کی دس تاریخ کو اسی واقعہ کی یاد میں قربانی کرتے ہیں جسے "عیدِ قرباں" یا "بکر عید" کہا جاتا ہے۔۵۴

خاقانی / خاقان (ک۳:۳۶،زورؔ)

:فارسی شاعر ایران کے سرحدی علاقہ شروان میں پیدا ہوئے۔ اور تبریز میں وفات پائی۔ اپنے چچا عمر کی مدد سے مختلف علوم وفنون میں مہارت حاصل کی۔ اور 'حسان العجم' کا لقب پایا۔ ابوالعلا گنجوی

سے بھی استفادہ کیا۔ اور اُن ہی کی بیٹی سے شادی ہوئی۔ ۱۱۵۶ء میں حج کیا۔ اور نعتیہ قصائد اور دیوان مدائن والا معروف قصیدہ لکھا۔ ۱۱۷۳ء میں محبوس ہوا قریباً ایک سال کے بعد رہائی ملی۔ مشہور نظم ''حبسیۃ'' تحریر کی۔ مثنوی تحفۃ العراقین میں مسافرت حج کی پوری سرگزشت ملتی ہے۔ ۵۵

خضرؑ (ک ا:۴، زورؔ)

: ایک مشہور لقب، اصل نام نامعلوم۔ قرآن کی سورہ کہف (آیۃ ۶۰۔ ۸۲) میں ایک بندے کا قصہ بیان کیا ہے جو بھولوں بھٹکوں کو راستہ دکھاتا تھا۔ ایک قصہ جو خضرؑ سے منسوب ہے کہ ان کا سکندر کے ساتھ سفر کرنا ہو گیا دونوں ہی آبِ حیات کی تلاش میں تھے مگر سکندر ایک گھاٹی پر راہ بھول جاتے ہیں اور خضرؑ آبِ حیات کا چشمہ ڈھونڈنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں اور آپ نے آبِ حیات پی لیا۔ اس لیے آپ قیامت تک کے لیے زندہ رہیں گے۔ عام اعتقادات کے مطابق حضرت خضرؑ کا کام سمندر اور دریاؤں میں لوگوں کی رہنمائی کرنا ہے اس لیے آپ کو ''خواجہ خضر'' بھی کہا جاتا ہے۔ ۵۶

داؤد (ک ا:۶۳، زورؔ)

: ایک مشہور پیغمبرؑ کا نام جو بادشاہ اور نبی اللہ تھے آپ کے والد بزرگوار کا نام ایشا تھا۔ آسمانی کتاب زبور آپؑ پر نازل ہوئی۔ اللہ نے آپ کو اور آپ کے فرزند سلیمان کو خاص علم سے نوازا تھا اسلیے آپ کا لقب ''خلیفۃ الارض'' ہے۔
زبور میں بیان کیا گیا ہے کہ آپ نے چالیس سال بنی اسرائیل پر حکومت کی اور کہن سالی میں وفات پا کر ''داؤد کے شہر صیہوں'' میں دفن ہوئے۔ ۵۷

روح الامین (ک ا:۶۵، زورؔ)

: چار مقرب فرشتوں میں سے ایک جس کا نام حضرت جبریلؑ کا لقب ۵۸ ہیں آپ کو روح الامین اس لیے کہا ہے کیوں کہ آپؑ اللہ کی وحی بغیر کسی کمی بیشی کے رسولوں تک پہنچاتے تھے۔ لغوی معنی امانت دار روح۔

سامری (ک ا:۱۰، زورؔ)

: حضرت موسیٰؑ کے زمانے کا ایک جادوگر تھا ۵۹۔ جب موسیٰؑ کوہِ طور پر گئے تو اس نے سونے اور چاندی کا ایک بچھڑا بنایا اور لوگوں کو اس کی طرف مائل کر دیا، لوگ اس بچھڑے کی پرستش کرنے لگے مگر جب کوہِ طور سے موسیٰؑ واپس آئے تو اس بچھڑے کو آگ میں ڈال دیا اور سامری کو اللہ کی طرف سے یہ سزا ملی کہ وہ انسانوں سے دور بھاگتا اور کوئی انسان اس کے قریب جاتا تو چیختا چلاتا اور کہتا مجھے مت مارو۔

سلیمان (ک ا:۵۲۵، زورؔ)

: مشہور پیغمبر حضرت داؤدؑ کے بیٹے تھے اور فہم و

فراست میں مشہور۔٦٠ حضرت سلیمان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اللہ جلِ شانہ نے ان کو جن وانس اور جوش وطیور کا بادشاہ بنایا تھا اور آپؑ ہر چرند وپرند کی بولی جانتے تھے۔ آپ کا تخت ہوا میں اُڑتا تھا۔ آپ مسجد میں عصا ٹیکے ہوئے کھڑے تھے کہ ان کی روح قبض کر لی گئی اور جب دیمک نے آپ کے عصا کو کھالیا تو جنات کو علم ہوا کہ آپؑ کا انتقال ہو چکا ہے۔ آپ کی قبر ''بیت المقدس'' میں ہے۔

شمر (ک ۳:۴/۵۶، زورؔ)

: یزید کے ایک سپہ سالار یا فوج دار کا نام جس ملعون نے نواسۂ رسولؐ امام حسینؓ کو کربلا میں شہید کیا تھا۔ اسی وجہ سے یہ الفاظ منحوس، نابکار، بد بخت، ظالم کے معنوں میں مستعمل ہو گیا۔٦١

عثمانؓ (ک ۴۳/۵۶، زورؔ)

: نام عثمان بن عفان لقب غنی اور ذوالنورین۔ مکہ میں پیدا ہوئے۔ اسلام کے ابتدائی زمانہ میں حضرت ابوبکر صدیق کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔٦٢ اسلام کے تیسرے خلیفہ ہیں۔ حضرت عمرؓ کی شہادت کے بعد مرحوم خلیفہ کی ہدایت کے مطابق ٦/افراد پر مشتمل مجلس شوریٰ میں سے حضرت عثمانؓ کا قرعہ نکلا۔ حضرت عثمان بن عفان اسلام کے پہلے حافظِ قرآن تھے۔ جزیرہ قبرص اور بہت سے علاقے آپ کے عہد میں فتح ہوئے۔ آپ کی شہادت ۲۰/مئی ٦۵٦ء مطابق ۱۸/ذی الحجہ ۳۵ھ میں ہوئی۔ آپؓ کی شہادت نے تاریخِ اسلام پر بڑے دوررس اثرات ڈالے۔

عمرؓ (ک ۳:۴/۵٦، زورؔ)

: کنیت ابوحفص، نام عمر، لقب فاروق، والد کا نام خطاب، مکہ میں پیدا ہوئے۔ اسلام کے دوسرے خلیفہ ہیں۔ ہجرت حبشہ کے بعد اسلام قبول کر لیا تھا بے حد بہادر، نڈر اور شجاعت سے کام لینے والے تھے۔ تقریباً ساری اسلامی جنگوں میں شریک رہے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے زمانے میں مشیرِ خاص کی حیثیت سے فرائض انجام دیے۔٦٣ آپ نے تقریباً ساڑھے دس سال خلافت کے دوران اپنی لیاقت، تدبر اور اہلیت کا سکہ بٹھایا۔ مغیرہ بن شعبہ کے غلام ابوداؤد نے جب کہ آپ نمازِ فجر پڑھا رہے تھے، صف سے نکل کر خنجر سے چھ وار کیے۔ یہ ۲۷/ذوالحج ۲۳ھ کا واقعہ ہے۔
یکم محرم الحرام کو آپ کا انتقال ہو گیا اور آپؓ کو حضرت عائشہؓ کی اجازت سے رسول اللہؐ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

عیسیٰ (ک ۱:۹۲، زورؔ)

: مشہور پیغمبر جو باپ کے بغیر حضرت مریمؑ کے بطن سے پیدا ہوئے ان کا شمار جلیل القدر پیغمبروں میں ہوتا ہے۔٦٤ ان کے معجزات میں مُردوں کو زندہ کرنا، بیماروں کو شفایاب کرنا، اندھوں کو بینا وغیرہ کرنا شامل ہے۔ چار مشہور آسمانی کتابوں میں سے ان پر انجیل نازل ہوئی تھی۔ یہودیوں نے ان کی سخت

مخالفت کی، طرح طرح کی اذیت دی گئی اور مار دیا گیا اور خدا نے ان کو زندہ آسمان پر اُٹھالیا۔ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ قیامت کے قریب وہ دوبارہ اس دنیا میں واپس آئیں گے۔ عیسائی انھیں کی امت ہیں لیکن ان کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ خدا کے بیٹے تھے اور ان کو واقعی صلیب دی گئی۔ تین دن تک ان کا جسم قبر میں رہا اور اس کے بعد وہ خدا کے پاس چلے گئے۔ حضرت عیسیٰؑ کی کل زندگی، فقر، توکل اور رہبانیت یا ترکِ دنیا کا ایک مکمل نمونہ ہے۔ انھوں نے نہ شادی، نہ مکان بنایا، نہ کسی ایک جگہ قیام فرمایا بلکہ تمام عمر توحید کی تبلیغ میں گزار دی۔

فرعون (ک ۱:۱۰، زور)

:مصر کے پرانے بادشاہوں کا لقب ہے۔ تاریخ میں کئی فراعنہ مصر کے حالات ملتے ہیں مگر قرآن کریم میں صرف اُس فرعون کا ذکر ہے جس کی اصلاح کے لیے حضرت موسیٰؑ کے لیے مقرر فرمایا۔۶۵ نجومیوں نے بتایا کہ تیری سلطنت میں لڑکا پیدا ہوگا جو تیری سلطنت کو تباہ کردے گا۔ یہ لڑکا حضرت موسیٰؑ تھے۔ اس لیے اس نے تمام سلطنت میں پیدا ہونے والے لڑکوں کو قتل کرنے کا حکم دے دیا۔ اللہ نے موسیٰؑ کو نہ صرف بچالیا بلکہ ایسا انتظام کردیا کہ آپ نے فرعون کی نظروں میں ہی پرورش پائی۔ موسیٰؑ بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر مصر سے نکلے اور خدا کی قدرت سے دریائے نیل پھٹ گیا اور موسیٰؑ اور ان کے ساتھیوں نے صحیح سلامت دریا پار کرلیا مگر فرعون اس میں غرق ہوکر ہلاک ہوگیا اور اس کی لاش آج بھی قاہرہ کے عجائب گھر میں موجود ہے۔

قنبر (ک:۳۲۹، سیدہ)

:حضرت علیؓ کا نام ۶۷ جو ہر وقت آپ کے ہم رکاب رہتے تھے اور جو معرفت اور روحانی بلندی میں حضرت کے فیضِ محبت سے بلند مقام رکھتے تھے۔

فرہاد (ک ۲:۱۱۵، زور)

:خسرو پرویز بادشاہ فارس کی کنیز ''شیریں'' کا عاشق ۶۸ جب فارس نے فرہاد سے اپنی کنیز کے دے دینے کا وعدہ کیا لیکن ایک شرط رکھی کہ اگر فرہاد کوہِ بے ستون کو تراش کر اس میں سے چشمہ نکال کردے چنانچہ فرہاد اپنی محبوبہ کے لیے یہ بھی کرنے کو تیار ہوگیا۔

فرہاد اپنے مقصد میں پورا ہونے والا تھا لیکن بادشاہ نے یہ دیکھ کر افواہ اُڑادی کہ شیریں کا انتقال ہوگیا یہ سن کر فرہاد نے سر پھٹک پھٹک کر جان دے دی۔

لقمان حکیم (ک ۲:۲۰۳، زور)

:ایک مشہور حکیم جن کا ذکر قرآن مجید میں بھی آیا ہے۔۶۸ اس نے اپنے بیٹے کو کچھ نصیحتیں کی تھیں

جو سورۂ لقمان میں درج ہیں۔ کہ بیٹا کسی کو خدا کا
شریک نہ ٹھہرانا۔ اس کا درست حال معلوم نہیں
بعض کہتے ہیں کہ یہ حبشی غلام تھے۔ بعض باغور کا
بیٹا، کچھ حضرت داؤد کا وزیر، اس کی حکایات بہت
مشہور ہیں۔

منصور (ک ا:۱۲، زورؔ)

:ایک فقیرِ کامل کا نام جو باپ کے نام سے مشہور
ہوگیا تھا۔ کیوں کہ اس کا اصل نام حسین بن منصور تھا
جس کا لقب حلاج پڑ گیا اس لقب کی وجہ تاریخ میں
یہ لکھی ہے کہ منصور ایک روز کسی حلاج یعنی روئی
دھننے والے کی دکان پر بیٹھا ہوا تھا اس نے اُس سے
کسی کام کو کہا اُس نے جواب دیا کہ تیرا کام کروں گا
تو میرے کام کا حرج ہوگا۔ منصور نے کہا تیرا کام
میں کروں گا پس وہ اُس کام کو چلا گیا۔ جب تھوڑی
سی دیر کے بعد آیا تو تمام دکان کی روئی دھنی ہوئی
پائی وہ نہایت متعجب ہوا اور جب ہی سے یہ لقب پڑ
گیا اس درویش نے حالت جذب میں ''انا الحق''
یعنی میں خدا ہوں کہہ دیا جس کی پاداش میں بحکم
شرع وہ سولی چڑھا دیا گیا۔ ۶۹

مہدیؑ (ک ۲:۱۲۱، زورؔ)

:امام مہدیؑ آخر الزماں، جن کے آنے کی خبر
احادیث میں دی گئی ہے اور وہ رسولِ خدا فخرِ دو عالمؐ
کی اولاد میں سے ہوں گے اور ان کی جانشینی
فرمائیں گے اور ظہور قیامت سے قبل ہوگا۔ ان کے
القاب امام مہدی، امام غایت اور امام منتظر
ہیں۔ ۷۰

نمرود (ک ا:۶۳، زورؔ)

:بابل کا بادشاہ تھا۔ والد کا نام کوش بن حام تھا۔ اس
بادشاہ کا ذکر قرآنِ مجید میں آیا ہے۔ حضرت
ابراہیمؑ کے زمانے کا ہم عصر تھا۔ حضرت ابراہیمؑ
نے راہِ راست کی روشنی پھیلانی شروع کی تو
نمرود نے آگ میں جلا کر ہلاک کرنا چاہا مگر بحکمِ
الٰہی یہ آگ حضرت ابراہیمؑ پر گلزار ہوگئی۔ ۷۱

یزید (ک ۳:۵۶، زورؔ)

:پورا نام یزید ابن معاویہ خاندان اموی کا دوسرا
خلیفہ تھا۔ تاریخ اسلام کا پہلا شخص جس نے زمامِ
حکومت وراثتاً سنبھالی۔ اس کے عہد میں واقعہ
کربلا پیش آیا تھا۔ حضرت امام حسینؓ نے یزید کے
اعلانِ خلافت کے بعد اپنے عقیدت مندوں کے
اصرار پر خلیفہ ہونا منظور کر لیا تھا۔ آپؓ اسی سلسلے
میں عازم کوفہ تھے کہ راستے میں کربلا کے مقام پر
یزید کے لشکر نے محاصرہ کر لیا اور امام حسینؓ کی
شہادت یہیں ہوئی۔ آپؓ کی شہادت کے چند ماہ
بعد ہی یزید کوڑھ کی بیماری میں مبتلا ہو کر حوارین
کے مقام پر ہلاک ہوا۔ ۷۲

سیاروں کے نام

چندر (ک ا:۸۲، زورؔ)

:چندر سے مراد چاند ہے۔ یہ ایک چھوٹا سیارہ ہے
جو زمین کے گرد پھرتا ہے۔ یہ اپنا چکر ۲۷/ دن
۸ گھنٹے میں پورا کرتا ہے۔ مگر زمین کی گردش کی وجہ

سے دو ہلالوں کے درمیان ۲۹/ دن بارہ گھنٹے

۴۴ منٹ کا وقفہ ہوجاتا ہے۔۳ ے

زہرہ (ک ا:۵۹، زور)

:ایک سیارہ جو سورج کے گرد پھرتا ہے۔ یہ فاصلے میں دوسرا ہے۔ اور سب سیاروں سے روشن ہے۔ اس کا قطر ۷۷۰۰ میل ہے اور اس کا فاصلہ سورج سے ۶۷ کروڑ میل ہے۔ یہ سیارہ زمین کے قریب آجاتا ہے۔۴ ے

سور ؛ ~سُرج۔ (ک ا:۸۳، زور)

:سور سے مراد سورج ہے۔ سورج ایک ساکن فلکی جرم ہے جو بذاتِ خود گرم اور روشن ہے اس کا قطر ۸۶۴۰۰۰ ہے۔ زمین دیگر سیارے اور دمدار تارے اس کے گرد پھرتے ہیں۔ یہ زمین سے ۹۲ کروڑ ۸۳ لاکھ میل کے فاصلے پر ہے۔ زمین تک اس کی روشنی ساڑھے آٹھ منٹوں میں پہنچتی ہے۔ اس کی گرمی روشنی کی وجہ سے زمین پر زندگی کا وجود ہے۔۵ ے

عطارد (ک ا:۸۱، زور)

:ایک سیارہ جو سورج سے نزدیک ترین ہے۔ صرف ۳ کروڑ ساٹھ لاکھ میل کے فاصلے پر ہے۔ اور ۸۸ دن میں اپنی گردش پوری کرتا ہے۔ اس کا قطر ۲۷۰۲ میل ہے۔۶ ے

گگن (ک ا:۸۸، زور)

:سنسکرت میں گگن سے مراد آسمان ہے۔ اِسے فلک، اکاس، چرخ نیلوفری بھی کہتے ہیں۔ یہ شمسی مہینے کے ستائیویں دن کا مؤکل ہے۔ پرانے زمانے میں زمین کو ساکن اور آسمان کو محرک مانتے تھے۔۷ ے اس لیے آسمان نام ہوگیا۔

مریخ (ک۲:۱۲۰، زور)

:ایک آتشیں سیارے کا نام جو نویں فلک پر ہے اس کو منحوس خیال کیا جاتا ہے۔

مشتری (ک ا:۶۴، زور)

:ایک سیارہ جو سورج سے ۴۸ کروڑ ۳۰ لاکھ میل کے فاصلے پر ہے۔ یہ ۸/۷۔۱۱ سال میں اپنا چکر پورا کرتا ہے۔ اسکا قطر ۸۶۵۰۰ میل ہے۔ اس کے ۸ چاند ہیں۔ اس کے متعلق خیال ہے کہ یہ ابھی پگھلی ہوئی حالت میں ہے۔۸ ے

تلمیحات

آبِ حیات (ک ا:۹۳، زور)

:وہ روایتی پانی جس کی نسبت کہا گیا ہے کہ اس کا ایک قطرہ پینے کے بعد انسان امر ہوجاتا ہے یہ پانی چشمہ ظلمات میں بتایا گیا ہے، کہتے ہیں کہ حضرت الیاس اور حضرت خضر نے یہ پانی پی کر عمر ابد حاصل کی، لیکن سکندر اس کی تلاش میں بحرِ ظلمات تک گیا تو بے نیل مرام واپس آیا۔۹ ے

آبِ حیواں (ک۳:۶، زور)

:رک، آبِ حیات۔

آبِ کوثر (ک ا:۳۲۰، زور)

:اصطلاح میں جنت کی ایک نہر کا نام ہے۔ تیسویں پارے میں سورۂ کوثر میں اس کا ذکر آتا ہے۔ ''انا اعطینک الکوثر'' ہم نے آپ کو کوثر دی۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔ خدا کے نیک بندے اس نہر کے کنارے مرصع اور جواہر نگار تختوں پر بیٹھے ہوں گے اور کوثر سے اپنے حلق کی خشکی دور کریں گے اور خدائے تعالیٰ کا دیدار کریں گے۔۸۰

آگ ابراہیم (ک ۳:۳۸، زور)

:اُس واقعہ کی طرف اشارہ ہے جب بادشاہ نمرود نے حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالا تھا مگر آگ بحکم خدا گلزار بن گئی تھی۔

تختِ سلیماں (ک ا:۱۳، زور)

:سلیمانؑ کو اللہ تعالیٰ نے کئی اوصاف سے سرفراز کیا تھا یہ چرند و پرند حتیٰ کے چیونٹیوں تک کی بولیاں جانتے تھے اور حیوانات ان کے تابع تھے انھوں نے ایک مرتبہ ایک جن سے بلقیس کا تخت اپنے محل میں منگوالیا تھا جس کو وہاں دیکھ کر بلقیس حیران رہ گئی۔ سلیمانؑ کا یہ تخت مشہور ہے۔

جام جمشید (ک ۳:۷، زور)

:وہ پیالہ جو حکمانے ایران کے مشہور بادشاہ جمشید کے لیے بنایا تھا کہتے ہیں کہ اس سے آئندہ زمانے کا حال معلوم ہوتا تھا۔ لیکن بعض کا خیال ہے کہ شراب کی ایجاد جمشید کے عہد میں ہوئی۔ اس لیے جامِ جمشید مشہور ہوا۔۸۱

چشمۂ حیوان (ک:۲۹۸، سیّدہ)

:رک، آبِ حیات / آبِ حیوان۔

داؤدِ الحاں (ک ۳:۸، زور)

:مشہور پیغمبر حضرت داؤد علیہ السّلام جو بادشاہ بھی تھے۔ آپؑ کو اللہ تعالیٰ نے اس درجہ خوش الحانی عطا فرمائی کہ جس وقت زبور میں حمدِ باری تعالیٰ ادا فرماتے تو خلقت کیا حیوانات کا ہجوم بھی ہوجاتا تھا۔ اِسے لحن داؤدی اور نغمہ داؤد بھی کہتے ہیں۔

دَمِ عیسیٰ (ک ۳:۱۴، زور)

:حضرت عیسیٰ السّلام کا لقب روح اللہ ہے۔ آپ بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔ آپ پھونک مار کر مردوں کو زندہ اور بیماروں کو تندرست کردیا کرتے تھے۔۸۲

سامری افسوں (ک ا:۱۰، زور)

:ایک شہر سامرہ کا جادوگر جو بعض آثار سے حضرت جبرئیل کو پہچان لیا کرتا تھا۔ چناں چہ اُس نے ایک مرتبہ چاندی سونے کا گوشالہ بنا کر اُس کے پیٹ میں حضرت موصوف کے گھوڑے کے پیروں کے نیچے کی خاک لے کر بھردی جس سے وہ گوشالہ فوراً زندہ ہوکر باتیں کرنے لگا اور اس ترکیب سے اُس نے حضرت موسیٰ کی اُمّت کے ایک بڑے گروہ کو گمراہ کیا۔ ''سامری افسوں / سحر سامری ایسے شخص کے لیے آتا ہے جس نے دغا اور فریب سے عوام کو اپنے پیچھے لگا رکھا ہو''۔۸۳

شرعِ احمد (ک۲:۲،زورؔ)

:حضورِ اکرم ﷺ کا قانون، دینِ اسلام پر چلنے کا طریقہ وسلیقہ یعنی قانونِ محمدیؐ۔

شیریں فرہاد (ک۲:۱۲۶،زورؔ)

:فارسی کے مشہور سنگ تراش فرہاد کے عشق کی داستان جو ایک شہزادی مسماۃ شیریں پر عاشق ہوگیا تھا۔

عصائے موسیٰ (ک۱:۱۹،زورؔ)

:حضرت موسیٰ جب اپنا عصا زمین پر پھینکتے تھے تو وہ اژدہا بن جاتا تھا۔[۸۴]

قصہ موسیٰ وفرعون (ک۳:۱۳،زورؔ)

:حضرت موسیٰ کا ہم عصر فرعون تھا جس نے خدائی کا دعویٰ کیا اور لوگوں پر بڑی ظلم وزیادتی کی اس کی سرکوبی کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو پیدا کیا یہ چار سو سال تک زندہ رہا اور حضرت موسیٰ سے بڑے بڑے مقابلے ہوئے اخیر کو دریائے نیل میں غرق ہوا۔ موسیٰ اور فرعون کا یہ قصہ خاصا مشہور ہے۔

کشتیِ نوحؑ (ک۲:۹،زورؔ)

:حضرت نوحؑ نے اپنی قوم کی اصلاح کی بہت کوشش کی مگر وہ قوم راہِ راست پر نہ آئی آخر تنگ آ کر انھوں نے اس کے لیے بددعا کی۔ چناں چہ ایک طوفان آیا، جو اس قوم کو بہا کر لے گیا۔ مگر حضرت نوحؑ ایک کشتی میں سوار تھے جو محفوظ رہی[۸۵]

کوہِ طور (ک۱:۹۳،زورؔ)

:یہ تلمیح اُس واقعہ کی طرف اشارہ کرتی ہے جب حضرت موسیٰ اپنے پروردگار کی تجلی کے لیے ایک پہاڑ پر تشریف لے گئے۔ جہاں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو اپنے دیدار سے مشرف فرمایا۔ اس پہاڑ کو طورِ سینا بھی کہتے ہیں۔

کوہِ قاف (ک۳:۵،زورؔ)

:بحرۂ اسود کے شمالی حصہ کا وہ پہاڑ جسے انگریزی میں (کاکس) کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں آدمی کا گذر نہیں ہوسکتا۔ نہایت دشوار گذار اور سنسان پہاڑ کہا جاتا ہے[۸۶] کہ یہاں دیو اور پریوں کا بسیرا ہے۔

کوہکن (ک:۶۴۲،سیّدہ)

:فرہاد کا لقب جو شیریں کا عاشق تھا[۸۷] جس نے کوہِ بے ستون کو کھود کر جوئے شیر نامی ایک نہر اپنی معشوقہ کے گھر تک پہنچائی تھی۔

لیلیٰ ومجنوں (ک۲:۱۱۵،زورؔ)

:عرب کی ایک مشہور عشقیہ داستان کے کردار مجنوں کا نام قیس تھا مگر وہ لیلیٰ کے عشق کی دیوانگی میں اس قدر غرق تھا کہ لوگ اُس کی دیوانگی کے سبب مجنوں مجنوں کہا کرتے تھے۔ عشق کے اس کھیل میں دونوں نے خاصی شہرت حاصل کی۔

معراجِ مصطفیٰ (ک۱:۶۵،زورؔ)

:یہ تلمیح رسولِ اکرم ﷺ کے بہ سوار بُراق عالم ملکوت کی سیر فرمانے تجلیات الٰہی کا نظارہ کرنے اور اسرارِ ربانی کے انکشافات سے عروج پانے کے وقت کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ یہ واقعہ رجب کی ستائیسویں شب کو پیش آیا۔

نادِ علی (ک ا:۷٦، زور)

:یہ ایک دُعا ہے جس کے پڑھنے سے خوف دور ہو جاتا ہے اور آفتوں سے نجات ملتی ہے کہا جاتا ہے کہ یہ اُحد یا فتح خیبر کے موقع پر نازل ہوئی تھی۔ ۸۸

نغمۂ داؤد (ک ۲:۱۸۷، زور)

:رک، داؤدالحان

یدِ بیضا (ک ا:۱۲۰، زور)

:حضرت موسیٰ کا ایک معجزہ یہ تھا کہ جب آپ اپنے ہاتھ کو آستین سے باہر نکالتے تو وہ سورج کی طرح چمکتا تھا۔ ۸۹

جسم کے اعضاء

اَدھر (ک ا:۸۹، زور)

:ہونٹ، خاص کر نیچے کا ہونٹ ۹۰

بدن (ک ا:۸۹، زور)

:پورا جسم ۹۱

بھنواں (ک ا:۱۰۲، زور)

:بھنویں ۹۲

پگ (ک ا:۹۰، زور)

:پاؤں، قدیم، پیر ۹۳

پلکاں (ک ا:۱۰۸، زور)

:آنکھ کی پلک جس پر بال ہوتے ہیں۔ ۹۴

پوتلی (ک ا:۲۳٦، زور)

:آنکھ کی پتلی ۹۵

پیشانی (ک ا:۸۹، زور)

:ماتھا۔

تھوڑی (ک ا:۸۹، زور)

:تھوڑی / ٹھوڑی۔

چھاتی (ک:۲۳۴، زور)

:سینہ

دسن (ک ا:۲۳۴، زور)

:دانت ۹٦

دنت؛ ~ دیناں (ک ا:۲۳۸، زور)

:رک، دسن۔

رگت (ک ا:۱۲۱، زور)

:خون ۹۷

سیس (ک ا:۱۲۴، زور)

:سر ۹۸

کپول (ک:۳۹۱، سیّدہ)

:سر ۹۹

مکھ (ک ا:۸۹، زور)

:چہرہ۔ ۱۰۰

ناسک (ک ا:۹۷، زور)

:ناک ۱۰۱

ہتھ (ک ا:۱۰۷، زور)

:ہاتھ۔ ۱۰۲

ہاتاں (ک ا:۸۹،زوؔر)

:ہاتھ کی جمع ۱۰۳

پھول اور پھل

اناراں (ک ۳:۱۵،زوؔر)

:انار کی جمع۔

بادام (ک:۳۴۴،سیّدہ)

ایک مشہور پھل (میوہ) جو بناوٹ میں بالعموم آنکھ سے مشابہ اور اُس سے کچھ بڑا ہوتا ہے۔۱۰۴

تُرنج (ک:۵۲۸،سیّدہ)

:نیبو/لیموں۔۱۰۵

جامون (ک ۳:۱۶،زوؔر)

:جامن۔۱۰۶

چنپا؛~چمپا (ک ۳:۱۵،زوؔر)

:ایک پھول کا نام جو سفیدی مائل، زرد اور نہایت مست خوشبودار ہوتا ہے۔۱۰۷

داکھ (ک ا:۱۰۱،زوؔر)

:انگور، انگور کی بیل ۱۰۸

سپاری (ک ۳:۱۵،زوؔر)

:کلی، چھالیہ۔۱۰۹

کیوڑا (ک ا:۹۳،زوؔر)

:گلاب کا پھول۔

گینداں (ک ا:۱۱۰،زوؔر)

:گیندے کے پھول کی جمع۔

ناریل (ک ۳:۱۵،زوؔر)

:تاڑ کی قسم سے ایک بہت اونچا درخت جس پر بڑے اور بیضوی شکل کے پھل (ناریل) لگتے ہیں۔۱۱۰

نَرگس (ک:۴۲۳،سیّدہ)

:ایک پھول جو آنکھ سے مشابہت رکھتا ہے۔ اسی لیے معشوق کی مست آنکھ کو اس سے تشبیہ دیتے ہیں۔۱۱۱

نسرین (ک:۶۲۶،سیّدہ)

:ایک قسم کا جنگلی سفید گلاب کا پھول۔۱۱۲

جانوروں اور پرندوں کے نام

باگ (ک ا:۱۲،زوؔر)

:شیر۔۱۱۳

بُلبل (ک ۳:۱۶،زوؔر)

:ایک چھوٹا پرندہ جو چڑیا کے برابر ہوتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں ایک سفید سیاہ سر، دوسری سرخی مائل سیاہ سر۔

بَہری (ک:۱۳۵،سیّدہ)

:ایک شکاری پرندہ جو اکثر کبوتروں، فاختاؤں وغیرہ کا شکار کرتا ہے۔۱۱۴

بیر بہوٹی (ک:۱۳۶، سیّدہ)

:وہ لال لال مکڑی سے مشابہ کیڑے جو برسات میں زمین سے پیدا ہوتے ہیں ان کا جسم مخمل کی طرح ۱۱۵۔ نہایت ملائم و سرخ ہوتا ہے۔ اِسے خشک کر کے دواؤں کے کام میں لاتے ہیں۔

پپیہا (ک:۱۳۶، سیّدہ)

:ایک خوش آواز پرند کا نام جو برسات کے موسم میں پہاڑوں سے اُتر آتا اور رات کے وقت نہایت باریک آواز سے ''پی پی'' بولتا ہے اس کی آنکھیں اور پر زرد ہوتے ہیں، باقی بادامی کچھ پر سفید بھی ہوتے ہیں۔ اِسے پتوں کی آڑ میں چھپا رہنا پسند ہے۔ ۱۱۶

چکنا (ک:۱۳۶، سیّدہ)

:جگنو ے ۱۱ (ایک کیڑا جو اُڑتا ہے تو اس کی دُم روشنی دیتی ہے)۔

چکوا چکوی (ک:۱۳۶، سیّدہ)

:وہ آبی پرندے جو اکثر دریا کے کنارے رہتے ہیں دن بھر تو جوڑا ساتھ پھرتا ہے رات کو کہتے ہیں کہ ہر ایک جدا جدا ہو جاتا ہے۔ ۱۱۸

راویں (ک:۱۳۶، سیّدہ)

:طوطے کو کہا جاتا ہے۔ ۱۱۹

رخش (ک۲:۲۰۸، زورؔ)

:رستم کے گھوڑے کا نام جو سُرخ اور سفید تھا۔ ۱۲۰

گُنجر (ک:۳۹۱، سیّدہ)

:رستم کے گھوڑے کا نام جو سُرخ اور سفید تھا۔ ۱۲۱

کوئل (ک:۱۳۶، سیّدہ)

:ایک سیاہ رنگ کا چھوٹا پرندہ ۱۲۲ جو آم کے موسم میں اکثر نظر آتا ہے۔

کھنجن (ک:۱۳۶، سیّدہ)

:ایک قسم کا پرندہ جو تقریباً بالشت لمبا، چونچ لال اور دم ہلکی کالی جھائیں لیے ہوئے سفید اور بہت خوبصورت ہوتی ہیں اس کا رنگ بیچ بیچ میں کہیں سفید اور کہیں کالا ہوتا ہے۔ یہ ویران جگہوں پر اکیلا رہتا ہے۔ جاڑے کے شروع ہوتے ہی پہاڑیوں سے نیچے اُتر آتا ہے یہ اکثر پانی کے کنارے رہتا ہے اور اس کی مادہ پتھر کے نیچے انڈے دیتی ہے، جب اس کے سر پر چوٹی نکل آتی ہے تو یہ چھپنے لگتا ہے۔ یہ بہت شوخ پرندہ ہے۔ ۱۲۳

مولے (ک:۱۳۵، سیّدہ)

:ایک چھوٹے سے پرندے کا نام جو چڑیا کے برابر ہوتا ہے۔ اس کے پیٹ پر کالی کالی دھاریاں ہوتی ہیں اور یہ اپنی دم کو زمین پر مارتا رہتا ہے۔ ۱۲۴

مِن امین (ک۳۱۳:۱۴، سیّدہ)

:(مچھلی) مشہور آبی جانور کی مختلف قسمیں اور رنگ ہوتے ہیں۔ یہ گلپھڑے سے سانس لیتی ہے کہ اس کے پھیپھڑے نہیں ہوتے۔ بعض کے جسم پر گول پترے ہوتے ہیں، جنھیں کھپرے کہتے ہیں۔ یہ پانی میں اس طرح تیرتی ہے کہ اس کی دُم کشتی کے پتوار کا کام دیتی ہے۔ اس کا تیل بہت سے امراض میں مفید ہے۔ ۱۲۵

مُہر (۱):~ مور۔ (ک:۱۳۶، سیّدہ)

:ایک نہایت خوبصورت پرندے کا نام جس کے پروں کا مورچھل بنایا جاتا ہے اس کا برسات میں کوکنا مستی میں آ کر ناچنا عجیب لطف دکھاتا ہے۔

مور (۲) (ک۲:۱۹، زوؔر)

:چیونٹی، چیونٹا، ایک چھوٹا سا کیڑا۔ ۱۲۶

میور (ک۱:۲۰۳، زوؔر)

:رک، مُہر، مور۔ (ال)

ناکا (ک۱:۳۰۱، زوؔر)

:مگرمچھ کی نسل کا ایک دریائی جانور۔ ۱۲۷

ناگ (ک۲:۱۶۵، زوؔر)

:سانپ کی ایک قسم۔ ۱۲۸

ہُدہُد (ک۲:۱۷، زور)

:پرندے کا نام جس کے سر پر تاج ہوتا ہے۔ اور یہ اپنا گھر درختوں کو کھود کر بناتا ہے۔ اس کی چونچ لمبی ہوتی ہے۔ ۱۲۹

ہنس (ک:۱۳۵، سیّدہ)

:بطخ جو اکثر بڑی جھیلوں میں رہتا ہے اس کی گردن بطخ سے لمبی ہوتی ہے اور کبھی کبھی گردن میں خوبصورت گھماؤ دیتا ہے۔ یہ سفید رنگ کا ہوتا ہے کچھ ملکوں میں یہ پرندے کالے اور بھورے رنگ کے بھی پائے جاتے ہیں یہ کیڑے کھاتا ہے جب کہ عوام میں مشہور ہے کہ موتی چگتا ہے۔ ۱۳۰

راگ اور آلاتِ موسیقی

پکھاوج (ک:۴۰۰، سیّدہ)

:ایک قسم کا ڈھول ۱۳۱

تاشاں (ک:۳۸۷، سیّدہ)

:تغاری یا تشلہ کی شکل کا کھال منڈھا ہوا چھوٹا باجا جو گلے میں ڈال کر دو پتلی لکڑیوں سے بجایا جاتا ہے۔ اس کی آواز ڈھول سے زیادہ تیز مگر کم گونجدار ہوتی ہے۔ ۱۳۲

تال (ک۱:۲۸)

:پیتل کی کٹوریاں جو طبلے یا ڈھولک کے ساتھ بجاتے ہیں۔ اُصولِ نغمہ کے ضبط ۱۳۳ اور وزن کیر لانے کے واسطے تالی بجانا۔

تانت (ک:۴۳۶، سیّدہ)

:سارنگی وغیرہ کا تار۔ ۱۳۴

تتاں (ک:۶۳۶، سیّدہ)

:(رقص) بے معنی بول جو رقص تال پر بولتے ہیں جیسے: تا، تھی، تھی، تت، تھی تھی، تت۔ ۱۳۵

ترانا (ک۱:۲۴، زوؔر)

:ترانا ایک خاص قسم کا گیت ہے۔

ترتائے ترن (ک:۴۹۸، سیّدہ)

:ساز کے تاروں کی آواز۔ ۱۳۶

تلالا (ک۲:۱۳۷، زوؔر)

:گانے کی آواز۔ ۱۳۷

تم تم (ک ا:۱۵۷، زور)

: موسیقی میں ایک ساز کا نام اِسے "دھمکی" ۱۳۸ بھی کہتے ہیں۔

جنتر (ک:۴۱۳، سیّدہ)

: ایک قسم کا باجا جس میں تار ہوتے ہیں۔ ۱۳۹ ستار کی طرح بغیر پردوں کا ساز، آلۂ موسیقی۔

دھناسری (ک:۳۹۲، سیّدہ)

: ایک چھند کا نام راگ مالکوس کی راگنی کا نام۔ ۱۴۰

رام کیری / رام کیلی (ک ۲:۲۷۹، زور)

: موسیقی میں ایک راگنی کا نام، جو ہنڈول راگ سے ماخوذ ہے۔ ۱۴۱

رُباب (ک ۲:۲۹، زور)

: سارنگی کی طرح کا ایک تاردار چوبی باجا، تنبور، جس کے نچلے حصے پر کھال منڈھی جاتی، لکڑی کی مضراب سے بجایا جاتا ہے۔ ۱۴۲

ستار (ک ا:۱۵۴، زور)

: مضراب سے بجایا جانے والا ایک ساز جس کے پہلے تین تار ہوتے تھے اور اب سات تک ہوتے ہیں۔ یہ مشہور روایت کے مطابق امیر خسرو کی ایجاد ہے۔ ۱۴۳

سُہیلا (ک:۳۴۶، سیّدہ)

: شادی کا ایک گیت، خوشی کا گیت، مدحیہ گیت۔

شہنائی (ک:۴۰۳، سیّدہ)

: ایک باجے کا نام، بانسری۔

طاؤس (ک:۳۴۷، سیّدہ)

: ستار کی قسم کا ایک ساز جو مور کی شکل کا بنا ہوتا ہے اور سارنگی کی طرح بجایا جاتا ہے۔ ۱۴۴

قانون (ک ۲:۳۱، زور)

: فولادی تاروں کا ایک ساز جس کے کل تار تہ تالے میں بٹے ہوتے ہیں اور چوبی مہرک سے جس کو اصطلاحاً جوا اور سرگھوٹا بھی کہتے ہیں بجایا جاتا ہے یہ ابونصر فارابی کی ایجاد ہے۔ ۱۴۵

کماچ (ک ۲:۱۹۳، زور)

: ایک خاص قسم کا ایک ڈھول۔ (ال)

مردنگ (ک ۲:۱۹۳، زور)

: لمبوتری طرح کی ڈھولک جو دونوں طرف سے بجتی ہے۔ ۱۴۶

ملہار (ک:۳۳۵، سیّدہ)

: ایک راگ کا نام جو خصوصاً برسات کے موسم میں گایا جاتا ہے اسے "ملار" بھی کہتے ہیں۔ ۱۴۷

منڈل (ک:۱۷۹، سیّدہ)

: ایک خاص قسم کا ایک ڈھول۔

ناگ سُر (ک ۲:۲۹۴، زور)

: وہ دھن جس پر سانپ جھومتے ہیں۔ ۱۴۸

نفیری (ک:۵۴۴، سیّدہ)

: بانسری کی قسم کا ایک ساز۔ ۱۴۹

وینیاں (ک:۴۱۳، سیّدہ)

: وین (بین) کی جمع، ایک ساز کا نام۔ ۱۵۰

زیورات

النکار (ک ۲:۲۸، زورؔ)

:زیور کا نام ۱۵۱ (تزئین اور زینت)

انگوٹی (ک:۴۸۸، سیّدہ)

:سونے یا چاندی کا حلقہ جو بطورِ زیور انگلی میں پہنتے ہیں جیسے الکٹر یری بھی کہتے ہیں۔۱۵۲

پدَک (ک:۹۶۴، سیّدہ)

:ایک قسم کا گہنا جس میں کسی دیوتا سے پیروں کے نقش کھدے ہوئے ہیں۔ جو اکثر بچوں کی حفاظت کے لیے پہنایا جاتا ہے، گلے کا ایک زیور۔۱۵۳

پیجن (ک ا:۹۷، زورؔ)

:پائل، پاؤں کا زیور، پازیب۔۱۵۴

ٹھسّی (ک:۳۴۴، سیّدہ)

:ایک قسم کا گلے کا زیور جسے جنوبی ہند میں ٹھسّی کہتے ہیں اس میں اس طرح کڑیاں ہوتی ہیں اور گھنگھرو لگائے جاتے ہیں۔ شمالی ہند میں اِسے ''گلوبند'' بھی کہتے ہیں۔۱۵۵

ٹیلا (ک ا:۷۷، زورؔ)

:ماتھے پر لگانے والا ایک زیور جسے ''ٹیکا'' ۱۵۶ بھی کہتے ہیں۔

جُگنی (ک:۴۶۶، سیّدہ)

:عورتوں کے ایک زیور کا نام جو پان کی طرح اور اُتنا ہی بڑا ہوتا ہے۔ یہ گلے میں پہنا جاتا ہے۔ اِسے ''جگنو'' بھی کہتے ہیں۔۱۵۷

جیغہ (ک:۸۶۵، سیّدہ)

:ایک مرصع زیور جس کو سر پر باندھا جاتا ہے۔۱۵۸

جھمکارا (ک ۲:۶، زورؔ)

:جھمکا ۱۵۹ بندے کی قسم کا ایک زیور۔

حمائل (ک ا:۲۳۶، زورؔ)

:گلے میں پہننے والا زیور۔۱۶۰

کھیل

پھوکڑی پھو (ک ا:۱۸۶، زورؔ)

:ایک قدیم دکنی کھیل ۱۶۱ کا نام جسے لڑکیاں بڑے شوق سے کھیلتی تھیں۔ دکن کا مشہور کھیل۔

چوگان (ک ا:۱۸۵، زورؔ)

:ایک قسم کا گیند کا کھیل جو گھوڑوں پر چڑھ کر لکڑی کے لمبے لمبے بلوں سے کھیلتے ہیں۔۱۶۲

کھمڈی (ک ا:۱۸۷، زورؔ)

:حیدرآباد دکن کا ایک مشہور و معروف قدیم ۱۶۳ کھیل جسے محمد قلی بھی بڑے شوق سے کھیلتا تھا۔

نَرد (ک:۵۴۷، سیّدہ)

:ایک بازی جسے تختہ نَرد بھی کہتے ہیں۔۱۶۴ چوسر کی گوٹ، شطرنج کا مہرہ بھی کہا جاتا ہے۔

رسومات وتہوار وتقریبات

آرتی (ک ا:۱۵۷،زور)

پوجا کی ایک رسم۔ پتیل کی ایک پنجی سی بنی ہوتی ہے۔ جسے مندر کا پجاری ہاتھ میں لے کر اور اس کی ساری بتیاں روشن کر کے صبح وشام دیوتاؤں کی مورتیوں کے آگے پھراتا۔ ۱۶۵

برس گانٹھ (سالگرہ) (ک:۳۷۷،سیّدہ)

محمد قلی اپنی سالگرہ کی تقریب بھی عیدوں اور تہواروں کی طرح بڑی دھوم دھام اور تزک واحتشام کے ساتھ مناتا تھا۔ یہ اگرچہ اس کا خانگی کاج تھا لیکن ہر طبقہ اور ہر قوم کی رعایا کے لیے یہ ایک مشترک قومی تقریب بن گئی تھی۔ خود بادشاہ نے اس کو تمام اہلِ ملک کے لیے ایک سرکاری عید کے طور پر رائج کر دیا۔

یوں تو محمد قلی قطب شاہ ۱۴/رمضان المبارک کو جمعہ کے دن پہلے پہر میں پیدا ہوا تھا لیکن اس کی سالگرہ کی تقریب ہر سال اسی تاریخ کو نہیں منائی جاتی تھی بلکہ رمضان کا چاند دیکھنے کے ساتھ ہی ماہرینِ نجوم کے مشورہ سے ستاروں کو دیکھ کر مبارک ساعت اور اچھی گھڑی کا تعین کر کے بادشاہ کی سالگرہ منانے کا دن، تاریخ اور وقت مقرر کیا جاتا تھا۔

دن اور وقت کا تعین ہوتے ہی تمام محلات شاہی کو آراستہ کیا جاتا، بڑے بڑے شامیانے یا منڈپ اور آسمان گریاں تانی جاتیں جن کے اونچے اونچے تھموں کے کلس چاند اور سورج کی طرح چمکتے رہتے تھے۔ خوشی کے دمامے بجنے لگتے۔ ٹمٹیاں بجائی جاتیں اور تارا منڈل چھوڑے جاتے۔

جہاں سالگرہ کے پھول پہنائے جاتے تھے اس جگہ نیلگوں رنگ (جو قطب شاہیوں کا سرکاری رنگ) کا چتر لگایا جاتا اور جب بادشاہ مرصع لباس زیب تن کیے اور سر پر شاہی تاج رکھے اس چتر کے نیچے مسند پر بیٹھتا تو سات سہیلیاں پھولوں کا منڈپ پکڑے کھڑی رہتیں۔ یہ منڈپ ٹیشکر یعنی گنے کی چھڑیوں پر باندھا جاتا تھا اور گنے کی ان چھڑیوں کو یہ سات نازنینیں تھامے رہتی تھیں۔

بڑے بڑے طبقوں میں مشک وزعفران بھر کر لایا جاتا تھا جو بادشاہ کے ساتھ تمام حاضرینِ محفل کو بھی لگایا جاتا۔ اس دعوت میزبانی میں اتنے لوگ جمع ہوتے کہ تل دھرنے کو جگہ نہ رہتی۔ بادشاہ قبلہ رو بیٹھتا تھا اور چودہ ائمہ معصومین کے نام لے کر سہرا باندھتے۔ حضرت علیؑ کا نام لے کر گلے میں ہار پہناتے اور مصری چبانے کے لیے پیش کی جاتی۔ اس کے بعد نظر اُتاری جاتی اور زر و جواہر نثار کیے جاتے۔

بادشاہ کے مصری چبانے کے ساتھ ہی تمام مخلوق میں مصری تقسیم کی جاتی تھی۔ اس اثنا میں گانے اور ناچنے والیاں اپنے اپنے کمال دکھاتی رہتیں، دعوت میزبانی کے آخر میں اتنے پھول پانی تقسیم ہوتے کہ ان کا خرچ لکھنا مشکل تھا۔

جس روز بادشاہ کی سالگرہ منائی جاتی تمام ملک میں ہر مذہب وملت کے لوگ سجدے کر کے یا ہاتھ اُٹھا کر بادشاہ کی درازیٔ عمر کے لیے دعا کرتے۔ شاہی باورچی خانوں سے لال لال طبقوں میں الوان نعمت کی تقسیم عمل میں آتی۔

یہ تمام معلومات تاریخوں سے نہیں بلکہ خود محمد قلی قطبؔ شاہ کے کلام سے حاصل ہوئی ہیں۔ اس نے اپنی سالگرہ سے متعلق ہر سال ایک نہ ایک نظم ضرور لکھی تھی۔ جن میں سے دس کلیات میں شایع ہوئی تھیں۔ ان نظموں کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ ان میں اس نے خدائے تعالیٰ کی عنایتوں کا بڑی عاجزی سے اعتراف کیا ہے۔ اس کے احسان مندی کے جذبات جتنے ان نظموں میں نمایاں ہیں کہیں اور نہیں۔ وہ ہر سالگرہ کے وقت سر تا پا عجز و انکسار کا پتلا اور خدا کا سچا سپاس گزار بندہ بن جاتا تھا۔ وہ اپنی درازیٔ عمر اور ترقی اقبال کے لیے بڑے عجز و الحاج کے ساتھ دعائیں مانگتا ہے اور اس کو یقین تھا کہ وہ اپنی ہر سالگرہ محض نبیؐ اور اہلِ بیت نبیؐ کے مہر و کرم کی وجہ سے دیکھ سکتا ہے۔ اس لیے وہ ان سب کی مدح و منقبت میں رطب اللسان ہے۔ ان نظموں میں اس نے خود ستائی بھی کی ہے، لیکن اس میں بھی اس کو نبیؐ و آلِ نبیؐ ہی کی توصیف و مدحت مقصود تھی ۱۶۶۔

بکر ید (ک: ۳۶۰، سیّدہ)

بقرعید کا ایک قدیم املا۔ اسے عید الضحیٰ بھی کہتے ہیں۔ قطبؔ شاہی دور میں بھی یہ عید بڑی شان سے منائی جاتی تھی، اس عید کی تقریب میں بھی محمد قلی مجلس آرائی کرتا تھا پھولوں اور پھلوں سے اس کی محفل مہکنے لگتی تھی۔ تمام ملک میں عام طور پر لوگ دعوتیں مناتے سیخوں کے کباب کھلائے جاتے، باورچی خانوں میں آگ ہمیشہ روشن رہتی اور راستوں پر عزیز و اقارب کے لیے حصّوں کے خوان جاتے دکھائی دیتے۔ دسترخوانوں پر جنت کی نعمتیں چن دی جاتیں جن کو دیکھ کر لوگ بھی حیران رہ جاتے۔ ۱۶۷

بسنت (ک: ۳۷۰، سیّدہ)

بسنت دراصل ہندوؤں کی عید ہے جو موسمِ بہار کی آمد آمد پر منائی جاتی ہے۔ بسنت اصل میں سنسکرت لفظ و سنت ہے۔ محمد قلی قطب شاہ نے گولکنڈہ میں اس تقریب کو خاص اہتمام اور شان و شوکت سے جاری کیا۔ اس کی وجہ صرف یہ نہ تھی کہ وہ ہندوستانیت کو پسند کرتا تھا بلکہ اس کی طبیعت عیش و عشرت کی طرف زیادہ مائل تھی۔ اور اس عید میں اس کے فطرتی رجحانات اور دل کی اُمنگیں جس خوبی سے ظاہر ہو سکتی تھیں شاید ہی کسی اور تقریب میں ہوسکتیں۔ بسنت کی نظموں میں اس نے جس بے ساختگی اور رنگینی کے ساتھ خیالات کا اظہار کیا ہے وہ اپنی آپ نظیر ہے۔ ان نظموں سے پتا چلتا ہے کہ محمد قلی اس موسم میں پھول کھیلنے کے علاوہ اپنی خادماؤں اور کنیزوں کے ساتھ جی کھول کر رنگ بھی کھیلتا تھا۔ ۱۶۸

جلوہ (ک: ۳۸۵، سیّدہ)

جلوہ سے متعلق محمد قلی نے جو نظمیں لکھی ہیں وہ بڑی دل آویز ہیں۔ چھ نظمیں تو محض جلوہ پر ہیں اور ایک جلوہ کی گھڑیوں اور پہروں سے متعلق ہے۔ ان نظموں کے مطالعے سے اس عہد کی دلہنوں کے بناؤ سنگھار اور رسم جلوہ کے طریقے واضح ہوتے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ ایک طرف بڑے اہتمام سے جلوے کا تخت سجایا جاتا تھا اور چوکی کو چاروں طرف سے موتیوں سے آراستہ کرتے تھے اور دوسری طرف

مشاطائیں دلہن کے ہاتھوں اور پاؤں کو مہندی لگاتیں کندنی کلیوں کے پار گوندھے جاتے۔تمام عورتوں کو اس تقریب میں موتیوں کے کناروں کی ساڑیاں بندھوائی جاتیں۔
سات سہاگنیں مل کر دلہن کے بالوں میں تیل لگاتیں، کنگھی کرتیں، چوٹی گوندھتیں، مانگ میں موتی پروئے جاتے۔مشاطہ ہاتھوں کا بناؤ سنگھار کرتیں۔ پیشانی پر چاند سا ٹیلہ لگایا جاتا، آنکھوں میں کاجل اور سرمے کے خط کھینچے جاتے۔اس طرح آراستہ و پیراستہ کر کے ساتوں سہیلیاں دلہن کو جلوے کے تخت پر لاکر بٹھاتیں اور اس کے سر پر سہرا اور گلے میں پھولوں کے ہار پہناتیں۔پھول پہنانے کے بعد دلہا اور دلہن دونوں کو شربت پلایا جاتا اور دونوں کے ہاتھوں میں پانی کے بیڑے دیے جاتے تاکہ ایک دوسرے کو کھلائیں۔
نمونے کے طور پر ایک شعر یہاں نقل کیا جاتا ہے:

پریم پیاری کا جلوہ گاؤ سارے
اسے چند سورسوں پریاں سنگارے ۱۶۹

شب برات (ک:۳۴۳،سیّدہ)

محمد قلی کی نظموں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حیدرآباد میں شب برات کو بڑی خوشی کی جاتی تھی نہ صرف آتش بازی چھوڑی جاتی بلکہ روشنی کا بھی خاص اہتمام ہوتا تھا۔اور موسیقی اور رقص سے بھی دلچسپی لی جاتی تھی۔
''شب برآت'' کی روشنی کے متعلق یہ واضح ہوتا ہے کہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں صدیوں سے اس کا رواج ہے۔محمد قلی کے زمانے میں عام طور سے شہر حیدرآباد ہی میں روشنی ہوتی تھی۔خصوصاً شاہی محل اور شاہی عمارتیں روشنی سے جگمگاتی تھیں۔محمد قلی نے اپنی نظموں میں اس کا تذکرہ بڑے جوش کے ساتھ کیا ہے۔
سلطان محمد قلی کے دیوان میں شب برأت کے متعلق دس نظمیں موجود ہیں جس میں روشنی، آتش بازی اور رقص وغیرہ کا تذکرہ نہایت دلچسپ اور دلکش انداز میں کیا گیا ہے۔۱۷۰

عید غدیر (ک:۳۳۶،سیّدہ)

''غدیر خم'' ایک مقام کا نام ہے جو مکہ اور مدینہ کے مابین جحفہ کے قریب واقع ہے۔۱۰ھ میں رسول کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے سفرِ واپسی میں یہاں قیام فرمایا تھا اور اس وقت صحابہؓ کی بہت بڑی تعداد آپؐ کے ہمراہ تھی جن کو آپؐ نے جمع کر کے حضرت علیؓ کے حق میں مذکورہ الفاظ ارشاد فرمائے تھے:
''یہ تو تم جانتے ہی ہو کہ اہلِ ایمان کے نزدیک میں ان کی جانوں سے زیادہ عزیز ہوں؟ سب نے عرض کیا جی ہاں اس کے بعد آپ نے یوں فرمایا:
''تم تو جانتے ہی ہو کہ میں ایک ایک مومن کے نزدیک اُس کی جان سے زیادہ عزیز و محبوب ہوں، صحابہ نے عرض کیا جی ہاں! تب آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ جس شخص کا میں دوست ہوں علیؓ اس کا دوست ہے۔الٰہی تو اس شخص کو دوست رکھ جو علیؓ کو دوست رکھے اور تو اُس شخص کو اپنا دشمن قرار دے جو علیؓ سے دشمنی رکھے۔''
ان الفاظ کے ذریعے آپؐ کے صحابہؓ کو قرآن کی اس آیت **اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ**

اَنۡفُسِهِمۡ۔ (نبیؐ اہلِ ایمان کے نزدیک خود ان کی جانوں سے بھی زیادہ عزیز و محبوب ہیں)۔

چناں چہ اس واقعے کی مناسبت سے شیعہ حضرات عید غدیر مناتے ہیں۔ محمد قلی قطبؔ شاہ کے دور میں بھی اس عید پر ایک عالم گیری میز بانی کی جاتی۔ مطرب گاتے اور محفل میں عبیر لائی جاتی اور تمام عیدوں کی خوشیاں صرف اس عید میں سمٹ آتیں۔ ۱۷ا

عید میلادالنبیؐ (ک:۳۱۴، سیّدہ)

سلطان محمد قلی قطب شاہ کے عہد میں عید میلاد النبیؐ شاندار پیمانے پر منائی جاتی تھی۔ عید میلاد النبیؐ کا جشن قصر داد محل کے کشادہ اور وسیع میدان میں منعقد ہوتا تھا۔ اس میدان کے تین اطراف جوہریوں کی دکانیں تھیں۔ عید میلاد النبیؐ میں نہ صرف چالیس ستون اور چار سو طنابوں کا ایک خیمہ ایستادہ کیا جاتا تھا اور اس خیمہ کو آراستہ کیا جاتا بلکہ اس کی اطراف کی دکانوں کو بھی آراستہ کیا جاتا تھا۔ عید میلاد النبیؐ کی آمد سے بہت قبل صناع، ہنر مند اور استادانِ صنعت و حرفت شاہی عمارتوں کو آراستہ کرتے۔ ربیع الاوّل کی سترہ تاریخ کو نقاروں، دماموں، فقیروں اور قرناؤں کی آواز سے میدان داد محل گونج اُٹھتا۔ تمام شہر اور اطراف کے لوگ میدان میں جمع ہو کر صنعت و حرفت کے ہنر مندوں کا معائنہ کرتے۔ ۱۷۲ا

مرگ سال یا آمد برسات (ک:۴۰۲، سیّدہ)

مرگ سال یا آمدِ برسات کے موقع پر جو عید منائی جاتی تھی اصل میں وہ عوام کی عید ہے اور خور دار اور تیر کی چلچلاتی گرمیوں کے بعد جب موسم بدلتا ہے اور بارش شروع ہونے لگتی ہے تو زمین کے ذرہ ذرہ میں جان پڑ جاتی ہے پھر انسانوں کا کیا پوچھنا! اور دکن میں تو موسمِ باراں ہی اصل میں موسم بہار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ محمد قلی نے بارش کے آغاز کو بڑی اہمیت دی اور جس روز مرگ لگتا یا بارش کا موسم شروع ہوتا وہ بڑی دھوم دھام سے مجلس آرائی کرتا۔ شراب کے دور چلتے، مطربانِ خوش نواز رقص و سرور کے کمال دکھاتے، باغوں میں جھولے ڈالے جاتے، عشق و شیفتگی کے جذبات برانگیختہ ہونے لگتے۔ سہیلیاں مشک و زعفران وغیرہ مل کر اپنے جسم کو معطر بنا لیتیں اور پر بہوٹی کے رنگ کے سرخ کپڑے زیب تن کرتیں۔ پھول اور پانی کے طبق تقسیم کیے جاتے۔ تمام محلات شاہی میں زمردی رنگ کی مسندیں بچھادی جاتیں اور ہر طرف خوشی و خرمی کا اظہار کیا جاتا۔

محمد قلی نے موسمِ باراں کی آمد آمد پر پندرہ نفیس نظمیں لکھیں اور گرمیوں کے بعد موسم کی تبدیلی کی وجہ سے کائنات جس طرح متاثر ہوتی ہے اس کے ایسے پاکیزہ مرقعے چھوڑ گیا ہے جو اُردو شاعری کے شاہ کار سمجھے جا سکتے ہیں اس کی یہ نظمیں زیادہ تر گائی جاتی ہوں گی کیوں کہ ان میں موسیقیت کا بہت خیال رکھا گیا ہے۔ مثلاً ایک نظم میں وہ کہتا ہے:

''بارش کا موسم آیا اور کلیوں کا راج شروع ہو گیا۔ کیوں کہ اب ہری ہری ڈالیوں کے سروں پر پھولوں کے تاج پہنائے جائیں گے''۔ ۱۷۳ا

مہندی (ک:۳۸۸، سیّدہ)

محمد قلی قطبؔ شاہ کے دور میں بھی آج کی طرح مہندی

لگائی جاتی تھی۔ ان رسوم کا آغاز مایوں کی رسم سے ہوتا تھا جس میں دلہن کو زرد رنگ کے کپڑے پہنائے جاتے اور مہندی لگائی جاتی پھر ساچق کی رسم یعنی دلہن کے جوڑے اور مہندی دولہا والوں کے ہاں سے بھیجی جاتی تھی۔ اسی دن یا دوسرے دن دلہن والے دلہا کے لیے جوڑے اور دیگر چیزیں استعمال کی چیزیں مثلاً لوٹا، کٹورا، طباق، بارات کا جوڑا، چوکی وغیرہ لے کر پہنچتے تھے چوکی پہ دولہا کو بٹھایا جاتا اور دلہن کے ہاتھ پیروں میں مہندی لگائی جاتی۔ اور سات سہاگنیں اس کے سر میں تیل لگاتیں دلہن کو قیمتی لباس اور خوبصورت زیورات پہنائے جاتے۔ اس کا سنگار کیا جاتا اور سر پر سہرہ باندھا جاتا تھا"۔ ۱۷۴

نٹ یا نٹوں کے کرتب (ک:۳۹۳، سیّدہ)

محمد قلی قطبؔ شاہ کے عہد میں ہر محفل اور ہر تقریب میں رقص و سرور ضروری تھا۔ چناں چہ عیدوں اور تہواروں کی جملہ محفلوں میں محمد قلی نے ناچ اور گانے کا التزام سے تذکرہ کیا ہے۔ لیکن رقاصاؤں کے علاوہ ایک اور طبقہ نٹوں یا نٹوؤں کا تھا جو اپنے اعضا کی حرکتوں اور پھرتیلی اداکاری کے ذریعے عجیب عجیب کرتب دکھاتے تھے جن کی وجہ سے ایسا معلوم ہوتا کہ ان کے جسم میں ہڈی ہی نہیں ہے۔

محمد قلی کے عہد میں بڑے باکمال نٹ یا ٹوے موجود تھے۔ وہ ناٹک کی طرح ایک محفل ترتیب دیا کرتا تھا جس میں یہ باکمال اپنی اداکاری کے جوہر دکھاتے۔ اس موضوع پر اس نے ایک اعلیٰ پائے کی نظم بھی لکھی ہے۔ ۱۷۵

بلاد و اماکن

احد (ک ا:۸۸، زورؔ)

مدینہ کے شمال کی طرف تین چار میل کے فاصلے پر ایک پہاڑ ہے جو احد کے نام سے مشہور ہے۔ ۳ھ/ ۶۲۵ء میں اس مقام پر مسلمانوں اور کفارِ مکہ کے مابین جنگ ہوئی جو "غزوۂ احد" کے نام سے مشہور ہے۔

آنحضرت ﷺ کے چچا حضرت حمزہؓ اسی جنگ میں شہید ہوئے اور آپ ﷺ کے دندان مبارک بھی اس جنگ میں شہید ہوئے۔ ۱۷۶

بابل (ک ۳:۴۹، زورؔ)

دریائے فرات کے کنارے پر آباد، عراق کا قدیم ترین شہر جو اپنے تمدن اور تہذیب کے لیے بہت مشہور تھا۔ چار ہزار قبل مسیح کی تاریخوں میں اس شہر کا تذکرہ ملتا ہے۔ ایک ہزار برس تک بابل ایک چھوٹا سا گاؤں ہی رہا جس کی کوئی تاریخی اہمیت نہ تھی۔ لیکن جب حمورابی نے اس کو اپنا دارالسلطنت بنایا تو یہ دنیا کا سب سے بڑا اور خوبصورت شہر بن گیا۔ بخت نصر نے اس میں معلق باغات بنا کر اس کو افسانوی شہرت دی۔ یہ باغات سات عجائبات میں شمار ہوتے ہیں۔ اب اس شہر کے صرف کھنڈرات باقی ہیں۔ ۱۷۷

بدخشاں: (ک ۲:۱۸۶، زورؔ)

ایک اسلامی علاقہ جو افغانستان کے شمال مشرق میں واقع ہے۔ اس کا کچھ حصہ تازکستان میں ہے اور روس کے قبضے میں ہے اور کچھ حصہ افغانستان میں ہے۔ نہایت خوبصورت پہاڑی ملک ہے۔ یہاں معدنیات کی بڑی قیمتی دولت ہے۔ یہ مغرب سے مشرق تک

دو سو میل لمبا اور شمالاً جنوباً ڈیڑھ سو میل چوڑا ہے۔ یہاں کے باشندے آریہ نسل سے ہیں جن کی زبان فارسی ہے۔ آبادی ایک لاکھ سے زیادہ ہے۔ ۱۷۸

خداداد محل (ک ۱:۲۱۱، زورؔ)

محمد قلی کے کلام میں نظم خداداد محل قابلِ ذکر ہے۔ یہ حیدر آباد کا سب سے بڑا اور عظیم الشان آٹھ منزلہ محل تھا۔ یہ محل اتنا ہوادار تھا کہ اس کی آٹھوں منزلوں میں دمِ عیسیٰ جیسی ہوائیں چلتی رہتی تاکہ دنیا کو زندگی بخشیں اس کی ہر منزل بجائے خود کسی نہ کسی آرٹ کی نمائش گاہ تھی۔ ایک میں کتب خانہ تھا، ایک میں مصوروں اور نقاشیوں کے کمالات جمع تھے اور ایک میں جلد سازوں اور کاغذ کو صاف اور مزین کرنے والوں کی نشست تھی۔ ۱۷۹

دکن (ک ۱:۳۲۱، زورؔ)

وندھیا چل اور ست پڑا کی پہاڑیوں کے پیچھے جنوب ساحل مالابار (کیرالا) اور ساحل کارومنڈل (تامل ناڈو) تک مشرقی اور مغربی گھاٹ کے درمیان پھیلا ہوا ہندوستان کا علاقہ ''دکن'' ۱۸۰ کہلاتا ہے۔

کربلا (ک ۳:۲/۵۲، زورؔ)

عراق کے صوبہ کربلا کا صدر مقام۔ یہ صحرائے شام کے کنارے پر واقع ہے۔ پرانے زمانے میں یہ صحرا تھا۔ اور یہاں یزید کی فوجوں سے حضرت امام حسینؓ کا مقابلہ ہوا تھا۔ اس مقام پر آلِ رسول کے ۷۲/۱۷ افراد اپنے رفقاء سمیت شہید کیے گئے۔ ان کے مزارات کی وجہ سے یہ شہر قائم ہوا اور مقدس سمجھا جاتا ہے۔ ان مزارات کی زیارت کے لیے دنیا بھر کے مسلمان خصوصاً شیعہ حضرات یہاں حاضر ہوتے ہیں۔ ۱۸۱

کعبہ (ک ۱:۶۴، زورؔ)

مکہ میں مسجد الحرام کے وسط میں ایک چوکور عمارات کعبہ کے نام سے ہے جو مسلمانوں کے لیے نہایت مقدس اور متبرک ہے۔ مسلمانوں کے نزدیک اس کی عظمت اس لیے ہے کہ قرآن کے مطابق اس کی تعمیر حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ نے کی۔ اسلامی روایات کے مطابق دنیا میں خدا کا یہ پہلا گھر ہے اور دنیا بھر کے مسلمان پانچوں وقت نماز پڑھتے ہوئے کعبہ کی طرف منہ کرتے ہیں اور کعبہ کے چاروں طرف نماز پڑھی جاتی ہے۔ ہر سال لاکھوں مسلمان دنیا بھر سے حج کے لیے بیت اللہ کی طرف آتے ہیں۔ دوسرے مناسکِ حج کے علاوہ کعبہ کے گرد سات چکر لگاتے ہیں جسے طواف کہتے ہیں۔ ۱۸۲

محلِ کوہ طور (ک ۱:۲۱۹، زورؔ)

یہ بھی حیدر آباد کے عظیم الشان محلوں میں سے ایک تھا اور اسی جگہ بنایا گیا تھا جہاں اب قصر فلک نما واقع ہے۔ جو جدید حیدر آباد کا سب سے بہتر محل سمجھا جاتا ہے۔ محلِ کوہ طور سہ منزلہ تھا اور پُر فضا مقام تھا وہاں کی سرسبزی و شادابی کو دیکھ کر محمد قلی قطبؔ شاہ نے ایک سہ منزلہ محل بنوایا جس کے ایوان وسیع اور شاہ نشیں اور کمرے نہایت پُر تکلف تھے لیکن قطب شاہی سلطنت کے خاتمے کے بعد یہ محل بھی ختم ہو گیا۔ ۱۸۳

مِنا (ک ۱:۲۹۳، زورؔ)

مکہ معظمہ کے قریب ایک مقام جہاں حاجی قیام کرتے ہیں۔ رجم شیطان اور قربانیاں کرتے ہیں۔ جو حج کا ایک رکن ہے۔ ۱۸۴

حوالے

۱۔ مولوی سیّداحمد دہلوی، مرتب: ''فرہنگِ آصفیہ''، جلد اوّل، لاہور، مرکزی اُردو بورڈ، ۱۹۷۷ء، ص ۲۱۷۔

۲۔ مولوی فیروزالدین، مرتب: ''فیروزُاللغات''، دہلی، فرید بک ڈپو، ۱۹۸۷ء، ص ۵۷۱۔

۳۔ سیّداحمد دہلوی، فرہنگِ آصفیہ، جلد اوّل، ص ۱۸۲۔

۴۔ فیروزالدین، فیروزاللغات، ص ۶۹۲۔

۵۔ ایضاً: ص ۶۹۸۔

۶۔ سیّداحمد دہلوی، فرہنگِ آصفیہ، جلد دوم، ص ۳۵۳۔

۷۔ ایضاً: جلد سوم، ص ۲۳۔

۸۔ خواجہ عبدالمجید، مرتب، جامع اللغات، جلد دوم، لاہور، اُردو سائنس بورڈ، طبع اوّل، ۱۹۸۹ء، ص ۲۶۶۔

۹۔ سیّداحمد دہلوی، فرہنگِ آصفیہ، جلد سوم، ص ۳۱۶۔

۱۰۔ ایضاً: ص ۴۹۲۔

۱۱۔ ایضاً: ص ۵۰۱۔

۱۲۔ ایضا: جلد چہارم، ص ۳۷۰۔

۱۳۔ اُردو لغت، جلد اوّل، کراچی، ترقی اُردو بورڈ، ۱۹۷۷ء، ص ۴۵۶۔

۱۴۔ ایضاً: ص ۶۳۵۔

۱۵۔ فیروزالدین، فیروزاللغات، ص ۱۱۵۔

۱۶۔ ایضاً: ص ۱۱۷۔

۱۷۔ خواجہ عبدالمجید، مرتب: ''جامع اللغات''، جلد اوّل، ص ۳۶۷۔

۱۸۔ فیروزالدین، فیروزاللغات، ص ۸۶۵۔

۱۹۔ فیروزالدین، فیروزاللغات، لاہور، فیروز سنز، سن ندارد، ص ۶۰۱۔

۲۰۔ مولانا رشید احمد کے فتاوی، رسائل اور تصانیف کا مجموعہ، لاہور، ادارۂ اسلامیات، دوم، ۱۹۹۲ء، ص ۱۶۱۔

۲۱۔ مولانا خیر محمد جالندھری، خیر الفتاویٰ، مرتب: مفتی محمد انور، ملتان، جامعہ خیر المدارس، ۱۹۸۷ء، ص ۲۶۷۔

۲۲۔ مولانا رشید احمد، احسن الفتاویٰ، کراچی، ایم سعید کمپنی، طبع چہارم، ۱۴۱۱ھ، ص ۴۸۵۔۴۸۴۔

۲۳۔ محمد اقبال قریشی، مولانا حضرت محمد اظہر، مرتبین، مجموعہ مسائلِ توسّل، کراچی، لاہور، ادارۂ اسلامیات، ۲۰۰۳ء، ص ۲۹ تا ۳۰۔

۲۴۔ مولانا عبداللہ جاوید غازی پوری، مظاہرِ حق جدید، (شرح مشکوۃ شریف)، جلد پنجم، کراچی، دارالاشاعت، سن ندارد، ص ۲۰۷۔

۲۵۔ اُردو لغت، جلد اوّل، کراچی، ترقی اُردو بورڈ، ۱۹۷۷ء، ص ۲۶۲۔

۲۶۔ سیّداحمد، فرہنگِ آصفیہ، جلد دوم، ص ۱۵۷۔

۲۷۔ ایضاً: ص ۱۷۳۔

۲۸۔ فیروزالدین، فیروزاللغات، ص ۶۰۳۔

۲۹۔ اُردو لغت، جلد ۱۲، ص ۴۶۱۔

٣٠۔ ایضاً: ص۶۹۱۔
٣١۔ شریف احمد قریشی، فرہنگِ نظیر، فیض آباد، نشاط آفسیٹ پریس، ۱۹۹۱ء، ص۴۲۲۔
٣٢۔ اُردو انسائیکلوپیڈیا، لاہور، فیروز سنز، طبع دوم، ۱۹۶۸ء، ص۱۲۷۷۔
٣٣۔ عبدالمجید، جامع اللغات، جلد دوم، ص۱۷۹۱ء۔
٣٤۔ فیروز الدین، فیروز اللغات، ص۱۳۵۰ء۔
٣٥۔ نسیم امروہوی، فرہنگِ اقبال، لاہور، اظہار سنز، ۱۹۸۴ء، ص۵۶۱۔
٣٦۔ ایضاً: فرہنگِ اقبال، ص۲۹۷۔
٣٧۔ ایضاً: ص۴۳۴۔
٣٨۔ سیّد احمد علی، فرہنگِ آصفیہ، جلد سوم، ص۱۶۵۔
٣٩۔ شریف احمد، فرہنگِ نظیر، ص۴۱۵۔
٤٠۔ خواجہ عبدالمجید، مرتب: جامع اللغات، جلد دوم، ص۱۳۶۰۔
٤١۔ نسیم امروہوی، فرہنگِ اقبال، لاہور، ص۲۳۷۔
٤٢۔ وارث سرہندی، علمی اُردو لغت، لاہور، علمی کتاب خانہ، طبع دوم، ۱۹۷۹ء، ص۴۷۔
٤٣۔ اُردو انسائیکلوپیڈیا، ص۸۴۔
٤٤۔ اُردو لغت، جلد اوّل، کراچی، ترقی اُردو بورڈ، ۱۹۷۷ء، ص۴۸۷۔
٤٥۔ سیّد احمد، فرہنگِ آصفیہ، جلد دوم، ص۱۶۳۔
٤٦۔ ایضاً: جلد اوّل، ص۳۰۲۔
٤٧۔ اُردو انسائیکلوپیڈیا، ص۱۲۔
٤٨۔ اُردو لغت، جلد دوم، ص۱۳۷۔
٤٩۔ سیّد احمد، فرہنگِ آصفیہ، جلد سوم، ص۳۲۲۔
٥٠۔ فیروز الدین، فیروز اللغات، دہلی، ۱۹۸۷ء، ص۱۷۴۔
٥١۔ اُردو لغت، جلد ہشتم، کراچی، اُردو ڈکشنری بورڈ، ۱۹۸۷ء، ص۲۔
٥٢۔ اُردو انسائیکلوپیڈیا، فیروز سنز، ص۵۸۶۔
٥٣۔ ایضاً: ص۵۹۹۔
٥٤۔ ایضاً: ص۹۵۔
٥٥۔ ایضاً: ص۶۱۱۔
٥٦۔ ایضاً: ص۶۲۸۔
٥٧۔ ایضاً: ص۶۵۴۔
٥٨۔ فیروز الدین، فیروز اللغات، دہلی، ص۲۶۷۔
٥٩۔ ڈاکٹر اکبر حسین قریشی، فرہنگِ آزاد، اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۹۴ء، ص۳۵۰۔
٦٠۔ اُردو انسائیکلوپیڈیا، فیروز سنز، ص۸۳۵۔

۶۱۔ سیّد احمد، فرہنگِ آصفیہ، جلد سوم، ص ۱۸۸۔

۶۲۔ اُردو انسائیکوپیڈیا، فیروز سنز، ص ۹۷۷۔

۶۳۔ ایضاً: ص ۱۰۰۷۔

۶۴۔ ایضاً: ص ۱۰۱۵۔

۶۵۔ ایضاً: ص ۱۰۴۸۔

۶۶۔ شریف احمد قریشی، فرہنگِ نظیر، ص ۴۳۷۔

۶۷۔ نسیم امروہوی، فرہنگِ اقبال، ص ۶۱۴۔

۶۸۔ وراث سرہندی، علمی اُردو لغت، ص ۱۲۹۷۔

۶۹۔ سیّد احمد، فرہنگِ آصفیہ، جلد چہارم، ص ۴۲۴۔

۷۰۔ اُردو لغت، جلد اوّل، ص ۸۲۷۔

۷۱۔ اُردو انسائیکلوپیڈیا، فیروز سنز، ص ۱۴۳۸۔

۷۲۔ ایضاً: ص ۱۵۳۳۔

۷۳۔ عبدالمجید، جامع اللغات، جلد اوّل، ص ۸۲۸۔

۷۴۔ ایضاً: جلد دوم، ص ۱۱۷۵۔

۷۵۔ ایضاً: جلد دوم، ص ۱۲۸۷۔

۷۶۔ ایضاً: ص ۱۳۹۹۔

۷۷۔ فیروز الدین، فیروز اللغات، ص ۱۹۔

۷۸۔ عبدالمجید، جامع اللغات، جلد دوم، ص ۱۸۳۳۔

۷۹۔ اُردو لغت، جلد دوم، ص ۱۵۔

۸۰۔ اُردو انسائیکلوپیڈیا، فیروز سنز، ص ۱۱۶۳۔

۸۱۔ عبدالمجید، جامع اللغات، جلد اوّل، ص ۴۴۷۔

۸۲۔ محمد اقبال جاوید و عطاء الرحمٰن عتیق، مرتبین: ''تعمیرِ ادب''، لاہور، ضیائے ادب، ۱۹۹۸ء، ص ۳۴۳۔

۸۳۔ اُردو انسائیکلوپیڈیا، فیروز سنز، ص ۸۴۷۔

۸۴۔ محمد اقبال و عطاء الرحمٰن، تعمیرِ ادب، ص ۳۴۳۔

۸۵۔ ایضاً: ص ۳۴۲۔

۸۶۔ فیروز الدین، فیروز اللغات، ص ۱۰۴۷۔

۸۷۔ فضل الٰہی عارف، مرتب: فرہنگِ کارواں، لاہور، مکتبۂ کارواں، سن ندارد، ص ۶۰۰۔

۸۸۔ شریف احمد قریشی، فرہنگِ نظیر، ص ۶۰۴۔

۸۹۔ محمد اقبال و عطاء الرحمٰن، تعمیر ادب، ص ۳۴۳۔

۹۰۔ ڈاکٹر جمیل جالبی، قدیم اُردو لغت، لاہور، اُردو سائنس بورڈ، ۱۹۸۸ء، ص ۲۱۔

۹۱۔ مسعود حسین و غلام عمر، دکنی اُردو لغت، حیدر آباد دکن، ساہتیہ اکیڈمی، ۱۹۶۹ء، ص ۷۸۔

۹۲ ڈاکٹر سیّد جعفر، کلیاتِ محمد قلی قطب شاہ، نئی دہلی، قومی کونسل برائے فروغ اُردو زبان، ۱۹۸۸ء، ص ۷۶۵۔

۹۳ ڈاکٹر جمیل جالبی، قدیم اُردو لغت، ص ۶۹۔

۹۴ ڈاکٹر سیّدہ جعفر، کلیاتِ محمد قلی قطب شاہ، ص ۷۶۷۔

۹۵ ڈاکٹر محی الدین قادری، زورؔ، کلیاتِ محمد قلی قطب شاہ، پہلا حصّہ، حیدرآباد دکن، مکتبۂ ابراہیمیہ، ۱۹۴۰ء، ص ۲۳۶۔

۹۶ مسعود حسن و غلام عمر، دکنی اُردو لغت، ص ۱۹۶۔

۹۷ ایضاً: ص ۲۲۲۔

۹۸ ایضاً: ص ۲۵۱۔

۹۹ اُردو لغت، جلد چہارم، ص ۶۵۶۔

۱۰۰ ڈاکٹر جمیل جالبی، قدیم اُردو کی لغت، ص ۲۰۶۔

۱۰۱ ایضاً: ص ۲۱۳۔

۱۰۲ زورؔ، کلیاتِ محمد قلی قطب شاہ، پہلا حصّہ، ص ۱۰۷۔

۱۰۳ ڈاکٹر سیّدہ جعفر، کلیاتِ محمد قلی قطب شاہ، ص ۸۰۷۔

۱۰۴ اُردو لغت، جلد دوم، ص ۵۸۵۔

۱۰۵ عبدالمجید، جامع الغات، جلد اوّل، ص ۶۳۷۔

۱۰۶ ڈاکٹر سیّدہ جعفر، کلیاتِ محمد قلی قطب شاہ، ص ۷۷۲۔

۱۰۷ وارث سرہندی، علمی اُردو لغت، ص ۶۰۴۔

۱۰۸ ڈاکٹر جمیل جالبی، قدیم اُردو کی لغت، ص ۱۱۵۔

۱۰۹ ایضاً: ص ۱۴۱۔

۱۱۰ اُردو لغت، جلد نوزدھم، ص ۵۶۳۔

۱۱۱ فضل الٰہی عارف، فرہنگِ کارواں، ص ۷۷۶۔۷۷۷۔

۱۱۲ اُردو لغت، جلد نوزدھم، ص ۹۳۱۔

۱۱۳ جمیل جالبی، قدیم اُردو کی لغت، ص ۳۷۔

۱۱۴ مسعود حسین و غلام عمر، دکنی اُردو لغت، ص ۹۵۔

۱۱۵ عبدالمجید، جامع اللغات، ص ۳۶۲۔

۱۱۶ فضل الٰہی عارف، کاروانِ ادب، ص ۱۵۹۔

۱۱۷ ڈاکٹر سیّدہ جعفر، کلیاتِ محمد قلی قطب شاہ، ص ۷۷۳۔

۱۱۸ وارث سرہندی، علمی اُردو لغت، ص ۶۰۰۔

۱۱۹ مسعود حسین و غلام عمر، دکنی اُردو لغت، ص ۲۱۹۔

۱۲۰ وارث سرہندی، علمی اُردو لغت، ص ۸۰۸۔

۱۲۱ اُردو لغت، جلد پانزدہم، ص ۲۲۷۔

۱۲۲ ایضاً: ص ۱۱۷۴۔

۱۲۳۔ شریف احمد قریشی، فرہنگِ نظیر، ص۴۹۹۔
۱۲۴۔ ایضاً: ص۵۸۱۔
۱۲۵۔ اُردو لغت، جلد ہژدہم، ص۱۷۷۔
۱۲۶۔ ایضاً، جلد نوازدہم، ص۱۰۲۔
۱۲۷۔ ایضاً: ص۶۲۳۔
۱۲۸۔ ایضاً: ص۶۲۵۔
۱۲۹۔ شریف احمد قریشی، فرہنگِ نظیر، ص۶۵۳۔
۱۳۰۔ ایضاً: ص۶۶۲۔
۱۳۱۔ جمیل جالبی، قدیم اُردو کی لغت، ص۶۹۔
۱۳۲۔ اُردو لغت، جلد چہارم، ص۸۶۴۔
۱۳۳۔ ایضاً: جلد چہارم، ص۸۷۵۔
۱۳۴۔ ایضاً: ص۹۰۲۔
۱۳۵۔ ایضاً: ص۹۵۹۔
۱۳۶۔ ڈاکٹر سیّد جعفر، کلیاتِ محمد قلی قطب شاہ، ص۷۷۰۔
۱۳۷۔ اُردو لغت، جلد پنجم، ص۴۶۵۔
۱۳۸۔ ایضاً: ص۵۴۱۔
۱۳۹۔ وارث سرہندی، علمی اُردو لغت، ص۵۴۴۔
۱۴۰۔ ڈاکٹر جمیل جالبی، قدیم اُردو کی لغت، ص۱۲۴۔
۱۴۱۔ ڈاکٹر سیدہ جعفر، کلیاتِ محمد قلی قطب شاہ، ص۷۸۲۔
۱۴۲۔ اُردو لغت، جلد دہم، ص۴۹۱۔
۱۴۳۔ وارث سرہندی، علمی اُردو لغت، ص۸۸۵۔
۱۴۴۔ فیروز الدین، فیروز اللغات، پہلی، ص۸۷۴۔
۱۴۵۔ اُردو لغت، جلد چہاردہم، ص۱۱۵۔
۱۴۶۔ اُردو لغت، جلد ہفت دہم، ص۱۴۳۔
۱۴۷۔ ایضاً: جلد ہژدہم، ص۶۶۴۔
۱۴۸۔ ایضاً: جلد نوزدھم، ص۶۲۸۔
۱۴۹۔ ایضاً: جلد بستم، ص۲۱۸۔
۱۵۰۔ ڈاکٹر سیّدہ جعفر، کلیاتِ محمد قلی قطب شاہ، ص۸۰۷۔
۱۵۱۔ ڈاکٹر جمیل جالبی، قدیم اُردو کی لغت، ص۲۶۔
۱۵۲۔ فیروز الدین، فیروز اللغات، ص۸۵۲۔
۱۵۳۔ ڈاکٹر جمیل جالبی، قدیم اُردو کی لغت، ص۱۶۱۔

۱۵۴۔ ایضاً: ص ۶۵۔

۱۵۵۔ ڈاکٹر سیّدہ جعفر، محمد قلی قطب شاہ، ص ۷۷۲۔

۱۵۶۔ اُردو لغت، جلد ششم، ص ۱۹۶۔

۱۵۷۔ شریف احمد قریشی، فرہنگِ نظیر، ص ۲۲۷۔

۱۵۸۔ ڈاکٹر سیّدہ جعفر، کلیاتِ محمد قلی قطب شاہ، ص ۷۷۳۔

۱۵۹۔ اُردو لغت، جلد ہفتم، ص ۱۷۰۔

۱۶۰۔ ڈاکٹر سیّدہ جعفر، کلیاتِ محمد قلی قطب شاہ، ص ۷۷۸۔

۱۶۱۔ ایضاً: ص ۷۶۹۔

۱۶۲۔ عبدالمجید، جامع اللغات، جلد اوّل، ص ۸۷۳۔

۱۶۳۔ ڈاکٹر سیّدہ جعفر، کلیاتِ محمد قلی قطب شاہ، ص ۷۹۵۔

۱۶۴۔ فیروز الدین، فیروز اللغات، ص ۱۳۵۶۔

۱۶۵۔ سیّد احمد دہلوی، فرہنگِ آصفیہ، جلد اوّل، ص ۱۴۳۔

۱۶۶۔ ڈاکٹر زورؔ، مقدمہ محمد کلیات محمد قلی قطب شاہ، ص ۲۲۹ تا ۲۲۷۔

۱۶۷۔ ایضاً: ص ۱۹۵۔

۱۶۸۔ ایضاً: ص ۲۰۸ تا ۲۰۶۔

۱۶۹۔ ایضاً: ص ۲۳۵ تا ۲۳۴۔

۱۷۰۔ نصیر الدین ہاشمی، دکنی کلچر، لاہور، مجلسِ ترقی ادب، ۱۹۶۳ء، ص ۳۴۶۔

۱۷۱۔ مولانا عبداللہ جاوید غازی، مظاہرِ حق جدید، ص ۲۷۔

۱۷۲۔ نصیر الدین ہاشمی، دکنی کلچر، ص ۳۵۶۔

۱۷۳۔ ڈاکٹر زورؔ، مقدمہ محمد قلی قطب شاہ، ص ۲۱۷۔۲۱۶۔

۱۷۴۔ ڈاکٹر سیّدہ جعفر، مقدمہ محمد قلی قطب شاہ، ص ۱۲۷۔

۱۷۵۔ ڈاکٹر زورؔ، مقدمہ محمد قلی قطبؔ شاہ، ص ۲۳۸۔

۱۷۶۔ اُردو انسائیکلو پیڈیا، فیروز سنز، ص ۶۷۔

۱۷۷۔ ایضاً: ص ۲۵۳۔

۱۷۸۔ ایضاً: ص ۲۸۱۔

۱۷۹۔ ڈاکٹر زورؔ، مقدمہ کلیات محمد قلی قطب شاہ، ص ۱۱۶۔

۱۸۰۔ ڈاکٹر سیّدہ جعفر، مقدمہ کلیاتِ محمد قلی قطب شاہ، ص ۱۳۔

۱۸۱۔ اُردو انسائیکلو پیڈیا، ص ۱۱۳۴۔

۱۸۲۔ ایضاً: ص ۱۱۴۸۔

۱۸۳۔ ڈاکٹر زورؔ، مقدمہ کلیات محمد قلی قطب شاہ، ص ۱۲۰۔

۱۸۴۔ اُردو لغت، جلد ہژدہم، ص ۱۸۷۔

نتائجِ تحقیق:

محمد قلی قطب شاہ کے دور کی زبان، ساخت، محاورے، لہجہ اور اس کے صوتی اُصول ایک خاص انفرادیت کے حامل ہیں۔ چناں چہ ہم دیکھتے ہیں کہ کلام قلی قطب شاہ کی زبان تین عناصر کے امتزاج سے بنی ہے:

ا۔ سنسکرت کے تت سم اور تت بھوالفاظ ۔۲۔ عربی اور فارسی کے الفاظ ۔۳۔ عربی، فارسی اور سنسکرت کے میل سے ظہور پذیر ترکیبیں

محمد قلی قطب شاہ نے سنسکرت کے تت سم اور تت بھوالفاظ کی معنویت اور بلاغت سے پورا پورا فائدہ اُٹھایا ہے۔ جیسے: ''سنجاپ''،''آہار''،''اکھایا''،''پاچ''،''لکت''،''ابھرن''،''رکت''،''اتّم''،''پرمان''،''آدھار'' اور ''دشٹی'' وغیرہم جیسے الفاظ کثرت سے استعمال کیے ہیں۔

اِسی طرح کلام میں فارسی اور عربی کے بعض ایسے الفاظ بھی ہیں جو غیر مانوس ہیں۔ جیسے مہمان کے لیے ''سپنج''،ملن کے لیے ''خذ''، اور دامن کے لیے ''ذیل'' جیسے الفاظ سے اپنا مفہوم ادا کیا ہے اور ''انفاذ''،''نبیذ''،''قدح''،''الحاح''، اور ''متابع''، جیسے الفاظ زیادہ تر ردیفوں کی تکمیل کے لیے استعمال کئے ہیں۔ تیسری قسم کے الفاظ اور ترکیبیں وہ ہیں جو محمد قلی قطب شاہ کے مخصوص ہندلسانی مزاج کی ترجمانی کرتی ہیں۔ یہ ترکیبیں اس نے فارسی، عربی اور سنسکرت کے تت بھوالفاظ کی پیوندکاری سے بنائی ہیں۔ عربی، فارسی اور ہندی الفاظ کا یہ امتزاج کہیں کہیں بے جوڑ بھی محسوس ہوتا ہے لیکن اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا ہے کہ یہ ترکیبیں اس کی اختراع پسندی اور جدّت طرازی کا نتیجہ ہیں۔ مثلاً: بہشتی مندر، بہوبہا، ذکر مکھ وزلف، کوپ رقیب، پری خانہ سکل، دماغ باورا، داروئے صحت، کیمیائی دشت، خضر نیر، مدخانہ، پیاری دپیا، میکھ رحمت اور گل مکھ وغیرہم یہ چند مثالیں ہیں اس قسم کی بے شمار ترکیبیں کلیات میں موجود ہیں۔

محمد قلی قطب شاہ نے عربی اور فارسی الفاظ کو اپنے کلام میں اسی طرح استعمال کیا ہے جس طرح اُس زمانے میں عوام بولتے تھے یعنی اُس نے اپنے وقت کے مروّجہ تلفظ کو پیشِ نظر رکھا ہے اور املا کی پیروی ضروری نہیں سمجھی۔ مثلاً: ''شمع'' کو ''شما''، ''انعام'' کو ''اِنام''، ''صبح'' کو ''صبا''، ''بقرعید'' کو ''بکرعید''، اور ''منع'' کو ''منا'' کر دیا ہے۔

کلامِ محمد قلی قطب شاہ میں اسم کی جمع اُس کے آخر میں ''اں'' لگا کر بنائی گئی ہے۔ جیسے ''بات'' سے ''باتاں''، ''رات'' سے ''راتاں'' اور ضمائر میں بھی خاصہ تنوع ہے۔ جیسے متکلم واحد میں ''میں'' اور ''موٗ'' دونوں استعمال ہوئے ہیں اس کے علاوہ ''میرا'' اور ''موٗ'' بھی کلام میں موجود ہے۔ مخاطب واحد ''تو''، ''مج''، ''تیرا''، ''تمارا'' اور ''تمہیں'' ضمائر لائے گئے ہیں۔ ''ہمارا'' اور ''ہمن''، ''وو''، ''انوں''، ''اپی''، ''آپ''، ''انہیں''، ''جس'' اور ''جا'' کا استعمال بھی محمد قلی قطب شاہ کے یہاں اکثر دکھائی دیتا ہے۔

محمد قلی قطب شاہ کے کلام میں دکن کے خاص افعال جیسے ''دسنا''، ''بسلانا''، ''اچانا''، ''گاجنا'' وغیرہ جا بجا نظر آتے ہیں اور افعال مستقبل میں گا، گی گے کے علاوہ ''سی'' کا بھی استعمال موجود ہے۔ محمد قلی نے فعل ناقص کے لیے ''ہے'' کے بجائے ''اہے''، ''ہیں'' کے بجائے ''اَہیں'' اور ''تھے'' کے بجائے ''اتھے'' بھی استعمال کیا ہے۔ اور اگر فعل جمع مونث ہو تو اسکا فعل بھی جمع لایا گیا

ہے۔مثلاً: ''بجاتیاں''، ''بھلاتیاں''، ''آتیاں''، ''جاتیاں'' وغیرہم اور اگر صفتِ واحد مونث ہو تو اس کی بھی جمع بنائی گئی ہے جیسے ''کالی'' سے ''کالیاں''، ''گوری'' سے ''گوریاں''، ''بری'' سے ''بریاں''۔ کلام میں حروفِ اضافت ''کا''، ''کی'' اور ''کے'' کے ساتھ ''کیرا''، ''کیری'' اور ''کیرے'' بھی استعمال کیے ہیں۔ اور ضمیرِ واحد مونث کی جمع بنانے کا یہ رجحان بھی پایا جاتا ہے جیسے ''تیری'' سے ''تیریاں'' اور ''میری سے ''میریاں'' وغیرہم۔

اُردو میں جس طرح الفاظ کی تکرار سے خاص معنی پیدا کیے جاتے ہیں جیسے ''گھر گھر'' اور ''در در'' لیکن محمد قلی قطب شاہ نے ان دو لفظوں کے درمیان ''ے'' لگایا ہے۔ جیسے ''گھرے گھر''، ''جگے جگ''، ''دمے دم''، وغیرہ محمد قلی قطب شاہ نے حروف فجا ''کبھی'' کے لیے ''کد''، ''کدھیں''، ''اس وقت'' اور ''اب کے لیے ''اِتال'' یہاں کے لیے ''یاں''، ''وہاں'' کے لیے ''واں'' ''جہاں'' کے لیے ''جدہاں'' کتنا کے لیے ''کِتّا''، ''اِتنا'' کے لیے ''اِتّا'' جیسے الفاظ استعمال کیے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ کلام میں دو ثقیل حروف ساتھ آئے ہیں تو وہاں پہلے حرف کو نرم کر دیا ہے۔ مثلاً: ''ٹھنڈا'' سے ''تھنڈا'' اور ''تھوڑی'' سے ''تھڈی''۔ کلام میں ایسے الفاظ بھی دیکھے گئے جہاں ''ک'' کو ''خ'' سے بدلا ہے۔ جیسے: ''تڑ کنا'' کی جگہ ''تڑ خنا''، ''ٹرخانا'' کی بجائے ''تڑ خانا''۔ وغیرہم

الغرض محمد قلی قطب شاہ نے جس اُردو زبان میں اپنے خیالات پیش کیے ہیں وہ موجودہ اُردو زبان سے مختلف ہے، لیکن یہ برصغیر کا قدیم ادبی ثقافتی سرمایہ ہے۔ ہماری سیاسی، سماجی، معاشی، ذہنی اور فکری تاریخ کا آئینہ دار، ترجمان اور عکاس ہے۔ ہر چند یہ آئینہ داری، ترجمانی، اور عکاسی ایک مخصوص زاویہ نظر ہی سے سہی لیکن بہر حال وہ اسی وجہ سے زندہ ہے۔ اس کے زندہ رہنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس نے اس ترجمانی کے ساتھ ساتھ زندگی کے بنیادی، آفاقی اور کائناتی موضوعات کو اپنے دامن میں جگہ دی ہے اور جن کو زمان و مکاں کی بندشوں سے گرفتار نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی وقت اور ماحول کی قید لگائی جا سکتی ہے۔ یہ تاریخی اور جغرافیائی پابندیوں سے بھی آزاد ہے۔ اسی وجہ سے اس قدیم ادب کو پڑھنا اور سمجھنا ناگزیر ہے۔ لیکن اس کا مطالعہ فرہنگِ قلی قطب شاہ کے بغیر بے حد دشوار ہے۔

امکانات:

فرہنگِ محمد قلی قطب شاہ کی ترتیب و تدوین کے بعد محمد قلی قطب شاہ کی زندگی اور فن کے حوالے سے مزید تحقیق کے امکانات سامنے آئے ہیں، چناں چہ اس بابت درج ذیل عنوانات کی سفارشات کی جاتی ہیں:

1- محمد قلی قطب شاہ کی زبان کا لسانیاتی مطالعہ۔
2- محمد قلی قطب شاہ کے دور میں موسیقی کی روایت۔
3- محمد قلی قطب شاہ کی شاعری پر برج بھاشا، عربی، فارسی اور دیگر مقامی زبانوں کے اثرات۔
4- محمد قلی قطب شاہ کے اُسلوب کا تجزیاتی مطالعہ۔
5- محمد قلی قطب شاہ کی شاعری کے موضوعات۔
6- محمد قلی قطب شاہ کے اُردو کلام میں تشبیہات اور استعارات۔
7- محمد قلی قطب شاہ کے اُردو کلام میں فطرت نگاری۔

8- محمد قلی قطبؔ شاہ کی زبان کا صوتیاتی اور صرفی ونحوی تجزیہ۔

9- محمد قلی قطبؔ شاہ کے کلام میں صنائع وبدائع کا مطالعہ۔

10- محمد قلی قطبؔ شاہ کی شاعری میں ملکی روایات اور اُس کا پس منظر۔

11- محمد قلی قطبؔ شاہ کی جنسی وعشقیہ شاعری کا تنقیدی مطالعہ۔

12- محمد قلی قطبؔ شاہ کی زبان میں الفاظ کا تصرف۔

13- محمد قلی قطبؔ شاہ کا نظریۂ شاعری۔

14- کلامِ محمد قلی قطبؔ شاہ کا تنقیدی جائزہ۔

15- گولکنڈہ کی ادبی وتہذیبی زندگی پر محمد قلی قطب شاہ کی شاعری کا اثر۔

16- لفظیاتِ محمد قلی قطب شاہ کا سماجی تناظر۔

17- گولکنڈہ کی اُردو شعری روایت میں محمد قلی قطبؔ شاہ کا مقام۔

18- محمد قلی قطب شاہ کی شاعری میں لفظوں کا آہنگ۔

ان موضوعات کی مثالوں کو سامنے رکھ کر ہم مستقبل کے تقاضوں کے تحت لسانی مطالعہ اور تحقیق کے در وا کر سکتے ہیں۔ وہ تمام عنوانات اور موضوعات جو ہمارے ماہرینِ زبان کے پیشِ نظر رہے، جدید علمِ لسانیات کے اُصولوں کے تحت دوبارہ ہمارا موضوع بن سکتے ہیں۔ اور ساتھ ہی جدید علم لسانیات کا شعور حاصل کر کے ہم اپنے معاشرتی اور قومی تقاضوں کے تحت زبان کے مطالعے کو وُسعت بھی دے سکتے ہیں۔ الغرض محمد قلی قطبؔ شاہ، اس کے فن اور اس کی فکر کا مطالعہ فلسفیانہ فکر کا تقاضا کرتا ہے۔

کتابیات

1- ابوالاعجاز حفیظ صدیقی، ڈاکٹر، مرتبہ: ''کشاف تنقیدی اصطلاحات''، اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان، طبع دوم 1985ء۔

2- ابوتراب خطائی، سیّد، ''دکنی لغات''، بنگلور، نیشنل پریس، 1970ء۔

3- اثر لکھنوی: ''کتب لغت کا تحقیقی ولسانی جائزہ''، جلد چہارم، اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان، 1987ء۔

4- اثر، محمد علی، ڈاکٹر، ''دبستان گولکنڈہ ادب اور کلچر''، دکن حیدرآباد نیشنل پریس، 1981ء۔

5- اثر، محمد علی، ڈاکٹر، ''دکنی ودکنیات'' (وضاحتی کتابیات) اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان، 1986ء۔

6- احمد دہلوی، سیّد، مولوی: ''فرہنگِ آصفیہ''، جلد اول تا چہارم، لاہور، مرکزی اُردو بورڈ، طبع 1977ء۔

7- ''اُردو انسائیکلوپیڈیا''، لاہور، فیروز سنز، طبع دوم، 1984ء۔

8- اُردو انسائیکلوپیڈیا، لاہور، فیروز سنز، طبع دوم، 1968ء

9- اُردو دائرہ معارف اسلامیہ، جلد 1 تا 22، لاہور، دانش گاہ، پنجاب۔

10- ''اُردو لغت''، جلد اسے 20، کراچی، ترقی اُردو بورڈ، ۱۹۷۷ء تا 2005ء۔

11- اشفاق احمد، ''اُردو کے خوابیدہ الفاظ''، لاہور، مرکزی اُردو بورڈ، 1972ء

-12 اشفاق احمد، محمد اکرم چغتائی، فضل قادر فضلی: ''تحفت زبانی لغت''، لاہور، اُردو سائنس بورڈ، طبع اوّل، 1974ء۔

-13 امیر عارفی: ''دکنی فرہنگ''، حیدرآباد دکن، ادبی اکیڈمی، 1972ء۔

-14 انصاراللہ، محمد ''پدماوت کی مختصر فرہنگ''، علی گڑھ، لیتھو کلر پرنٹرس، 1972ء۔

-15 ایم سلطانہ بخش، ڈاکٹر، ''اُردو اُصولِ تحقیق''، جلد اوّل، دوم، اسلام آباد، ورڈ ویژن، 1995ء۔

-16 بلوچ، نبی بخش، ڈاکٹر، و، غلام مصطفی، ڈاکٹر: ''سندھی اُردو لغت''، جام شورو، سندھ، انسٹیٹیوٹ آف سندھالوجی، 1959ء۔

-17 تبسم کاشمیری، ڈاکٹر: ''ادبی تحقیق کے اُصول''، اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان، 1992ء۔

-18 تبسم کاشمیری، ڈاکٹر: ''اُردو ادب کی تاریخ''، لاہور، سنگِ میل پبلی کیشنز، 2003ء۔

-19 تنویر بخاری: ''پنجابی اُردو لغت''، لاہور، اُردو سائنس بورڈ، 1989ء۔

-20 جمیل جالبی، ڈاکٹر: ''تاریخ ادب اُردو''، جلد اوّل تا دوم، لاہور، مجلس ترقی ادب، طبع چہارم، 1995ء۔

-21 جمیل جالبی، ڈاکٹر: ''قدیم اُردو کی لغت''، لاہور، مرکزی اُردو بورڈ، 1973ء۔

-22 حبیب ضیاء، ڈاکٹر ''دکنی زبان کی قواعد''، کراچی، باب الاسلام پریس، 1969ء۔

-23 حامد حسن قادری: ''داستان تاریخ اُردو''، کراچی، اُردو اکیڈمی، سندھ، طبع اول، 1941ء۔

-24 خان، مسعود حسین وغلام عمر: ''دکنی اُردو کی لغت''، حیدرآباد، آندھرا پردیش، ساہتیہ اکیڈمی، 1979ء۔

-25 خیر محمد، مولانا، خیر الفتاویٰ، مفتی محمد انور، ملتان، جامعہ خیر المدارس، 1987ء

-26 راجیسور راؤ اصغر، راجہ: ''ہندی اُردو لغت''، کراچی، انجمن ترقی اُردو، بار اوّل، 1997ء۔

-27 رام بابو سکسینہ: ''تاریخ ادب اُردو''، لاہور، علمی کتاب خانہ، 1982ء۔

-28 رشید احمد مولانا، رسائل اور تصانیف کا مجموعہ، لاہور، ادارۂ اسلامیات، دوئم، 1992ء۔

-29 رشید احمد، احسن الفتاویٰ، کراچی، ایم سعید کمپنی، ۱۴۱۱ھ۔

-30 زورؔ، قادری، محی الدین، ڈاکٹر، ''اُردو شہ پارے''، حیدرآباد، مکتبۂ ابراہیمیہ، 1929ء۔

-31 زورؔ، محی الدین قادری، ڈاکٹر: ''دکنی ادب کی تاریخ''، کراچی، اُردو اکیڈمی، 1969ء۔

-32 زورؔ، قادری، محی الدین، ڈاکٹر، ''سلطان محمد قلی قطب شاہ''، حیدرآباد دکن، ادارۂ ادبیات اُردو، 1940ء۔

-33 زورؔ، قادری، محی الدین، ڈاکٹر، ''کلیاتِ سلطان محمد قلی قطب شاہ''، حیدرآباد، دکن، سلسلۂ یوسفیہ، 1940ء۔

-34 زورؔ، قادری، محی الدین، ڈاکٹر، ''میر محمد مومن''، دکن حیدرآباد، ادارۂ ادبیات اُردو، 1957ء۔

-35 سلیم، وحید الدین، مولوی، ''وضع اصطلاحات''، کراچی، انجمن ترقی اُردو، 1965ء۔

-36 سیّد، جابر علی، ''کتب لغت کا تحقیقی ولسانی جائزہ''، جلد اوّل، اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان، 1989ء۔

-37 سیّدہ جعفر، ڈاکٹر، ''کلیاتِ محمد قلی قطب شاہ''، نئی دہلی، ترقی اُردو بیورو، 1985ء۔

-38 عارف ابوالعلائی، ''دکن کی زبان''، دکن حیدرآباد، مطبع اَدبیہ، ۱۳۵۴ھ۔

-39 عبدالحق، مولوی، ڈاکٹر، ''قدیم اُردو''، کراچی، انجمن ترقی اُردو، 1961ء۔

-40 عبدالحق، مولوی: ''لغتِ کبیر''، جلد اوّل، کراچی، انجمن ترقی اردو، بار اوّل، 1973ء۔

-41 عبداللہ جاوید، مولانا، مظاہرِ حق جدید، جلد پنجم، کراچی، دارالاشاعت، سن ندارد۔

-42 عبدالمجید، خواجہ: ''جامع اللغات''، جلد اوّل تا دوم، لاہور، اُردو سائنس بورڈ، طبع اول، 1989ء۔

-43 عتیق اللہ،''ادبی اصطلاحات کی وضاحتی فرہنگ''،جلد اوّل،نئی دہلی،اُردو مجلس،1995ء۔

-44 عرشی،امتیاز علی،''فرہنگِ غالب''،رام پور،1947ء۔

-45 غلام حسین خان،خواجہ:''گلزارِ آصفی''،حیدرآباد دکن،مطبع سیّدی،۱۲۸۷ھ۔

-46 فضل الٰہی عارف،مرتب:فرہنگِ کارواں،لاہور،مکتبۂ کارواں،سن ندارد۔

-47 فیروز الدین،مولوی:''فیروز اللغات''،لاہور،جے ایس پرنٹنگ پریس،1957ء۔

-48 قادری،شمس اللہ،''اُردوئے قدیم''،لکھنؤ،نولکشور پریس،1967ء۔

-49 قاسم محمود،سیّد:''اسلامی انسائیکلوپیڈیا''،کراچی،شاہکار بک فاؤنڈیشن،سن ندارد۔

-50 قریشی،اکبر حسین،ڈاکٹر:''فرہنگِ فسانۂ آزاد''،اسلام آباد،مقتدرہ قومی زبان،1994ء۔

-51 قریشی،شریف احمد:''فرہنگِ نظیر''،فیض آباد،نشاط آفسیٹ پریس،ٹانڈہ،1991ء۔

-52 کلیان آڈوانی:''شاہ جو رسالو''،معنی سان،حیدرآباد،سندھی،ماھت گھر،2007ء۔

-53 محمد اقبال جاوید وعطاء الرحمٰن عتیق،تعمیرِ ادب،لاہور،ضیائے ادب،1998ء۔

-54 مرزا،آغا حیدر حسن،پروفیسر''دکنی لغت وتذکرۂ دکنی مخطوطات''،حیدرآباد(اے پی)انڈیا،آغا حیدر حسن مرزا،ریسرچ سینٹر،2002ء۔

-55 مرزا قلیچ بیگ،شاہ جو رسالو،حیدرآباد،سندھی لینگویج اتھارٹی،2007ء۔

-56 نارنگ،گوپی چند:''لغت نویسی کے مسائل''،نئی دہلی،لبرٹی آرٹ پریس،پٹودی ہاؤس،1985ء۔

-57 نسیم امروہوی،''فرہنگِ اقبال''،لاہور،اظہار سنز،1984ء۔

-58 نیر،نور الحسن،مولوی،''نور اللغات''،(جلد ۱تا۴)لاہور،سنگ میل پبلیکیشنز،1989ء۔

-59 وارث سرہندی:''علمی اُردو لغت''،لاہور،علمی کتاب خانہ،1979ء۔

-60 وارث سرہندی،''کتب لغت کا تحقیقی ولسانی جائزہ''،(جلد سوم)اسلام آباد،مقتدرہ قومی زبان،1986ء۔

-61 وارث سرہندی،''قاموس مترادفات''،لاہور،اُردو سائنس بورڈ،1986ء۔

-62 وحیدہ نسیم''عورت اور اُردو زبان''،پاکستان،غضنفر اکیڈمی،1979ء۔

-63 وقار خلیل،''نذرِ معانی''،دکن حیدرآباد،ادارۂ ادبیات اُردو،1960ء۔

-64 ہاشمی،شعار احمد،سیّد،''دکنی لغت''،دکن حیدرآباد،مکتبہ ابراہیمیہ،سن ندارد۔

-65 ہاشمی،نصیر الدین:''دکنی کلچر''،لاہور،مجلس ترقی ادب،طبع اوّل،1963ء۔

-66 ہاشمی،نصیر الدین:''دکنی میں اُردو''،لکھنؤ،نسیم بکڈپو،1963ء۔

رسائل وجرائد

-1 سہ ماہی''اُردو''،کراچی،شمارہ جنوری 1922ء،شمارہ جولائی تا ستمبر 1994ء۔

-2 ''جریدہ''،کراچی،شعبۂ تصنیف وتالیف وترجمہ:جامعۂ کراچی،شمارہ 26،شمارہ 25،شمارہ 28۔

-3 ماہنامہ''سب رس''حیدرآباد دکن،ادارۂ ادبیات اُردو وشمارہ اپریل 1925ء،دسمبر 1942ء،جنوری 1952ء،فروری 1952ء،
مارچ 1958ء،جنوری 1961ء،فروری 1962ء،فروری 1964ء،جنوری 1971ء،جولائی 1971ء،مارچ 1972ء،جنوری 1975ء،

فروری1976ء، مارچ1976ء، مارچ1977ء، مارچ1978ء،

-4 ''ماہِ نو'' کراچی، شمارہ اگست1962ء۔

-5 ''نوائے ادب''، بمبئی، شمارہ اکتوبر1964ء، اکتوبر1969ء۔

کتب خانے

-1 اُردو ڈکشنری بورڈ، کراچی

-2 انجمن ترقی اُردو، کراچی

-3 بیدل لائبریری، کراچی

-4 خان بہادر محمد صدیق لائبریری گورنمنٹ کالج، بجنی پیر روڈ، حیدرآباد۔

-5 دیارام گدومل لائبریری، گورنمنٹ کالج حیدرآباد۔

-6 ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں سیمینار لائبریری شعبۂ اُردو، سندھ یونیورسٹی، جام شورو۔

-7 علامہ آئی آئی قاضی لائبریری، سندھ یونیورسٹی، جام شورو۔

-8 شمس العلماء عمر بن داؤد پوتا لائبریری، حیدرآباد، سندھ۔

-9 کتب خانہ گورنمنٹ پاکستان کالج، سعید پور، بدین۔

-10 لیاقت نیشنل لائبریری، کراچی۔

-11 غالب لائبریری، کراچی۔

-12 مولانا حسرت موہانی لائبریری، حیدرآباد، سندھ۔

شخصی کتب خانے

-1 ڈاکٹر جمیل جالبی، کراچی (ماہر لسانیات، تاریخ نویس)

-2 ڈاکٹر فرمان فتح پوری، کراچی (ماہر اُردو لغت نویس)

-3 ڈاکٹر معین الدین عقیل، کراچی (ماہر دکنیات)

-4 ڈاکٹر رؤف پاریکھ۔ (سابق مدیر اعلیٰ اُردو ڈکشنری بورڈ)

-5 ڈاکٹر شفیق احمد۔ (پروفیسر اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور)

-6 ڈاکٹر سیّد جاوید اقبال۔ (پروفیسر اور صدر شعبۂ اُردو، سندھ یونیورسٹی)

37

Glossary of

MOHAMMAD QULI QUTUB SHAH

WITH

Notes & Explanation

THESIS FOR

Ph.D in Urdu

2009

RESEARCH SCHOLAR:

Nisar Ahmed

Lecturer Govt. K.B.M.S Degree College, Hyderabad.

SUPERVISOR:

DR. SYED JAVED IQBAL

Professor & Chairman Department of Urdu

UNIVERSITY OF SINDH, JAMSHORO

INTRODUCTION OF THE TOPIC:

MUHAMMAD QULI QUTUB SHAH (1565-1611) was a multi-dimensional personality. He was the fifth King of Golkanda state and the first 'Sahib-e-Deewan' poet of Urdu. The study of his poetry gives us the knowledge about the social and cultural life of 400 years old Hindustan. His work is very important because of his special language & unique diction and way of expression. He has used Arabic, Persian, Sanskrit and some local languages words in very different manners. His diction is so simple and colorful that appeals to the Aesthetic sense to the reader. But, many of the words used in Quli's poetry are no more in use or they have changed their faces or applications. So the reader is unable to read it meaningfully. If we are able to make Quli's poetry comprehensible for a common reader, this master piece can be used as a sample for future poetry. Keeping in view this dire need, I chose "A Glossary to MQQS with Notes & Explanation" as my topic, that people can study this great literary treasure.

In this connection, it is important to mention that the same kind of work had been done in past on the work of Anis, Nazir, Ghalib and Iqbal. But all these glossaries dealt with the poetry of Nineteenth or twentieth centuries poetry. This is quite important to think about this fact that the need for glossaries of above mentioned periods work has been felt so that the reader can understand these pieces of poetry easily. The work of Quli is about 400 years old and one can understand that how important this work is!

Significance And Scope Of The Study:

This thesis is a glossary to MQQS, with Notes And Explanation. As far as its significance and scope is concerned, this is a very important work owing to its beneficial for researchers, teachers & students as well as for linguists and historians in many ways. They can trace out the journey of the words covered 400 years and how they emerged in present position.

Literature Review:

Collectively two types of work are found on 'MQQS'.

1. The discovery, compiling and editing of MQQS's work.
   (The topic is discussed at length in chapter#02).
2. The discovery of culture and tradition in MQQS's poetry.
   (Details in chapter#04 of thesis).
   Above all, there are number of articles about MQQS, published in different magazines of Sub-continent (References given in bibliography).

Purpose Of Study:

To prepare a glossary of MQQS's poetry with Notes And Explanation, so that it could help to understand then history of literature, culture and tradition i-e from 16th to 17th century.

Limitations:

This thesis is not only a glossary of MQQS's poetry but it is also a survey of literature of that time. The following books and magazines have been used for the compilation of the glossary.

1. Kul-liat-e-Sultan MQQS, edited by Dr. Mohiuddin Qadri Zore, Hyderabad, Deccan Silsila-e-Yusufia, 1940.
2. Kul-liat-e-MQQS, edited by Dr. Syeda Jaffar, New Delhi, Taraqi Urdu Beureu, 1985.
3. Monthly 'Sub Rus' – Idara-e-Adbiat, Hyderabad Deccan (unedited urdu poetry published in numerous magazines).

Research Procedure:

In this research thesis, documentary, historical and linguistic research methods have been used. Other than this, research cards have been made; for the explanation of words meetings with learned people have been arranged and letters have been written. (Details in chapter # 02)

Chapter Wise Details (PREFACE):

Chapter # 01:	Age & literary contribution.
Chapter # 02:	Research Methodology.
Chapter # 03:	Glossary of MQQS
Chapter # 04:	Notes of Explanation.
	Results
	Scope for further research
	Bibliography

(Chapter # 01)

MQQS – Age & Literary Contribution:

This chapter discusses the Qali's family background & life. It is about how much patriotic, peace loving, generous & kind he was. This chapter also covers the contemporary poets of Quli's age. Following is the brief information covered in chapter # 01.

MQQS, during 46 years of his life, had been a king for almost 33 years. During his kingship, the Qutb Shahi Empire flourished in almost every walk of life like civilization, culture, society, literature etc. We are unable to trace the same development by his period as his predecessors spent most of their time in war.

Having a multi dimension personality, he had keen interest in constructing beautiful buildings such as 'Char Mimar', 'Gaggan Mehal', 'Mahl-e-Kohtoor', 'Sajjan Mehal', 'Khuda Dad Mehal'. He even constructed the beautiful city of Hyerabad Deccan. At the same time he was a common man in the form of poet; a poet who contributed in almost every type of poetry i.e. Nazm, Ghazal,

Qaseeda, Masnavi, Rubai, Marsia, Salam, Rekhni etc. In the same way, we found a variety of topics in his poetry that made us ponder how a king was able to observe such things so keenly. He made 'Reality' the topic of his poetry rather than 'Imagination'. Every aspect of his life is open to every body. His poetry discloses his every thing i.e. his love, his beloved and the secrets between him and his beloved. So there was nothing hidden from people and his inner self and outer personality were the same.

His poetry was the true expression of his life and no contemporary poet was perfect like him. The true poetry creates true feelings & emotions and in the absence of these no poetry can be true poetry. Quli had these qualities in his poetry, which, his contemporary poets were lacking.

(CHAPTER # 02)

Research Methodology:

This chapters is divided into two parts. The first part explains research methodology. In chapter 1,2 and 4, historical and documental methods of research have been used.

Whereas, in chapter # 4, documentary and linguistic methods of research have been used.

Following people have been consulted for the meaning and explanation of Quli's glossary words.

1. Dr. Farman Fateh Puri (Lexicographer)
   Chairman Urdu Dictionary Board, Karachi.
2. Dr. Moinuddin Aqeel (Expert Deccaniat)
   Chairman Urdu Department, International Islamic University, Islamabad.
   Visiting Fellow 'Asia Africa Studies Centre' Tokyo University, Japan.
3. Dr. Rauf Pareekh.
   Former Chief Editor, Urdu Dictionary Board, Karachi.
4. Mr. Mirza Naseem Baig.
   Former Editor, Urdu Dictionary Board, Karachi.

5. Mr. Raziuddin

   Expert Decceniat, Hyderabad Colony, Karachi

6. Prof. Somia Waris (Educationalist)

   Daccni Language Speaker, Hyderabad Deccan.

7. Aqila Naseem (Daccni Language Speaker)

   Hyderabad Deccan.

In the second part of this chapter, the details of compiling, editing, Abbreviations and punctuation marks have been presented about the glossary of MQQS. For the compilation of this glossary, the rules of lexicography set by Urdu Dictionary Board have been followed.

(CHAPTER # 03)

Glossary MQQS:

The glossary of MQQS poetry is given in this chapter.

Sample of Research Card;

بَھان [س] اند۔

: سورج۔ (دال)

○ساتو سو ملک میانے مانند نہیں ہے اُس کا

اُس آنگے تار نمنے ہے بھان کا اُجالا

(کں ۱۰: ۲۳۰، زور)

This research card gives the information about word and explains its meaning. It defines the source of word derived from Sanskrit, Arabic, Persian or any other language and gives the 'Part of Speech' and gender. It provides the verse of MQQS in which the word in used too.

(Sample page of glossary in attached).

CHAPTER # 04

Notes And Explanation:

In this chapter, those words have been collected which expressed the deep knowledge and diction of MQQS. Because of the importance of these words, they have been included in a different chapter e.g.

1. Names of Allah
2. Quranic verses and Hadith.
3. Names of Muhammad (SAW) and his 'Alqaab'
4. Names of Ali and his 'Alqaab'.
5. Shakhsiyat.
6. Talmeehat
7. Dresses.
8. Musical instruments.
9. Jewerelly.
10. Rituals, Traditions and Sports.
11. Parts of the body.
12. Buildings and gardens.
13. Names of Animal / Bird.

Results Of The Study:

The language of Quli's age is unique in its form, accent and phonetic rules. We found three elements that contributes in forming the Quli's language of poetry.

1. The 'Tutsim' and 'Tutbaha' words of Sanskrit.
2. The words of Arabic & Persian.
3. Coined words from Arabic, Persian and Sanskrit.

So, the Urdu language used by Quli is different from the present Urdu language. However its an old literary treasure which reflects our political, social & economical history. The use of language also reflects how a man used to think then, though this reflection has a limited vision but it is alive. Another reason why his poetry is still alive is that the thought of life, which can neither be

bound into time and space nor into age & society. It is free from historical and geographical restrictions. That is why this old literature is worth reading.

Possibilities / Scope For Further Study:

After this recent study, there are many possibilities for further study. Following are the suggestions.

1. A linguistic study of Quli's language.
2. The tradition of music in Quli's age.
3. The influence of Hindi & Persian on Quli's age poetry.
4. An analytical study of Quli's diction.
5. The subjects of Quli's poetry.
6. Similes and Metaphors in Quli's Urdu poetry.
7. The concept of national integrity in Quli's poetry.
8. Quli's sexual poetry.
9. Quli's poetry and his social background.
10. The influence of Persian and local poets on Quli's poetry.
11. Quli's concept of poetry.
12. The phonetical analysis of Quli's language.

By keeping in view the above mentioned topics, we can open the new doors for the research. Though we can see some research in this regard but it is almost negligible so far. The study of Quli's work demands a philosophical thought. Thanks!

Bibliography:

Marginal explainary notes and relvents are arranged with the end of each chapter while final bibliograph is included.